فہرست عنوان	صفحہ نمبر
صلوٰۃ الکسوف — سورج گرہن کی نماز	۴۸
تیسری فصل — دعا کے بیان میں	۴۸
مصیبت کے وقت کی دعا	۴۹
استسقاء — بارش کی دعا	۵۰
ہوا اور آندھی	۵۱
الرعد — گرج اور چمک	۵۲
التعوذ	۵۲
رؤیت ہلال — چاند دیکھنے کا بیان	۵۳
چاند دیکھنے کے وقت کیا پڑھے	۵۳
متفرق دعائیں	۵۴
چوتھی فصل — روزے کے بیان میں	۵۴
روزے کے بارے میں معمولات	۵۶
اعتکاف	۵۷
یوم عید	۵۷
پانچویں فصل — حج کے بیان میں	۵۹
پانچویں فصل — جہاد اور اس کے متعلقات کے بیان میں	۵۹
حضور ﷺ کا جنگی ساز و سامان	۶۰
آداب سفر کا بیان	۶۱
تیسرا باب — ذاتی زندگی سے متعلق حضور ﷺ کی عادات	
اور معیشت کا بیان	۶۳
طعام	۶۴
پینا	۶۶
نیند — استراحت	۶۶
حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو	۶۷
سونے سے پہلے کا عمل	۶۸
لباس	۶۹
لباس دائیں طرف سے پہنو	۶۹
خوشبویات	۷۰
زیب و زینت	۷۱
طاق عدد میں سرمہ لگانا	۷۱

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
نکاح	۷۲
القسم — بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ	۷۳
مباشرت اور اس کے متعلق آداب	۷۴
طب اور جھاڑ پھونک	۷۴
نیک فالی	۷۶
چوتھا باب — اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں	۷۶
شکر	۷۷
ہنسی مذاق	۷۸
غضب	۷۸
سخاوت	۷۹
فقر و فاقہ	۷۹
گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ	۷۹
کلام — گفتگو	۸۰
الحلف — قسم	۸۱
اشعار کے ساتھ تمثیل	۸۲
متفرق اخلاق کے بیان میں	۸۲
نزول وحی	۸۳
نشست و برخاست	۸۳
صحبت (مجالست) سے متعلق اخلاق و عادات	۸۴
سلام، مصافحہ اور اجازت	۸۵
العطاس (چھینک)	۸۶
نام اور کنیت	۸۶
میت کی تدفین	۸۶
نماز جنازہ (اور اصحاب بدر و شجرہ کی فضیلت)	۸۷
قبروں کی زیارت	۸۷
متفرقات	۸۷
کتاب الشمائل — از قسم الافعال	۸۸
باب فی حلیتہ ﷺ — آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان	۸۸
آپ علیہ السلام کے جامع صفات	۸۹
آپ علیہ السلام کا قد مبارک	۹۰

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۲۸۳
نماز میں امام سے آگے نہ بڑھے	۲۸۳
مقتدی کی قراءت ۔۔۔ الاکمال	۲۸۶
تیسری فرع ۔۔۔ صفوں کو سیدھا کرنے ، صفوں کی فضیلت ،	
آداب اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں	۲۸۷
صفوں کی فضیلت کے بیان میں	۲۸۷
نماز میں امام کے قریب کھڑا ہو	۲۸۸
صف اول کی فضیلت	۲۸۹
آداب	۲۹۰
تکمیل صف کی تاکید کرنے پر وعید	۲۹۱
الاکمال	۲۹۱
فرشتوں کی مانند صف بندی	۲۹۲
صفوں میں ترتیب	۲۹۳
چوتھی فرع ۔۔۔ جماعت حاصل کرنے میں	۲۹۳
نمازوں کو وقت میں ادا کرنا	۲۹۶
الاکمال	۲۹۷
مسبوق کا بیان ۔۔۔ الاکمال	۲۹۸
جماعت چھوڑنے کا عذر	۲۹۹
الاکمال	۲۹۹
تیسری فصل ۔۔۔ مسجد کے فضائل ، آداب اور ممنوعات	۲۹۹
مسجد کے فضائل	۲۹۹
مسجد کی تعمیر کرنے کی فضیلت	۳۰۰
الاکمال	۳۰۱
جنت میں گھر بنانا	۳۰۲
آداب	۳۳۲
الاکمال	۳۰۳
مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت	۳۰۵
الاکمال	۳۰۵
مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریزش صاف کرنے اور وہاں سے کنکریاں اٹھانے کی ممانعت	۳۰۵

فہرست عنوان	صفحہ نمبر
الاکمال	۳۰۶
متفرق ممنوع امور کا بیان	۳۰۷
مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت	۳۰۸
الاکمال	۳۰۸
جوتوں کو تلاش کرنا	۳۰۹
الاکمال	۳۱۰
مسجد میں مباح (جائز) امور کا بیان	۳۱۰
التحیۃ من الاکمال	۳۱۰
فصل ۔۔۔ عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام	۳۱۱
ممانعت ۔۔۔ از الاکمال	۳۱۱
اذن (اجازت)	۳۱۱
چوتھی فصل ۔۔۔ اذان ، اس کی ترغیب اور آداب میں	۳۱۲
اذان کی ترغیب	۳۱۲
اذان کی فضیلت	۳۰۳
اذان کہنے کی فضیلت	۳۱۴
الاکمال	۳۱۵
امام و مؤذن کے حق میں دعا	۳۱۵
اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے	۳۱۸
مؤذن کے آداب	۳۱۹
الاکمال	۳۲۰
الاکمال	۳۲۳
جماعت میں حاضر نہ ہونا بدبختی ہے	۳۲۵
چھٹا باب ۔۔۔ جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں	۳۲۵
فصل اول ۔۔۔ جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں	۳۲۶
جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت	۳۲۷
الاکمال	۳۲۸
جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات	۳۳۰
فصل ثانی ۔۔۔ جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں	۳۳۱
الاکمال	۳۳۳
نماز جمعہ کا وجوب	۳۳۳

۱۷۷۲۳ ... ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ پانی (کنوئیں چشمے وغیرہ) راستے اور کھجور کے شگوفے میں نہیں ہوتا۔ (جس سے کھجور کے درختوں پر پھل آتا ہے)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۴ ... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑوس کے ساتھ (شفعہ) کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۲۵ ... حکم بن عتیبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی کے ساتھ شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، الطبرانی

۱۷۷۲۶ ... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

شفعہ کنوئیں میں ہے اور نہ کھجور کے شگوفے میں۔ اور حد قائم ہو جانا ہر طرح کے شفعہ کو منقطع کر دیتی ہے۔ ابوعبید، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۷ ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے جب حدود متعین ہو جائیں تو کسی چیز کے اتصال کا حکم نہیں اور کوئی شفعہ نہیں۔ الطحاوی

۱۷۷۲۸ ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب زمین میں حدود متعین ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا اور کنوئیں اور کھجور کے شگوفے میں شفعہ نہیں رہتا۔ موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۷۲۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جب زمین تقسیم ہو جائے اور حدود طے ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں رہتا۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الشہادت... گواہی

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول... شہادت (گواہی) کی ترغیب وفضیلت میں

۱۷۷۳۰ ... اے (لوگو!) کیا میں تم کو بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس کے کہ اس سے شہادت کا مطالبہ کیا جائے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، ابوداؤد، مسلم، ترمذی، عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۱ ... بہترین شہادت وہ ہے جس کا مطالبہ کیا جائے اس سے قبل ہی وہ شہادت (گواہی) پیش کر دی جائے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن خالد الجہنی

۱۷۷۳۲ ... سب سے اچھا شاہد (گواہ) وہ شخص ہے جو اپنی شہادت خود پیش کر دے قبل اس کے کہ اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے۔

ابن ماجہ عن زید بن خالد

۱۷۷۳۳ ... گواہوں کا اکرام کرو، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے (اہل حقوق کے) حقوق ادا کرواتے ہیں اور ان کے ذریعے ظلم کو دفع کرتے ہیں۔

الشاشی فی جزئہ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر میں فرماتے ہیں اس روایت میں عبداللہ بن موسیٰ منفرد ہیں۔ اور ان کو ذہبی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فیض القدیر ۱/۵۴۳)

فصل دوم...... جھوٹی شہادت کی وعید کے بیان میں

۱۷۷۳۴..... میں ظلم پر شاہد نہیں بن سکتا۔ بخاری، مسلم، نسائی، عن النعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر

فائدہ:...... ایک صحابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری بیوی کی خواہش ہے کہ میں اس کی اولاد کو باغ ہبہ کروں اور آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنی دوسری اولاد کو (جو دوسری بیوی سے ہے) کو بھی اس کے برابر وصیت کرنا چاہتے ہو؟ صحابی نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

۱۷۷۳۵..... میں انصاف پسند ہوں (اور) انصاف پر ہی گواہ بننا پسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عنہ عن ابیہ

الاکمال

۱۷۷۳۶..... مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ ابن حبان عن النعمان بن بشیر

۱۷۷۳۷..... مجھے صرف انصاف (کی بات) پر گواہ بناؤ۔ میں ظلم (کی بات) پر گواہ نہیں بن سکتا۔ ابن حبان

۱۷۷۳۸..... جھوٹے گواہ کے قدم (قیامت کے روز) اس وقت تک نہیں ہٹیں گے حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے لئے جہنم واجب کردیں۔

حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۳۹..... جھوٹا شاہد ٹیکس وصول کرنے والے کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔ مسند الفردوس للدیلمی عن المغیرۃ

۱۷۷۴۰..... کاذب گواہ کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اللہ پاک اس کے لیے جہنم واجب نہ کردیں۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... زوائد (ابن ماجہ) میں ہے کہ اس کی سند میں محمد بن الفرات ایک راوی ہے۔ جس کے ضعف پر اتفاق کیا گیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۷۷۴۱..... اے لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

(مسند احمد، ترمذی غریب عن ایمن بن خریم، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن خریم بن فاتک)

۱۷۷۴۲..... جس نے کوئی (جھوٹی) شہادت دے کر کسی مسلمان کا مال اپنے لیے حلال کیا یا کسی کا (ناجائز) خون بہایا تو یقیناً اس نے اپنے لیے جہنم واجب کرلی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۴/۲۰۰ میں اس کو نقل فرمایا اس میں ایک راوی حسین بن قیس متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۱۷۷۴۳..... جس نے شہادت چھپائی جب اس کو شہادت کے لیے بلایا گیا تو وہ ایسا ہے گویا اس نے جھوٹی شہادت دے دی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ہیثمی نے مجمع میں ۴/۲۰۰ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا اس میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے جو ثقہ اور مامون ہے اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل سوم...... بعض احکام شہادت کے بیان میں

۱۷۷۴۴..... کسی بدوی (دیہاتی) کی شہادت شہری پر درست نہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

نہ کریں۔ رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۸ ـــ عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مختون کی شہادت درست قرار دیتے تھے۔ رواہ السنن للبیہقی

۱۷۷۸۹ ـــ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) بازار کی طرف نکلے وہاں ایک نصرانی کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ فروخت کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا یہ تو میری زرہ ہے۔ چلو میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں کا قاضی (جج) فیصلہ کرے گا۔ اس وقت مسلمانوں کے قاضی قاضی شریح تھے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنی مسند قضاء سے اٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے نصرانی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا خصم (مخالف) مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ کٹہرے میں ضرور کھڑا ہو جاتا۔ لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ مصافحہ کرو نہ سلام میں پہل کرو نہ ان کے مریضوں کی عیادت کرو نہ ان پر نماز جنازہ پڑھو اور ان کو تنگ راستوں میں چلنے پر مجبور کرو اور ان کو ذلیل کرو جیسے اللہ نے ان کو ذلیل کر رکھا ہے۔

اے شریح میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے نصرانی سے پوچھا: اے نصرانی تو کیا کہتا ہے؟ نصرانی بولا: میں امیر المومنین کو تو نہیں جھٹلاتا مگر زرہ میری ہی ہے۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کو ان سے زرہ لینے کا حق نہیں جب تک آپ گواہ پیش نہ کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے سچ کہا۔ نصرانی بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ احکام انبیاء ہی کی طرف سے ملتے ہیں۔ دیکھو امیر المومنین اپنے قاضی کے پاس آتا ہے اور اسی کا قاضی انہی کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ اے امیر المومنین! اللہ کی قسم! یہ زرہ آپ کی ہے۔ ایک مرتبہ کسی لشکر میں میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا تھا۔ آپ کی یہ زرہ آپ کے خاکی اونٹ پر سے کھسک کر پیچھے گر گئی تھی اور میں نے اٹھا لی تھی۔ اب میں (اسلام قبول کرتا ہوں اور) شہادت دیتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت علی نے ارشاد فرمایا: جب تم مسلمان ہو گئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہوئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ ایک عمدہ گھوڑا بھی اس نومسلم کو ہبہ فرما دیا۔ رواہ البیہقی، ابن عساکر

۱۷۷۹۰ ـــ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ کھو گئی جو ایک شخص کو مل گئی اور اس نے فروخت کر ڈالی۔ وہ زرہ ایک یہودی شخص کے پاس دیکھی گئی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریح کے پاس اس کا فیصلہ لے کر گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کے غلام قنبر نے شہادت پیش کی۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مجھے حسن رضی اللہ عنہ کے بجائے کوئی اور گواہ پیش کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حسن کی شہادت کو ٹھکراتے ہو؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں نے آپ ہی سے سنا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں جائز نہیں۔ ابن عساکر

۱۷۷۹۱ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بچے کی شہادت بچے پر اور غلام کی شہادت غلام پر جائز ہے۔ رواہ مسدد

۱۷۷۹۲ ـــ اسود بن قیس اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے معاملہ میں اندھے کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیا۔ مصنف عبدالرزاق

عورت کی گواہی کا معتبر ہونا

۱۷۷۹۳ ـــ عبداللہ بن نجی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دایہ عورت کی شہادت کو نومولود بچے کے رونے نہ رونے میں معتبر قرار دیا۔ مصنف عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

کلام: ـــ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز ج ۷ ص ۲۵۔

۱۷۷۹۴ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح، حدود اور خون میں عورت کی شہادت جائز نہیں۔ اور صرف عورت کی

شہادت ایک درہم کے مسئلہ میں بھی جائز نہیں جب تک عورت کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۱۷۷۹۵ ... ابراہیم بن یزید تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس پائی جو اس نے اٹھالی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: یہ تو میری زرہ ہے جو میرے خاکستری اونٹ سے گرگئی تھی۔ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ اور میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں ہی کا قاضی اس کا فیصلہ کرے گا۔ پس یہ لوگ قاضی شریح کے پاس آئے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا مخالف فریق مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے، ارشاد فرمایا:

تم ان کے ساتھ ایک مجلس میں برابر نہ بیٹھو، ان کے مریضوں کی عیادت نہ کرو، ان کے جنازوں کی مشایعت نہ کرو، راستوں میں ان کو تنگ جگہ میں چلنے پر مجبور کرو۔ اگر وہ تم کو گالی دیں تو تم ان کو مارو، اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے قتال کرو۔

پھر حضرت قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المومنین آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری زرہ میرے اونٹ سے گرگئی تھی جو اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ پھر قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے یہودی سے پوچھا: اے یہودی تو کیا کہتا ہے؟ یہودی نے کہا: یہ میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ پھر قاضی شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا: اے امیر المومنین اللہ کی قسم! آپ سچ کہتے ہیں، یقیناً یہ آپ ہی کی زرہ ہے۔ مگر پھر بھی آپ کو دو گواہ پیش کرنا ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی زرہ ہے۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (یا امیر المومنین) آپ کے غلام قنبر کی گواہی تو ہم درست تسلیم کر لیتے ہیں لیکن آپ کے بیٹے کی شہادت کو ہم تسلیم نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ روایت سناتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ جانتا ہے۔ (یہ بات برحق ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے جنت کے سردار کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتے؟ قاضی شریح نے فیصلہ سناتے ہوئے یہودی کو فرمایا: تم زرہ لے لو۔ یہودی نے کہا: واہ! امیر المومنین میرے ساتھ مسلمانوں کے قاضی کے پاس آئے اور قاضی نے ان کے خلاف فیصلہ دیا اور امیر المومنین اس پر راضی ہیں۔ اے امیر المومنین اللہ کی قسم! آپ سچ بولتے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے۔ آپ کے اونٹ سے گرگئی تھی جو میں نے اٹھالی تھی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ سابق یہودی نومسلم کو ہبہ کر دی اور سات سو درہم انعام عطا کیا۔ وہ نومسلم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتیٰ کہ جنگ صفین میں آپ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔

الحاکم فی الکنی، حلیۃ الاولیاء، ابن الجوزی فی الواھیات

کلام: ...... یہ روایت ضعیف ہے اور اعمش بن ابراہیم کی حدیث ہے۔ حکیم اس کی روایت میں منفرد ہیں۔ قاضی شریح کی اولاد نے عن شریح عن علی کے واسطے سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۹۶ ... سعید بن المسیب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام اور ایسے نصرانی کے متعلق نقل کرتے ہیں جن کے پاس کوئی شہادت ہو پھر غلام آزاد ہو جائے اور نصرانی مسلمان ہو جائے تو ان کی شہادت جائز ہے اور مقبول ہے جب تک اس سے پہلے مسترد نہ کی جائے۔ مسدد

۱۷۷۹۷ ... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی بلاغیات میں سے ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خصم کی شہادت جائز ہے اور ظنین کی۔ (مالک) وضاحت کے لیے دیکھئے روایت ۱۷۷۹۸۔

کتاب الشرکۃ ..... از قسم الافعال

۱۷۸۰۵ (مسند صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کے ساتھ کسی مال میں شریک ہو اور وہ اپنے بیٹے کو کہے:
میرے اور تمہارے درمیان جو مال مشترک ہے اس میں سے سو دینار تم کو دیتا ہوں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ جائز نہیں حتیٰ کہ وہ سارا مال جمع کرے اور پھر (تقسیم کرکے) جدا ہو جائے۔

مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

الکتاب الثالث ..... من حرف الشین

الشمائل

عادات مبارکہ نبی کریم ﷺ جن کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔

از قسم الاقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

باب اول ..... نبی کریم ﷺ کے حلیہ (صورت مبارکہ وغیرہ) کے بیان میں

۱۷۸۰۶ رسول اللہ ﷺ گورے، خوبصورت اور میانہ رو جسم کے مالک تھے۔ مسلم، ترمذی فی الشمائل عن ابی الطفیل

۱۷۸۰۷ رسول اکرم ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی شاندار اور عظیم ترین انسان تھے آپ کا رخ زیبا چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور لانبے قد والے کی طرح نہ تھے۔ سر قدرے بڑا اور مناسب تھا۔ سر کے بال گھنے اور قدرے گھنگھریالے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں از خود بسہولت مانگ نکل آئی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکالتے۔ آپ کے سر اقدس کے بال زیادہ سے زیادہ کانوں کی لو سے متجاوز تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار، مقدس کشادہ پیشانی کے مالک تھے۔
آپ کی ابروئیں باریک، گھنی، بالوں سے بھری ہوئیں اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑکتی تھی۔ آپ کی ناک بلندی مائل تھی۔ اس سے ایک نور دار (روشنی) بلند ہوتی تھی۔ (درحقیقت وہ روشنی ناک کی اپنی چمک دمک تھی) جس کی وجہ سے ناک بلند محسوس ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک نرم تھے گوشت لٹکے ہوئے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب کشادہ تھا۔ آپ کے سامنے کے دندان مبارک باریک آبدار اور قدرے کھلے کھلے تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء متناسب، پرگوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔
آپ ﷺ کا شکم مبارک سینے کے برابر تھا اور آپ کا سینہ چوڑا اور کاندھے مبارک بڑے اور فراخ تھے۔ آپ کے جوڑ پرگوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لب (سینے پر ہار پڑنے کی جگہ) سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے خالی تھا۔

بازو اور شانے بڑے پر بال تھے۔ اونچا سینہ تھا، کلائیاں دراز تھیں، کشادہ ہتھیلیاں تھیں۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ انگلیاں مناسب لمبی تھیں۔ پاؤں کے تلووں اور ایڑیوں کے درمیان کی جگہ شگاف تھا چلتے وقت زمین پر یہ حصہ نہ پڑتا تھا۔ تلوے کچھ گہرے تھے۔

دونوں پاؤں بہت ہموار اور صاف شفاف تھے۔ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اٹھاتے تھے اور آگے جھکتے ہوئے قدم مبارک اٹھاتے تھے۔ آہستہ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے۔ کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب آپ چلتے تو گویا بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کن انکھیوں سے نہیں بلکہ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نظریں پست رہتی تھیں۔ آسمان سے زیادہ زمین کی طرف نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ دیکھنا صرف ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا۔ (یعنی گھور کر مسلسل نہ دیکھتے تھے) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آگے کر کے خود پیچھے چلتے تھے اور جو آپ کو ملتا آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔

ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن حسن عن ابی هند

۱۷۸۰۸ حضور ﷺ گوری رنگت کے مالک تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔ اور بال مبارک آپ کے گھنگھریلے تھے۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۰۹ حضور اقدس ﷺ مائل بسرخی گوری رنگت والے تھے۔ آپ کی آنکھوں کی پتلی انتہائی سیاہ، دراز پلکیں تھیں۔

البیهقی فی الدلائل عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۰ آپ ﷺ صاف شفاف گوری رنگت مائل بسرخی والے تھے۔ آپ کا سر اقدس بڑا اور خوبصورت تھا، کھلی ہوئی پیشانی اور ابروؤں کے درمیان کشادگی اور دراز پلکوں کے ساتھ حسین چہرے کے مالک تھے۔ البیهقی عن علی رضی الله عنه

۱۷۸۱۱ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ پست قد تھے۔ (بلکہ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے نمایاں طور پر سب سے زیادہ وجیہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے) بخاری، مسلم عن البراء رضی الله عنه

۱۷۸۱۲ حضور اقدس فداہ ابی وامی ﷺ سب سے اچھے چال ڈھال والے تھے۔ ابن سعد عن عبدالله بن بریدہ مرسلاً

۱۷۸۱۳ حضور اکرم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ مسند، ابو داؤد عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۴ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

رسول اللہ ﷺ سب سے با اخلاق تھے

۱۷۸۱۵ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ اچھی صورت والے اور سب سے زیادہ حسن وجمال والے تھے۔ مائل بدرازی میانہ قد والے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان کشادگی والے اور نرم وخوبصورت رخساروں والے تھے۔ آپ کے بال مبارک بہت زیادہ سیاہ، آنکھیں سرمگیں، دراز پلکوں والی تھیں۔ جب آپ چلتے تو پورے قدموں کے ساتھ چلتے اور بلندی کی وجہ سے آدھا پاؤں نہ ٹیکتے تھے۔ جب شانہ مبارک سے چادر اترتی تو لگتا گویا چاندی کا مجسمہ کھل گیا ہو۔ جب آپ ہنستے تو دندان مبارک چمکتے تھے۔ البیهقی فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۷۸۱۶ حضور اقدس فداہ ابی وامی ونفسی ﷺ چمکدار صاف شفاف رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند چمکتا تھا۔ جب آپ چلتے گویا بلندی سے جھکتے ہوئے نیچے اتر رہے ہیں۔ مسلم عن انس رضی الله عنه

۱۷۸۱۷ حضور اقدس ﷺ کنواری لڑکی سے زیادہ باحیا تھے جس قدر وہ اپنے پردے میں شرم وحیا کی پیکر ہوتی ہے آپ اس سے زیادہ حیادار تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه

۱۷۸۱۸ حضور اکرم ﷺ لوگوں کی تکلیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ ابن سعد عن اسماعیل بن عیاش مرسلاً

۱۷۸۱۹ حضورﷺ کے سامنے کے دانت قدرے کشادہ (اورآبدار) تھے جب آپ کلام کے لیے منہ واکرتے تو یوں محسوس ہوتا گویا آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ ترمذی فی الشمائل، الکبیر للطبرانی، البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۰ حضوراقدسﷺ سب سے اچھی داڑھی اورمونچھ والے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن العداء بن خالد

۱۷۸۲۱ حضوراقدسﷺ کی مہرنبوت آپ کی کمرمبارک میں گوشت کا ابھراہواایک حصہ تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۲ حضوراقدسﷺ کی مہرنبوت گوشت کا ابھراہواایک سرخ ٹکڑا تھا جوکبوتری کے انڈے کی مانند تھا۔

ترمذی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۳ حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام قوم میں درمیانہ قدوقامت کے مالک تھے نہ بہت لمبے اورنہ بہت پست قامت تھے۔ کھلتی ہوئی صاف شفاف رنگت والے تھے نہ بالکل چٹے سفید اورنہ گندم گوں سانولے تھے۔ آپ کے بال نہ گھنگریالے گچھے تھے اورنہ بالکل سیدھے تھے۔ (بلکہ کسی قدرگھنگریالے خمدارتھے)۔ بخاری، مسلم، ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۴ آپﷺ چوڑے سینے اورلمبے بازوؤں والے تھے آپ کے شانے چوڑے چکلے تھے اورآپ کی آنکھوں کی پلکیں دراز تھیں۔

البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۵ آپﷺ باریک پنڈلیوں والے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۶ آپﷺ کی داڑھی مبارک کے بال گھنے اورگنجان تھے۔ مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۷ حضوراکرمﷺ کا چہرہ مبارک آفتاب اورماہتاب کی مانند چمکتا تھا۔ آپﷺ کا چہرہ اقدس گول (دلکش) تھا۔

مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۸ حضورﷺ کا پسینہ ذرد موتی تھا۔ مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۹ حضورﷺ کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ ترمذی فی الشمائل، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۳۰ حضورﷺ کا بڑھاپا تقریباً بیس بالوں تک محدود تھا۔ ترمذی فی الشمائل، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۱ حضورﷺ (خوبصورتی کی حدتک) بڑے سراوربڑے ہاتھوں اورقدموں والے تھے۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۳۲ حضورﷺ کا دہانِ اقدس مناسب حدتک بڑا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفیداورقدرے مائل بہ سرخی تھی اورآپ کی ایڑیاں پتلی اورمہین رو تھیں۔ مسلم، ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ

۱۷۸۳۳ حضورﷺ مناسب اوربڑے سروالے اورگنجان داڑھی والے تھے۔ البیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

دوسراباب..... عبادت سے متعلق عادات نبویہ کا بیان

اس باب میں چھ فصلیں ہیں

پہلی فصل..... طہارت اوراس کے متعلقات کے بیان میں

۱۷۸۳۴ حضوراکرمﷺ جب وضوفرمالیتے تو ایک چلو پانی لے کراپنی شرمگاہ پرچھڑک لیتے تھے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن الحکم بن سفیان

۱۷۸۳۵ حضورنبی کریمﷺ جب وضوفرماتے تو موضع سجود (یعنی اعضاء پرسجدہ ہوتا ہے ان) کو پانی کے ساتھ خوب فضیلت دیتے یعنی ان پر

غسل

۱۷۸۹۳ حضورﷺ ایک صاع (ساڑھے تین سیر پانی) کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد (دو رطل اہل عراق کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل اہل حجاز کے نزدیک۔ خلاصہ کلام تقریباً ایک سیر پانی سے کچھ کم) کے ساتھ وضو فرمایا کرتے تھے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۴ حضورﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

ترمذی حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹۵ (بیوی سے مباشرت کے وقت محض) شرمگاہوں کے مل جانے سے بھی غسل فرمایا کرتے تھے۔ الطحاوی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

بیت الخلاء اور اس کے آداب

۱۷۸۹۶ حضورﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ابن ماجۃ عن بلال بن الحارث، مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۱۷۸۹۷ حضورﷺ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔

ابوداؤد، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ابوداؤد نے کتاب الطہارت باب کیف التکشف عند الحاجۃ رقم ۱۴ پر اس کو ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ روایت ضعیف ہے اور معلل ہے۔

۱۷۸۹۸ حضور اکرمﷺ جب پیشاب کرنے کا ارادہ فرماتے اور سخت زمین پر آجاتے تو لکڑی سے کرید کر زمین کھود کھود کر نرم کر لیتے پھر اس میں پیشاب کرتے۔ (تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں)۔ ابوداؤد فی مراسیلہ والحارث عن طلحۃ بن ابی قنان مرسلاً

۱۷۸۹۹ حضورﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: غفرانک (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طالب ہوں)۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، صحیح ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۰۰ حضورﷺ جب (قضاء حاجت کے بعد) خلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۱ حضورﷺ قضاء حاجت کر کے نکلتے تو یہ دعا (بھی) پڑھتے تھے

الحمدللّٰہ الذی احسن الی فی اولہ وآخرہ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے ساتھ اول میں بھی اور آخر میں بھی اچھائی اور خیر کا معاملہ کیا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۲ حضورﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا) نکال کر رکھ دیتے تھے۔

ابن ماجۃ، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۳ حضورﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ، نسائی، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۴۔۔۔ حضور ﷺ بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. مصنف ابن ابی شیبۃ

۱۷۸۷۵۔۔۔ حضور ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اے اللہ میں گندے ناپاک نجس خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلاً، ابن السنی عنہ عن انس رضی اللہ عنہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن بریدۃ مرسلاً

۱۷۸۷۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر مبارک ڈھانپ لیتے تھے۔

ابن سعد عن حبیب بن صالح مرسلاً

۱۷۸۷۷۔۔۔ جب آپ بیت الخلاء داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

اور جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللہ الذی اذاقنی لذتہ وابقی فی قوتہ واذھب عنی اذاہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے کھانے کی لذت چکھائی اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور اس کی گندگی مجھ سے دور کردی۔

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۸۔۔۔ جب آپ خلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمہ پڑھتے یاذاالجلال. ابن السنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۹۔۔۔ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور نکل جاتے تھے۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ مستدرک الحاکم عن المغیرۃ قال الترمذی حسن صحیح

۱۷۸۸۰۔۔۔ حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے ویسی جگہ تلاش کرتے تھے جس طرح سفر میں پڑاؤ ڈالنے کے لیے تلاش کرتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۱۔۔۔ حضور ﷺ اپنی مقعد کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔ ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۸۲۔۔۔ حضور ﷺ حاجت کے لیے بلند جگہ یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ زیادہ پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عبداللہ بن جعفر

تیمم

۱۷۸۸۳۔۔۔ حضور ﷺ پاک مٹی کے ساتھ تیمم فرماتے تھے اور ہاتھوں اور منہ کے مسح میں ایک مرتبہ سے زیادہ ضرب نہیں مارتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۴۔۔۔ حضور ﷺ جب اپنے اہل خانہ کے ساتھ مباشرت کرلیتے اور اٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تو دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کرلیتے تھے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۸۹۷ـ ــ حضور اکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ آیات (دعائیہ انداز میں) پڑھتے:

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین

مسند ابی یعلی عن ابی سعید

۱۷۸۹۸ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اس دعا کو پڑھنے کی بقدر تشریف فرماتے تھے۔

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

مسلم، ابن ماجہ، نسائی، ابو داؤد، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۷۸۹۹ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے حتی کہ سورج طلوع ہو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ)

۱۷۹۰۰ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو ان کی طرف چہرۂ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوتے اور پوچھتے: کیا تم میں کوئی مریض ہے، جس کی میں عیادت کروں؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو پھر دریافت فرماتے: کیا تمہارا کوئی جنازہ ہے، جس کی مشایعت کروں؟ پھر بھی جواب میں انکار ملتا تو پھر ارشاد فرماتے: کیا کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ دیکھا ہے تو وہ بتائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۱ـ ــ حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔ بخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۱۷۹۰۲ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو پوری نماز خوب اچھی طرح اور کامل نماز ادا فرماتے تھے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

قراءت

۱۷۹۰۳ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے سبح اسم ربک الاعلی (اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر) تو آپ یہ کلمات پڑھتے سبحان ربی الاعلی۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۴ـ ــ حضور ﷺ جب یہ تلاوت فرماتے:

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

تو اتنی آواز کے ساتھ آمین کہتے کہ پہلی صف والے اس کو سن لیتے۔ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۵ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب یہ آیت تلاوت فرماتے:

الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی

کیا وہ ذات اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے!

تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے بلی کیوں نہیں۔ یونہی جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے الیس اللہ باحکم الحاکمین کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ تب بھی آپ فرماتے بلی کیوں نہیں۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

۱۷۹۰۶ـ ــ حضور اکرم ﷺ جب کسی آیت خوف کی تلاوت فرماتے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگتے جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اس کا سوال کرتے اور جب ایسی کسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا تو اللہ کی تسبیح کرتے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰۷ـ ــ حضور اکرم ﷺ (دوران نماز) جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں جہنم کا ذکر ہوتا تو یہ فرماتے:

ویل لاھل النار اعوذ باللہ من النار۔

ہلاکت ہے اہل جہنم کے لیے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ ابن قانع عن ابن ابی لیلی

۱۷۹۰۸ حضور اکرم ﷺ کی قراءت مد والی تھی جس میں ترجیع نہیں ہوتی تھی۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: آج کل کے پیشہ ور قاریوں کی طرح ایک ہی آیت کو کبھی پست اور کبھی بلند، کبھی ایک قراءت میں تو کبھی دوسری قراءت میں نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ سادہ ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر روانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔

۱۷۹۰۹ حضور اقدس ﷺ اس سورت کو پسند فرماتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۰ حضور اکرم ﷺ تین راتوں سے کم میں کل قرآن پورا نہ فرماتے تھے۔ ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۱ حضور ﷺ نماز میں آیات کو شمار کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

فائدہ: ۔۔۔ یعنی بعض نمازوں میں خاص خاص سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۲ کان یعقد التسبیح حضور اکرم ﷺ تسبیح (کا شمار) باندھتے تھے۔ ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ: انگلیوں پر یا کسی اور طرح شمار کرنا مراد نہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے بلکہ یادداشت کے ساتھ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۳ حضور ﷺ اپنی قراءت کو آیت آیت کر کے پڑھا کرتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ پھر سانس لیتے پھر الرحمن الرحیم پھر سانس لیتے اسی طرح آخر تک پڑھتے تھے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب القراءت باب فی فاتحۃ الکتاب رقم ۲۹۲۷ پر اس روایت کو تخریج فرمایا اور فرمایا غریب ہے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۷۹۱۴ حضور اکرم ﷺ قراءت میں مد کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ ۔۔۔ فرض نماز

۱۷۹۱۵ حضور اکرم ﷺ جب (فرض) نماز پڑھ لیتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ الذی لا الٰہ غیرہ الرحمن الرحیم، اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۱۶ حضور اکرم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھتے تو اپنی جگہ پر سورج کے طلوع ہونے تک بیٹھا کرتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

السنن

۱۷۹۱۷ ظہر کی نماز میں حضور اکرم ﷺ سے قبل الظہر چار رکعات سنت چھوٹ جاتیں تو بعد الظہر دو سنتوں کے بعد ان کو ادا فرما لیتے تھے۔

ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۸ حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل کی چار رکعات سنت اور فجر سے قبل کی دو رکعت سنت کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بخاری، ابوداؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۱۹ حضور اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت سنت نہ سفر میں چھوڑتے تھے نہ حضر میں، نہ صحت میں اور نہ مرض میں۔ بلکہ ان پر مواظبت فرماتے تھے۔

التاریخ للخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۲۰ حضور اکرم ﷺ ظہر سے قبل دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں نماز سنت

اذان کا جواب مسنون عمل ہے

۱۷۹۵۷ـ حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو جیسے وہ کہتا آپ بھی جواب میں وہی کلمات ارشاد فرماتے۔ لیکن جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ مسند احمد عن ابی رافع

۱۷۹۵۸ـ حضور اکرم ﷺ کے دو مؤذن تھے: حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ عنہما۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵۹ـ حضور ﷺ جب مؤذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے وانا وانا (یعنی میں بھی یہی شہادت دیتا ہوں)۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۶۰ـ حضور اکرم ﷺ جب مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہم اجعلنا مفلحین (اے اللہ ہم کو کامیاب بنا)۔

ابن السنی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

دخول المسجد

۱۷۹۶۱ـ حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظمت والا ہے، اس کے چہرے کی پناہ لیتا ہوں جو کرم والا ہے اور اس کی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں جو ہمیشہ سے ہے شیطان مردود سے۔

پھر حضور ﷺ نے پوچھا کافی ہے؟ یہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص آج سارا دن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔ ابوداؤد عن ابن عمرو

۱۷۹۶۲ـ حضور اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللہم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

اسی طرح جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللہم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔

مسند احمد، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

۱۷۹۶۳ـ حضور ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔ ترمذی عن فاطمۃ

۱۷۹۶۴ـ حضور ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ اللہم صل علی محمد (وازواج محمد)۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الجمعہ

۱۷۹۶۵ حضور اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے اور مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے جب تک اپنے گھر میں نہ آجاتے۔ طیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۶ حضور اکرم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت (اور جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے) ان کے درمیان کوئی فصل نہیں فرماتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۷ حضور ﷺ جمعہ کے دن (خطبے کے بعد) منبر سے اترتے اور کوئی شخص کوئی سوال پوچھتا تو آپ اس سے بات چیت فرماتے پھر اپنے مصلی کی طرف جاتے اور نماز پڑھاتے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۸ حضور اکرم ﷺ اکثر جمعوں کو غسل فرمایا کرتے اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶۹ حضور اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبوں کو لمبا نہ کرتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ

۱۷۹۷۰ حضور ﷺ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے پھر مؤذن اذان دیتا پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ ارشاد فرماتے۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۱ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔ دو خطبوں میں قرآن کی آیات پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۲ ہر جمعہ میں آپ (خطبہ کے اندر) سورۃ ق پڑھا کرتے تھے۔ ابوداؤد عن بنت الحارثۃ بن النعمان

۱۷۹۷۳ حضور ﷺ جمعہ کے روز، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے روز (ضرور) غسل فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد، ابن ماجۃ، الکبیر للطبرانی عن الفاکۃ بن سعد

۱۷۹۷۴ حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں، آواز بلند ہو جاتی تھی، آپ کا غصہ عروج پر پہنچ جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا گویا کسی دشمن لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ وہ صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ ابن ماجۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۵ حضور ﷺ جنگ کے دوران خطبہ دیتے تو کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ دیتے تھے اور جب جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، بخاری، مسلم عن سعد القرظ

۱۷۹۷۶ حضور ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزہ یا عصا کے ساتھ خطبہ دیتے تھے۔ الشافعی عن عطاء مرسلاً

۱۷۹۷۷ حضور ﷺ جب منبر پر چڑھتے تو سلام کرتے تھے۔ ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۸ حضور ﷺ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب پہنچتے تو پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے۔ پھر منبر پر چڑھ جاتے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کی طرف رخ انور کر کے سب کو سلام کرتے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷۹ حضور ﷺ منبر پر چڑھ جاتے تو لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ثابت رضی اللہ عنہ

ذکر

۱۷۹۸۰ حضور اکرم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۱ حضور اکرم ﷺ (لا الٰہ الا اللہ رضیت بہ ربًا) کثرت کے ساتھ ذکر کرتے، لغو (بے ہودہ باتیں) بات کم کرتے، نماز لمبی کرتے،

خطبہ مختصر کرتے، نہ کسی بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس کرتے اور نہ ہی غلام کے ساتھ چل کر اس کی حاجت روائی کرنے میں۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

استقامت

۱۷۹۸۲۔ حضور اکرم ﷺ کو سب سے اچھا عمل وہ لگتا تھا جس پر عمل کرنے والا مداومت کرے۔ بخاری، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۳۔ حضور اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے اچھا عمل وہ ہوتا تھا جس پر دوام اور ہمیشگی کے ساتھ عمل کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔

ترمذی، نسائی عن عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما

صلوٰۃ النوافل (تہجد)

۱۷۹۸۴۔ حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ ابن نصر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۵۔ حضور اکرم ﷺ جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو دانتوں کو مسواک سے صاف فرماتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۶۔ حضور اکرم ﷺ رات کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۷۔ حضور اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی بلند آواز میں تلاوت کرتے اور کبھی پست آواز میں۔

ابن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸۸۔ جس رات حضور ﷺ مرض یا کسی وجہ سے سوئے رہ جاتے تو دن میں بارہ رکعات نوافل ادا فرماتے تھے۔

مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۸۹۔ حضور اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے (تین رکعت) ان میں وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ادا کرتے تھے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۰۔ حضور نبی کریم ﷺ کبھی بھی رات کی (تہجد) کی نماز نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب مریض یا کسل مند ہوتے تو بیٹھ کر ادا فرما لیتے تھے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۱۔ حضور نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوٹتے تو مسواک کرتے تھے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۹۲۔ حضور اکرم ﷺ رات کو تہجد کی نماز پڑھنا بہت پسند کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۷۹۹۳۔ حضور اکرم ﷺ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۴۔ حضور اکرم ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک ورم آلود (پھٹنے کو ہو) جاتے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

چاشت کی نماز

۱۷۹۹۵۔ حضور اکرم ﷺ ضحیٰ (چاشت) کی نماز چار رکعت ادا فرماتے تھے اور جب اللہ چاہتا اس سے زائد بھی کر دیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۹۹۶ حضور اکرم ﷺ چاشت کی چھ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی فی الشمائل عن انس رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ الکسوف.....سورج گرہن کی نماز

۱۷۹۹۷ جب سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو آپ ﷺ نماز شروع کر دیتے حتیٰ کہ سورج یا چاند کھل جاتا (تب آپ نماز پوری کرتے)۔
الکبیر للطبرانی عن نعمان بن بشیر

۱۷۹۹۸ سورج گرہن کی نماز کے وقت حضور اکرم ﷺ غلام آزاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن اسماء

تیسری فصل.....دعا کے بیان میں

۱۷۹۹۹ جب حضور ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آ جاتا تو آسمان کی طرف سر اٹھاتے اور کہتے سبحان اللہ العظیم۔ اور جب دعا میں انتہائی آہ وزاری کرتے تو یہ فرماتے یا حی یا قیوم۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۰ جب آپ ﷺ کو کوئی پریشانی کا امر پیش آ جاتا تو یہ کلمات پڑھتے:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ذات ہے پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مسند احمد عن عبداللہ بن جعفر

۱۸۰۰۱ جب حضور اکرم ﷺ کو پریشانی کی بات پیش آتی تو نماز پڑھتے تھے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۲ حضور اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے کوئی خطرہ پیش ہوتا تو یہ دعا پڑھتے

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

اے اللہ ہم تیری ذات کو ان کے مقابلے پیش کرتے ہیں اور ان کے شر و فساد سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۳ جب حضور ﷺ کو کوئی مصیبت اور تکلیف پیش آتی تو یہ کلمات ورد زبان ہو جاتے

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔

اے زندہ! اے تھامنے والے تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہوں۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۴ حضور ﷺ پر جب کوئی رنج یا غم نازل ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے۔

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰۵ حضور اقدس ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے

لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع ورب الارض ورب العرش الکریم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم (اور) بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الکبیر للطبرانی میں یہ اضافہ ہے:

کلام: ...... علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ۱۰/۱۳۵ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا اس میں ایک راوی حسن بن قیس متروک ہے جبکہ بقیہ روات ثقہ ہیں۔

۱۸۰۳۳   جب ہوا آندھی کی صورت میں شدت اختیار کر جاتی تو یہ دعا فرماتے۔

اللہم لقحا ولا عقیما

اے اللہ! اس ہوا کو بارآور بنا اور اس کو بانجھ اور بیکار نہ بنا۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سلمۃ بن الاکوع

الرعد (گرج اور چمک)

۱۸۰۳۵   حضور اکرم ﷺ جب گرج اور کڑک بجلی کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے:

اللہم لاتقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک   وعافنا قبل ذلک

اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرما، نہ اپنے عذاب کے ساتھ تباہ کر دینا بلکہ اس سے پہلے ہی اپنی عافیت کی پناہ میں لے لے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

التعوذ

۱۸۰۳۶   حضور اقدس ﷺ مصیبت کی شدت، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۳۷   حضور اقدس ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، کنجوسی سے، بری عمر سے، سینے کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۳۸   حضور اقدس ﷺ جنوں سے اور انسان کی بری نظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے حتیٰ کہ معوذتین سورتیں نازل ہوگئیں، پھر آپ ان کے ساتھ تعوذ فرمانے لگے اور دوسری چیزوں کے ساتھ تعوذ کرنا چھوڑ دیا۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، الضیاء عن ابی سعید

۱۸۰۳۹   حضور اکرم ﷺ اچانک موت سے خدا کی پناہ مانگتے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ انسان موت سے قبل مرض الموت میں مبتلا ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

رؤیت ہلال (چاند دیکھنے کا بیان)

۱۸۰۴۰   حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے ہلال خیر ورشد آمنت بالذی خلقک۔   خیر اور بھلائی کا چاند ہے، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے خلقت بخشی، پھر یہ دعا پڑھتے:

الحمد للہ الذی ذہب بشہر کذا وجاء بشہر کذا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔ ابوداؤد عن قتادۃ بلاغا، ابن السنی عن ابی سعید

۱۸۰۴۱   حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے: ہلال خیر ورشد۔ یہ بھلائی اور کامیابی کا چاند ہے، پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اللہم انی اسئلک من خیر ہذا۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس (ماہ) کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

اور تین بار یہ دعا پڑھتے۔

اللہم انی اسألک من خیر ھذا الشہر وخیر القدر واعوذ بک من شرہ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر کا اور تقدیر کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۸۰۴۲ حضور اکرم ﷺ نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللہم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان کے ساتھ سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن طلحۃ

۱۸۰۴۳ حضور اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اللہم انی اسألک من خیر ھذا الشہر واعوذ بک من شر القدر ومن سوء یوم المحشر

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی برائی سے بچنے کی ہمت اور کسی نیکی اور بھلائی کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کے شر سے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۰۴۴ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے۔

اللہم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربنا وربک اللہ

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) ہم سب کا اور تیرا رب اللہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:... امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۹ پر اس کو روایت کیا اور فرمایا اس میں ایک راوی عثمان بن ابراہیم حاطبی ضعیف ہے۔ جبکہ بقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

چاند دیکھنے کے وقت یہ پڑھے

۱۸۰۴۵ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللہم ادخلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والسکینۃ والعافیۃ والرزق الحسن۔

اے اللہ! اس کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکینت، عافیت اور اچھے رزق کے ساتھ طلوع فرما۔ ابن السنی عن حدیر السلمی

۱۸۰۴۶ حضور ﷺ چاند دیکھ لیتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے۔ ابوداؤد عن قتادۃ مرسلاً

۱۸۰۴۷ حضور اکرم ﷺ نیا چاند دیکھتے یہ دعا فرماتے۔

ھلال خیر ورشد، الحمد للہ الذی ذھب بشہر کذا وجاء بشہر کذا، اسألک من خیر ھذا الشہر ونورہ وبرکتہ وھداہ وطہورہ ومعافاتہ۔

خیر اور ہدایت کا چاند ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فلاں ماہ کو لے گیا اور فلاں ماہ کو طلوع کر دیا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر کا، اس کے نور کا، اس کی برکت کا، اس کی ہدایت کا، اس کی پاکی کا اور اس کی عافیت کا۔

ابن السنی عن عبداللہ بن مطرف

۱۸۰۴۸ حضور اقدس ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم اجعلہ ھلال یمن ورشد آمنت باللہ الذی خلقک فعدلک فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اے اللہ! اس چاند کو برکت اور بھلائی کا سرچشمہ کر، میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے خوبصورت اور درست بنایا، پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

متفرق دعائیں

۱۸۰۴۹ جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھتے۔

اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان۔

اے اللہ! ہم کو رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہم کو رمضان کا مہینہ نصیب کر۔ اور جب جمعہ کی رات ہوتی تو فرماتے یہ روشن رات ہے اور روشن دن ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۰ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ تین مرتبہ دعا کرتے اور تین مرتبہ استغفار کرتے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۱ جب کوئی قوم اپنے صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) لے کر آتی تو حضور ﷺ ان کو یہ دعا دیتے: اللھم صل علی آل فلان۔ اے اللہ! فلاں قوم پر رحمت نازل فرما۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن ابی اوفی

۱۸۰۵۲ حضور اکرم ﷺ جب کسی قوم پر بددعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھتے۔

بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۳ حضور اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو: اللھم خرلی واخترلی۔ اے اللہ! میرے لئے خیر فرما اور میرے لئے اچھی بات پسند فرما۔

ترمذی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں اس کو تخریج کر کے اس پر غریب ضعیف کا حکم فرمایا ہے۔

۱۸۰۵۴ حضور اکرم ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تو یہ دعا کرتے:

یامصرف القلوب ثبت قلبی علی طاعتک۔

اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم فرما۔ ابن السنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

چوتھی فصل ...... روزے کے بیان میں

۱۸۰۵۵ حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے۔

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ۔

تشنگی رفع ہوئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۶ حضور ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔ ابوداؤد، عن معاذ بن زھرۃ مرسلاً

۱۸۰۵۷ حضور اکرم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت فتقبل منی انک انت السمیع العلیم

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا، پس مجھ سے اس کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۸ ... حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

الحمدللہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری مدد کی تو میں روزہ رکھ سکا اور جس نے مجھے رزق دیا تو میں روزہ کھول سکا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۵۹ ... حضور علیہ السلام (صبح کو) گھر تشریف لاتے اور پوچھتے کیا کچھ کھانا ہے؟ اگر جواب انکار میں ملتا تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۰ ... جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو حضور ﷺ ہر اسیر (قیدی) کو آزاد کردیتے اور ہر سائل کو خیرات دیتے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۱ ... جب رمضان کا ماہ داخل ہوجاتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی ازار باندھ لیتے پھر اس وقت تک اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے جب تک رمضان نہ رخصت ہوجاتا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۰۶۲ ... جب رمضان کا ماہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ کا رنگ متغیر ہوجاتا، نماز میں کثرت ہوجاتی، دعاؤں میں آہ وزاری بڑھ جاتی اور آپ کا رنگ پھیکا پڑجاتا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۰۶۳ ... اگر تازہ کھجوریں میسر ہوتیں تو حضور اقدس ﷺ انہی کے ساتھ روزہ افطار کرتے اور اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک (پرانی) کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۴ ... جب حضور اقدس ﷺ روزہ دار ہوتے تو (غروب شمس کے وقت) کسی شخص کو حکم دیتے اور وہ بلند ٹیلے پر کھڑا ہوجاتا جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو آپ روزہ افطار کرلیتے۔ مستدرک الحاکم عن سہل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۵ ... (رمضان کے علاوہ) حضور اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تب اللہ پاک ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں سوائے دو ان شخصوں کے جو آپس میں بول چال بند کئے ہوئے ہوں ان کے متعلق اللہ جل شانہ فرماتے ہیں انکو چھوڑے رکھو۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۶ ... حضور اکرم ﷺ کے اکثر روزے ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے یہ دو مشرکین کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کروں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۶۷ ... افطار کے لئے سورج غروب ہونے پر دو آدمیوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہم

۱۸۰۶۸ ... حضور اکرم ﷺ ایام بیض (چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) کے روزے سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۶۹ ... حضور اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا نہ فرماتے تھے جب تک افطار نہ کرلیتے خواہ ایک گھونٹ پانی سے کیوں نہ ہو۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۷۰ ... حضور اکرم ﷺ افطار میں پینے کے ساتھ ابتداء کرتے تھے اور بغیر سانس لئے مسلسل نہ پیتے تھے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۷ — حضور اکرم ﷺ کسی کے پاس روزہ کھولتے تو اس کو یہ فرماتے روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا اور ملائکہ نے تم پر رحمت بھیجی۔
الکبیر للطبرانی عن ابن الزبیر

اعتکاف

حضور اکرم ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو پہلے فجر کی نماز پڑھاتے پھر اپنے (معتکف (اعتکاف کی جگہ) میں داخل ہو جاتے۔
ابوداؤد، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۸۹ — حضور اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرمالیتے تھے۔ ابوداؤد، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۰ — جب عشرۂ اخیرہ داخل ہوتا تو حضور ﷺ اپنی ازار سخت باندھ لیتے (رمضان کا) راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔
بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۰۹۱ — حضور اکرم ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے اور اگر حالت سفر میں ہوتے تو آئندہ سال کے بیس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۲ — حضور اکرم ﷺ آخری عشرہ میں اس قدر محنت وریاضت کرتے تھے جو اور دنوں میں نہ کرتے تھے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

یوم العید

۱۸۰۹۳ — حضور ﷺ عید کے دن (عید کے لئے) گھر سے نہ نکلتے تھے جب تک کچھ کھا پی نہ لیتے اور عید الاضحی کے دن کچھ نہ کچھ کھاتے تھے جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کریں۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، ابوداؤد عن بریدۃ رضی اللہ عنہ، قال الترمذی غریب

۱۸۰۹۴ — حضور علیہ السلام عید سے قبل کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے تھے پھر جب گھر واپس آجاتے تو دو رکعت گھر میں پڑھا کرتے۔
ابن ماجۃ عن ابی سعید

۱۸۰۹۵ — حضور ﷺ یوم الفطر کو (عید کے لئے) نہ نکلتے تھے حتی کہ سات کھجوریں کھالیتے۔ الکبیر للطبرانی، عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۶ — عید کے روز حضور ﷺ اپنے کسی گھر کے فرد کو نہ چھوڑتے تھے بلکہ سب کو (عید کے لئے) نکال لاتے تھے۔
ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۷ — حضور اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل زکوۃ (صدقۃ الفطر) کی ادائیگی کا حکم دیا کرتے تھے۔
ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۸ — حضور اکرم ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو عیدین میں نکلنے کا حکم دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۹۹ — حضور اکرم ﷺ عید کے روز پیدل نکلتے تھے اور پیدل واپس تشریف لاتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں عبدالرحمن بن عبداللہ عمری ضعیف راوی ہے۔

۱۸۱۰۰ — حضور اکرم ﷺ عیدین میں پیدل نکل جاتے تھے اور بغیر اذان اور بغیر اقامت کے نماز عید ادا فرماتے پھر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ ابن ماجۃ عن ابی رافع

۱۸۱۰۱ — عیدین میں حضور ﷺ تہلیل اور تکبیر بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نکلتے تھے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

یہ کلمات تکبیر تشریق ہیں ان میں تہلیل وتکبیر کا مجموعہ ہے۔ جن کو پڑھتے ہوئے عیدین میں نکلنا چاہیے۔

۱۸۱۰۲..... عید الفطر کے روز حضور علیہ السلام کے لئے دف بجایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن قیس بن سعد

کلام:..... فائدہ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ قیس کی حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۸۱۰۳..... عیدین کے خطبہ کے دوران حضور ﷺ کثرت کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن سعد القرظ

۱۸۱۰۵..... عید الفطر کے روز حضور اکرم ﷺ جس راستے سے نکلتے واپس دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۶..... جب عید کا دن ہوتا تو حضور ﷺ مخالف راستہ استعمال فرماتے تھے۔ بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۷..... عیدین کے لئے کوئی اذان نہ دی جاتی تھی۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... حج کے بیان میں

۱۸۱۰۸..... حضور اکرم ﷺ رمی جمار (شیطانوں کو کنکری مارنے) کے لئے پیدل آتے جاتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۰۹..... حضور اقدس ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی فرماتے ہوئے ٹھہرتے نہ تھے بلکہ گزرتے چلے جاتے تھے۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۰..... حضور اقدس ﷺ تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ سے اس کی رضا اور مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ اور اللہ کی رحمت کے طفیل جہنم سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۸۱۱۱..... یوم الترویہ سے ایک دن پہلے (یعنی سات ذی الحجہ کو) حضور اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے اور حج کے احکام سے روشناس کراتے تھے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۲..... حضور اکرم ﷺ بیت اللہ کی طرف نظر ڈالتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم زد بیتک ھذا تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومھابۃ.

اے اللہ اپنے اس گھر کو زیادہ سے زیادہ شرف، عظمت، کرامت، بزرگی اور ہیبت عطا فرما۔ الکبیر للطبرانی عن حذیفۃ بن اسید

۱۸۱۱۳..... عرفہ کے روز آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر. عن ابن عمرو

۱۸۱۱۴..... حضور ﷺ استلام (بوسہ) صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا فرماتے تھے۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۵..... حضور اکرم ﷺ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۶..... حضور اکرم ﷺ دو سینگوں والے خوبصورت مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۱۷..... حضور اکرم ﷺ ایک بکری اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ذبح کر دیا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن ھشام

۱۸۱۱۸..... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۱۹..... حضور اکرم ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگا لیتے تھے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۱۲۰..... حضور اکرم ﷺ رکن کا استلام کرتے تو اس کو چومتے تھے اور اپنا دایاں رخسار اس پر رکھ دیتے تھے۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

جس شخص نے میری جماعت سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۷ حضور ﷺ دو گھوڑوں کی دوڑ کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۴۸ حضور ﷺ گھوڑے کی تضمیر فرمایا کرتے تھے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: .... گھوڑے کو پہلے خوب چارہ کھلا کر موٹا تازہ کیا جاتا ہے پھر اس کو بقدر کفایت چارہ دے کر دوڑایا جاتا ہے۔

۱۸۱۴۹ حضور ﷺ شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: شکال وہ گھوڑا جس کی تین ٹانگیں ایک رنگ کی ہوں اور ایک کسی اور رنگ کی۔

آداب سفر کا بیان

۱۸۱۵۰ حضور ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللہم بک اصول وبک احول وبک اسیر۔

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ اچھی حالت میں ہوتا ہوں اور تیری قوت کے ساتھ سیر کرتا ہوں۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۱ حضور ﷺ سفر میں آخر رات پڑتی تو دائیں کروٹ سو جاتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر قبل آرام کا ارادہ کرتے تو دائیں ہتھیلی پر سر رکھ لیتے اور کلائی کو کھڑا کر لیتے۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۲ حضور ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں اترتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات کی خبر لیتے اس کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لاتے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبۃ

۱۸۱۵۳ حضور اقدس ﷺ سفر سے واپس رنجہ قدمی فرماتے تو پہلے گھر کے بچوں کے ساتھ محبت فرماتے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عبداللہ بن جعفر

۱۸۱۵۴ حضور ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون، لربنا حامدون، صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں بے شک اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔

موطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۵ حضور ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے جب تک وہاں ظہر کی نماز ادا فرما لیتے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۵۶ حضور اکرم ﷺ جب سفر میں کسی جگہ فروکش ہوتے یا اپنے گھر میں واپس تشریف لاتے تو اس وقت تک تشریف نہ فرماتے تھے جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کر لیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن فضالۃ بن عبید

۱۸۱۵۷ حضور اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو جب تک وہاں دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتے اس وقت تک وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

اور اگر کہا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ بھی ہاتھ آگے بڑھا دیتے اور اپنے اصحاب کے ساتھ تناول کرکھاتے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۸۱۷۳... حضور اکرم ﷺ کے پاس طعام لایا جاتا تو اپنے قریب سے تناول فرماتے اور اگر پھل وغیرہ پیش کیا جاتا تو آپ کا ہاتھ گھومتا رہتا۔

التاریخ للخطیب عن عائشة رضی الله عنها

۱۸۱۷۴... حضور ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۱۸۱۷۵... حضور اکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں سامنے کے کھانے سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ البخاری فی التاریخ عن جعفر بن ابی الحکم مرسلاً، ابو نعیم فی المعرفة عنه عن الحکم بن رافع بن سنان الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمرو الغفاری

۱۸۱۷۶... حضور اکرم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا کرتے:

الحمدللّٰه الذی اطعم وسقی وسوغه وجعل له مخرجًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اس کو خوش گوار کیا اور ان کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان عن ابی ایوب رضی الله عنه

۱۸۱۷۷ حضور اکرم ﷺ دن کو کھانا کھالیتے تو شام کو نہ کھاتے تھے اور جب شام کو کھالیتے تو صبح کو نہ کھاتے تھے۔ حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۱۸۱۷۸... حضور اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰه حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیه الحمدللّٰه الذی کفانا وأروانا غیر مکفی ولا مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کثرت کے ساتھ ہوں، پاکیزہ و بابرکت ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو (کھلا کر) کفایت بخشی اور ہمیں سیر کردیا جبکہ اس ذات کو کوئی کفایت کرنے والا نہیں، اور ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس کی نعمتوں کے امیدوار ہیں اور ان کے محتاج ہیں اے ہمارے پروردگار۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی امامة رضی الله عنه

۱۸۱۷۹... حضور سرکار دوعالم ﷺ جب کھانے سے فراغت فرمالیتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

الحمدللّٰه الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور ہم کو مسلمانوں میں سے بنایا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجة الضیاء عن ابی سعید

۱۸۱۸۰... حضور اکرم ﷺ کھانے سے فراغت کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے تھے:۔

اللهم لک الحمد اطعمت وسقیت واشبعت وأرویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک.

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو نے کھلایا پلایا اور سیر طعام کیا اور سیر آب کیا پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں آپ کی نعمتوں کا انکار نہیں اور نہ آپ کی نعمتوں کو رخصت ہے اور نہ آپ سے بے نیازی ہے۔ مسند احمد، عن رجل من بنی سلیم

۱۸۱۸۱... جب حضور اکرم ﷺ کو کھانا قریب کیا جاتا تو آپ بسم اللہ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہوجاتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

اللهم انک اطعمت وأسقیت وغنیت وأقنیت وهدیت واحییت اللهم فلک الحمد علی ما أعطیت

پھر اس کے بعد قریب موجود کسی بچے کو وہ پھل عنایت فرما دیتے۔

ابن السنی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ

پینا

۱۸۲۲۱ حضور اقدس ﷺ کو پسندیدہ ترین پانی ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۲ حضور علیہ السلام کو محبوب مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔ ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۳ تمام پینے کی چیزوں میں حضور کے نزدیک محبوب ترین شئی دودھ تھا۔ ابونعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۴ حضور اقدس ﷺ کو جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے یہ برکت ہے (یا برکتیں ہیں)۔ ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۵ پینے کی چیزوں میں شہد بھی آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۲۶ حضور ﷺ پانی نوش فرما کر یہ دعا کرتے۔

الحمد للہ الذی سقانا عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو میٹھا اور عمدہ پانی اپنی رحمت کے ساتھ پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور نمکین نہیں بنایا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۲۲۷ حضور ﷺ پانی پیتے تو درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے یہ طریقہ زیادہ خوشگوار، بھلا اور سیراب کرنے والا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲۸ حضور ﷺ پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔ ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۲۲۹ حضور ﷺ جب پانی پیتے تو تین مرتبہ سانس لیتے اور ہر سانس میں بسم اللہ کہتے اور آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے۔

ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۰ حضور ﷺ کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ پانی پیتے تھے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں مندل بن علی اور محمد بن اسحاق دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۸۲۳۱ حضور ﷺ حوضوں کی طرف سے پانی منگواتے تھے اور پیتے تھے اور اس میں مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔ (کیونکہ حوضوں پر تمام لوگ آتے جاتے ہیں اور پانی استعمال کرتے ہیں)۔ الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۲ حضور ﷺ کے لئے بئر سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۳ حضور ﷺ تین سانسوں میں پانی پیتے تھے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں الحمد للہ کہتے۔ ابن السنی عن نوفل بن معاویۃ

نیند (استراحت)

۱۸۲۳۴ حضور اقدس ﷺ جب بستر پر جاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۳۵ رات کے وقت جب حضور ﷺ بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

باسمک اللہم احیی وباسمک اموت

اے خدا میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں (جاگتا ہوں)۔

اور جب جاگتے تو کہتے:

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، عن البراء، مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ، مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ وضعت جنبی، اللھم اغفرلی ذنبی واخسا شیطانی، وفک رھانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلی

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے پہلو ڈالا، اے اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما میرے شیطان کو خائب وخاسر کر، میری گردن کو آزاد کر، میرے میزان عمل کو وزن دار کر اور مجھے ملا اعلیٰ میں شامل کر دے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی الازھر

۱۸۲۳۷۔۔۔ حضور ﷺ جب بستر پر جاتے تو سورۃ کافرون پڑھتے۔ الکبیر للطبرانی، عن عباد بن اخضر

۱۸۲۳۸۔۔۔ حضور ﷺ جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح کا وضو کر لیتے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حالت جنابت میں سونے کے لئے وضو

۱۸۲۳۹۔۔۔ حضور ﷺ جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز کا وضو کرتے اور اگر اس حالت میں کھانے پینے کا ارادہ ہوتا تو اپنے ہاتھوں کو دھو کر کھا پی لیتے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۰۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے:

اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک.

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیے گا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ ابوداؤد عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا و اوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی لہ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہم کو (ہر بات میں) کفایت بخشی اور ہم کو ٹھکانا دیا۔ پس کتنے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ان کو کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۲۔۔۔ حضور ﷺ فداہ ابی وامی کو جب رات کے پہر بھوک کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے:

لاالٰہ الا اللہ الواحد القھار رب السموات والارض ومابینھما العزیز الغفار.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے زبردست ہے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کا پروردگار ہے، غالب ہے، بخشنے والا ہے۔ نسائی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی جب رات کو آنکھ کھلتی تو یہ دعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واھد للسبیل الاقوم

اے پروردگار مغفرت فرما، رحم فرما اور درست راہ کی ہدایت بخش۔ محمد بن نصر فی الصلوۃ عن ام سلمۃ

۱۸۲۴۴۔۔۔ حضور ﷺ جب سوتے تھے تو منہ سے پھونکنے کی آواز آتی رہتی تھی۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۵ حضور اقدس ﷺ جب سوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك مسند احمد، ترمذی، نسائی عن البراء، مسند احمد، ترمذی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۶ حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو چہرے کے بل سویا ہوا پاتے اور دیکھتے کہ اس کی سرین سے کپڑا کھسک گیا ہے تو اس کو لات مار کر اٹھاتے اور فرماتے سونے کی یہ ہیئت اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ مسند احمد، عن الشرید بن سوید

۱۸۲۴۷ حضور ﷺ کی رات کو جب بھی آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے۔ ابن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴۸ حضور اقدس ﷺ رات یا دن کو جب بھی نیند فرماتے اور آنکھ کھلتی تو مسواک ضرور فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۴۹ حضور اقدس ﷺ سونے سے پہلے مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۰ حضور اقدس ﷺ سوتے وقت اپنے سرہانے مسواک ضرور رکھتے تھے۔ پھر جب اٹھتے تو مسواک سے شروعات کرتے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم محمد بن نصر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۱ حضور اقدس ﷺ جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر تلاوت فرما لیتے تھے سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۵۲ حضور اقدس ﷺ سورۂ الم تنزیل اور سورۂ تبارک الذی پڑھے بغیر سوتے نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۳ حضور اقدس ﷺ کا بستر ایسا ہوتا تھا جیسا کسی انسان کے لیے قبر میں بچھایا جاتا ہے اور جائے نماز آپ کے سرہانے ہوتی تھی۔

ترمذی فی الشمائل عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۵۴ حضور ﷺ کا بستر کھردرے اون کا ہوتا تھا۔ ترمذی فی الشمائل عن حفصہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۵۵ حضور اقدس ﷺ کا ایک لکڑی کا برتن ہوتا تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا آپ رات کے وقت اس میں پیشاب کرتے تھے۔

ابوداؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن امیمۃ بنت رقیقۃ

۱۸۲۵۶ حضور اقدس ﷺ کا تکیہ جس کو رات کے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے چمڑے کا ہوتا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

سونے سے پہلے کا عمل

۱۸۲۵۷ حضور اقدس ﷺ کی کوئی بھی بیوی سونے کا ارادہ کرتی تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ابن مندہ عن علس

۱۸۲۵۸..... حضور اقدس ﷺ ناموں کے حساب سے تعبیر دیا کرتے تھے۔ البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵۹.. حضور اقدس ﷺ کو اچھے خواب پسند تھے۔ مسند احمد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶۰ حضور اقدس ﷺ جنبی حالت میں بھی سو جاتے اور پانی کو چھوتے تک نہ تھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۶۱ .. حضور اقدس ﷺ سردیوں میں جمعہ کی رات گھر میں بسر کرتے تھے اور گرمیوں میں جمعہ کی رات گھر سے نکل جاتے تھے۔ اور جب نیا

لباس زیب تن کرتے تو اللہ کی حمد کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پرانے کپڑے بھی پہنتے تھے۔

الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

١٨٢٦٢ گرمیوں میں باہر ہوتے تو جمعہ کی رات کو باہر رہنا چاہتے تھے اور سردیوں میں گھر میں جانا چاہتے تو جمعہ کی رات کو داخل ہونا پسند کرتے تھے۔

ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

لباس

١٨٢٦٣ حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز تھا۔ الاوسط للطبرانی، ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٢٦٤ حضور اقدس ﷺ کو کپڑوں میں پسند قمیص تھی۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

١٨٢٦٥ حضور اکرم ﷺ کو کپڑوں میں محبوب یمنی چادر تھی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٢٦٦ رنگوں میں حضور ﷺ کو زرد رنگ پسند تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفی

١٨٢٦٧ حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے یعنی قمیص ہے یا عمامہ یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے:

اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسألك من خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له.

اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے اس لباس کے ساتھ زینت بخشی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لباس کی خیر کا اور جس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے لیے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

١٨٢٦٨ حضور اقدس ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٢٦٩ حضور اقدس ﷺ جب عمامہ پہنتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکا دیتے تھے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

١٨٢٧٠ حضور اقدس ﷺ عمامہ کو سر پر گھماتے اور سر کے پچھلے حصے کی طرف دبا دیتے تھے اور شانوں کے درمیان اس کی چوٹی چھوڑ دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لباس کو دائیں طرف سے پہننا

١٨٢٧١ حضور اقدس ﷺ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ (یعنی پہلے دایاں بازو پہنتے)۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٨٢٧٢ حضور ﷺ کی قمیص (چھوٹی، تنگ) ٹخنوں سے اوپر تک ہوتی تھی۔ اور آستینیں انگلیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

١٨٢٧٣ حضور ﷺ کی قمیص کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں۔ ابوداؤد، ترمذی عن اسماء بنت یزید

١٨٢٧٤ حضور اقدس ﷺ کی ایک چادر تھی جس کو آپ عیدین اور جمعہ میں پہنتے تھے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

١٨٢٧٥ حضور ﷺ کی ایک چادر تھی جو ورس (ایک گھاس ہے جو تل کی مانند جس سے رنگائی کی جاتی ہے) اور زعفران کے ساتھ رنگی ہوئی تھی آپ ﷺ اس کو زیب تن فرما کر اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔ جب ایک کی باری ہوتی تو اس پر پانی کے چھینٹے مار لیتے۔ جب دوسری بیوی کی باری ہوتی پھر پانی کے چھینٹے مار لیتے اور جب تیسری کی باری ہوتی تو پھر پانی کے چھینٹے اس پر مار لیتے تھے۔ (اسی طرح سب کے ساتھ کرتے)۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٢٧٦ حضور ﷺ لباس میں حریری جو آمیزش ہوتی تھی اس کو چن چن کر نکال دیتے تھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تجھے پیغام نکاح دیا جائے اگر تو اس کو ناپسند کرتی ہے تو ناں کر دے کیونکہ کوئی شخص ناں کرنے سے شرم نہیں کرتا اور اگر تو اس کو پسند کرتی ہے تو تیرا خاموش رہنا ہی اقرار ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۵ حضور اقدس ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے تو فرماتے فلاں عورت کو سعد بن عبادہ کے پیالے کا ذکر کر دو۔

ابن سعد عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وعن عاصم بن عمر بن قتادۃ مرسلاً

فائدہ: ... یہ پیالہ ثرید سے بھرا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہر روز حضور ﷺ کو بھیجتے تھے۔ اور کسی عورت کو نکاح کے پیغام دینے کا انتہائی مہذب طریقہ حضور ﷺ اختیار کرتے تھے کہ تم دو اس پیالے میں ہمارے ساتھ اکل وشرب کرنا چاہتی ہو تو بتادو۔

۱۸۳۲۶ حضور اکرم ﷺ جب کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے اور انکار ہو جاتا تو دوبارہ اصرار نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی خاتون کو پیغام بھجوایا لیکن اس نے انکار کر دیا بعد میں اس نے ہاں کہلوا بھیجی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو تیرے علاوہ دوسرا لحاف لے لیا ہے۔

ابن سعد عن مجاهد مرسلاً

۱۸۳۲۷ حضور اکرم ﷺ اپنی عورتوں کے ساتھ خلوت فرماتے تو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ ہنسنے بولنے اور مسکرانے والے ہوتے تھے۔ ابن سعد وابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۲۸ جب کوئی شخص شادی کرتا اور آپ ﷺ اس کو مبارکباد دیتے تو فرماتے اللہ تجھے برکت دے اور اس میں تیرے لیے برکت رکھے اور تم دونوں کو خیر وبھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۲۹ حضور ﷺ کسی کی شادی کراتے یا خود شادی فرماتے تو خشک کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔ السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۰ . حضور اکرم ﷺ شادی کا حکم دیتے تھے اور تنہائی کی زندگی سے انتہائی سختی کے ساتھ ممانعت فرماتے تھے۔

مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۱ ..... حضور ﷺ عورتوں کو نکاح کا پیغام دیتے اور فرماتے تم کو بیٹے ملیں گے اور سعد کا پیالہ تم کو میری طرف سے ملتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد

۱۸۳۳۲ . حضور ﷺ خفیہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ دف نہ بجایا جائے۔ مسند عبداللہ بن احمد عن ابی حسن المازنی

۱۸۳۳۳ .. حضور ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ عورت کو خالی ہاتھ دیکھیں کہ اس میں مہندی اور خضاب کا رنگ نہ ہو۔

السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۳۴ . حضور اکرم ﷺ اہل وعیال پر بہت مہربان تھے۔ الطیالسی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۵ حضور اقدس ﷺ اپنی لخت جگر فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خوشبو بہت زیادہ سونگھتے تھے (اس طرح کہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے)۔

ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

القسم (بیویوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ)

۱۸۳۳۶ . حضور ﷺ کے پاس کوئی چیز (ہدیہ) لائی جاتی تو آپ تمام گھر والیوں کو تقسیم کرتے تھے تاکہ ان کے درمیان امتیاز اور فرق نہ ہو۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۳۳۷ حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

١٨٣٢٨. حضور ﷺ اپنی عورتوں کے درمیان (ہر چیز کی) تقسیم فرمایا کرتے تھے اور عدل کے ساتھ کام لیتے تھے اور بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے تھے

اے اللہ! جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں میری یہ تقسیم ہے سو جس چیز (محبت قلبی) کا میں مالک نہیں بلکہ تو مالک ہے اس میں مجھے ملامت نہ فرما۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

١٨٣٢٩ حضور اقدس ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو ارشاد فرماتے یہ (گوشت) خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیج دو۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

مباشرت اور اس کے متعلق آداب

١٨٣٣٠ حضور اکرم ﷺ اپنی کسی بیوی کے ساتھ مباشرت (آرام) فرمانا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیدیتے۔ پھر اس کے ساتھ محو استراحت ہو جاتے۔ بخاری، ابوداؤد عن میمونۃ رضی اللہ عنہا

١٨٣٣١ حضور اقدس ﷺ جب کسی حائضہ بیوی کے ساتھ کچھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

ابوداؤد عن بعض امہات المؤمنین

١٨٣٣٢ جب کسی بیوی کو خون حیض کا عارضہ لاحق ہو جاتا تو اس وقت تک اس کے پاس نہ جاتے جب تک وہ پاک نہ ہو جاتی۔

ابو نعیم فی الطب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

١٨٣٣٣ حضور ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ازار کے اوپر مباشرت فرمالیتے تھے جب کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔

مسلم، ابوداؤد عن میمونۃ رضی اللہ عنہا

١٨٣٣٤. حضور ﷺ ایک ہی گھڑی میں رات و دن میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگا لیتے تھے۔ بخاری، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٣٣٥ حضور ﷺ ایک رات میں ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ہو آتے تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٣٣٦ حضور اقدس ﷺ تین مرتبہ کے خون کو پسند کرتے تھے تین مرتبہ کے بعد مباشرت فرمالیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

١٨٣٣٧ حضور ﷺ جب عورتوں کے پاس جاتے تو چادر اوڑھ لیتے اور بیوی کو بوسہ دیتے۔ ابن سعد عن ابی اسید الساعدی

١٨٣٣٨ حضور اقدس ﷺ (بیوی کی) زبان کو چوسا کرتے تھے۔ ابن عدی فی جزئہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

طب اور جھاڑ پھونک

١٨٣٣٩ حضور اکرم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو ایک مٹھی کلونجی لے کر پھانک لیتے اور اوپر پانی اور شہد نوش کر لیتے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

١٨٣٤٠ جب کسی شخص کو سر میں درد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو حکم فرماتے کہ جاؤ پچھنے (سینگی) لگواؤ اور جب کسی کے پاؤں میں تکلیف ہوتی تو فرماتے جاؤ اور پاؤں میں مہندی لگا لے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمی ام رافع

١٨٣٤١ حضور ﷺ کو بخار ہو جاتا تو پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اس کو اپنے سر پر ڈالتے اور غسل کر لیتے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

١٨٣٤٢ بسا اوقات آپ کو آدھے سر درد ہو جاتا تو آپ ایک دو دن باہر نہ نکلتے۔ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... باہر نکلنے سے مراد گھر اور مسجد کے علاوہ وادی وغیرہ کی طرف جنگ کے لئے نکلنا ہے۔

۱۸۳۵۳ ... حضور ﷺ کو جب بھی کوئی زخم یا کانٹا لگتا تو اس پر مہندی لگا لیتے تھے۔ابن ماجة عن سلمی ام رافع مولاة، آزاد کردہ باندی

۱۸۳۵۴ ... حضور ﷺ سر میں پچھنے لگواتے اور اس کو ام مغیث کہتے۔ التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۵ ... حضور ﷺ اخدعین (گردن کی دونوں جانبوں میں مخفی رگ) میں اور کاھل (گردن کی پشت پر پشت کے بالائی حصہ) میں پچھنے لگواتے تھے۔اور چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں پچھنے لگواتے تھے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۶ ... حضور اقدس ﷺ پچھنے لگواتے تھے۔بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۷ ... حضور ﷺ سر میں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگواتے اور ارشاد فرماتے: جو ان (جگہوں کے) خونوں کو نکلوا دے تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا خواہ وہ کسی چیز کے لئے کوئی علاج نہ کرے۔ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی کبشة

۱۸۳۵۸ ... حضور اقدس ﷺ نرمی کے ساتھ چڑھتے تھے اور بیری کے پتوں کے ساتھ سر دھلوایا کرتے تھے۔ابن سعد عن ابی جعفر مرسلاً

۱۸۳۵۹ ... حضور ﷺ داغ لگوانے کو ناپسند کرتے تھے اور گرم کھانے کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ٹھنڈا کھانا کھاؤ اس میں برکت ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۰ ... حضور ﷺ ہر رات سرمہ لگاتے تھے، ہر مہینہ پچھنے لگواتے تھے اور ہر سال دوا پیتے تھے۔

الکامل لابن عدی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۱ ... جب آپ ﷺ کے گھر والوں کو بخار آجاتا تو حساء بنانے کا حکم دیتے (آٹے کے ساتھ کچھ بھی ملا کر بنایا جانے والا کھانا) اور پھر اس کو تھوڑی تھوڑی چسکی پینے کا حکم دیتے اور ارشاد فرماتے یہ رنجیدہ کے دل کو جوڑتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو یوں کھینچ لیتا ہے جس طرح تمہارے چہرے سے میل کو پانی دھو دیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۲ ... حضور اکرم ﷺ بیمار ہو جاتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب مرض شدت کی صورت اختیار کر جاتا تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کرکے آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی آپ کے ہاتھوں کی برکت کی وجہ سے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۳ ... حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اہل مدینہ اپنے اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور آپ ہر برتن میں ہاتھ ڈبوتے جاتے۔ (پھر وہ اپنے ساتھ یہ برکت والا پانی لے جاتے)۔مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۴ ... حضور ﷺ بیمار پڑ جاتے تو جبرئیل علیہ السلام آپ پر ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے:

بسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین.

اللہ کا نام لیتا ہوں جو آپ کو اس مرض سے بری کرے گا اور آپ کو ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور بد نظر کے شر سے آپ کو شفا دے گا۔مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۵ ... جب حضور ﷺ کو آشوب چشم کا مرض ہو جاتا یا آپ کے کسی صحابی کو تو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے:

اللهم متعني ببصري واجعله الوارث مني وأرني في العدو ثاري وانصرني على من ظلمني.

اے اللہ! میری آنکھوں کے ساتھ فائدہ دے اور اس بینائی کو میرے آخر دم تک سلامت رکھ اور دشمن میں مجھے اپنا انتقام دکھا اور میرے ظالم دشمن پر میری مدد فرما۔ابن السنی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۶ ... جب حضور اقدس ﷺ کو آنکھوں میں کسی تکلیف کا احساس ہوتا تو یہ دعا کرتے:

اللهم بارک لی فیه ولا تضره.

اے اللہ مجھے اس میں برکت دے اور اس کو نقصان نہ پہنچنے دے۔ابن السنی عن حکیم بن حزام

۱۸۳۶۷ حضور ﷺ کو جب کسی چیز کا خوف ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے:

اللہ اللہ اللہ ربی لا اشریک لہ.

اللہ اللہ اللہ! میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نسائی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۸ حضور اقدس ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو معوذتین کی سورتیں پڑھ کر دم کر دیتے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۹ حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے کہ بدنظری سے جھاڑ پھونک کریں۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۰ حضور ﷺ اپنے اصحاب کو بخار اور ہر طرح کے درد میں یہ کلمات پڑھنا سکھاتے تھے۔

بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار.

اللہ کے نام سے جو بڑا ہے، میں اللہ عظمت والے کی پناہ لیتا ہوں ہر جوش مارنے والی رگ سے اور جہنم کی گرمی (بخار) سے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف ہے۔

۱۸۳۷۱ حضور ﷺ جھاڑ پھونک کے کلمات پڑھنے کے بعد پھونک دیا کرتے تھے۔ ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۲ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس آتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما.

اے اللہ! بیماری کو دور فرما اے لوگوں کے رب! اور شفاء بخش بے شک تو شفاء دینے والا ہے کوئی شفاء نہیں تیری شفاء کے سوا ایسی شفاء جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔ ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

نیک فالی

۱۸۳۷۳ حضور اکرم ﷺ نیک فال لیتے تھے لیکن بدفالی نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۴ حضور ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ کوئی آپ کو یا راشد یا نجیح (اے بھلائی والے، اے فلاح و کامیابی پانے والے) کہہ کر پکارے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۵ حضور ﷺ ناموں سے تعبیر دیا کرتے تھے۔ مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۶ حضور اقدس ﷺ کو نیک فال پسند تھی اور بدشگونی انتہائی ناپسند تھی۔

ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۷ حضور ﷺ بدفالی نہ لیتے تھے جبکہ نیک فالی لیا کرتے تھے۔ الحکیم والطبرانی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

چوتھا باب.....اخلاق، افعال اور اقوال کے بارے میں

۱۸۳۷۸ حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۷۹ حضور ﷺ کو جھوٹ سے انتہائی نفرت تھی۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۸۰ حضور ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو بہت اچھی طرح پابندی کے ساتھ اس کو برقرار رکھتے۔ مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۸۱ حضور ﷺ کو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل ناراض

کلام: ...... روایت کا آخری ٹکڑا الگ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

ہنسی مذاق

۱۸۳۹۵ ... جب حضور اقدس ﷺ کو ہنسی آتی تو منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ البغوی عن والد مرۃ

۱۸۳۹۶ ... حضور اقدس ﷺ ہنسی کی آواز کو بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۷ ... حضور ﷺ طویل سکوت اور قلیل ہنسی والے تھے۔ مسند احمد عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۸ ... حضور ﷺ میں ہنسی مذاق بہت کم تھا۔ التاریخ للخطیب، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۹ ... حضور اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہنس مکھ انسان تھے اور سب سے زیادہ اچھے دل کے مالک تھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۴۰۰ ... حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ خوش طبع انسان تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۱ ... حضور اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات کرتے تو مسکراتے تھے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۲ ... حضور اکرم ﷺ مسکراہٹ کی حد تک ہنستے تھے۔ مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۳ ... حضور اقدس ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بچی زینب کے ساتھ کھیلتے اور اس کو محبت کے ساتھ یا زینب یا زینب بار بار فرماتے تھے۔

الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

غضب

۱۸۴۰۴ ... حضور اکرم ﷺ کو جب استادہ (کھڑے ہونے کی) حالت میں غصہ آجاتا تو بیٹھ جاتے۔ اور اگر بیٹھنے کی صورت میں غصہ آجاتا تو کروٹ کے بل لیٹ جاتے اور اس طرح غصہ فرو ہو جاتا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۵ ... حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو کوئی آپ پر جرأت نہ کر سکتا تھا سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۰۶ ... حضور اکرم ﷺ غصہ ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۰۷ ... حضور اکرم ﷺ کسی کو سرزنش کے وقت کہتے تھے: کیا ہو گیا اس کو، اس کا سر خاک آلود ہو۔

مسند احمد، بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۰۸ ... حضور اکرم ﷺ سخت پکڑ والے انسان تھے۔ ابن سعد عن محمد بن علی مرسلاً

۱۸۴۰۹ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب غصہ ہو جاتیں تو حضور اقدس ﷺ ان کو ٹھنڈا فرماتے اور ارشاد فرماتے: اے عویش (پیار کی وجہ سے عائشہ نام کی تصغیر) یوں کہہ:

اللهم رب محمد اغفرلي ذنبي واذهب غيظ قلبي واجرني من مضلات الفتن

اے اللہ! اے محمد کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غصہ فرو کر دے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے پناہ دیدے۔

ابن السنی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

سخاوت

۱۸۴۱۰..... حضور اقدس ﷺ نہایت مہربان تھے اور جب بھی آپ کے پاس کوئی (حاجت مند) آتا تو ضرور اس کو (کچھ عنایت فرماتے، نہ ہوتا تو اس کو) وعدہ دیتے اور اس کو پورا کرتے جب آپ کے پاس کچھ ہوتا۔ الادب المفرد للبخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۱۱..... حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو انکار نہ فرماتے تھے۔ مسند احمد عن ابی اسید الساعدی

۱۸۴۱۲..... حضور ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الزہد باب ماجاء فی معیشۃ النبی ﷺ رقم ۲۳۶۲ پر تخریج فرمایا اور اس کو غریب (ضعیف) ہونے کا حکم لگا دیا۔

۱۸۴۱۳..... حضور اقدس ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو اس کو ضرور عطا کرتے یا خاموش ہو جاتے۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

فقر و فاقہ

۱۸۴۱۴..... حضور اکرم ﷺ کو بسا اوقات اس قدر ردی کھجوریں بھی میسر نہ ہوتی تھیں جو شکم پری کر دیں۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۸۴۱۵..... حضور اکرم ﷺ کو بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھنے کی نوبت آ جاتی تھی۔ ابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۱۶..... حضور اقدس ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں پیٹ لپیٹ کر (بھوک میں) کاٹتے تھے۔ اور آپ کے اہل خانہ رات کو کچھ بھی کھانے کے لیے نہ پاتے تھے اور ان حضرات کی روٹی زیادہ تر جو کی ہوتی تھی (اور وہ بھی اکثر میسر نہ ہوتی تھی)۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

گھر سے نکلتے وقت کی عادات شریفہ

۱۸۴۱۷..... حضور اکرم ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ.

اللہ کے نام سے، بدی سے بچنے کی، نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن حسین ایک راوی ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴۱۸..... حضور اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ، اللہم انا نعوذبک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجہل او یجہل علینا

اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ (سیدھی راہ سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم خود ظلم کرنے والے بن جائیں یا ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔ ترمذی، ابن السنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۱۹..... حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ، رب اعوذبک من ان ازل او اضل او اظلم، او اظلم، او اجھل او یجھل علی

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

ابن عساکر نے یہ اضافہ کیا ہے۔

او ان ابغی او ان یبغی علی۔

یا مجھ کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے۔

۱۸۴۲۰ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ، اللھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی او ابغی او یبغی علی۔ الکبیر للطبرانی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۱ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب راہ چلتے تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۲ جب حضور اقدس ﷺ چلتے تو آپ کے اصحاب آپ سے آگے چلتے تھے۔ اور آپ کے پیچھے چلنے کیلئے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔

(ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۳ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو تیزی کے ساتھ چلتے تھے حتی کہ آپ کے پیچھے سے کوئی شخص دوڑنے کی وجہ سے مشکل کر کے ہی آپ کو پا سکتا تھا۔ ابن سعد عن بریدۃ بن مرثد مرسلاً

۱۸۴۲۴ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب چلتے تو قدم کو قوت سے اٹھاتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی عتبۃ

۱۸۴۲۵ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۶ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ چلتے ہوئے اپنے پیچھے متوجہ نہ ہوتے تھے اور نہ دیکھتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ کی چادر کسی درخت میں اٹک جاتی پھر بھی آپ اس طرف نہ دیکھتے تھے بلکہ آپ کے اصحاب چادر درخت سے چھڑاتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۷ ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ ایسی چال کے ساتھ چلتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا آپ تھکے ہوئے ہیں اور نہ سست ہوں۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۸ ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے پیچھے چلے بلکہ دائیں یا بائیں (کسی کا چلنا گوارا) فرما لیتے تھے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۲۹ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ دباغت شدہ اور رنگی ہوئی بغیر بالوں والی کھال کے جوتے پہن لیتے تھے اور اپنی ریش مبارک کو ورس (گل کی مانند گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے) سے اور زعفران کے ساتھ زرد رنگ لیتے تھے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۰ ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ جوتوں میں سے کہیں سے بھی پاؤں کا کچھ حصہ نظر آئے۔

الزہد للامام احمد عن زیاد بن سعد مرسلاً

۱۸۴۳۱ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ کے جوتوں کے اوپر تسمے ہوتے تھے (جو ایک دوسرے کو کراس کرتے تھے)۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام (گفتگو)

۱۸۴۳۲ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ کی گفتگو ٹھہر ٹھہر کر اور نرمی کے ساتھ ہوتی تھی۔ ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۳ ۔۔۔ حضور اقدس ﷺ کا کلام ایسا صاف ستھرا ہوتا تھا کہ ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۳۴ حضور اقدس ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ اس کو دہراتے تھے تاکہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ اور جب حضور ﷺ کسی قوم کے پاس آتے تو تین مرتبہ ان کو سلام کرتے تھے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۵ حضور اقدس ﷺ جب کوئی بات تین مرتبہ ارشاد فرما لیتے تو کسی کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ الشیرازی عن ابی حدرد

۱۸۴۳۶ حضور اقدس ﷺ بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۳۷ حضور اقدس ﷺ تین بار کلام کو دہرا دیتے تو پھر اس کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ ابن قانع عن ابی سعد

۱۸۴۳۸ حضور اقدس ﷺ اس طرح بات چیت فرماتے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا تھا۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۳۹ حضور اقدس ﷺ سے جب بھی کسی شی کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ اس کو ضرور انجام دیتے تھے۔

الکبیر للطبرانی عن طلحۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۰ یہ دستور تھا کہ حضور اقدس ﷺ کسی کام کے متعلق اس کو تاکید فرما دیں۔ چنانچہ جب آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا اور آپ اس کو کرنا چاہتے (ارادہ رکھتے) تو جواب میں (نعم) فرما دیتے اور اگر ارادہ نہ ہوتا تو خاموش ہو جاتے۔ ابن سعد عن محمد بن الحنفیۃ مرسلاً

۱۸۴۴۱ حضور اقدس ﷺ زیادہ سوالات کو ناپسند کرتے تھے اور ان کو معیوب بتاتے تھے۔ لیکن جب ابو رزین سوال کرتے تو آپ اس کو اچھی طرح قبول کرتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی رزین

۱۸۴۴۲ حضور اقدس ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی شخص کو تیز آواز میں بولتے سنیں بلکہ حضور اقدس ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ پست آواز میں بات کی جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۴۴۳ حضور ﷺ کی آخری گفتگو میں سے یہ بات بھی تھی:

اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ سرزمین عرب میں دو دین بھی باقی نہ رہیں گے۔

سنن للبیہقی عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۱۸۴۴۴ حضور اکرم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

نماز، نماز! اور اللہ سے اپنے غلام باندیوں کے بارے میں ڈرو۔ ابوداؤد، ابن ماجۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۵ حضور اکرم ﷺ کے آخری کلمات میں سے یہ بھی تھا:

میرا پروردگار بزرگی والا اعلیٰ بلند رتبہ والا ہے میں نے پیغام رسالت کو پہنچا دیا ہے۔

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ وفات کر گئے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الحلف (قسم)

۱۸۴۴۶ حضور اکرم ﷺ قسم میں اچھی تاکید فرماتے تو یوں فرماتے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

۱۸۴۴۷ حضور اقدس ﷺ جب قسم اٹھا لیتے تھے تو اس کو توڑتے نہ تھے حتیٰ کہ کفارہ قسم نازل ہو گیا۔ (پھر قسم توڑتے تو اس کا کفارہ ادا فرما دیتے)۔

مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۴۸ حضور اقدس ﷺ (تاکیداً) قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔

ابن ماجہ عن رفاعۃ الجہنی

کلام: ۔۔۔ تو ائمہ محدثین نے کہا اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۴۴۹ حضور اقدس ﷺ کی اکثر قسم میں سے یہ قسم ہوتی تھی:

لا ومصرف القلوب.

نہیں، قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

اشعار کے ساتھ تمثیل

۱۸۴۵۰ جب حضور اقدس ﷺ کو کسی خبر کا انتظار ہوتا اور دیر ہو جاتی تو طرفہ شاعر کا یہ بیت پڑھتے:

ویاتیک بالاخبار من لم تزود

تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آئے گا جو توشہ کا محتاج نہیں۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۱ حضور اقدس ﷺ اس شعر کے ساتھ مثال دیتے تھے:

ویاتیک بالاخبار من لم تزود. الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۴۵۲ حضور اکرم ﷺ اس شعر کے ساتھ بھی تمثیل دیتے تھے:

کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیا.

آدمی کو منکرات سے باز رکھنے کے لیے اسلام اور بڑھاپا بہت ہے۔ ابن سعد عن الحسن مرسلاً

متفرق اخلاق کے بیان میں

۱۸۴۵۳ حضور اقدس ﷺ جب کسی شخص کو (خوش کرنے کے لیے) کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے تو اس کو زمزم کا پانی پلاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۴ حضور اقدس ﷺ کو کوئی ضرورت پیش آتی اور اس کو بھولنے کا ڈر ہوتا تو اپنی چھنگلیاں میں یا اپنی انگوٹھی میں کوئی دھاگہ باندھ لیتے تھے۔

ابن سعد، الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۵ حضور اقدس ﷺ جب کسی کا نسب بیان کرتے تو اس کی نسبت میں معد بن عدنان بن ادد سے تجاوز نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: نسب بیان کرنے والوں نے جھوٹ باندھے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقرونا بین ذلک کثیرا

اور اس کے درمیان بہت سے زمانے (والے) گزرے ہیں۔ ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۵۶ حضور اقدس ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اسالک من خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذبک من شرھا وشر ما فیھا، اللھم انی اعوذبک ان اصیب فیھا یمینا فاجرۃ او صفقۃ خاسرۃ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بازار کی خیر کا اور جو کچھ اس بازار میں ہے سب کی خیر کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے سب کے شر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بازار میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے سودے کا ارتکاب کر بیٹھوں۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام حاکم نے مستدرک میں ۲/۵۳۹ پر اس کو تخریج فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ تعلیق فرمائی ہے کہ اس روایت میں

مسروق بن المرزبان ہے جو حجت نہیں ہے۔

۱۸۳۵۷　حضور اقدس ﷺ جب سہیل کو دیکھتے تو فرماتے اللہ پاک سہیل پر لعنت کرے، وہ عشر وصول کرنے والا تھا جس کی وجہ سے مسخ ہوگیا۔
ابن السنی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۳۵۸　حضور اقدس ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ایک ہاتھ کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۸۳۵۹　حضور اقدس ﷺ شراب پینے کی سزا میں جوتے اور چھڑی کے ساتھ مارتے تھے۔ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۰　حضور ﷺ کو اترج پھل کو دیکھنا اچھا لگتا تھا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا بھی اچھا لگتا تھا۔ ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی کبشۃ، ابن السنی وابونعیم عن علی رضی اللہ عنہ، ابونعیم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۶۱　حضور اقدس ﷺ کو سبزہ اور بہتے پانی کی طرف دیکھنا پسند تھا۔ ابن السنی وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۲　حضور ﷺ کو کھجور کی خشک ٹہنی کا ہاتھ میں لینا پسند تھا۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید

۱۸۳۶۳　حضور اقدس ﷺ کو کھجور کی شاخ پسند تھی اور اس کا ٹکڑا آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

نزول وحی

۱۸۳۶۴　جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی سر جھکا لیتے تھے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے تھے۔ مسلم عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۳۶۵　جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی شدت کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔
مسند احمد، مسلم عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۳۶۶　حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔
مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۷　جب حضور اقدس ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ایک گھڑی تک آپ مدہوش رہتے تھے نشہ آور کی طرح۔ ابن سعد عن عکرمۃ مرسلاً

۱۸۳۶۸　حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لاتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو حضور اقدس ﷺ کو معلوم ہو جاتا کہ نازل ہونے والی چیز کوئی سورت ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۶۹　حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ گراں بار ہو جاتے اور آپ کی پیشانی سے یوں پسینہ بہتا تھا گویا موتی گر رہے ہیں خواہ سردی کا زمانہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۰　حضور اقدس ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے سر میں درد ہو جاتا تھا پھر آپ ﷺ سر پر مہندی کا لیپ کرتے تھے۔
ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۱　حضور اقدس ﷺ سورت کا ختم اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل نہ ہو جاتی۔
ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۲　حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پانچ پانچ (آیات) قرآن کی سیکھتے تھے۔ شعب الایمان عن عمر رضی اللہ عنہ

نشست وبرخاست

۱۸۳۷۳　حضور اقدس ﷺ بیٹھتے تو ہاتھوں کا حبوہ بنا لیتے تھے۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

ملاقات کے وقت آپ کا کان اپنی طرف کر لیتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے اور خود نہ چھڑاتے تھے جب تک وہ خود ہی نہ چھوڑ دیتا تھا۔ (اس طرح وہ راز و نیاز کی برکت حاصل کرتا تھا)۔ ابن سعد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۷ ... جب کوئی شخص حضور ﷺ سے ملاقات کرتا تو آپ شفقت کے ساتھ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کو دعائے خیر کر دیتے۔

نسائی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۸ ... حضور ﷺ انصار کی زیارت کو جاتے اور ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے تھے۔

نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۸۹ ... حضور اقدس ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور ان کو کھانے کی کوئی موجود چیز کھجور وغیرہ چبا کر دیتے اور ان کے لیے دعائے خیر فرماتے تھے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۸۳۹۰ ... حضور اقدس ﷺ بچوں پر اور گھر والوں پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والے تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۱ ... حضور ﷺ بے سہارا کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کی زیارت کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن سہل بن حنیف

۱۸۳۹۲ ... حضور اقدس ﷺ (اپنے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یوں تعظیم فرمایا کرتے تھے جس طرح بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... صحح و وافقہ الذہبی۔ ۳/۳۲۵۔

۱۸۳۹۳ ... حضور اقدس ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یوں دیکھتے تھے جس طرح بیٹا باپ کو دیکھتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تعظیم و توقیر کرتے اور آپ کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... المستدرک ۳/۳۳۴۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جز والا یا اس میں غلو کے ساتھ ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کے مثل صحیح روایت منقول ہے اور داؤد راوی اس میں متروک ہے۔

۱۸۳۹۴ ... حضور اقدس ﷺ لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کے لیے ہدیہ کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

سلام، مصافحہ اور اجازت

۱۸۳۹۵ ... حضور اقدس ﷺ جب کسی کے گھر کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے کے روبرو نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ چوکھٹ کے دائیں یا بائیں جانب رک جاتے اور (گھر والے کو) السلام علیکم السلام علیکم کہتے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عبد اللہ بن بسر

کلام: ... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان ۵۱۸۶ پر تخریج فرمایا اور امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں بقیہ بن الولید ایک راوی ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ عون ۱۴/۹۰

۱۸۳۹۶ ... حضور اقدس ﷺ دروازے پر دستک ناخنوں کے ساتھ دیا کرتے تھے۔ الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۷ ... حضور اقدس ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے تھے۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۹۸ ... حضور اقدس ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام کرتے تھے۔ مسند احمد عن جریر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... چونکہ وہ مسلمان عورتیں حضور اقدس ﷺ کو باقی تھیں اور آپ سے پردہ بھی کرتی تھیں اس لیے آپ ﷺ ان پر سلامتی بھیجتے تھے۔

۱۸۳۹۹ ... حضور ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ملاقات کرتے تو ان کے ساتھ مصافحہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک ان کو سلام نہ کر لیں۔

الکبیر للطبرانی عن جندب

۱۸۵۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ کا چہرہ اقدس بالکل (لٹھے کی طرح) سفید نہ تھا بلکہ آپ کا چہرہ خوبصورت چمکدار رنگت والا تھا۔ ابن جریر

۱۸۵۳۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ خوبصورت بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۳۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا حضور اقدس ﷺ خوبصورت چوڑی اور دراز کلائیوں والے، لمبی پلکوں والے اور چوڑے کاندھے والے تھے۔ پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے اور پورے سراپا کے ساتھ مڑ جاتے تھے۔ لغو اور بے کار باتوں سے کوسوں دور رہنے والے اور بازاروں میں شوروشغب سے اجتناب فرمانے والے تھے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر گوشت ہتھیلیوں اور پر گوشت قدموں والے حسین وجمیل چہرے کے مالک تھے۔ آپ کے بعد میں نے کوئی ایسا حسین وجمیل انسان نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ (میانہ قد وقامت کے باوجود) جب بھی کسی کے ساتھ چلتے تو اس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے رونق افروز تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا تم میں سے عبدالمطلب کی اولاد کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا یہ سفید وسرخ رنگت والے جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ اور واقعی رسول اللہ ﷺ خالص سفید مائل بہ سرخی رنگت والے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۴ ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسین جسم والے تھے اور آپ کے جسم میں زائد (اور فالتو) گوشت پوست نہ تھا۔ بال قدرے گھنگھریالے اور قدم مبارک بچھے ہوئے اور ہموار تھے۔ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کے جامع صفات

۱۸۵۳۵ ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات میں شاندار اور لوگوں کے نزدیک بھی بڑے رتبے والے انسان تھے۔ آپ کے رخ اقدس سے چودھویں کے چاند کی طرح کرنیں پھوٹتی تھیں۔ میانہ قد سے قدرے طویل قامت تھے اور بالکل لمبے قد والے نہ تھے سر مبارک بڑا تھا۔ سر کے بال قدرے گھنگھریالے تھے۔ بالوں میں از خود مانگ نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ جب کنگھی میسر ہوتی تو اس وقت نکال لیتے۔ آپ کے بال کانوں کی لو سے لمبے تھے۔ آپ کا رنگ نہایت چمکدار تھا اور آپ کی پیشانی فراخ اور کشادہ تھی۔ آپ کی ابروئیں باریک، لمبی، گھنی اور ایک دوسرے سے جدا تھیں۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھڑک اٹھتی تھی۔ آپ کی ناک لمبی تھی اور اس سے خوبصورتی کی وجہ سے کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک لمبی معلوم ہوتی تھی۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی۔ آپ کے رخسار نرم وہموار تھے لٹکے ہوئے گوشت والے نہ تھے۔ آپ کا دہن مناسب حد تک کشادہ تھا آپ کے دندان سامنے والے قدرے کشادہ کشادہ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی گردن مبارک خوبصورتی میں خالص چاندی کی مورتی جیسی گردن تھی۔ آپ کے تمام اعضاء مناسب، پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کا سینہ اور پیٹ دونوں برابر تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا۔ دونوں کاندھوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ آپ کے جوڑ جوڑ پر گوشت، مضبوط، بالوں سے عاری اور خوبصورت تھے۔ لب (حلق) سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس کے علاوہ پستان اور شکم مبارک بالوں سے صاف تھا۔ بازوؤں اور شانوں پر کچھ کچھ بال تھے۔ اور آپ کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ دراز کلائیاں اور کشادہ ہتھیلیوں والے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ (مخروطہ اور) لمبی انگلیاں تھیں۔ پاؤں کے پنجوں اور ایڑیوں کے درمیان تلوے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جو چلتے وقت زمین پر نہ پڑتے تھے۔ دونوں پاؤں یوں ہموار اور چکنے تھے کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو قدم مبارک قوت سے اکھاڑتے تھے۔ اور نرمی کے ساتھ چلتے تھے کشادہ کشادہ قدم اٹھاتے تھے۔ جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا گویا اوپر سے نیچے

اترتے ہیں۔ جب آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے۔ آپ کی نگاہیں پست رہتی تھیں۔ آسمان کی نسبت زمین پر نظریں زیادہ مرکوز رہتی تھیں۔ آپ کا زیادہ سے زیادہ دیکھنا ایک گوشہ ملاحظہ فرمانا ہوتا تھا (کسی کو گھور کر مسلسل نہیں دیکھتے تھے) اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے چلتے تھے۔ جو ملتا اس کو پہلے خود سلام کرتے تھے۔ حضور ﷺ مسلسل رنجیدہ اور دائمی فکر میں غرق رہتے تھے۔ آپ کو (کسی پل) راحت و آرام نہ تھا۔ آپ ﷺ بغیر حاجت کے بات چیت نہ فرماتے تھے۔ اکثر اوقات خاموشی کے ساتھ رہتے تھے۔ خوش مزاجی کے ساتھ بات شروع کرتے اور ختم کرتے تھے۔ جامع کلام کیا کرتے تھے۔ ایسا واضح اور صاف ستھرا کلام فرماتے تھے کہ اس میں کوئی فالتو بات ہوتی تھی اور نہ وہ اتنی مختصر ہوتی تھی کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ نرم اخلاق والے تھے، سخت خو تھے اور نہ کسی کی اہانت کرنے والے تھے۔ نعمت کی قدر کیا کرتے تھے خواہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ کسی نعمت میں کوئی عیب نہ نکالتے تھے کھانے پینے کی چیزوں میں نہ زیادہ تعریف کرتے تھے اور مذمت تو بالکل نہ کرتے تھے۔ دنیا آپ کو غصہ میں نہ لاسکتی تھی اور نہ آپ کو دنیا سے کوئی سروکار تھا۔ جب حق کے ساتھ کوئی ظلم ہوتا تو پھر کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا تھا اور نہ اس وقت آپ کے غصہ کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی تھی۔ جب تک آپ حق کی خاطر بدلہ نہ لے لیتے حق کا دفاع نہ فرمالیتے آپ کے غضب کا یہی حال رہتا۔ لیکن حضور اقدس ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی پر غصہ ہوتے تھے اور نہ اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے۔ جب کسی چیز میں تعجب جتلا ہوتے تو اس کو بدل ڈالتے اور جب بات کرتے تو (دلائل کے ساتھ) اس کو موکد اور منسوب کرتے۔ بات فرماتے وقت بائیں انگوٹھے کو دائیں ہتھیلی پر مارتے (اور اس سے بات کی پختگی مقصود ہوتی تھی) جب غصہ ہوتے تو اعراض برتتے۔ جب خوش اور مسرور ہوتے تو نگاہیں جھک جاتی تھیں۔ ہنسی کی زیادہ سے زیادہ حد مسکراہٹ ہوتی تھی۔ (سخاوت میں) بادلوں کی طرح برستے تھے۔ جب گھر تشریف لے جاتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں منقسم فرمالیتے تھے۔ ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی راحت و آرام کے لیے وقف کر لیتے تھے۔ پھر اپنے حصہ میں سے بھی کچھ وقت لوگوں کے لیے نکال لیتے تھے۔ اور یہ خاص وقت عام لوگوں کی بھلائی کے لیے خرچ کرتے۔ حضور اکرم ﷺ عام لوگوں سے بچا کر کچھ ذخیرہ اندوزی نہ کرتے تھے۔ امت کے لیے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو بہت خاص تھا کہ آپ نے اپنے مال اور جان کو ان کے لیے وقف فرمادیا تھا۔ اور جو شخص دین میں جس قدر فضیلت کا حامل ہوتا تھا وہ اسی قدر زیادہ آپ کی عنایات کا مرکز ہوتا تھا۔ ان میں سے کوئی ایک آدھ حاجت والا ہوتا، کوئی دگنی حاجت وضروریات کا محتاج ہوتا اور کچھ لوگوں کی حاجتیں اور ضرورتیں بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ان سب کی حاجات کو روا فرماتے اور ان کو پورا کرنے کا بندوبست فرماتے تھے۔

لوگوں سے پوچھ پوچھ کر ان کے مسائل حل فرماتے اور ان کو یہ بھی فرماتے کہ تم میں سے جو حاضر باش ہیں وہ غائب اور غیر موجودوں کو خبر پہنچائیں اور جو ان میں سے حاجت مند ہیں ان کی حاجتیں میرے سامنے لائیں ارشاد فرماتے کہ جس شخص نے کسی حاجت مند کی حاجت کو بادشاہ تک پہنچایا جس کو وہ خود نہ پہنچا سکتا تھا تو اللہ پاک اس حاجت پہنچانے والے کو قیامت کے دن ثابت قدم رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بادشاہ کے سامنے صرف حاجت مند کی حاجت ہی کو ذکر کرے۔ اور اس کی حاجت کے سوا کچھ اور قبول نہ کرے۔ ایسے لوگ اپنے پیچھے والوں کے لیے گویا چارے پانی وغیرہ کی تلاش میں نکلنے والے ہیں اور ان میں طبیعتوں کے سوا کچھ فرق نہیں ہے۔ وہ لوگ درحقیقت اپنے لوگوں کے لیے رہنما ہیں۔

حضور اقدس ﷺ اپنی زبان کے موتیوں کو خزانہ کرتے تھے ہاں مگر جہاں کسی کی مدد مقصود ہوتی تھی وہاں ان موتیوں کو نچھاور کرتے تھے۔

آپ ﷺ لوگوں کے دلوں کو محبت کے رشتے میں جوڑتے تھے۔ ان کو تفرقہ میں پڑنے سے بچاتے تھے۔

حضور ﷺ قوم کے سرداروں کی عزت وتکریم فرماتے تھے اور اسی کو ان پر دوبارہ سردار مقرر فرمادیتے تھے۔ لوگوں کو تکلیف اور اذیت سے بچاتے اور ان کی حفاظت وچوکیداری فرماتے تھے اور کسی کے ساتھ بدخلقی یا ترش روئی سے پیش نہ آتے تھے۔ اپنے اصحاب کی خبر گیری کرتے تھے۔

لوگوں سے ان کے مشاغل ومصروفیات کو پوچھتے رہتے تھے۔ اچھے اور بھلے کاموں کی تحسین اور اچھائی کرتے اس کو تقویت پہنچاتے۔ بد کو برائی سے ڈانٹتے اس کو برائی میں پڑنے سے کمزور کرتے۔ اعتدال کو سامنے رکھتے، اختلاف سے اجتناب برتتے تھے۔ کبھی غافل

وبے پرواہ ہوتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں برائی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ بہر حال آپ کے ہاں انجام کو پہنچتا تھا۔ حق سے کوتاہی برتتے اور نہ اس سے تجاوز کرتے تھے۔ لوگوں میں شریف اور عمدہ لوگ آپ کے قریب ترین رہتے تھے۔ آپ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ ہوتا تھا جو سب کے لیے زیادہ خیر خواہ اور نفع رساں ہوتا۔ اور آپ کے نزدیک عظیم ترین شخص وہ ہوتا تھا جو لوگوں کے ساتھ غمخواری برتنے والا اور ان کے دکھ سکھ بانٹنے والا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ اپنی نشست و برخاست صرف خدا کو یاد کرنے والوں کے پاس رکھتے تھے۔ ادھر ادھر خود بیٹھتے تھے اور نہ اپنے اصحاب کو بیٹھنے دیتے تھے۔ جب کسی منعقدہ مجلس میں پہنچتے تو جہاں بیٹھنے کی جگہ ملتی بیٹھ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ اپنی مجلس کے سارے شرکاء کو ان کی عزت و مرتبہ دیتے تھے چنانچہ کوئی شخص یہ گمان نہ کر سکتا تھا کہ فلاں شخص حضور ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزت و مرتبہ والا ہے۔ جو کوئی شخص آپ کے پاس آ کر بیٹھتا یا کسی ضرورت کے تحت آپ کے پاس آتا تو آپ اپنے آپ کو اس کے ساتھ روکے رکھتے حتیٰ کہ وہ خود ہی خوشدلی کے ساتھ لوٹ جاتا۔ جو کوئی شخص کسی حاجت کا آپ سے سوال کرتا اس کو رد نہ فرماتے اور اس کی حاجت پوری نہ فرما سکتے تو نرمی و محبت کے میٹھے بول کے ساتھ اس کو جواب دیتے۔ سب لوگ آپ کے ہاں سے فراخی و کشادگی اور اچھے اخلاق کا برتاؤ پاتے تھے۔ جس کے نتیجے میں آپ ان کے شفیق باپ اور وہ آپ کے بیٹے بن گئے تھے۔ حقیقت میں تمام لوگ آپ کے ہاں برابر رتبہ والے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کی مجلس بردباری، شرم و حیا، صبر اور امانت داری کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ آپ کی مجلس میں آواز بلند ہوتی تھی اور نہ کسی کی عزت پر آنچ آتی تھی اور نہ کسی کی لغزش پر ٹوک جھونک ہوا کرتی تھی، سب لوگ تقویٰ و تواضع کے ساتھ باہم برابری، ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرتے تھے۔ سب لوگ بڑے کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹے پر شفقت کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ کشادہ روئی اور نرم اخلاق کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ نرم گوشہ اور نرم رو رہتے تھے۔ آپ ﷺ بدخلق نہ تھے، نہ سخت خو تھے، نہ شور و شغب کرنے والے، نہ فحش بات کرنے والے تھے، نہ عیب لگانے والے تھے اور نہ خوش آمد و مدح کرنے والے تھے۔ حضور اکرم ﷺ ناپسند چیزوں سے غفلت برتتے تھے۔ کوئی امید و آسرا رکھنے والا آپ سے ناامید نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ناکام ہو کر واپس لوٹتا تھا۔ لوگوں کو تین باتوں میں آزاد چھوڑ دیا تھا۔ یعنی کسی کی مذمت کرتے تھے اور نہ اس کو عار دلاتے تھے نہ کسی کی بری بات کی ٹوہ میں رہتے تھے اور ہمیشہ اسی موضوع میں گفتگو فرماتے تھے جس میں کسی ثواب کی امید ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کلام ارشاد فرماتے تو حاضرین مجلس اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب حضور اقدس ﷺ بات کرتے تو سب خاموش ہو جاتے اور جب آپ خاموش ہوتے۔ تب ہی لوگ اپنی بات کرتے۔ حاضرین مجلس آپ کی موجودگی میں کسی بات پر تنازع نہ کرتے تھے۔ جو کوئی آپ کی خدمت میں کوئی بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے جب تک وہ فارغ نہ ہو۔ سب کی بات آپ کے ہاں بڑے کی بات ہوتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ اس بات پر ہنستے تھے جس پر دوسرے ہنستے تھے۔ اور اس پر تعجب فرماتے تھے جس پر دوسرے تعجب فرماتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ غریب کی بات پر صبر کرتے خواہ وہ بولنے میں ظلم کرتا اور آپ کے اصحاب اس کو آپ کے پاس سے کھینچتے۔ آپ ان کو فرماتے جب کوئی حاجت والا اپنی حاجت کا سوال کرے تو (اس کو زجر و تنبیہ کے بجائے) صحیح بات کی طرف رہنمائی کرو۔ حضور اقدس ﷺ کسی سے تعریف کو قبول نہ فرماتے تھے ہاں مگر اس شخص سے جو کسی احسان کا بدلہ اتارنا چاہتا۔ آپ ﷺ کسی کی بات کو کاٹتے نہ تھے حتیٰ کہ وہ (خود ہی بات پوری کر لیتا) یا ناجائز بات کرتا تب آپ اس کو منع فرما دیتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔

حضور ﷺ چار چیزوں پر سکوت فرماتے تھے: علم، حذر (احتیاط)، تدبر اور فکر (ان چار چیزوں کی سوچ میں خاموش رہتے تھے) تدبر تو لوگوں کو دیکھنے اور سننے میں فرماتے تھے۔ فکر دنیا کی فانی چیزوں اور آخرت کی باقی چیزوں میں فرماتے تھے۔ اور بردباری اور صبر کا آپ کو خزانہ نصیب ہوا تھا پس کوئی شی آپ کو کمزور کر سکتی تھی اور نہ آپ کو اکتاہٹ اور جھنجھلاہٹ صبر چھوڑنے پر مجبور کر سکتی تھی۔ احتیاط آپ کو چار چیزوں میں ملی تھی۔ اچھی چیز کو لینے میں تاکہ اس کی اقتداء و پیروی کی جائے، برائی کو چھوڑنے میں تاکہ اس سے روکا جائے، امت کی اصلاح میں اپنی رائے میں احتیاط کرنا اور امت کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کرنا۔

ترمذی فی الشمائل، الرؤیانی، الکبیر للطبرانی، البیہقی فی الدلائل، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر

۱۸۵۳۶ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کسی قدر گھنگریالے بالوں والے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بہت ہی سخت گھنگریالے تھے اور نہ بالکل لمبے سیدھے تھے۔ متفق علیہ فی الشمائل

۱۸۵۳۷ ... جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر بال تھے۔ البیہقی فی الدلائل

۱۸۵۳۸ ... جہضم بن ضحاک سے مروی ہے کہ میں نے عداء رضی اللہ عنہ بن خالد سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ کے اوصاف بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ خوبصورت مونچھ (اور داڑھی) والے تھے۔
الکبیر للطبرانی، ابن عساکر

۱۸۵۳۹ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا یہ تو ہرقل کا دینار ہے۔
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۰ ... حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا آپ پر یمنی چادر پڑی ہوئی تھی میں آپ کو اور چاند کو دیکھنے لگا آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ حسین نظر آئے۔
(ابن عساکر) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جابر بن سمرہ سے محفوظ ہے۔

۱۸۵۴۱ ... جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا اس کے بعد میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔ ابن شاہین فی الافراد، ابن عساکر

۱۸۵۴۲ ... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھری ہوئی پنڈلیوں والے اور بھرے ہوئے قدموں والے تھے میں نے آپ سے زیادہ کوئی حسین شخص نہیں دیکھا۔ الرویانی، ابن عساکر

۱۸۵۴۳ ... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کھلی ہوئی چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم پر سرخ جوڑا تھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو آخر آپ ﷺ میری آنکھوں میں چاند سے زیادہ حسین لگ گئے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۵۴۴ ... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کے (اگلے حصے) اور داڑھی کے بال اکھٹے رکھے تھے جب آپ نے بالوں میں تیل لگایا اور کنگھی کی تو آپ کے بالوں کی کیفیت واضح نہیں ہوئی۔ پھر جب بال پراگندہ اور بکھرے ہوئے تو بال واضح ہو گئے اور کھل گئے تب میں نے جانا کہ حضور اکرم ﷺ کے داڑھی اور سر میں بہت زیادہ بال ہیں۔ اور میں نے آپ کے شانہ اقدس کے اوپری حصہ میں کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جو آپ کے جسم سے مشابہت رکھتی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۵ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے بال یہاں تک آتے ہیں۔ پنڈلیوں پر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۵۴۶ ... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑے میں بالوں کو سنوارا ہوا دیکھا میں نے کبھی آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۴۷ ... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سرخی مائل) بہت سفید رنگت والے گھنے بالوں والے تھے آپ کے بال آپ کے شانوں کو چھوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۵۳۸ ... ابواسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لوہے جیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۳۹ ... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم سے زیادہ حسین بالوں والا اور زیادہ خوبصورت سرخ جوڑے میں کوئی اور نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا قد مبارک

۱۸۵۵۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ حسین و معتدل جسم کے مالک تھے۔ نہ بالکل پست تھے اور نہ کوتاہ قد بلکہ میانہ قد والے البتہ بعض عام لوگوں سے زیادہ قد آور معلوم ہوتے تھے (سفید رنگت میں) گندم گوں (سرخی مائل) رنگت والے تھے۔ آپ کے بال مبارک تھوڑے سے گھنگھریالے تھے جب آپ چلتے تو آگے کو کسی قدر جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی چیز حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوئی خواہ وہ ریشم ہو یا دیباج اور میں نے کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی خواہ مشک ہو یا عنبر۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۵۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ (سفید رنگت والے نہ تھے بلکہ) گندم گوں رنگت تھے۔

مسند ابی یعلی وابن جریر

۱۸۵۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ (چمکدار) سفید رنگت والے تھے گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ میانہ قد و قامت والے تھے، نہ لمبے اور نہ کوتاہ قد تھے۔ حضور ﷺ کے بال کانوں تک تھے، نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ (سفید رنگت والے) گندم گوں تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۵۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت قد والے تھے، سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے، سب سے زیادہ اچھے رنگ والے تھے، سب سے زیادہ اچھی خوشبو والے تھے اور سب سے زیادہ اچھی ہتھیلی والے تھے۔ آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا آپ کی داڑھی یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ جب چلتے تھے آگے کو کسی قدر جھک کر چلتے تھے۔ درمیانے قد و قامت کے مالک تھے نہ بالکل لمبے تھے اور نہ بالکل کوتاہ قد۔ آپ کی سفید رنگت مائل بہ گندمی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بال کانوں کی لو تک چھوڑ رکھے تھے، اور جب آپ چلتے تھے تو گویا آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید، داڑھی گھنی، سر بڑا، ناک کی طرف دونوں گوشہ چشم سرخ، پلکیں گھنی، ہاتھ پاؤں اور پنڈلیاں بھری ہوئیں، سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر، قد میانہ طویل نہ کوتاہ اور قدرے لمبے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ جب چلتے تھے تو قدم قوت سے اٹھاتے تھے گویا کسی بلندی پر چڑھ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی حسین دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

دست مبارک کا نرم ہونا

۱۸۵۵۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا اور نہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی اچھی خوشبو سونگھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں دس سال رہا۔ آپ نے مجھے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے

اللہ پاک نے ہر نبی کو حسین و خوبصورت چہرے والا بنا کر بھیجا تھا عالی حسب ونسب اور عمدہ آواز والا بنا کر بھیجا۔ تمہارے نبی ﷺ بھی حسین اور خوبصورت چہرے والے اعلیٰ حسب ونسب والے اور عمدہ آواز والے تھے۔ آپ ﷺ قرأت کھینچ کر ترتیل کے ساتھ فرماتے تھے اور ترجیع (ایک ہی وقت میں ایک ہی آیت کو مختلف آوازوں اور قراءتوں) میں نہیں پڑھتے تھے۔

ابن مردویہ، ابو سعید الاعرابی فی معجمہ۔ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۱۸۵۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور ﷺ پیر کے روز دوپہر ڈھلے وصال فرما گئے۔ جمعرات کی صبح کو اچانک ایک یہودی عالم ہمارے پاس آیا اور بولا میں پیغمبروں کے علامات کا علم رکھتا ہوں۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے علی! مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں بیان کرو گویا میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

آپ ﷺ نہ بالکل لمبے اور نہ پست قد تھے بلکہ عام لوگوں سے زیادہ قد آور تھے۔ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے۔ گھنگھریالے بالوں والے تھے۔ آپ کے بال کانوں کی لو تک جارہے تھے۔ ہموار پیشانی والے اور ہموار رخساروں والے، لمبی بھنوؤں والے۔ آپ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ (سیدھی انگلیوں اور سیدھے ہاتھوں والے تھے) ناک کا بانسہ بلند تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی۔ داڑھی گھنی تھی۔ آپ کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ آپ کی ہتھیلیوں میں گویا سونا پگھلا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔ ہاتھ اور پاؤں بھرے بھرے تھے سینے پر جو بالوں کی لمبی لکیر تھی اس کے علاوہ کہیں دوسری جگہ پر بال نہ تھے آپ کے بدن سے مشک کی خوشبو پھوٹتی تھی۔ آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو فضیلت وشرافت میں سب پر حاوی ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو گویا کسی چٹان سے پاؤں اکھاڑ رہے ہیں (یعنی قوت سے قدم اٹھاتے تھے سستی و کاہلی سے قدم نہ کھینچتے تھے) جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے سراپا کے ساتھ متوجہ ہوتے جب نیچے اترتے تو محسوس ہوتا گویا کسی نشیبی وادی میں اتر رہے ہیں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ آپ کا ہاتھ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھا۔ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی نہیں گزرا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی بھی آسکتا ہے۔

یہ اوصاف سن کر اسرائیلی عالم بولا: اے علی! میں نے تورات میں بھی آخری نبی کی یہی نشانیاں پڑھی ہیں۔ پس میں یقین کے ساتھ کلمہ اسلام پڑھتا ہوں۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ ایک دن میں یمن میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا۔ یہود کا ایک عالم کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں کچھ صحائف تھے اور وہ ان کو دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ بولا: (اے علی!) ہم کو ابو القاسم (ﷺ) کے اوصاف بیان کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہنا شروع کیا:

حضور اقدس ﷺ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ بہت لمبے۔ آپ کے بال مبارک نہ سخت پیچ دار تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ آپ قدرے گھنگھریالے اور سیاہ بالوں والے تھے۔ آپ ﷺ کا سر اقدس بڑا تھا۔ سفید رنگت سرخی کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ چوڑے اور موٹے بازوؤں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرپور تھے۔ حلق کے نیچے ہنسلی سے لے کر ناف تک بالوں کی لمبی اور باریک سی لکیر تھی۔ آپ کی پلکیں لمبی (اور گھنی) تھیں بھنوئیں ملی ہوئی تھیں۔ پیشانی سیدھی اور ہموار تھی۔ دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان فاصلہ تھا۔ چلتے تو گویا (جھکے ہوئے) نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر خاموش ہو گئے تو یہودی عالم نے کہا اور کچھ بھی بیان کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فی الحال میرے ذہن میں یہی تھا

یہودی عالم نے کہا: آپ کی آنکھوں میں کچھ کچھ سرخی تھی۔ آپ کی داڑھی خوبصورت (اور بھری ہوئی) تھی۔ حسین دہانہ تھا، کان مکمل (اور حسین تھے) پورے متوجہ ہوتے اور پورے مڑتے تھے۔ حضرت علی ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی ایسی ہی آپ کی صفات تھیں۔ عالم بولا: اور کچھ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اور کیا؟ عالم بولا: آپ حیا دار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ تو میں نے کہا تھا کہ آپ قدرے جھکے ہوئے چلتے تھے گویا نیچے کو اتر رہے ہیں۔ یہودی عالم بولا: یہ صفات میں نے اپنے آباء واجداد کی دستاویزات میں آخری نبی کی پائی ہیں نیز ہم نے یہ بھی لکھا دیکھا ہے کہ وہ نبی اللہ کے حرم واللہ کے امن کی جگہ اور اس کے گھر کے پاس نبی بنا کر بھیجے جائیں گے پھر وہ دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے جس کو وہ خود حرم قرار دیں گے اور اس کی حرمت بھی اللہ کے حرم کے برابر ہوگی۔ نیز ہم نے یہ بھی لکھا پایا ہے کہ آپ ایسی قوم کی طرف ہجرت کریں گے جو آپ کے مددگار وانصار ہوں گے اور عمرو بن عامر کی اولاد ہوں گے۔ وہ کھجوروں کے باغات والے ہوں گے اور ایسی سرزمین میں فروکش ہوں گے جہاں ان سے پہلے یہود بھی آباد ہوں گے۔ حضرت علی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہاں یہی ہمارے اللہ کے رسول ہیں۔ یہودی عالم بولا: پس میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور وہ تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ پس میں اسی (دین اسلام) پر زندگی گزاروں گا اور اسی پر مروں گا اور ان شاء اللہ اسی (دین) پر اٹھایا جاؤں گا۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۸۵۶۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ صاف شفاف رنگت اور گھنی داڑھی والے تھے۔ البیھقی فی الدلائل

۱۸۵۶۳ ۔۔۔ نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف (حلیہ) بیان فرمائے۔ ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ سفید رنگت مائل بہ سرخی والے تھے۔ بڑا سر اور گھنی داڑھی تھی۔ آپ گھیر اور لچھے دار بالوں والے تھے۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے۔ بازو اور کلائیاں چوڑی، دراز اور پر گوشت تھیں۔ سینے پر بالوں کی لمبی لکیر تھی، جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور تھوڑا جھک کر چلتے تھے گویا کسی نشیب میں اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی (حسین وجمیل) شخص دیکھا۔ ابن جریر، البیھقی فی الدلائل، مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۵۶۴ ۔۔۔ حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سرخی سے ملا ہوا سفید رنگ تھا۔ آپ کی آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں۔ پلکیں دراز تھیں۔ آپ کا قد بہت لمبا نہ تھا بلکہ عام لوگوں سے قدرے لمبے تھے۔ جو شخص آپ کو دیکھتا حیران ہو جاتا تھا۔ آپ کے بال کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھے۔ آپ چوڑے چکلے کاندھے والے تھے۔ آپ کے سینے میں بالوں کی لمبی لکیر تھی۔ ہاتھ پاؤں کا گوشت بھرا ہوا تھا۔ آپ کا پسینہ موتیوں کے دانے محسوس ہوتے تھے۔ جب چلتے تو کچھ جھک کر چلتے تھے گویا اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا نہ پہلے نہ بعد میں۔ ابن جریر، البیھقی فی الدلائل، ابن عساکر

شمائل نبوی کا بیان

۱۸۵۶۵ ۔۔۔ یوسف بن مازن راسبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کیجئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سرخی مائل گوری رنگت والے تھے۔ آپ بڑے سر، روشن پیشانی، سامنے کے کشادہ دانت اور دراز پلکوں کے مالک تھے۔ بہت لمبے نہ تھے اور نہ کوتاہ قد، بلکہ قدرے دراز قد تھے۔ جب قوم کے ساتھ تشریف لاتے تو سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ ہاتھ پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ چلتے وقت قوت سے قدم اٹھاتے تھے۔ اور نشیب میں اترتے ہوئے محسوس ہوتے تھے اور پسینہ آپ کے چہرے پر چمکتے ہوئے موتیوں جیسا لگتا تھا۔ البیھقی فی الدلائل، ابن عساکر

تھے۔ جب چلتے تھے تو قوت کے ساتھ چلتے تھے اور پستی میں اترتے معلوم ہوتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، ترمذی حسن صحیح، ابن ابی عاصم، ابن جریر، ابن حبان، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

جزی اللہ عنا محمداً ماھو اھلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم تسلیما کثیراً

۱۸۵۷۰۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زہیر بن ابی سلمی کا شعر (نبی کریم ﷺ کی شان میں) پڑھتے تھے جو زہیر نے ہرم بن سنان کے لیے پڑھا تھا:

لو کنت فی شئ سوی بشر
کنت المضی لیلۃ البدر

اگر آپ انسان کے سوا کچھ اور ہوتے تو چودھویں رات کو روشن کرنے والے ہوتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہم نشین کہتے: درحقیقت یہ صفت رسول اللہ ﷺ کی تھی کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ ابوبکر ابن الانباری فی اعالیہ

۱۸۵۷۱۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی صفت پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور اقدس ﷺ سرخی مائل سفید رنگت والے تھے، آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ ریش مبارک گھنی اور گنجان تھی۔ کانوں تک بال تھے۔ سینے پر ناف تک بالوں کا باریک خط تھا۔ آپ کی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی۔ سینے پر ناف تک بالوں کی باریک لکیر کے سوا جسم پر زائد بال نہ تھے۔ انگلیاں، پاؤں اور ہتھیلیاں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل وجود کے ساتھ متوجہ ہو جاتے تھے۔ جب چلتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا چٹان پر سے قدم اٹھا رہے ہیں اور نشیب میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی قوم کے پاس آتے تو فضیلت وشرافت کے ساتھ سب سے وجیہہ اور قد آور معلوم ہوتے تھے۔ آپ کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔ میرے ماں باپ کی قسم میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، پہلے اور نہ بعد میں۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۷۲۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا میرے بال بہت زیادہ (لمبے) ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ (لمبے) اور اچھے بالوں والے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۵۷۳۔۔۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت) دیکھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اسلام لائے) تھے۔ رواہ ابن عساکر

باب۔۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ کی عادات شریفہ کے بیان میں

عبادات میں حضور ﷺ کی عادات کا بیان

۱۸۵۷۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ساری ساری رات عبادت میں) کھڑے رہتے تھے حتی کہ قرآن نازل ہو گیا۔

فائدہ:۔۔۔۔۔ سورۃ مزمل نازل ہوئی تو اس میں آپ کو رات کو عبادت میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا سوائے کچھ حصہ آرام کرنے کے۔ پھر آپ اس قدر نفل نماز میں کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورما جاتے تھے۔ پھر سورۃ طٰہٰ نازل ہوئی جس میں آپ کو کہا گیا کہ قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ پھر آپ نے رات کی عبادت میں کچھ تخفیف فرمائی۔ رواہ النسائی

۱۸۵۷۵۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (عبادت میں) کھڑے رہتے تھے حتی کہ آپ کی ٹانگیں (ورما کر) پھٹنے

۱۸۵۸۴ عبداللہ بن قیس بن مخرمہ بن المطلب بن عبدمناف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز دیکھی۔ آپ نے دو دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ تیرہ رکعات پڑھ لیں۔ آخر میں ایک رکعت کے ساتھ وتر کر لیا تھا۔ ہر دو رکعت پہلے والی دو رکعات سے مختصر ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے آپ فارغ ہو گئے اور پھر دائیں کروٹ پر استراحت فرمانے کے لیے لیٹ گئے۔

ابن سعد، البغوی

ایک رکعت میں سات لمبی سورتیں

۱۸۵۸۵ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے عبدالکریم نے ایک شخص کے متعلق خبر دی کہ وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے کسی اہل خانہ کے فرد نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات گذاری۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہوئے اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے۔ پھر مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی بہا کر تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر وضو کیا پھر ایک ہی رکعت میں سات لمبی سورتیں قراءت فرمائیں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۸۵۸۶ اسود بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کی (رات کی) نماز کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضور اقدس ﷺ رات کے اول پہر سو جاتے تھے اور آخری پہر اٹھ کھڑے ہوتے تھے، جس قدر مقدر میں لکھا ہوتا نماز ادا فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنے بستر پر چلے جاتے۔ پھر سو جاتے بغیر پانی کو چھوئے۔ پھر جب اذان کی پہلی آواز سنتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جنبی ہوتے تو غسل فرماتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو فرماتے پھر دو رکعت نماز (سنت فجر) ادا فرماتے۔ پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۸۵۸۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ قعدہ (التحیات) کی حالت میں قراءت فرماتے پھر جب رکوع فرمانا چاہتے تو (قیام فرماتے اور) کھڑے ہو جاتے جس قدر کہ کوئی چالیس آیات پڑھ لے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۵۸۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (نفل نماز کے) قیام کی حالت میں جب قراءت کرتے کرتے تھک جاتے تو رکوع کر لیتے پھر دو سجدے کر کے قعدہ میں بیٹھ جاتے اور جس قدر ممکن ہوتا اسی حالت میں قرآن پڑھتے پھر جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو اٹھ کھڑے ہوتے (یعنی قیام فرماتے) اور کچھ تھوڑی بہت تلاوت فرماتے پھر رکوع اور سجدے کر کے نماز پوری فرماتے۔

ابن شاہین فی الافراد

۱۸۵۸۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سے فجر ہونے تک گیارہ رکعات نماز پڑھ لیتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت (ملا کر وتر) پڑھ لیتے تھے۔ آپ اپنے سجدوں میں سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات کے بقدر توقف فرماتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو نو رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور بیٹھ کر تسبیح و تکبیر (کے ساتھ ذکر اللہ) میں مشغول رہتے۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعات نماز پڑھتے۔ ابن جریر

۱۸۵۹۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔ پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے اور صرف آخری رکعات میں بیٹھتے تھے۔ پھر سلام پھیر دیتے تھے۔ ابن جریر

فائدہ:...... آٹھ رکعات تو تہجد کی ہوتی تھیں پھر تین رکعات وتر کی اس کے بعد دو رکعت فجر کی سنتیں ہوا کرتی تھیں۔ تین رکعت وتر کی ادائیگی میں پہلا قعدہ آخری رکعت میں کرتے تھے جس سے اس رکعت کا پہلی دو رکعات کے ساتھ اتصال ہوتا تھا۔

مختلف امور میں نبی ﷺ کی عادات شریفہ کا بیان

طعام

۱۸۵۹۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا تو آپ ﷺ نے وہ نوش فرمایا پھر پانی کا چلو لے کر کلی کی اور فرمایا دودھ میں کچھ چکناہٹ ہے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۵۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بکری کے گوشت میں دستیوں کا گوشت سب سے مرغوب تھا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۵۹۴ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (جو انصار کے سردار تھے) کی طرف سے ہر روز نبی کریم ﷺ کے پاس جہاں آپ بھی کسی بیوی کے پاس ہوتے ثرید کا ایک (بڑا) پیالہ آتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

لباس

۱۸۵۹۵ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ابوالقاسم (ﷺ) کو دیکھا آپ کے جسم اطہر پر ایک شامی جبہ تھا جس کی آستینیں بھی تنگ تھیں۔ ابن سعد، سندہ صحیح

۱۸۵۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے جسم پر ایک زرد قمیص، ایک زرد چادر اور زرد ہی عمامہ تھا۔ ابن عساکر، ابن النجار

کلام: اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم ایک راوی ہے جو متروک (اور نا قابل اعتبار) ہے۔

باب...... اخلاقیات کے متعلق

آپ ﷺ کے زہد کا بیان

۱۸۵۹۷ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع کر رہے ہیں اور مجھے اس کی کوئی شی نظر نہیں آرہی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس چیز کو اپنے پاس سے دفع کر رہے ہیں حالانکہ مجھے تو کوئی شی نظر نہیں آرہی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے پرے ہٹ تو مجھے نہیں پاسکتی۔ البزار وضعف

روایت ضعیف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۸۵۹۸ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد (ملا ہوا) تھا۔ وہ برتن آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا تو آپ رو پڑے اور گریہ و زاری کرنے لگے۔ اس قدر روئے کہ آس پاس کے لوگ بھی رونے لگے۔ آخر لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے اس قدر رلا دیا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ اپنے سے کسی چیز کو پرے ہٹاتے ہوئے پرے ہٹ فرمانے لگے۔ پھر میں نے آپ کے پاس

نہ آتی کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کے راستے پر چلے گئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: آل محمد (ﷺ) نے کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے۔ ابن جریر

۱۸۶۰۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے حتیٰ کہ کبھی کھجور اور پانی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

۱۸۶۰۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات فرماگئے اور کبھی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ ابن جریر

ابن جریر نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اور روٹی اور گوشت سے۔

حضور ﷺ کے گھر والوں کا فاقہ

۱۸۶۰۹ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چالیس چالیس دن ایسی حالت میں رہتے تھے کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔ اور نہ ہی چراغ جلتا تھا۔ میں نے عرض کیا: پھر کس چیز پر آپ لوگ زندگی بسر کرتے تھے؟ فرمایا اسودین پر یعنی پانی اور کھجور پر۔ وہ بھی جب میسر ہوتیں۔ ابن جریر

۱۸۶۱۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند بھی دیکھ لیتے، دو دو مہینے بسر ہو جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ نے عرض کیا: خالہ! پھر آپ کس چیز پر زندہ رہتی تھیں؟ فرمایا ہمارے پڑوسی کچھ انصار اور وہ بہترین پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ والی بکریاں ہوتی تھیں وہ ان کا دودھ حضور ﷺ کو بھیج دیا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بکری کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجی۔ میں اور رسول اللہ ﷺ اس کو کاٹ رہے تھے کسی نے پوچھا: آپ لوگوں نے چراغ کیوں نہیں جلایا تھا۔ فرمانے لگیں: اگر ہمارے پاس جلانے کا تیل ہوتا تو ہم اس کو روٹی کے ساتھ (کھا) لیتے تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ ایک عبا کو دوہرا کر کے بچھا رکھا ہے۔ پھر اس نے ایک بستر بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت نے بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کو واپس کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کے پہاڑ چلتے۔ لیکن میں اس کو نہ لوٹاتی تھی۔ کیونکہ مجھے اس کا گھر میں ہونا اچھا لگتا تھا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔ الدیلمی

۱۸۶۱۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ سے جاملے مگر گندم کی روٹی (پیٹ بھر کر) نہیں کھائی۔

المتفق للخطیب

۱۸۶۱۴ ابن [illegible] سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اوس بن خولی انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک تھوڑا سا برتن لا کر آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دودھ اور شہد ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں روک کر فرمایا: یہ دونوں مشروب ہیں جن کو پی سکتے ہیں لیکن ان کو حرام نہیں کرتا۔ جس نے اللہ کے لئے تواضع برتی خدا پاک اسے بلند کریں گے اور جس نے تکبر کیا اللہ پاک اسے توڑ دیں گے۔ اور جس نے اپنی معیشت میں اچھی تدبیر کی اللہ اسے رزق پہنچا دیں گے۔ ابن النجار

۱۸۶۱۵ عبداللہ ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے عرض کیا اے بلال! مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے خرچے کی کیا حالت تھی؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آپ کے پاس کوئی شی نہ ہوتی تھی۔ جب

سے اللہ نے آپ کو مبعوث کیا تھا وفات تک میں ہی آپ ﷺ کے کھانے پینے کا بندوبست کرتا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ننگا بھوکا مسلمان آتا تو آپ مجھے حکم کردیتے میں قرض لے کر اس کو پہناتا اور کھلاتا پلاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک مشرک مجھے ملا اور بولا اے بلال! کسی اور سے قرض مت لیا کر۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ جو ضرورت پڑے مجھ سے قرض لے لیا کرو۔ پس میں اس سے قرض لینے لگا۔ ایک دن میں وضو کرکے نماز کے لیے اذان دینے کو کھڑا ہوا۔ اتنے میں وہی مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ آیا اور مجھے دیکھ کر بولا اے حبشی! میں نے کہا لبیک۔ پھر وہ مجھ پر چڑھ دوڑا اور مجھے بہت برا بھلا کہا۔ بولا تو جانتا ہے مقررہ مہینہ ہونے میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ میں نے کہا قریب ہے۔ بولا صرف چار دن رہ گئے ہیں اگر تم نے وعدہ ادائیگی پورا نہ کیا تو میں اپنے حق کے بدلے تم کو پکڑلوں گا۔ میں نے تم کو قرض اس لیے نہیں دیا کہ تم میرے نزدیک کوئی عزت دار شخص ہو اور نہ ہی تمہارے ساتھی کی میرے ہاں کوئی وقعت ہے میں نے تم کو قرض اس لیے دیا ہے کہ تم کو اپنا غلام بنالوں اور پھر تم سے اپنی بکریاں چرواؤں جو کام تم پہلے کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میرے دل میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح خطرات پیدا ہونے لگے۔ پھر میں چلا اور اذان دی۔ حتیٰ کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو رسول اللہ ﷺ بھی اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے۔ میں اجازت لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جس مشرک سے قرض لیا تھا وہ مجھے فلاں فلاں دھمکیاں دے گیا ہے۔ اور آپ کے پاس بھی کوئی بندوبست نہیں ہے کہ میرے قرض کا دفعیہ فرمائیں اور نہ میرے پاس کوئی صورت ادائیگی ہے۔ اور وہ مجھے رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں میں ان قبیلوں کے پاس جاتا ہوں جو اسلام لا چکے ہیں شاید اللہ پاک آپ کو ادائیگی کی صورت پیدا فرمادیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اجازت لے کر پہلے اپنے گھر آیا۔ اپنی تلوار، اپنا تھیلا، اپنی ڈھال اور جوتے اٹھا کر اپنے سرہانے کی طرف رکھ لیے اپنا چہرہ آسمان کی طرف کرکے آرام کے لیے لیٹ گیا۔ ہر تھوڑی دیر بعد جاگتا اور رات سر پر باقی ہوتی تو پھر سو جاتا حتیٰ کہ صبح کی پہلی پو پھٹی۔ میں نے نکلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ایک آدمی آواز دیتا ہوا آیا اے بلال! حضور ﷺ کے دربار میں حاضری دو۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ باہر چار اونٹنیاں سامان سے لدی بیٹھی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور حاضری کی اجازت لی۔ آپ ﷺ نے (مجھے اندر بلا کر ارشاد) فرمایا: خوشخبری ہو اللہ نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم چار سامان سے لدی سواریوں کے پاس سے نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا بالکل ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ سواریاں بھی اور ان پر بار کیا ہوا کپڑا اور اناج بھی تم کو دیا۔ یہ مال مجھے فدک کے سردار نے ہدیہ بھیجا ہے۔ تم ان کو اپنے قبضے میں لے لو اور ان سے اپنا قرض اتارو۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ سواریوں سے ان کا بار اتارا۔ ان کو چارہ ڈالا۔ پھر صبح کی نماز کے لیے اذان دینے کھڑا ہوا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو میں بقیع گیا اور کانوں میں انگلیاں دے کر بلند آواز سے پکارا: جس کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کوئی قرض ہو وہ آجائے۔ پس لوگ (آتے رہے اور) میں خرید و فروخت کرتا رہا اور لوگوں کے قرض چکاتا رہا۔ حتیٰ کہ روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے قرض کا مطالبہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا۔ اور پھر بھی میرے ہاتھ میں ڈیڑھ دو اوقیہ (چاندی) بچ گئی۔ پھر میں مسجد آیا جبکہ دن کا اکثر حصہ نکل گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا آپ نے مجھے جواب سے نوازا اور پوچھا تمہارے اس سامان نے کیا کام دیا؟ میں نے عرض کیا اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا سارا قرض اتار دیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا دیکھو مجھے اس سے بھی راحت دے دو۔ کیونکہ میں گھر والوں میں نہ جاؤں گا جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے؟ چنانچہ شام ہو گئی مگر ہمارے پاس کوئی حاجت مند نہیں آیا۔ پھر عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور پوچھا کیا کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا سارا بقیہ مال اسی طرح جوں کا توں موجود ہے۔ کوئی آیا ہی نہیں ہے۔ آخر حضور ﷺ نے وہ رات مسجد ہی میں گذاری اور پھر صبح ہوئی اور اگلا دن بھی آخر ہونے کو پہنچ گیا۔ پھر دو مسافر سوار آئے میں نے ان کو لے کر جا کر کھلایا پلایا اور لباس بھی دیا۔ پھر عشاء کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا کیا ہوا؟ عرض کیا اللہ نے آپ کو اس مال سے نجات اور راحت دے دی ہے۔ آپ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی کہ کہیں موت آجاتی اور مال آپ کے پاس موجود رہتا۔ پھر میں آپ کے پیچھے ہولیا اور آپ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ایک بیوی کو جا کر سلام کیا حتیٰ کہ پھر اس بیوی کے پاس چلے گئے

گیا نماز پڑھی پھر مسجد کے گوشہ میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ میں اسی حال میں تھا کہ عمر بن خطاب بھی آگئے۔ انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا ابوبکر۔ انہوں نے پوچھا آپ کو اس وقت کس چیز نے یہاں بھیجا ہے؟ میں نے ان کو سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے آپ کو نکال کر یہاں بھیجا ہے۔ چنانچہ وہ بھی میرے پہلو میں بیٹھ گئے، ہم اسی حال میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ادھر آنکلے۔ اور ہمیں نہ پہچان کر پوچھا: کون لوگ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں مجھ پر سبقت لی اور عرض کیا ابوبکر اور عمر ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تم کو کیا چیز اس وقت یہاں لائی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نکل کر مسجد میں آیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سایہ دیکھا، پوچھنے پر انہوں نے فرمایا: ہاں میں ابوبکر ہوں۔ میں نے ان سے اس وقت یہاں آنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے اصل حقیقت بتائی تب میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لانے والی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے بھی اسی چیز نے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے جس نے تم کو مجبور کیا ہے۔ چلو ہم چلتے ہیں میرے واقف کار ابی الہیثم بن التیہان کے پاس۔ شاید وہاں ہم کو کوئی چیز کھانے کو مل جائے چنانچہ ہم نکل کر چاندنی روشنی میں چل پڑے اور ابوالہیثم کے باغ میں پہنچ کر ان کے گھر کا دروازہ بجایا۔ ایک عورت بولی: کون؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی یہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر آئے ہیں۔ عورت نے دروازہ کھول دیا۔ ہم اندر داخل ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تمہارا شوہر کہاں ہے؟ عورت بولی: بنی حارثہ کے باغ سے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ اور واقعی وہ آگئے انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ باغ میں داخل ہو کر انہوں نے مشکیزہ ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مرحبا خوش آمدید بہت اچھا کیا ایسے مہمان کسی کے پاس نہ آئے ہوں گے جو میرے ہاں تشریف لائے ہیں۔ پھر کھجور کا ایک خوشہ توڑ کر ہمارے سامنے پیش کردیا، ہم چاندنی روشنی میں خوشے سے کھجور چن چن کر کھانے لگے۔ ابوالہیثم نے چھری تھامی اور بکریوں کے درمیان پھرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور اس کی کھال اتاری اور بیوی کو فرمایا: کھڑی ہو۔ چنانچہ انہوں نے گوشت پکایا روٹی بنائی اور دیگچی میں گوشت کو گھمانے لگی۔ یہاں تک کہ دھوتی رہی حتیٰ کہ روٹی اور گوشت تیار ہوگیا۔ پھر انہوں نے ثرید تیار کیا اور اس پر مزید گوشت اور سالن ڈالا اور ہمارے سامنے پیش کردیا۔ ہم نے کھایا اور (خوب) سیر ہوگئے۔ پھر ابوالہیثم نے مشکیزہ اتارا جس کا پانی اب تک ٹھنڈا ہوگیا تھا۔ انہوں نے برتن میں پانی ڈال کر حضور ﷺ کو تھمایا۔

حضور ﷺ نے پانی نوش فرمایا پھر وہ مجھے یعنی (ابوبکر) کو دیا۔ میں نے بھی پی کر عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم گھروں سے نکلے اور ہمیں گھروں سے نکالنے والی شئی صرف بھوک تھی۔ پھر ہم یہاں ہوئے اور یہ کھانا پایا۔ بے شک قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پھر حضور ﷺ نے واقفی کو فرمایا: کیا بات ہے تمہارے پاس کوئی غلام نہیں ہے جو تمہارا پانی وغیرہ بھر دیا کرے۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس غلام آئیں تو تم چلے آنا ہم تمہارے لیے کوئی غلام مہیا کردیں گے۔ پھر کچھ ہی عرصہ گزرا ہوگا کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آگئے۔ چنانچہ واقفی بھی آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے وجہ آمد دریافت کی۔ انہوں نے عرض کیا وہی وعدہ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام ہیں کھڑے ہو کر ان میں سے جو پسند کرلو۔ واقفی نے عرض کیا: آپ ہی میرے لیے پسند فرمادیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ غلام لے لو لیکن اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ واقفی اس غلام کو بیوی کے پاس لے گئے۔ بیوی نے غلام کے متعلق پوچھا تو واقفی نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ عورت نے پوچھا تم نے آپ ﷺ کو کیا کہا؟ تو واقفی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ دیا تھا کہ آپ ہی میرے لیے غلام پسند کردیں۔ بیوی نے کہا: یہ تم نے بہت اچھا کیا۔ پس جب حضور نے تم کو اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی روا رکھنا۔ واقفی نے بیوی سے پوچھا اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہونا چاہیے؟ بیوی نے کہا اس کو آزاد کردیں۔ واقفی نے کہا یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

(مسند ابی یعلی، ابن مردویہ)

کلام: ۔۔۔۔۔۔ روایت کی سند میں یحییٰ اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۱۹

۱۸۶۱۹۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت عمر رضی

نکالا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھے بھوک نے تنگ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ انتظار کر سکتے ہیں جب تک کہ میں واپس آ جاؤں۔ چنانچہ حضور ﷺ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں مدینے میں ایک شخص کے پاس آیا جس نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے پودے لگائے تھے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں ان پودوں میں ایک ایک مٹکا پانی ڈالتا ہوں تم مجھے ہر مٹکے کے عوض ایک کھجور دو۔ خواہ وہ کھجور خشک سوکھی ہوئی ہو یا بغیر گٹھلی کے ہو اور گدلی اور ردی ہو۔ جب بھی میں ایک مٹکا پانی ڈالتا وہ ایک کھجور نکال کر رکھ دیتا۔ حتیٰ کہ ایک مٹھی کھجوروں کی جمع ہو گئی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تم مجھے کھانے (ترکاری) کی ایک مٹھی دو گے؟ اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

آپ وہیں (اسی جگہ) تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا میں نے وہ کھجوریں اس پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوریں تناول فرمائیں پھر فرمایا: تم نے میری بھوک مٹائی اللہ تمہاری بھوک مٹائے۔ الحافظ ابو الفتح ابن ابی الفوارس فی الافراد

۱۸۹۳۵ ام سلیم سے مروی ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر کرو۔ اللہ کی قسم! سات دنوں سے آل محمد کے گھروں میں کچھ نہیں ہے اور تین دن سے ان کے گھروں میں ہانڈی کے نیچے آگ نہیں جلائی گئی۔ اللہ کی قسم! اگر میں اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تہامہ کے سب پہاڑوں کو سونا بنا دے تو اللہ پاک ضرور ایسا کر دیتے۔ الکبیر للطبرانی

حضور ﷺ کی مسکراہٹ

۱۸۹۳۶ حسین بن یزید کلبی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسکرانے کے علاوہ کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ اور اکثر اوقات نبی کریم ﷺ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر

نبی کریم ﷺ کی سخاوت

۱۸۹۳۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور کچھ سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فی الحال میرے پاس کچھ نہیں ہے تم ایسا کرو کسی سے قرض لے لو جیسے ہی ہمارے پاس کچھ آئے گا ہم تم کو ادا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جو کچھ آپ کے پاس تھا عطا کر دیا۔ جو ہمارے پاس نہیں ہے اللہ نے ہمیں اسے دینے کا مکلف نہیں کیا۔ یہ بات حضور ﷺ کو ناگوار گزری۔ جس کا اثر آپ کے چہرے پر بھی محسوس ہوا۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا اندیشہ نہ کیجئے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے حتیٰ کہ اس انصاری کے قول کی خوشی کا اثر آپ کے چہرے میں دکھائی دیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اسی کا حکم ملا ہے۔ ترمذی فی الشمائل، البزار، ابن جریر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الضیاء للمقدسی

۱۸۹۳۸ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس چادر کے حاشیے بنے ہوئے تھے (اور یہ عمدہ چادر ہے) عورت بولی یا رسول اللہ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ کو یہ چادر پہننے کے لیے دوں۔ حضور ﷺ نے وہ چادر لے لی اور آپ اس کے محتاج بھی تھے۔ چنانچہ آپ نے وہ چادر لنگی بنا کر پہن لی۔ اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسی عمدہ چادر ہے یہ آپ مجھے عنایت کر دیں تو! حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک۔ (اور آپ نے وہ چادر اس صحابی کو عنایت فرما دی) جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو دوسرے اصحاب نے اس صحابی کو ملامت کی کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس چادر کے محتاج ہیں اور تم نے وہ مانگ لی حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے آپ اس سے منع نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کام پر اس برکت کی امید نے مجبور کیا کہ حضور کے پہنا دینے کے بعد میں لے لوں پھر اس میں مجھے کفن دیا جائے۔ ابن جریر

۱۸۶۳۹۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے ایک سیاہ اونی حلہ (جوڑا) بنایا گیا۔ جس کے کنارے سفید تھے۔ حضور ﷺ وہ پہن کر اپنے اصحاب کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا دیکھتے نہیں کس قدر حسین حلہ ہے؟ پس ایک اعرابی (دیہاتی) بولا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ! یہ حلہ مجھے ہبہ فرما دیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا تھا کبھی لا (نہیں) نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے اس کو وہ حلہ عنایت فرما دیا۔ پھر (اپنے) دو پہنے کے کپڑے منگوائے اور وہ بھی لیے پھر اس حلے کے مثل دوسرا بننے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بنا جا رہا تھا کہ اسی دوران آپ وفات پا گئے۔ (اور وہ جولاہے کے کارخانے ہی میں رہا) رواہ ابن جریر

۱۸۶۴۰۔ حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا حکم دیا۔ سائل نے وہ کھجور لے کر پھینک دی۔ پھر دوسرا سائل آیا آپ نے اس کے لیے بھی ایک کھجور کا حکم دیا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوئی کھجور ہے۔ آپ ﷺ نے ایک باندی کو حکم دیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان کو کہو کہ جو تمہارے پاس چالیس درہم ہیں وہ اس سائل کو دے دے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۱۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک سائل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا آپ نے اس کو ایک کھجور عنایت فرمائی۔ آدمی بولا۔ سبحان اللہ! انبیاء میں سے ایک نبی ایک کھجور کا صدقہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں بہت سے ذرہ کے برابر مثقال ہیں؟ پھر ایک دوسرا سائل آیا آپ نے اس کو بھی ایک کھجور عنایت فرمادی۔ اس نے کہا: انبیاء میں سے ایک نبی نے مجھے یہ کھجور عطا کی ہے۔ لہٰذا یہ کھجور جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے جدا نہ ہوگی میں ہمیشہ اس کی برکت حاصل کرتا رہوں گا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس کے لیے بھلائی کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص ہمیشہ مالدار رہا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے (نہیں) فرمایا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا آپ نے کبھی لا (نہیں) نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر

حضور ﷺ کا خوف خداوندی

۱۸۶۴۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قاری کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

ان لدینا انکالا و جحیما

ہمارے پاس (مخالف) عذاب اور دوزخ ہے۔

یہ سنا تھا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ رواہ ابن النجار

حضور ﷺ کے اخلاق...... صحبت اور ہنسی مذاق میں

۱۸۶۴۵۔ ابو المشمر روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جس نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی (ام المومنین) ام حبیبہ کے گھر بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مذاق فرمانے لگے ہوئے واللہ میں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے سارے عرب نے آپ کو چھوڑ دیا اور میں نے آپ کو اس قدر دھکیل دیا کہ دو سینگ کے مینڈھے بھی اس پر نہ بال آئے اور نہ سینگ۔

ابوسفیان کہتے رہے، رسول اللہ ﷺ ہنستے رہے اور فرماتے رہے: اے ابو حنظلہ! ایسا تم کہہ رہے ہو۔ الزبیر بن بکار فی ابن عساکر

۱۸۶۴۶۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا حضور ﷺ مزاح فرماتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس شخص نے پوچھا: آپ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کو ایک بڑا کپڑا پہنایا اور فرمایا اس کو پہن لے اور اس پر اللہ کا شکر کر اور اس کپڑے کو دلہن کی طرح کھینچتی پھر۔ رواہ ابن عساکر

کلام:۔۔۔یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۸۶۴۷۔۔۔سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کمزور اور غریب مسلمانوں کے پاس تشریف لاتے تھے، انکی زیارت کرتے، ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں حاضری دیتے تھے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۸۶۴۸۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گذر رہے تھے میں بچوں کے ساتھ (کھیل کود میں) مصروف تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے کوئی پیغام دے کر بھیجا۔ مجھے میری ماں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی کسی کو خبر نہ دینا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۴۹۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں بچوں کے پاس سے گذرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا (اس وقت آپ کی عمر کم تھی) جب مجھے دیر ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ (میری تلاش میں) نکلے اور بچوں کے پاس سے گذرے تو ان کو سلام کیا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۵۰۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا میں کوئی ذات زیارت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ اس کے باوجود جب بھی آپ کو دیکھتے تو آپ کے استقبال میں کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ کھڑے ہونے میں وہ حضور کی ناگواری کو جانتے تھے۔

رواہ ابن جریر

آپ علیہ السلام کا تحمل و بردباری

۱۸۶۵۱۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے آپ کے جسم اقدس پر (ایک موٹی) نجرانی چادر پڑی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا اس نے آپ کی چادر کا کونہ پکڑ کر کھینچا جس کی وجہ سے چادر آپ کی گردن میں کھنچ گئی۔ پھر دیہاتی بولا: اے محمد! ہمیں وہ مال دیں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ (اس کے باوجود) رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو مال وغیرہ کا حکم کرو۔ ابن جریر

۱۸۶۵۲۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا: السلام علیکم اے بچو! الدیلمی

۱۸۶۵۳۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن اللہ کی قسم! حضور نے کبھی مجھے گالی دی (اور نہ برا بھلا کہا بلکہ) کبھی اف تک نہ کہا۔ نہ کبھی کسی ہوئے کام پر فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کبھی چھوٹے ہوئے کام پر فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۸۶۵۴۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے کبھی کسی کیے ہوئے کام پر نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور ایسے کسی کام پر جو میں نے نہ کیا ہو کہ کیوں نہیں کیا؟

نہ کبھی آپ نے مجھے ملامت کی اور اگر کبھی آپ کے کسی گھر والے نے ملامت کی بھی تو بس آپ نے یہ کہا آپ اس کو چھوڑ دیں۔ یا یہ کہا جو لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جس کا فیصلہ ہو گیا وہ بھی انجام کو پہنچے گا۔

۱۸۶۵۵۔۔۔اسید بن حضیر سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ اسید بن حضیر فرماتے ہیں میں لوگوں سے ہنسی مزاح کر رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے کوکھ پر کچھ لگایا پھر فرمایا تو مجھ سے بھی بدلہ لے لو۔ اسید میں نے عرض کیا بدلہ لوں؟ حالانکہ مجھ پر قمیص نہیں تھی

ہوا، اپنا تھیلا نکالا، پھر اس میں سے اپنا جوڑا نکالا اور زیب تن کر کے باہر نکلا اور ان عورتوں کے پاس جا بیٹھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ سے باہر نکلے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! کس وجہ سے ان کے ساتھ بیٹھے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو مرعوب اور پریشان ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اونٹ بدک گیا ہے۔ میں اس کے لیے رسی کی تلاش میں ان کے پاس آ گیا تھا۔ آپ ﷺ اپنے راستے ہو لیے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور پیلو کے جھنڈ میں داخل ہو گئے گویا میں اب بھی پیلو کے درختوں کے سبزے میں آپ کی پشت مبارک کی سفیدی کو چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی۔ اور وضو کیا اور واپس ہو لیے۔ پانی آپ کی ریش مبارک سے سینہ اقدس پر گر رہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ پھر ہم اس جگہ سے کوچ کر گئے۔ دوران سفر جب بھی آپ ﷺ مجھے ملتے یہی بات ارشاد فرماتے: السلام علیک، اے ابو عبد اللہ! تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں جلدی مدینہ آ گیا۔ مسجد اور نبی ﷺ کی مجلس سے دور رہنے لگا۔ جب کافی عرصہ اس طرح بیت گیا تو میں ایک مرتبہ خالی مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے گیا۔ وہاں جا کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اسی دوران نبی ﷺ بھی اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں آ گئے۔ آپ نے ہلکی سی دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جبکہ میں نے اپنی نماز طویل کر دی تاکہ آپ جائیں اور مجھے کیا چھوڑ دیں۔ (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو عبد اللہ! جس قدر ہو سکے نماز لمبی کر لے۔ میں بھی جانے والا نہیں ہوں جب تک تم نماز پوری نہیں کر لیتے۔ تب میں نے اپنے جی میں کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اپنے فعل پر معذرت کرتا ہوں اور آپ کے سینے کو صاف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے نماز پوری کی۔ آپ نے فرمایا: السلام علیک اے ابو عبد اللہ تمہارے اونٹ بدکنے کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں جب سے اسلام لایا ہوں، میرا اونٹ کبھی نہیں بدکا۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: یرحمک اللہ۔ اللہ تم پر رحم کرے اس کے بعد کسی چیز پر آپ ﷺ نے مجھے نہیں ٹوکا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۶۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ننگی) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ اور جو کی روٹی پر بھی (ادنیٰ) غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۶۶ ... قیس بن وہب سے مروی ہے کہ وہ بنی سواۃ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: حضور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو:

وانک لعلی خلق عظیم.

اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر (قائم) تھے۔

پھر فرمایا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہلے تیار کر لیا۔ میں نے باندی کو کہا تو جا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے کھانے کا پیالہ گرا دے۔ پس حفصہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے کھانا رکھ رہی تھی کہ باندی نے ہاتھ مار کر کھانا گرا دیا۔ پیالہ بھی ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ نبی ﷺ نے ٹوٹے پیالہ کو اٹھایا اور جو کچھ اس میں کھانا تھا وہ بھی زمین سے اٹھا اٹھا کر اس میں ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر وہی کھانا تناول فرمایا۔ پھر میں نے اپنا پیالہ آپ کے پاس بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ پیالہ کھانے سے بھرا ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا اور کہلوایا پیالہ پیالے کے بدلے ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ تم کھالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے چہرے پر اس فعل کی وجہ سے کوئی (ناگوار) اثرات نہیں دیکھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

متفرق عادات نبوی ﷺ

۱۸۶۶۷ ... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ اترے اور پڑاؤ ڈالا۔ وہاں

کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنی بکری دودھ دوہنے کے لیے بھیجی، آپ ﷺ نے دودھ دوہا۔ پھر لڑکے کو دودھ دے کر فرمایا اس کو اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس کی ماں نے دودھ پیا اور سیراب ہوئی پھر وہ لڑکا دوسری بکری آپ ﷺ کے پاس لایا، آپ ﷺ نے اس کا دودھ بھی نکالا اور پھر اس کو نوش فرمایا پھر ابوبکر کو پلایا۔ لڑکا پھر ایک اور بکری لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا اور نوش فرمایا۔

مسند ابی یعلی

۱۸۶۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ کے پاس آپ کا ایک چھوٹا حبشی غلام بیٹھا تھا جو آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹنی نے گذشتہ رات مجھے گرا دیا تھا۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی و ابونعیم معاً فی الطب، الضیاء للمقدسی

۱۸۶۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو تین بار آواز دی آپ نے ہر بار فرمایا: لبیک، لبیک، لبیک

مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، الخطیب فی تلخیص المتشابہ

کلام: اس روایت میں ایک راوی جابر بن المفلس ضعیف ہے۔

۱۸۶۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر رات کو باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں کے معاملات میں بات چیت کرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ رواہ مسدد

کلام:... حدیث صحیح ہے۔

۱۸۶۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے جس کا نام عفیر تھا۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا۔ ایک گدھا تھا جس کا نام عفیر تھا۔ ایک خچر تھی جس کا نام دلدل تھا۔ ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوی تھا۔ آپ کی تلوار ذوالفقار اور زرہ ذات الفضول تھی۔

الجرجانی فی الجرجانیات، الدلائل للبیہقی

۱۸۶۷۳ حضرت عسکری اپنی کتاب الامثال میں فرماتے ہیں: یحیی بن عبدالعزیز جلودی، محمد بن سہل، العطوی، عمارۃ بن زید، زیاد بن خیثمہ، سعدی ابی عمارۃ کی سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس تہامہ کے نشیبی علاقے سے آئے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علی نے ان کے خطبے اور نبی ﷺ کے ان کو جواب کا ذکر فرمایا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم ایک باپ کی اولاد ہیں، ایک ہی شہر میں پلے بڑھے ہیں۔ آپ عرب سے ایسی زبان میں بات چیت فرما رہے ہیں جس کا اکثر حصہ ہم نہیں پاتے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے ادب دیا ہے اور بہت اچھا ادب دیا ہے اور میں بنی سعد بن بکر میں پلا بڑھا ہوں۔

ابن الجوزی فی الواہیات، وقال لایصح

کلام:... بقول امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اور اسی کو انہوں نے کتاب الواہیات میں ذکر فرمایا ہے۔

۱۸۶۷۴ حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرب کا کوئی کلمہ نہیں سنا جس میں پہلے حضور ﷺ سے نہ سن چکا ہوں۔ اسی طرح یہ کلمہ مات حتف انفہ (وہ اپنی موت آپ مرا) میں نے آپ سے پہلے کسی سے نہیں سنا۔ رواہ العسکری

۱۸۶۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو مکہ میں (بعثت کے بعد) تیرہ سال تک رکھا۔

مستدرک الحاکم

۱۸۶۷۶ حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے صدقے کے اونٹ گزرے۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کی

کر کے کچھ بال لے لیے پھر فرمایا: میں ان بالوں کا ایک عام مسلمان سے زیادہ حق دار نہیں ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، الحارث، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۱۸۶۷۷ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ جرأت مند دل کے مالک تھے۔ ابن جریر

۱۸۶۷۸ــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا۔ الکبیر للطبرانی

۱۸۶۷۹ــــ جندب بن الازہر ابوالاسود نہدی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غار حرا میں گئے تو آپ کی پاؤں والی کسی انگلی میں کوئی چوٹ آئی۔ آپ نے انگلی کو مخاطب ہو کر فرمایا:

هل أنت الا اصبع دميت　　　وفي سبيل الله مالقيت

تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوگئی اور اللہ کے راستے میں تجھے یہ تکلیف پیش آئی ہے۔ البغوی، ابن مندہ، ابونعیم

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح سند وہ ہے جو ثوری، شعبہ، ابن عیینہ وغیرہ نے عن الاسود بن قیس عن جندب البجلی کے ساتھ روایت کی۔

۱۸۶۸۰ــــ اسود بن سریع سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اما بعد! ــــ (تمام)

۱۸۶۸۱ــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے رک گئے۔ آپ کی ازواج کے سامنے کوئی چیز تھی اور وہ ایک دوسرے سے الجھ رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ان کے مونہوں میں مٹی ڈالیے اور آپ نماز کے لیے آجائیے۔ رواہ ابن النجار

۱۸۶۸۲ــــ حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئندہ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں فرماتے تھے۔ رواہ الترمذی

۱۸۶۸۳ــــ حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے اچھی اور صاف زبان والے اور عمدہ بیان کرنے والے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عربیت ناپید ہوگئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس کو تر و تازہ صورت میں میرے پاس لے کر آئے ہیں جیسے کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... اس کی سند (واہ) بے کار ہے۔

۱۸۶۸۴ــــ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ اپنی آواز کو مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۶۸۵ــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غسل کے ساتھ تمام عورتوں کے پاس ایک رات میں ہو آتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، السنن للبیھقی، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی

۱۸۶۸۶ــــ (عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کفیت عطا کی گئی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: کفیت کیا ہے؟ فرمایا: مباشرت میں تیس آدمیوں کی طاقت۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کی نو بیویاں تھیں اور آپ ایک ہی رات میں سب بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے۔

مصنف عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کے پسینے کی خوشبو

۱۸۶۸۷ــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے مجھے صرف ان چند چیزوں کا وارث بنایا تھا: رسول اللہ ﷺ کی چادر، آپ کا پینے کا پیالہ، آپ ﷺ کی خیمے کی لکڑی، سل (جس پر مسالے وغیرہ پیسے جاتے ہیں) اس سل پر ام سلیم رضی اللہ عنہا رامک (خوشبو) رسول اللہ ﷺ کے

والے تھے۔ رواہ ابن عساکر

آپ ﷺ کا حلم

۱۸۶۰۹... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوجاتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور جب تک رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل نہ ہوجاتے ہم کھڑے ہی رہتے۔ یونہی ایک دن آپ ﷺ اٹھے تو ابھی مسجد کے درمیان تک ہی پہنچے تھے کہ ایک اعرابی آپ کو آملا۔ بولا: اے محمد! مجھے دو اونٹ دیجئے، کیونکہ یہ آپ اپنے مال سے دے رہے ہو اور نہ اپنے باپ کے مال سے۔ ساتھ ہی وہ اعرابی آپ کو چادر سے پکڑ کر (بدتمیزی کے ساتھ) کھینچنے لگا۔ حتیٰ کہ (چادر آپ کے گلے میں بل کھاگئی اور) آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کروں گا جب تک تم مجھے بدلہ نہیں لوگے۔ (یعنی تم جس قدر بدتمیزی زیادہ کرلو میں پھر بھی تم کو ذاتی تو بیٹ نہیں کروں گا بلکہ تمہاری بات پوری کروں گا) پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور اس کو فرمایا: اس آدمی کو دو اونٹ دے دو۔ ایک جو سے لاد دو اور ایک کھجور سے۔ ابن جریر

۱۸۶۱۰... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مجالس میں بیٹھے تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم آپ کو اپنی کسی بیوی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔

رواہ ابن النجار

۱۸۶۱۱... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے، پینے، پاکیزگی حاصل کرنے، کپڑے پہننے اور نماز کے (کاموں) کے لیے تھا اور بایاں ہاتھ دوسرے کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۶۱۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور نماز کے لیے تھا۔ اور بایاں ہاتھ اور کاموں کے لیے تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آپ ﷺ کا امت کا خیال فرمانا

۱۸۶۱۳... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان کام کو پسند کیا جب کہ وہ گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے دور بھاگنے والے تھے۔ اور حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت پامال کی جا رہی ہو تو تب آپ ضرور اس کے لیے انتقام لیتے تھے۔

موطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی

۱۸۶۱۴... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی کسی بیوی کو مارا۔ رواہ ابوداؤد

۱۸۶۱۵... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یا کسی بیوی کو یا کسی کو بھی نہیں مارا الا یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوں (تو ضرور کافروں کو مارا ہے) نہ کبھی آپ نے اپنی ذات کے لیے کوئی انتقام لیا۔ خواہ انتقام کے لیے سامنے پیش کردیا جائے ہاں مگر جب بھی اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا گیا تو آپ نے ضرور اللہ کے لیے انتقام لیا ہے۔ (مثلاً کسی عورت نے چوری کی اور آپ نے اس کا ہاتھ کٹوایا) اور حضور ﷺ کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا الا یہ کہ گناہ کی صورت ہو اگر گناہ کی صورت ہوتی تو آپ سب سے زیادہ اس سے کوسوں دور بھاگنے والے تھے۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابن عساکر

۱۸۷۱۶ ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورﷺ پر جب بھی کوئی ظلم ڈھایا گیا آپ نے کبھی کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا، لیکن جب اللہ کی حرمتوں میں سے کسی شی کو پامال کیا گیا تو آپ سب سے زیادہ اس کا بدلہ لینے والے تھے۔ اور جب بھی آپ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا آپ نے ہمیشہ آسان شی کو قبول کیا۔ مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۱۸۷۱۷ ــــ ابوعبداللہ جدلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضورﷺ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسا اخلاق تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ تمام انسانوں میں سب سے بہترین اخلاق کے حامل تھے۔ آپ نہ بدخلق تھے اور نہ فحش کو طعن تشنیع کرنے والے۔ نہ آپ بازاروں میں شور وشغب کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے، بلکہ عفو ودرگذر سے کام لیتے تھے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابن عساکر

۱۸۷۱۸ ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضورﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ کہا: حضورﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ قرآن (کے حکم) کی وجہ سے خوش ہوتے تھے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے تھے۔ ابن عساکر

۱۸۷۱۹ ــــ حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جب آپﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ خلوت میں ہوتے تھے تو کیا (اخلاق) برتتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپﷺ تمہارے مردوں کی طرح رہتے تھے، ہاں مگر وہ سب سے زیادہ کریم النفس اور سب سے زیادہ ہنسنے مسکرانے والے تھے۔ الخرائطی، ابن عساکر

۱۸۷۲۰ ــــ عن شقیق عن جابر عن ام محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپﷺ تاریک جگہ میں نہ بیٹھتے تھے جب تک وہاں چراغ نہ جلا دیا جاتا تھا۔ رواہ ابن النجار

۱۸۷۲۱ ــــ عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ جب بیٹھ کر بات چیت فرماتے تو اکثر آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے تھے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۲۲ ــــ (مسند عبادۃ بن صامت) حضورﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ فرماتے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم انی اسالک خیر ھذا الشھر واعوذبک من شر القدر واعوذبک من شر یوم المحشر۔

اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ کی مدد کے بغیر برائی سے اجتناب ممکن نہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی پر قوت نہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ماہ کی خیر وبرکت کا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تقدیر کے شر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں حشر کے دن کے شر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۷۲۳ ــــ (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضورﷺ کے پاس خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصے) سے قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر والے قیدیوں کو الگ الگ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ یہ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے درمیان جدائی ڈالیں۔

ابن ماجۃ، ترمذی، نسائی، ابو داؤد

۱۸۷۲۴ ــــ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دومۃ الجندل کے بڑے سردار اکیدر نے حضورﷺ کو ایک مٹکا ہدیہ بھیجا جس میں من تھا۔ اور اس دن اللہ کے نبیﷺ اور آپ کے اہل خانہ کو اس کی سخت حاجت بھی تھی۔ لیکن آپ نے نماز پڑھ کر لوگوں کو بلانے کا حکم دیا۔ پھر وہ مٹکا سب کے سامنے ایک ایک کر کے پیش کیا گیا۔ ہر آدمی اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے نکالتا اور کھاتا۔ جب حضرت خالد بن ولید کی باری آئی تو انہوں نے بھی ہاتھ ڈالا اور کھایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب نے ایک ایک بار کھایا اور میں نے دو مرتبہ نکالا ہے۔ آپﷺ نے فرمایا: خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔ رواہ ابن جریر

۱۸۷۲۵ ــــ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ کسی عورت کو پیغام نکاح دیتے، اس کے لیے مہر بتاتے اور اس کو حضرت سعد کے پیالے کی امید دیتے کہ میں جب بھی ان کی باری میں ان کے پاس آؤں گا میرے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کا ثرید کا پیالہ بھی آئے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضورﷺ کے پاس ہر رات جہاں بھی ہوں ثرید کا بھرا پیالہ بھیجتے تھے۔ الرویانی، ابن عساکر

کر دیا (اور پھر کاڑ دیا) پھر دونوں حضرات بھی ام ایمن کے ساتھ خوب روئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند ابی یعلی، ابوعوانہ

۱۸۷۳۵ ...... ابن جریج سے مروی ہے کہ میرے والد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ذہن میں نہ آرہی تھی کہ حضور ﷺ کو کہاں دفن کریں؟ حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی کی قبر وہیں بنتی ہے جہاں وہ مرتا ہے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ کا بستر (جس پر آپ وفات کے بعد آرام فرما تھے) کو وہاں سے ہٹایا گیا اور اسی بستر کی جگہ قبر کھودی گئی۔

عبدالرزاق، مسند احمد

کلام: ...... امام ابن حجر اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۸۷۳۶ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تقریر کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

امابعد! جان لو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ پاک زندہ ہیں کبھی مریں گے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ...... الخ

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے مڑ جاؤ گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا پہلے لوگوں کو علم نہ تھا کہ اللہ پاک نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت فرمائی۔ تب لوگوں کو اس کا پتہ چلا۔ تب ہر طرف ہر کوئی دوسرے کو اسی کی تلاوت کرتا سنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب میں نے یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنی تو بالکل میرے پاؤں کٹ گئے۔ میری ٹانگوں نے میرا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور میں زمین بوس ہوگیا۔ کہ نبی اکرم ﷺ واقعتاً وفات پا گئے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، بخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں اپنی رہائش گاہ سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد آئے۔ اور کسی سے بات چیت کیے بغیر (حجرہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف بڑھے۔ آپ ﷺ یمنی چادر اوڑھے ہوئے (موت کی نیند سو رہے) تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ آپ پر جھکے، آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگے پھر فرمایا: میرا باپ آپ پر فدا ہو اللہ کی قسم! اللہ پاک آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کرے گا اور ایک موت جو اللہ نے آپ کے لیے لکھ دی تھی وہ آپ نے پالی ہے۔ بخاری، ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۸۷۳۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں، آکر خبر دو۔ غلام نے واپس آکر کہا: ہر طرف یہی چرچا ہے کہ محمد (ﷺ) وفات پا گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپ کی زبان پر یہ بات جاری ہوگئی اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں بھی پہنچے تھے مگر لوگ گمان کرنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نہیں پہنچے۔ ابن عساکر

۱۸۷۳۹ ...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ کی تیاری میں مصروف ہوئے تو ہم نے تمام لوگوں پر دروازہ بند کر دیا۔ تب انصار نے آواز دی ہم آپ ﷺ کے ننھیال والے ہیں اور ہمارا اسلام میں بھی اچھا مرتبہ ہے۔ (لہٰذا ہم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے) قریش کہنے لگے: ہم آپ کے ددھیال والے ہیں۔ (ہمیں اندر آنے دیا جائے) تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے ہم تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ اگر تم اندر آگئے تو حضور کی تکفین تدفین میں بہت تاخیر ہو جائے گی۔ اس لیے اللہ کی قسم! صرف وہی شخص داخل

کلام: ... سند صحیح ہے۔

۱۸۷۴۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تکفین وغیرہ سے فارغ ہوئے تو آپ کو آپ کے کمرے میں آپ کی چارپائی پر لٹا دیا گیا تو پھر مسلمانوں میں اختلاف ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا: آپ کو مسجد میں دفن کر دیا جائے۔ کسی نے کہا آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان (جنت البقیع) میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوا ہے اس کو اسی جگہ دفن کیا گیا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی۔ وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ پھر اس کے نیچے قبر کھودی گئی۔ رواہ ابن سعد

کلام: اس کی سند منقطع اور روات ثقہ ہیں مگر اس میں واقدی بھی ہے۔ لیکن شواہد اس کی روایت کے نقص ان کو پورا کر رہے ہیں۔

۱۸۷۴۶ عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر بن عمرو بن حفص کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے دوست محمد ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کوئی نبی نہیں مرا مگر وہ اسی جگہ دفن ہوا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہے۔

رواہ ابن سعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں تین چاند نظر آئے

۱۸۷۴۷ قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب میں اپنے کمرے میں تین چاند دیکھے تیں اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی وہ ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم نے اس کی کیا تعبیر لی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے مراد اولاد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ جب نبی ﷺ وفات پا کر وہاں دفن ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تیرے تین چاندوں میں سے سب سے اچھا چاند تھا جو رخصت ہو گیا۔ پھر ابوبکر پھر عمر سب کے سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ہی دفن ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۱۸۷۴۸ یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں نے خواب میں تین چاند دیکھے جو میرے کمرے میں گر گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خیر ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو بات کرتے سنا ہے کہ حضور ﷺ وفات کر گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں دفن ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا یہ تیرے چاندوں میں سے ایک تھا جو سب سے اچھا چاند تھا۔ ابن سعد، مسدد

۱۸۷۴۹ عبدالرحمن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ چادر اوڑھے ہوئے رنجیدہ و افسردہ حالت میں تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ تکلیف پیش آئی ہے جو آپ کو نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو سنو ان کی بات؟ میں تم لوگوں کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم نے کسی کو حضور ﷺ کی وفات پر مجھ سے زیادہ رنجیدہ دیکھا ہے؟ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۰ اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بوسہ دے کر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کی زندگی بھی کس قدر اچھی تھی اور آپ کی موت بھی کس قدر عمدہ ہے۔

ابن سعد، المروزی فی الجنائز

۱۸۷۵۱ نبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بوقت وفات کے وقت حضور کے پاس نہ تھے۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پاس آئے۔ آپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا آپ کی پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا: آپ کی زندگی اور موت کس قدر اچھی تھی۔ آپ اللہ کے ہاں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کتاب اللہ میں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا اے لوگو! یہ ابوبکر ہیں مسلمانوں کے سردار ان کی بیعت کرلو۔ پس لوگوں نے آپ کی بیعت کرلی۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۵۹۔۔۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گذرتے چلے گئے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جہاں آپ کی وفات ہوئی تھی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی جس سے آپ کے جسم کو ڈھانپا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرے کی زیارت کی پھر اس پر جھک گئے۔ اور آپ کو بوسہ دیا پھر فرمایا آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ وہ موت تو آپ پا چکے ہیں جس کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو خطاب کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ لیکن اولاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو تین مرتبہ آپ کو بیٹھنے کے لیے فرمایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ بیٹھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اللہ رسول کی شہادت دی سو لوگ آپ کی طرف آ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ سو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تشہد مکمل کر لیا تو پھر فرمایا:
امابعد اے لوگو! تم میں سے جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مر گئے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (سے) الی الشاکرین. (تک)

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کرلی تو تب لوگوں کو یقین آگیا کہ نبی ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منہ سے اس آیت کو یاد کر لیا حتیٰ کہ کچھ لوگ کہنے لگے کہ لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ آیت بھی نازل ہوئی جب تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاوت نہ فرمایا۔

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اس آیت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے پتہ چلا پھر میں زمین پر گر گیا اور مجھے یقین ہو چلا کہ حضور ﷺ وفات پا چکے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۶۰۔۔۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان یہ بات طے پائی کہ کچھ انتظار کرو شاید آپ کو اوپر اٹھایا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد وفات پا گئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ رواہ ابن سعد

۱۸۷۶۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد کے گوشے میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی پیشانی پر منہ رکھا اور بوسہ دیتے ہوئے روتے رہے اور یہ فرماتے رہے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی زندگی بھی اچھی رہی اور موت بھی۔ پھر نکل کر جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فرما رہے تھے:
رسول اللہ ﷺ مرے ہیں اور نہ مریں گے جب تک منافقوں کو قتل نہ کر دیں اور اللہ پاک منافقوں کو ذلیل و رسوا نہ کر دے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: منافقین رسول اللہ ﷺ کی وفات پر خوش ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے اس موقع پر سر اٹھا لیے۔
پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے آدمی! اپنے آپ پر قابو رکھ! بے شک رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

انک میت وانھم میتون.

بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

نیز قرآن پڑھا ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخالدون

اور آپ سے قبل ہم نے کسی بشر کے لیے دوام نہیں رکھا۔ تو کیا اگر آپ مر جائیں گے تو وہ ہمیشہ رہیں گے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا:

اے لوگو! اگر محمد تمہارے معبود تھے جن کی تم پرستش کرتے تھے تو تب معبود محمد وفات پاچکے ہیں۔ اور اگر تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے تو تمہارا معبود نہیں مرا۔ پھر آپ نے یہ مکمل آیت تلاوت کی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم. الی اخر الآية

مسلمان لوگ یہ بات سن کر خوش ہوئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا (کہ ہمارا دین لازوال اور ہمارا معبود لازوال ہے) لیکن منافقوں کو تکلیف نے دبوچ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا کہ ہمارے چہروں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو اس تقریر سے چھٹ گیا۔ ابن ابی شیبہ، مسند البزار

۱۸۷۵۹ ... ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی تدفین کی جگہ کے بارے میں تردد میں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا بلکہ جہاں اس کو موت آتی ہے وہیں اس کو دفن کیا جاتا ہے۔

چنانچہ آپ کے بستر کو ہٹا کر وہاں قبر کھودی گئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

کلام:... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اس طریق سے منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابن جریج کے والد جریج میں ضعف ہے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

۱۸۷۶۰ ... محمد بن اسحاق اپنے والد کے توسط سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

آج تم سے وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا اور اللہ عزوجل کی طرف سے کلام کا ذریعہ چھوٹ گیا۔ ابو اسماعیل الهروی فی دلائل التوحید

۱۸۷۶۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو مسلمانوں میں آپ ﷺ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے جس کو میں بھولا نہیں ہوں کہ اللہ نے کسی نبی کی روح قبض نہیں فرمائی مگر اسی جگہ میں جہاں اس نبی کو مدفون ہونا پسند تھا۔ (پس آپ ﷺ کو آپ کے بستر کی جگہ دفن کر دو)۔ رواہ الترمذی

کلام:... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔ اس میں ایک راوی ملیکی عبدالرحمن بن ابی بکر ہے جس کو حدیث کے باب میں یادداشت کے حوالے سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہی روایت دوسرے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

کسی بھی نبی کی روح اللہ نے اسی جگہ قبض فرمائی ہے جو اس کو دوسری جگہوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ پس آپ کو وہاں دفن کرو جہاں آپ کی روح قبض ہوئی ہے۔

۱۸۷۶۲ ... عمرہ بنت عبدالرحمن حضور ﷺ کی بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی وفات کے موقع پر کہنے لگے حضور ﷺ کی قبر کیسے بنائیں؟ کیا اس کو مسجد بنا دیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ پاک یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تب آپ ﷺ کی قبر کیسی بنائیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص مدینہ کا لحدی (بغلی) قبر

بناتا ہے اور ایک شخص مکہ کا شق (سیدھی) قبر بناتا ہے۔ پس اے اللہ تیرے نزدیک جو محبوب قبر ہو اس کے بنانے والے کو مطلع کر دے وہ تیرے نبی کی قبر بنادے۔ پس ابوطلحہ جو لحدی قبر بناتے تھے ان کو اطلاع ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر بنائیں۔ چنانچہ پھر آپ کو (لحدی قبر میں) دفن کیا گیا اور اس پر (کچی) اینٹیں پاٹ دی گئیں۔

ابوبکر محمد بن حاتم بن زنجویہ البخاری فی کتاب فضائل الصدیق

۱۸۷۶۳۔۔۔ محمد بن اسحاق عن حسین عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قبر کھودنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اہل مکہ کے لیے (شق) قبریں کھودتے تھے اور حضرت ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے لیے (لحدی) قبریں کھودتے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا اور ایک کو فرمایا تم ابوعبیدۃ کے پاس جاؤ اور دوسرے کو فرمایا تم ابوطلحہ کے پاس جاؤ۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ اپنے رسول کے لیے تو ہی جو چاہے پسند فرمالے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلانے والا پہلے ابوطلحہ کے پاس پہنچ گیا اور ان کو ساتھ لے آیا۔ پس لحدی قبر تجویز ہوگئی اور انہوں نے حضور ﷺ کے لیے لحدی قبر تیار کی۔

منگل کے روز جب حضور ﷺ کو تیار کر کے فارغ ہوگئے اور آپ کو چارپائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں میں دفن کرنے کے مقام میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا۔ کسی نے مسجد میں تدفین کی رائے دی۔ کسی نے جنت البقیع میں دوسرے اصحاب کے پاس دفن کرنے کی تجویز دی۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ نے وفات پائی تھی وہاں سے اٹھایا گیا اور اس کے نیچے آپ کو دفن کیا گیا۔ پھر لوگوں کو بلایا گیا لوگ باتھ چھوڑ کر آپ پر نماز (درود وسلام) پڑھ رہے تھے۔ پہلے آدمی آئے۔ پھر عورتیں آئیں اور پھر داخل ہوئے۔

لیکن رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھانے میں کسی نے امامت نہیں کی نبی ﷺ بدھ کی نصف رات کو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر میں حضرات علی، فضل، قثم اور شقران داخل ہوئے تھے۔

اوس بن خولی نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں ہمارا بھی رسول اللہ ﷺ میں حصہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتر آؤ۔ شقران نے چادر پکڑ رکھی تھی جو آپ پہنا کرتے تھے۔ اس کو بھی قبر میں دفن کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد اس کو کوئی اور نہیں پہنے گا۔

ابن المدینی، مسند ابی یعلی

کلام:۔۔۔۔۔۔ ابن المدینی فرماتے ہیں اس کی سند میں کچھ ضعف ہے اور حسین بن عبداللہ بن عباس منکر الحدیث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین

۱۸۷۶۴۔۔۔ عقرۃ کے غلام عمر سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی تدفین کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا تو کسی نے کہا: ہم آپ کو اس جگہ دفنا دیتے ہیں جہاں کھڑے ہو کر آپ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاذ اللہ، اللہ کی پناہ مانگو کہ ہم آپ کو معبود بنالیں۔ دوسروں نے کہا: جہاں آپ کے مہاجرین بھائی مدفون ہیں وہاں البقیع میں دفن کر دیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم کو یہ بات ناپسند ہے کہ قبرستان میں حضور ﷺ کی قبر ہو اور وہاں کوئی دعا مانگنے والا آپ سے دعا مانگنے لگ جائے حالانکہ یہ حق اللہ کا ہے اور اللہ کا حق رسول کے حق پر مقدم ہے۔ اگر ہم ایسا ہونے دیں گے تو اللہ کا حق ضائع ہوگا۔ اور اگر پھر بعد میں وہاں حضور ﷺ کی قبر کو کھود یں گے تو یہ کھلی بے ادبی ہوگی۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ کا کیا خیال ہے اے ابوبکر؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے جس نبی کی روح قبض فرمائی اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کی روح قبض ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا: پس اللہ کی قسم! آپ کی بات بالکل درست ہے اس پر سب کی رضامندی ہے۔ پھر لوگوں نے آپ کے بستر کے گرد خط کھینچا۔ پھر آپ کو علی، عباس، فضل اور آپ کے

عنہ سے بات چیت چھوڑ دی۔ اور اسی ترک تعلقات کی حالت میں وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی تھیں۔ زہری رضی اللہ عنہما ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے حصہ کا سوال کرتی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات میں سے پیچھے چھوڑا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار فرما دیا تھا اور فرمایا تھا: میں کوئی کام جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں اس پر عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کا کوئی کام چھوڑ دیا تو میں راستے سے بھٹک جاؤں گا۔

پھر مدینہ والا صدقہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے۔ جبکہ خیبر اور فدک کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس روک لیا اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ صدقہ ہے جو آپ ﷺ کو پیش آنے والے حقوق اور درپیش مسائل پر خرچ ہوتا تھا۔ اور ان دونوں صدقات کا مختار وہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر ہوگا۔ چنانچہ وہ دونوں آج تک اسی حالت پر ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، السنن للبیہقی

متفرق احادیث

جو آپ ﷺ کی وفات، غسل، کفن، تدفین کے جنازہ اور تدفین کے اوقات سے متعلق ہیں۔

١٨٧٧٥۔۔۔ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر بغیر امام کے نماز پڑھی گئی۔ مسلمان آپ پر جماعت در جماعت داخل ہوتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازہ کو اس کے اہل کے پاس تنہا چھوڑ دو۔

رواہ ابن سعد

١٨٧٧٦۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ ہمارے اور عورتوں کے درمیان حجاب حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (موت کے بعد) سات مشکیزوں سے غسل کرانا۔ اور میرے پاس صحیفہ (کاغذ) اور دوات لے کر آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک کتاب (وثیقہ) لکھ دیتا ہوں ہم اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ عورتوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کی حاجت پوری کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا (اے عورتو!) تم خاموش رہو کیونکہ تم آپ ﷺ کی ساتھی (بیویاں) ہو، جب آپ مریض ہوں گے تو تم آنکھیں نچوڑ دو گی اور جب تندرست ہوں گے تو آپ کی گردن پکڑ لو گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں تم (مردوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

رواہ ابن سعد

١٨٧٧٧۔۔۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں کسی کو یہ بات کہتے ہوئے نہ سنوں کہ محمد وفات پا گئے ہیں۔ محمد (ﷺ) کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کے رب نے ان کو پیغام بھیج کر بلایا ہے جس طرح موسیٰ بن عمران چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے میں ایسے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا جو کہتے ہیں کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے۔ ابن سعد، ابن عساکر

١٨٧٧٨۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ کی روح اوپر (آسمانوں پر) چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ کی روح گئی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور منافقوں کو ڈرانے لگے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی روح اوپر چلی گئی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی روح گئی تھی۔ حضور ﷺ اس وقت تک نہیں مریں گے جب (منافق قوم کے) لوگوں کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹ دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح بات چیت فرماتے رہے حتیٰ کہ شدت کی وجہ سے ان کی باچھیں بھیگنے لگیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نعش مبارک کی حالت بھی متغیر ہو گئی ہے عام انسانوں کی طرح، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ لہٰذا تم اپنے صاحب کی تدفین (کرنے میں تاخیر) کرو۔ کیا تم میں سے ہر شخص ایک موت مرتا ہے اور حضور دو موتیں مریں گے؟ حضور اللہ کے ہاں اس سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو کہ

(آپ کی موت نہیں ہوئی) تو اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے کہ آپ کے (زندہ ہونے کی صورت میں) آپ کی قبر کو اکھاڑ کر آپ کو نکال دے۔ ان شاء اللہ رسول تب ہی مرے ہیں جب آپ نے ہمارے لیے بالکل واضح اور سچا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ حلال کو حلال قرار دیا ہے اور حرام کو حرام متعارف کرادیا ہے۔ آپ نے نکاح کیے، طلاق دی، جنگ اور مصالحت کی۔ اور بکریوں کا چرواہا اپنے بکریوں کے پیچھے چلتا ہے اور ان کی نگہبانی کرتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ کی چوٹی تک ان کے پیچھے جاتا ہے ان کی راہ میں آنے والی جھاڑ جھنکار صاف کرتا ہے اور ان کے حوض کو اپنے ہاتھ سے گچ (لیپ) کرتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ تم میں سب سے زیادہ ادب سکھانے والے تھے۔ ابن سعد، بخاری، البیهقی فی الدلائل

۱۸۷۷۴۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آئندہ روز تقریر کرتے سنا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسجد میں بیعت کی گئی اور ابوبکر منبر پر چڑھے تھے اس سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء اور خدا اور رسول کی شہادت دی۔ پھر امابعد کے بعد فرمایا:

میں نے کل گذشتہ روز تم سے بات کی تھی جو حقیقت نہ تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کو کتاب اللہ میں پایا اور نہ اس عہد میں جو رسول اللہ ﷺ مجھ سے کر گئے تھے۔ لیکن مجھے امید تھی کہ آپ ﷺ اور جئیں گے۔ پس آپ نے ایسی بات کہی اور ارشاد فرمائی جس سے (شاید) آپ کی مراد ہماری آخر تھی۔ خیر اللہ نے اپنے رسول کے لیے وہ شئی پسند کرلی جو اس کے پاس ہے بہ نسبت اس کے جو ہمارے پاس ہے۔ اب یہ کتاب ہے جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو ہدایت دی پس تم بھی اس کو تھام لو اور تم کو بھی وہی ہدایت ملے گی جو رسول اللہ ﷺ کو ملی تھی۔

بخاری، البیهقی فی الدلائل

۱۸۷۷۵۔۔۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے لگے اور ان لوگوں کو قتل اور ہاتھ پاؤں کے کاٹنے کے ڈراوے دھمکاوے دینے لگے جو حضور ﷺ کے متعلق کہیں گے کہ آپ مر گئے ہیں۔

نیز فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیہوشی میں ہیں، جب کھڑے ہوں گے تو ان لوگوں کو قتل کریں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں گے جو آپ کی موت کی بات کرتے تھے۔

جبکہ حضرت عمرو بن ام مکتوم مسجد کے آخری سرے پر کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (سے) وسیجزی اللہ الشاکرین (تک)

لیکن لوگ مسجد میں ٹھاٹھیں مار رہے تھے، گریہ وزاری میں لگے ہوئے تھے عمرو بن ام مکتوم کی بات کوئی نہ سن رہا تھا۔ آخر عباس بن عبدالمطلب لوگوں کے بیچ سے نکلے اور (بلند آواز میں) فرمایا:

اے لوگو! کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی عہد ہے (نہ مرنے کا) جو اس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا ہو، وہ آئے اور ہم کو بتائے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے عمر! کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نبی ﷺ پر کسی عہد وپیمان کی شہادت دے سکے جو آپ نے اس سے اپنی زندگی موت کے متعلق کیا ہو۔ اور اللہ ہی سب کا ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنح مقام سے اپنی سواری پر سوار ہو کر تشریف لائے اور مسجد کے دروازے پر اترے۔ پھر بڑے رنج وغم کی حالت میں اندر آئے اور اپنی بیٹی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اللہ کی قسم میں خیال کرتا تھا کہ حضور ﷺ اپنی امت میں باقی رہیں گے تا کہ ان کے آخری اعمال پر گواہی دے سکیں اور اسی بات نے مجھے یہ بات کہنے پر مجبور کیا تھا۔ البیھقی فی الدلائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا

۱۸۷۷۷۔۔۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبی ﷺ کو غسل دیا تو وہ کچھ تلاش کیا جو میت سے کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی کوئی چیز نہ پائی تو تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، زندگی بھی پاکیزہ بسر کی اور موت بھی پاکیزہ وپائی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابوداؤد فی مراسیلہ، ابن ماجۃ، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، المستدرک ۳/۵۹ وصحیح ووافقہ الملخص۔

۱۸۷۷۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں: ہائے بابا! آپ پروردگار کے کس قدر قریب ہو چلے گئے! ہائے بابا! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے! ہائے بابا! پروردگار آپ کا کس قدر اکرام کرے گا جب آپ اس کے قریب جائیں گے پروردگار بھی اور رسول بھی آپ پر سلام کرتے رہے حتی کہ آپ اپنے رب سے جا ملے۔ مستدرک الحاکم

۱۸۷۷۹۔۔۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں ابوسعید ابن الطیوری عن الحسن بن محمد بن اسماعیل، اسحاق بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو وفد آتے ہیں ایک دن میں، ایک سندھ سے اور دوسرا افریقہ سے اور دو مکمل صحیح وطاعت بجالاتے ہیں۔

اور یہ ان کی وفات کی علامت ہے۔ ابوبکر صولی کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کے علاوہ بھی ابوالعباس سفاح سے کوئی اور سند روایت منقول ہے۔ اور وفات سے مراد ابوالعباس کی وفات ہے نہ کہ حضور ﷺ کی۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جلال نے یہ روایت سفاح سے دوسری سند کے ساتھ طویل قصے کے ذیل میں نقل فرمائی ہے۔

۱۸۷۸۰۔۔۔ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ وہ ان کو غسل دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اس پر مدد کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! غسل کے وقت میں حضور ﷺ کے کسی عضو کو حرکت دینا چاہتا تو وہ خود آرام سے بدل جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۷۸۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے میرے کنوئیں بئر غرس کے سات مشکیزے پانی کے ساتھ غسل دینا۔ ابوالشیخ فی الوصایا، ابن النجار

۱۸۷۸۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو قیامت میں میرا ساتھ نصیب کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے یہ یا اس کے مثل بات ارشاد فرمائی۔ ابن ابی شیبہ، رجالہ ثقات

۱۸۷۸۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا میں دیکھنے لگا جو میت سے دیکھتے ہیں (صفائی کرتے ہیں) مگر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ آپ زندگی اور موت دونوں میں اچھی بسر فرما گئے۔

آپ ﷺ کو دفن کرنے اور قبر میں اتارنے اور پردہ لگانے رکھنے کا کام چار اشخاص نے انجام دیا علی، عباس، فضل بن عباس اور حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام صالح رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ حضور ﷺ کو لحد میں لٹایا گیا اور لحد پر کچی اینٹوں سے بند کر دیا گیا۔

مسدد، المروزی فی الجنائز، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی

۱۸۷۸۶۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس سے آپ کے مرض کی حالت میں نکلے۔ آپ حضرات کو کچھ لوگ ملے۔ انہوں نے پوچھا: اے ابوالحسن! (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی تعریف کے ساتھ آپ بہتر ہیں۔ العدنی، بخاری، البیھقی فی الدلائل

۱۸۷۸۷۔۔۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو غسل دیا۔ آپ ﷺ پر قمیص تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ جس کو قمیص کے نیچے لے جا کر غسل دے رہے تھے۔ رواہ السنن للبیھقی

مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام کی تیمارداری

۱۸۷۸۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا آپ اس وقت مریض تھے۔ آپ کا سر ایک ایسے آدمی کی گود میں رکھا ہوا تھا کہ اس سے زیادہ میں نے کوئی حسین نہیں دیکھا۔ نبی ﷺ سو رہے تھے۔ میں داخل ہوا تو میں نے پوچھا کیا میں قریب آجاؤں؟ اس آدمی نے کہا: قریب ہو جاؤ اپنے چچا کے بیٹے کے تم مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ پس میں دونوں کے قریب ہوا وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ میں نے بھی نبی کریم ﷺ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا جس طرح پہلے آدمی کی گود میں تھا۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ آپ بیدار ہو گئے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کی گود میں میرا سر رکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں اندر داخل ہوا تو اس نے مجھے بلا لیا اور کہا اپنے چچازاد کے قریب آجاؤ تم اس کے مجھ سے زیادہ حقدار ہو۔ لہٰذا وہ اٹھے اور میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو وہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ وہ مجھ سے بات چیت کر رہے تھے جس کی وجہ سے درد میں تخفیف ہو گئی۔ اور میں سو گیا اور میرا سر اس کی گود میں رکھا رہ گیا۔ ابو عمر الزاھد فی فوائدہ

کلام:۔۔۔ اس روایت میں محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع ضعیف راوی ہے۔

۱۸۷۸۹۔۔۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (مدینہ) تشریف لائے۔ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: یا امیر المومنین! نبی اکرم ﷺ نے آخری کلام کیا کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی سے سوال کرو۔ پوچھا علی کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ ادھر رہے ان سے سوال کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگایا آپ نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا اور فرمایا: الصلوۃ! الصلوۃ! (نماز کی پابندی کرو، نماز کی پابندی کرو) حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی انبیاء کا عہد رہا ہے۔ اسی کا ان کو حکم دیا گیا ہے اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا ہے؟ یا امیر المومنین! فرمایا علی سے سوال کرو۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ ﷺ کو غسل دے رہا تھا۔ عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ اسامہ اور شقران میرے پاس پانی لے کر آ جا رہے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:۔۔۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۸۷۹۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں ارشاد فرمایا میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں قریب ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی اور مجھ سے بات کرتے رہے حتیٰ کہ نبی ﷺ کا لعاب مبارک مجھ پر گر رہا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر نزول شروع ہو گیا۔ آپ ﷺ میری گود میں انتہائی ثقیل بوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں چیخ پڑا یا عباس! آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ پس عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ دونوں نے انتہائی محنت کر کے آپ کو لٹا دیا۔ رواہ ابن سعد

کلام:۔۔۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا.

کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں (سب) کے لیے کفایت کرنے والی نہیں کر دیا۔

ابھی لوگ اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ گھر کے کونے سے ایک غیبی آواز آئی:

السلام علیکم اے گھر والو! کل نفس ذائقة الموت وانما یوفون اجرهم بغیر حساب.

ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور لوگوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے پورا پورا دیا جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا! آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ ان کی زبان پر کیا کیا وعدے کیے ہیں؟ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انبیاء کی قبریں انہی کے (مرنے کے) بستروں کی جگہ ہوتی ہیں۔

پھر لوگوں نے آپ کو دو قمیصوں میں کفن دیا ایک قمیص دوسری سے کچھ باریک تھی۔ اور آپ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانچ تکبیریں ادا فرمائیں۔ اور آپ کو دفن کیا۔

ابن معروف وفیه عبدالصمد

۱۸۸۱۴ ۔۔۔ عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ رکھا تھا اور اس کو حضور ﷺ کی قمیص اور جسم کے درمیان پھیرتے تھے۔ المروزی فی الجنائز

۱۸۸۱۵ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع مکہ سے مدینہ تک کے سفر میں حضور ﷺ ایک سواری پر حضرت ابوبکر ؓ کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ملک شام آنا جانا تھا اس لیے وہ پہچانے جاتے تھے جبکہ نبی ﷺ کا تعارف نہ تھا۔ اس لیے لوگ راستے میں ملتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے تھے کہ تمہارے آگے بیٹھا ہوا یہ غلام کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے رہنما ہیں جو مجھے سیدھا راستہ بتاتے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حرہ مقام پر اتر گئے اور انصار کو پیغام بھیج دیا۔ انصار مدینہ آ گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن میں بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ اس دن سے اچھا اور روشن چمکدار دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ اور میں اس دن بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جس دن آپ کا انتقال ہوا، اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن میں نے کوئی نہیں دیکھا جس دن آپ کی وفات ہوئی تھی۔ مصنف ابن ابی شیبه

۱۸۸۱۶ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں دو آدمی قبریں بنانے والے تھے۔ ایک لحدی قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے لیے لحدی (بغلی) قبر بنوائی گئی۔ ابن جریر

۱۸۸۱۷ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن سعد، ابن الجوزی فی الواهیات، الا ۔ ۔ لسعید بن منصور

کلام: ۔۔۔۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع میں شمار فرمایا ہے۔

۱۸۸۱۸ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب موت کی تکلیف پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہائے باپ کا غم اور تکلیف، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ تمہارے باپ کو جو تکلیف پیش آئی ہے اس سے اللہ پاک کسی کو چھٹکارا نہیں دیں گے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں:

اس تکلیف سے کوئی نجات نہیں پاسکتا لیکن قیامت کے دن اس کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ مسند ابی یعلی، ابن خزیمة، ابن عساکر

۱۸۸۱۹ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے اور کافی بوجھل ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ہائے باپ کے غم کا غم! ہائے بابا جان اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے ہیں۔ ہائے بابا جان جبرئیل علیہ السلام سے ملنے والے ہیں! ہائے بابا جان جنات الفردوس میں ٹھکانہ بنانے والے ہیں! ہائے بابا جان کو ان کے رب نے بلایا اور

بھی آئیں ان شاء اللہ۔ پھر وہ دونوں یمن لوٹ گئے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان دونوں (عجیب لوگوں) کے بارے میں خبر دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم دونوں کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر بعد میں ذی عمر ملا اس نے مجھے کہا اے جریر! تمہاری میرے دل میں عزت ہے۔ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم عرب کے لوگ ہمیشہ بھلائی اور عافیت میں رہو گے جب تک ایک امیر کے جانے کے بعد دوسرے امیر کو بناتے رہو گے۔ لیکن جب تلوار کے ساتھ امارت لی جانے لگے گی تو یہ لوگ امیر کی بجائے بادشاہ بن جائیں گے بادشاہوں کی طرح غضب ناک ہوں گے اور انہی کی طرح راضی ہوں گے (اور یہ برا زمانہ ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۲۵۔۔۔ المطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین یوم قبل حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ کی عزت ظاہر ہو آپ کی فضیلت پتہ چلے اور آپ کی خصوصیت معلوم ہو اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! میں مغموم ہوں، اے جبرئیل امیں تکلیف میں ہوں۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام، ملک الموت اور ایک تیسرا فرشتہ بھی ہوا میں اترا جس کا نام اسماعیل تھا وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران تھا اور ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ہر فرشتہ دوسرے ستر ہزار فرشتوں پر سردار تھا۔ یہ سب فرشتے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے تھے۔ (اور سب ہوا میں موجود تھے۔ اندر صرف جبرئیل علیہ السلام داخل ہوئے تھے) حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سب پر نگران تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس آپ کی عزت، فضیلت اور خصوصیت کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ پاک آپ سے زیادہ جاننے کے باوجود آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس فرما رہے ہیں (آپ کی طبیعت کیسی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل امیں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اے جبرئیل امیں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر ملک الموت نے دروازے پر آکر اجازت مانگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ انہوں نے پہلے کسی آدمی سے اجازت مانگی اور نہ آئندہ مانگیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت ملک الموت اندر تشریف لائے اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد! اللہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اگر آپ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں گے تو میں قبض کروں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں تو میں چھوڑ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت کیا تم (میرے حکم پر) عمل کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے کہ آپ جو بھی مجھے حکم فرمائیں میں اس پر عمل کروں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو فرمایا: اللہ پاک آپ کی ملاقات کے خواہش مند ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو فرمایا: تم کو جو حکم ملا ہے کر گزرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا زمین پر آخری مرتبہ آنا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی اور (چیخ و پکار کی شکل میں) تعزیت آنا شروع ہوئی تو ایک غیبی شخص آیا جس کی آہٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کا وجود معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ پاک ہر مصیبت پر صبر دینے والا ہے، وہ ہر ہلاک ہونے والے کا جانشین دینے والا ہے۔ ہر فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو، اسی سے امید رکھو، مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔ پس تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن علی بن الحسین

کلام:۔۔۔۔۔۔ اس روایت کی سند میں عبداللہ بن میمون القداح ایک راوی ہے جس کو ابو حاتم وغیرہ نے متروک (ناقابل اعتبار) قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۹/۳۵۔

۱۸۸۲۶۔۔۔ ابو اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جن میں ابن نوفل بھی تھے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا: ایک سرخ جوڑے میں، جس میں قمیص نہیں تھی۔ اور آپ کی قبر میں لوگوں نے ایک

چادر کا ٹکڑا بچھا دیا گیا تھا۔ الکبیر للطبرانی

آخری وقت میں لب مبارک پر دعا

۱۸۸۲۷۔۔۔ عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے پاس موجود تھا۔ سکرۃ الموت (موت کی کیفیت) آپ پر طاری ہوتی جارہی تھی پھر میں نے آپ ﷺ کو پست آواز میں پڑھتے ہوئے سنا:

مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔

(اے اللہ! مجھے وقت موت کو شامل کردے ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی پھر افاقہ ہوتا تو یہی پڑھتے پھر (ایک مرتبہ) آپ نے فرمایا:

میں تم کو نماز کی وصیت کرتا ہوں، میں تم کو وصیت کرتا ہوں اپنے غلاموں کے ساتھ خیر خواہی کی۔

اس کے بعد آپ کی روح قبض کرلی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۸۲۸۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی قبر میں اترنے والے لوگ فضل، قثم، شقران غلام رسول اللہ ﷺ اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابونعیم

۱۸۸۲۹۔۔۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے۔ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی اسی مرض کی وجہ سے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ ہم آپ کے قریب آ بیٹھے ہوگئے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن میں حوض پر کھڑا ہوں گا۔ پھر فرمایا ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی تھی لیکن اس نے آخرت کو پسند کرلیا ہے۔ اس بات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور وہ رو پڑے، انہوں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ کے بدلے ہمارے ماں باپ ہماری جانیں اور ہمارے اموال حاضر ہیں۔

پھر حضور ﷺ نیچے اتر تشریف لے گئے اس کے بعد اس منبر پر قیامت تک نہیں کھڑے ہوں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۰۔۔۔ ابی ذویب ہذلی سے مروی ہے میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ میں چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں جیسے تمام حاجی اکٹھے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ رہے ہوں۔ میں نے کہا کیا ہوا؟ لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۸۸۳۱۔۔۔ ابوذویب ہذلی سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ ابن عبدالبر فی الاستیعاب

۱۸۸۳۲۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں پیغام بھیج کر بلوایا۔ میں پہنچا تو آپ سوئے ہوئے تھے میں آپ پر جھک گیا آپ نے ہاتھ اوپر اٹھا کر مجھے پیچھے سے چمٹا لیا۔ مسند ابی یعلی

۱۸۸۳۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مدینہ میں دو قبریں کھودنے والے تھے لیکن دونوں میں سے کسی ایک کا انتظار کیا گیا تو وہ شخص آگیا جو لحد والی قبر کھودتا تھا لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد والی قبر کھودی گئی۔ رواہ ابن جریر

۱۸۸۳۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات حضور ﷺ وفات ہوئے اس کی کوئی رات مجھ پر کبھی نہیں گذری۔ حضور ﷺ (بار بار) پوچھ رہے تھے۔ اے عائشہ! کیا فجر طلوع ہوگئی ہے۔ میں کہتی نہیں یا رسول اللہ! حتی کہ بلال نے صبح کی اذان دی اور پھر آئے اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نماز کا وقت ہوگیا ہے اللہ آپ پر رحم کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے پوچھا یہ کون

ہے؟ میں نے کہا بلال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ ابو الشیخ فی الاذان

۱۸۸۳۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ (بیماری وغیرہ سے) تعوذ فرمایا کرتے تھے:

اذھب الباس رب الناس، واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاء ك شفاء لا یغادر سقما

اے لوگوں کے رب تکلیف کو ختم فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی کی شفا نہیں بس ایسی شفا دے جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔

چنانچہ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر یہ کلمات پڑھنے لگی تو آپ نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑالیا اور فرمایا:

اللھم الحقنی بالرفیق الاعلی۔

اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (اچھے دوست) کے ساتھ ملادے (یعنی اپنا وصل عطا کر)۔

بس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۸۸۳۶۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جانکنی کے عالم میں تھے۔ آپ کے پاس پیالہ رکھا تھا جس میں پانی تھا۔ آپ اس میں (بار بار) ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرے پر مل رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللھم اعنی علی سکرات الموت۔

اے اللہ میری مدد فرما موت کی سختیوں پر۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئے تو یہ دعا فرمانے لگے:

اللھم اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلی۔

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے اعلیٰ دوست کے ساتھ ملادے۔

یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۸۸۳۸۔۔۔ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں بتایئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے، پھر بوجھل ہوگئے اور آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر ہوش میں آئے تو فرمایا: لگن (ٹب) میں میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل ارشاد کی۔ آپ ﷺ نے غسل کیا پھر بڑی مشقت کے ساتھ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہوگئے۔ پھر ہوش میں آئے اور فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا پھر آپ نے غسل فرمایا۔ پھر بڑی مشقت اور تکلیف کے ساتھ اٹھنے کی کوشش فرمائی اور پھر بے ہوش ہوگئے۔ پھر ہوش میں آکر فرمایا: میرے لیے پانی بھر دو۔ ہم نے بھر دیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور پھر اٹھنے کی کوشش میں بے ہوش ہوگئے۔ پھر ہوش میں آئے تو پوچھا: کیا میرے پیچھے سے لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! وہ آپ ہی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگ سرڈالے رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے کہ آپ آکر ان کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک قاصد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ نماز پڑھادیں۔ قاصد نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر تم نماز پڑھادو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ زیادہ حقدار ہیں۔ کیونکہ پیغام آپ کو ملا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر (اگلے روز) رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی تو ظہر کی نماز پڑھانے کے لیے حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان ان کے سہارے کے ساتھ نکلے۔ ان دونوں کو آپ نے فرمایا: مجھے ابوبکر کی دائیں طرف بٹھادو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سنی تو (نماز ہی میں) پیچھے کو ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ چنانچہ دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھادیا۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور آپ بیٹھے ہوئے ان کو نماز پڑھارہے تھے جبکہ پیچھے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

راوی عبید اللہ کہتے ہیں یہ سن کر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا:

۱۸۸۴۴ ـــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا:

اللهم اغفرلي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملادے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۵ ـــ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تو ام ایمن رونے لگیں ان کو کہا گیا: اے ام ایمن! تم کیوں روتی ہو؟ فرمایا: روتی ہوں اس بات پر کہ آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۶ ـــ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دفنانے اور پردہ کرنے میں تمام لوگوں میں صرف چار لوگوں نے کام انجام دیا علی، عباس، فضل اور حضور ﷺ کے غلام صالح۔ پس ان لوگوں نے آپ کے لیے لحد تیار کی اور آپ کے اوپر لحد کو کچی اینٹوں سے پاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

جنازہ پڑھنے کی کیفیت

۱۸۸۴۷ ـــ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ کو چارپائی پر لٹایا گیا۔ لوگ جماعت جماعت آپ کے پاس داخل ہورہے تھے نماز پڑھتے اور نکل جاتے۔ امامت کا منصب کوئی نہ انجام دیتا تھا۔ آپ پیر کے روز وفات فرما گئے اور منگل کے روز مدفون ہوئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۸ ـــ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہونے والے اور آپ کو غسل دینے والے حضرات علی، فضل اور اسامہ تھے۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے مرحب نے یا ابن ابی مرحب نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۴۹ ـــ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو حضور ﷺ کے ہاتھوں پر فتح فرمادیا اور ان میں بہت سوں کو قتل کر دیا تو زینب بنت الحارث یہودیہ نے جو مرحب یہودی کی بھتیجی تھی، نبی ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ کی۔ اور اس میں زہر ملادیا۔ اور جب اس کو خبر ملی کہ حضور ﷺ شانے اور دستیوں کا گوشت زیادہ پسند فرماتے ہیں تو اس نے ان اعضاء میں زہر خوب اچھی طرح ملادیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور بنی سلمہ کے بشر بن البراء بن معرور دونوں تشریف لائے تو اس عورت نے وہ بکری ہدیہ میں پیش کی۔ حضور ﷺ نے شانے اور دستیوں کو نوچ کر کھایا۔ جبکہ بشر نے دوسری ہڈی سے گوشت نوچ کر کھایا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے منہ میں موجود گوشت نگل لیا تو بشر نے بھی نگل لیا آپ ﷺ نے فرمایا بکری سے ہاتھ اٹھالو۔ بکری کا شانہ مجھے بتارہا ہے کہ مجھے اس میں دھوکہ دیا گیا ہے۔ بشر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی! میں نے وہ زہر اپنے لقمے میں محسوس کرلیا تھا لیکن مجھے تھوکنے سے یہ بات مانع ہوئی کہ آپ کے کھانے کو منغص (کرکرا) کردوں۔ جب آپ نے کھالی تو مجھے بھی آپ کی جان کے بعد اپنی جان کے ساتھ کوئی رغبت نہیں رہی۔ میری خواہش تھی کہ آپ اس کو نہ نگلتے۔ پھر بشر اپنی جگہ سے بھی نہ اٹھے تھے کہ ان کا رنگ سبز چادر کی طرح ہوگیا اور تکلیف نے ان کو دہرا کردیا۔ اور ان کو جس طرح کیا جاتا ہو جاتے تھے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے بعد تین سال زندہ رہے اور پھر اس زہر کی تکلیف میں آپ کو مرض الموت لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۰ ـــ ابن جریج حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگ داخل ہوتے اور نماز پڑھ کر نکل جاتے تھے پھر دوسرے لوگ داخل ہوتے۔ ابن جریج فرماتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھتے اور دعا کرتے تھے؟ فرمایا: نماز پڑھتے اور استغفار کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۱۸۸۵۱ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی قبر میں ایک سفید قطیفہ کی بنی ہوئی چادر بچھائی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۱۸۸۵۲ (مراسیل عبدالرحمن بن القاسم) عبدالرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: جس روز نبی ﷺ کی وفات ہوئی اس روز صبح کی نماز حضور ﷺ نے مسجد میں ادا فرمائی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور آپ ابوبکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آگے تھے لیکن اکثر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ابوبکر آگے تھے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری فرمالی تو فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے رسول اللہ کی پھوپھی! اور اے فاطمہ بنت محمد! عمل کرتی رہنا، میں اللہ سے تم کو کوئی چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج میں آپ کو افاقہ مند (صحت مند) دیکھ رہا ہوں۔ اور خارجہ کی بیٹی کا دن ہے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی۔ یہ سنح میں رہتی تھی جو مدینہ سے ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ بوجھل ہو گئے اور اسی دن وفات پاگئے۔ رواہ ابن جریر

۱۸۸۵۳ ابن معمر ابن قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی جانب سے آپ کی وفات کے بعد چند چیزیں ادا فرمائی تھیں جو معمولی معمولی تھیں ایک بڑا قرض پانچ سو درہم تھا۔

صاحب کتاب عبدالرزاق سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی؟ عبدالرزاق نے فرمایا: ہاں اور اگر یہ وصیت نہ بھی فرمائی ہوتی تو تب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کا قرض ادا فرما دیتے۔ عبدالرزاق فی الجامع

۱۸۸۵۴ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب غسل دینے والوں نے غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے جسم پر قمیص تھی۔ انہوں نے اتارنے کا ارادہ کیا تو گھر سے ایک (غیبی) آواز آئی کہ قمیص نہ اتارو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۵ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔ لوگ جماعت جماعت اندر جاتے نماز پڑھ کر واپس لوٹ جاتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

غسل کی کیفیت

۱۸۸۵۶ ... محمد بن علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نچلی جانب سے غسل دے رہے تھے فضل آپ کی کروٹ بدلتے ہوئے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے۔ فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے مجھے جلدی کرو میری شہ رگ ٹوٹی جارہی ہے۔ مجھے اپنے اوپر کوئی شئی اترتی محسوس ہو رہی ہے۔ فرمایا: حضور ﷺ کو سعد بن خیثمہ کے کنوئیں جو قباء میں تھا کے پانی سے غسل دیا گیا۔ اسی کنوئیں کو غرس کہا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۷ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بوجھل ہو گئے تو پوچھنے لگے میں کل کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا: فلاں بیوی کے پاس۔ پھر پوچھا پرسوں کہاں ہوں گا؟ لوگوں نے جواب دیا: فلاں بیوی کے پاس۔ تب آپ ﷺ کی بیویوں نے جانا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے انتظار میں ہیں لہٰذا سب بیویوں نے عرض کیا: ہم سب نے اپنے دن اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیئے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۸۵۸ عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ کے پاس آپ کی بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ وہ ناک کی دوا کوٹ رہی تھیں (چھینک لانے والی دوا کے لیے) حضور ﷺ نے فرمایا: گھر میں کوئی نہ رہے جس نے بھی مجھے دیکھا ہے کہ مجھے یہ دوائی جا رہی تھی۔ (بے ہوشی کی حالت میں اور اس نے منع نہیں کیا) یہ دوا اس کو دی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ عباس کے سوا سب کو میری قسم پوری کرنی ہے۔ رواہ ابن عساکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف ص (الصاد)

اس میں دو کتابیں ہیں۔

نماز.....روزہ

کتاب الصلوٰۃ.....از قسم الاقوال

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول.....نماز کی فضیلت اور اس کے وجوب کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....نماز کے وجوب کے بیان میں

۱۸۸۵۹ پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے میری امت پر فرض فرمائی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ سب سے پہلی چیز جو ان کے اعمال میں سے اٹھائی جائے گی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ اور سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں لوگوں سے باز پرس ہوگی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ جس شخص نے ان نمازوں میں کچھ نمازیں ضائع کی ہوں گی پروردگار فرمائیں گے دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔ اور دیکھو میرے بندے نے رمضان کے روزوں کو اگر ان میں سے کچھ روزے ضائع کیے ہیں تو دیکھو اس کے پاس نفلی روزے ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض روزوں کا نقصان پورا کردو۔ اور دیکھو میرے بندے کی زکوٰۃ کو اگر اس میں سے کچھ ضائع کیا ہے تو دیکھو میرے بندے کے پاس نفلی صدقات ہیں ان کے ساتھ تم اس کے فرض صدقہ (زکوٰۃ) کی کمی کو پورا کردو۔ پس یوں نفلی عبادات کے ساتھ اللہ کے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ یہ محض خدا کی رحمت اور اس کے عدل کے طفیل ہوگا۔ پھر اگر زائد کوئی عبادت بچ جائے گی تو اس زائد عبادت کو بندے کے میزان میں رکھ دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہوجا۔ اگر (فرض میں کمی کے ساتھ) نفلی عبادات بھی نہیں ہیں تو زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کو حکم دیا جائے گا وہ اس کو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۰ پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے فرض فرمائی ہیں، جو اچھی طرح وضو کرے، ان نمازوں کو ان کے پورے وقت پر پڑھے، رکوع (و سجدے) اور خشوع خضوع سے پورا پورا ادا کرے اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔ اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں، اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۱ پانچ نمازیں اللہ پاک نے بندوں پر فرض فرمائی ہیں۔ جو ان کو لے کر آئے گا اور ان کو ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ کو نہ چھوڑا ہوگا تو اللہ کے

پاس اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ اور جو ان کو اسی طرح نہیں ادا کرے گا تو اس کے لیے اللہ کے پاس کوئی عہد نہیں اگر چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو جنت میں داخل کردے گا۔ مالک، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۸۶۲ یہ پانچ نمازیں ہیں جس نے ان کی محافظت کی یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ جس نے ان کی محافظت نہیں کی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا نہ برہان ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ... عن ابن عمرو

۱۸۸۶۳ نماز کی حفاظت کرو اور اپنے غلاموں کا خیال کرو، نماز کی حفاظت کرو اور اپنے غلاموں کا خیال کرو۔ مسند احمد، بیہقی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی جانکنی کے وقت ارشاد فرمائے تھے۔

۱۸۸۶۴ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اپنے غلام باندیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ دو کمزوروں (اور بے سہارا) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، بیوہ عورت اور یتیم بچہ۔

۱۸۸۶۵ قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو تمام اعمال خراب ہوجائیں گے۔ الاوسط للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۶ قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب کتاب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہے۔ نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۷ سب سے پہلی چیز جس کا قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ کامل نکلی تو اس کے لیے نماز کامل لکھ دی جائے گی اور اگر وہ کامل نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرمائیں گے: دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل (نمازیں) ہیں ان کے ساتھ اس کی کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوۃ کا حساب ہوگا پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن تمیم الداری

آدمی اور کفر کے درمیان فرق

۱۸۸۶۸ آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۹ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷۰ اسلام کا جھنڈا نماز ہے۔ جس نے اس کے لیے اپنے دل کو فارغ کرلیا اور اس کی حدود، وقت اور سنتوں کی رعایت کرتے ہوئے اس کی حفاظت کی وہ مؤمن ہے۔ التاریخ للخطیب، ابن النجار عن ابی سعید

۱۸۸۷۱ وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے بیچ ہے وہ نماز ہے۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۲ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اے محمد!) میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس یہ عہد کرلیا ہے کہ جو ان نمازوں کی ان کے وقت پر پڑھنے کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے۔ ابن ماجۃ عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں ضبارہ اور دوید بن نافع کی وجہ سے نظر ہے۔

الاکمال

۱۸۸۸۳. سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اس کے بعد تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

۱۸۸۸۴ سب سے پہلے آدمی سے اس کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن عبدالجلیل بن عطیۃ مرسلاً

۱۸۸۸۵ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو کامل نماز لکھ دی جائے گی۔ اگر پوری نہ نکلی تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کو فرمائیں گے: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل نماز ہیں؟ ان کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا کردو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور پھر تمام اعمال کا بھی اسی طرح حساب کتاب ہوگا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، الدارمی، ابن قانع، بخاری، مسلم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن تمیم الداری، مصنف ابن ابی شیبۃ، مسند احمد عن رجل من الصحابۃ

۱۸۸۸۶ سب سے پہلے بندے سے نماز کے بارے میں باز پرس ہوگی اس کی نماز دیکھی جائے گی اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۸۷. قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اگر اس کی نماز پوری نکلی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۸۸. سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کی باز پرس ہوگی اگر وہ درست نکلی تو اس کے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز خراب نکلی تو تمام اعمال خراب ہوں گے۔ پھر پروردگار فرمائے گا: دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہیں تو ان کے ساتھ اس کے فرضوں کو پورا کردو۔ پھر دوسرے فرائض بھی اسی طرح اللہ کی رحمت اور مہربانی سے (پورے) کیے جائیں گے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وھو حسن

دوسری فصل...... نماز کی فضیلت کے بیان میں

۱۸۸۸۹ نماز دین کا ستون ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۰ نماز دین (کے خیمے) کی لکڑی ہے۔ ابونعیم الفضل بن دکین فی الصلوۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۱ نماز دین کا ستون ہے، جہاد عمل کی کوہان (بلندی) ہے اور زکوٰۃ بیچ (دین) کی علامت ہے۔ مسند الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۲ نماز میزان (ترازو) ہے۔ جس نے اس کو پورا کیا اس کی میزان بھر گئی۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۳ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اللہ کے لیے محبت رکھنا اور نیک عمل میں (ایک دوسرے سے) ادا رکھنا شیطان کی جڑ اکھیڑ دیتا ہے، جب تم یہ اعمال کرو گے تو شیطان تم سے اتنا دور ہو جائے گا جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے۔

مسند الفردوس الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۴. پانچ فرض نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ جب کہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۵ پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات میں گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر سے اجتناب برتا جائے اور جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین ایام۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:... جمعہ پڑھنے کے بعد آئندہ جمعہ پڑھنا درمیان ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور مہینے میں تین روزے رکھنا پورے ماہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۸۸۹۶ اللہ سے ڈرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

ترمذی حسن صحیح۔

۱۸۸۹۷ تمام اعمال میں اللہ کو محبوب ترین عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے، پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۸ ۔ جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتے ہیں تو اہل مساجد کی طرف دیکھ کر عذاب ہٹا دیتے ہیں۔

الکامل لابن عدی، الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹۹ جان لے! جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عوض تیرا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ اور ایک خطا مٹا دیتے ہیں۔ مسند احمد، ابویعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۰ سب سے افضل عمل نماز کو پہلے وقت میں پڑھنا ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ام فروۃ

۱۸۹۰۱ اعمال میں سب سے افضل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے، والدین کے ساتھ نیکی برتنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۲ افضل ترین عمل نماز اور مجلس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا نہیں رہتا مگر ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ بات چیت کرے یا اٹھ کھڑا ہو۔ القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۳ سجدوں کی کثرت کرو۔ بے شک کوئی مسلمان ایک بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔ ابن سعد، مسند احمد عن ابی فاطمۃ

۱۸۹۰۴ ۔ اللہ تعالیٰ جب آسمان سے زمین والوں پر کوئی عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب مساجد آباد کرنے والوں سے پھیر دیتا ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

نماز کے وقت اللہ کی توجہ

۱۸۹۰۵ بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتے ہیں (اور اس وقت تک توجہ عنایت فرماتے ہیں) جب تک وہ نماز پوری نہ کرے یا نماز میں کوئی بری حرکت نہ کرے۔ ابن ماجۃ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۶ نماز، روزہ اور ذکر (اللہ) راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

ابوداؤد عن معاذ رضی اللہ عنہ بن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: اس روایت کی سند میں زبان بن فائد (مختلف کلام) ہے جو ابن المعین کے نزدیک ضعیف ہے۔

۱۸۹۰۷ نماز مومن کی قربانی ہے۔ الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۸ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ اس کے سر اور کاندھے پر لا دیئے جاتے ہیں جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۰۹ نماز پنج وقتہ متفق ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

۱۸۹۱۰ ہر نماز اپنے سے پہلی کے گناہ ختم کردیتی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۱ آگ ابن آدم کے ہر عضو کو کھا سکتی ہے سوائے سجدہ کے نشان کے۔ اللہ نے آگ پر حرام کردیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔

ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۲ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۳ مجھے تمہاری دنیا میں سے (اپنی) عورتیں اور خوشبو محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، نسائی، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۴ نماز کے بعد اسی طرح دوسری نماز ادا کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو عمل نہ کیا جائے علیین میں لکھا جاتا ہے۔

ابوداؤد عن ابی امامۃ

۱۸۹۱۵ نماز مؤمن کا نور ہے۔ القضاعی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۶ نماز بہترین موضوع ہے جو اس میں کثرت کرسکتا ہو وہ کرے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۷ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ القضاعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۸ نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے۔ جس نے نماز پڑھی اور ہاتھ بلند کیے تو یہ نماز لولی لنگڑی ہے مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح فرمایا ہے کہ ہر اشارہ کے بدلے ایک درجہ اور ایک نیکی ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۱۹ جو نماز کو لازم پکڑے یہ جہاد سے افضل ہے اور معاصی چھوڑنا یہ ہجرت سے افضل ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۰ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے۔ اور بندہ جو سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ بندہ جب کہتا ہے الرحمن الرحیم بندے نے میری تعریف کی۔ بندہ جب کہتا ہے مالک یوم الدین، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور بندے کے درمیان (مشترک) ہے اور (آگے) بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کے لیے ہے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۱ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو نماز محبوب کی گئی ہے جس قدر چاہیں پڑھیں۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۲ ہر قدم جو نمازی نماز کی طرف اٹھاتا ہے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۳ نمازی کے لیے تین خصلتیں ہیں۔ نیکی آسمان کی بلندی سے اس کے سر کی مانگ پر گرتی ہے۔ ملائکہ اس کو قدموں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور ایک منادی اس کو ندا دیتا ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہو جائے کہ کون اس سے سرگوشی کررہا ہے تو نماز سے نہ نکلے۔

محمد بن نصر فی الصلوۃ عن الحسن مرسلاً

۱۸۹۲۴ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر چھڑکی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے جب رکوع کرتا ہے تو رحمت اس پر بلند ہوجاتی ہے حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے پس اب سوال کرے اور (قبولیت کی) امید رکھے۔

السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلاً

فجر اور عصر کی اہمیت

۱۸۹۲۵ وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا جو طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز پڑھے۔ (یعنی فجر اور عصر کی نماز)۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی عمارۃ بن رویبۃ عن ابیہ

۱۸۹۲۶ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز کا وقت ہو جائے اور وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع کے ساتھ رکوع کرے تو وہ اس کے لیے پچھلے گناہوں سے معافی کا سبب بن جاتا ہے جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ زندگی بھر کا حکم رہتا ہے۔ مسلم عن عثمان

۱۸۹۲۷ جب بھی دو محافظ فرشتے کسی بندے کی دو نمازیں لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہوتے ہیں اللہ پاک ان کو فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی دونوں نمازوں کے درمیان اس سے ہونے والے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۸ کوئی حالت بندے کی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ خدا اپنے بندے کو سجدے میں دیکھے اور اس کا چہرہ مٹی میں آلود ہو رہا ہو۔ الاوسط للطبرانی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۹ ہر صبح و شام زمین کے حصے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اے پڑوسن! کیا تیرے اوپر کسی نیک بندے کا گذر ہوا ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا تجھ پر اللہ کا ذکر کیا ہو۔ اگر وہاں کہتی ہے ہاں تو پوچھنے والی پڑوسن اس کے لیے اپنے اوپر فضیلت و برتری محسوس کرتی ہے۔

الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۰ جو بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۱ پانچ وقت نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر بہتی پانی کی جاری نہر کی سی ہے جو اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ وہ پانی اس کے جسم پر کوئی گندگی نہیں چھوڑتا۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۲ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی ہے۔ مسلم، مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۳ بندہ جب تک نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۴ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے سجدے کی زمین کو پیشانی کے نیچے سے لے کر ساتویں زمین تک پاک کر دیتے ہیں۔

الاوسط عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

اللہ تعالیٰ کا قرب سجدہ میں

۱۸۹۳۵ بندہ خدا سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۶ نماز کی انتظار میں بیٹھا شخص نماز ہی میں مشغول ہے۔ بندہ اسی وقت سے نمازیوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب وہ نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے حتیٰ کہ واپس ہو۔ ابن حبان عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۷ ہر شے کی پاکی و صفائی ہے، ایمان کی پاکی اور صفائی نماز ہے اور نماز کی پاکی اور صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۸ یہ ٹھیک ہے کہ تم جہاد میں نہ جاؤ اور تم سے پاس زکوٰۃ کا عشر لینے والے سرکاری تنخواہ سے نہ آئیں لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں رکوع نہ ہو۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عثمان بن ابی العاص

۱۸۹۳۹ کوئی بندہ نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس نماز اور دوسری نماز کے دوران ہونے والے گناہ

معاف کر دیے جاتے ہیں۔ نسائی، ابن حبان عن عثمان

۱۸۹۲۰ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ لہٰذا سجدے کثرت کے ساتھ کرو۔ الکبیر للطبرانی، الضعفاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۸۹۲۱ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل اور چہرے کے ساتھ ان میں حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۲۲ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ نماز میں پوری طرح حاضر رہے مگر اس کے لیے جنت واجب کر دی جاتی ہے اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۲۳ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت بغیر بھول چوک کے پڑھیں اللہ پاک اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن زید بن خالد الجہنی

۱۸۹۲۴ ملائکہ تم میں سے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو یا اٹھ نہ جائے۔

اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرمائے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۵ جب کوئی مصیبت آسمان سے اترتی ہے تو مساجد کو آباد کرنے والے سے ہٹا دی جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۶ اے بلال! نماز قائم کرو اور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچاؤ۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رجل

۱۸۹۲۷ رات اور دن کے ملائکہ تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ جو رات گزارتے ہیں وہ (آسمان پر) چڑھتے ہیں۔ پروردگار ان سے زیادہ جاننے والا ہے، پھر بھی ان سے سوال کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں جب ہم ان کو چھوڑ کر آئے تب بھی وہ (فجر) کی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تھے تو وہ (عصر) کی نماز پڑھ رہے تھے۔

بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲۸ تمہارا رب اس چرواہے پر فخر و تعجب کرتا ہے جو بکریوں کو چراتا ہو پہاڑ کی چوٹی پر جاتا ہے اور پھر وہاں اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ تب اللہ عزوجل فرماتے ہیں: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو یہ اذان دے کر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کی بخشش کر دی اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۲۹ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی ان کے اندر اپنے آپ سے باتیں نہیں کیں تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۰ جس نے (میرے) اس وضو کے مثل وضو کیا پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور (گناہ معاف ہونے کی وجہ سے) دھوکہ میں نہ پڑو۔ بخاری، ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۱ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور دل میں ادھر ادھر کے خیالات نہ لایا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ نسائی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۳۲ جس نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا محض نماز ہی کے لیے نکلا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

نماز میں گناہوں کا مٹنا

۱۸۹۵۳　جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز کے لیے چل پڑا اور لوگوں کے ساتھ (با جماعت) نماز پڑھی تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۴　جب آدمی نماز کے لیے پاکیزگی اختیار کرتا ہے پھر نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو عمل لکھنے والا فرشتہ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا عاجزی اور فرمانبرداری کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہونے والا ہے نماز کی جب گھر سے نکلتا ہے تو اس کو مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ (گھر) واپس آ جائے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عقبۃ بن عامر

۱۸۹۵۵　جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکلے اور جب کبھی دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور جب کبھی بایاں قدم نیچے رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے اس سے ایک برائی مٹا دیتا ہے۔ کبھی جو چاہے۔ (مسجد کے) قریب ہو جائے یا دور ہو جائے پھر اگر وہ مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر مسجد میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کچھ نماز پڑھی جا چکی ہے اور کچھ باقی ہے تو باقی جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور جو باقی رہ گئی بعد میں پوری کرلے۔ پھر اگر مسجد میں آئے اور نمازی نماز پڑھ چکے ہوں تو اپنی نماز پوری کرلے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن رجل من الانصار

۱۸۹۵۶　سب سے افضل عمل نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا ہے۔ پھر والدین کے ساتھ نیکی اور پھر لوگوں کو سلام کرنا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۷　پنج وقتہ نماز گناہوں کو یوں مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی میل کچیل کو مٹا دیتا ہے۔ محمد بن نصر عن عثمان

۱۸۹۵۸　کوئی مسلمان طہارت حاصل کرتا ہے اور مکمل طہارت حاصل کرتا ہے جو اللہ پاک نے اس پر لکھ دی ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۵۹　جس نے وضو مکمل کیا جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔

مسند، نسائی، ابن ماجۃ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۰　جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ہر ایک قدم ایک خطا کو معاف کرتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۱　جو اپنے گھر سے طہارت حاصل کر کے فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کا اجر احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلا اور اس کا مقصد صرف یہی تھا تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد نماز جبکہ دونوں کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی امامۃ

کلام:...... علامہ منذری فرماتے ہیں اس حدیث کا ایک راوی قاسم ابو عبدالرحمن ہے جس میں کچھ کلام ہے۔ عون المعبود ۲/۱۹۳۔

۱۸۹۶۲　جس نے نماز پڑھی اور نماز کے انتظار میں بیٹھ گیا تو وہ مسلسل نماز میں ہے تاوقتیکہ دوسری نماز آ جائے جس کا انتظار ہے۔

نسائی، الضعفاء للعقیلی عبد اللہ بن سلام وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۳　کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ بخاری، مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۴　بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۵ بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔ اس کو گھر واپس آنے سے صرف نماز ہی روکے رکھتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۶۶ خوشخبری ہو، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان سے دروازہ کھول دیا ہے اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے کہ دیکھو میرے بندوں نے ایک فرض ادا کر لیا اور دوسرے فرض کے منتظر ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن عمرو

نماز کے فضائل ..... از الاکمال

۱۸۹۶۷ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں اور پروردگار کے اور اس کے بیچ سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہے جب تک کہ وہ ناک کی رینٹ صاف نہ کرے یا کھانسے نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۱۸۹۶۸ بندہ مومن جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھ دیے جاتے ہیں پس وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ سب گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجور کے خوشے دائیں بائیں گر جاتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن سلمان، الجامع لعبد الرزاق عن سلمان موقوفا

کلام اس روایت کو علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۲/۳۰۰ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ اس میں ابان بن ابی عیاش ایک راوی ہے جس کو شعبہ اور احمد وغیرہما نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۹۶۹ مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اکٹھے ہو جاتے ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام: علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں ۱/۳۰۰ پر نقل فرمایا کہ اس میں اشعث بن اشعث سدانی (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۱۸۹۷۰ نمازی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو بیٹھا اور مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے، قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۱ جس نے نماز پر محافظت کی نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور اور برہان ہوگی۔ اور اس کی نجات کا ذریعہ ہوگی۔ اور جس نے نماز پر محافظت نہیں کی اس کے لیے کوئی نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ کوئی نجات کا سبب۔ اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

۱۸۹۷۲ دین میں نماز کا مقام ایسا ہے جیسے بدن میں سر کا مقام۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۳ آدمی کی نماز اس کے دل میں نور پیدا کرتی ہے پس تم میں سے جو چاہے اپنے دل کو (زیادہ سے زیادہ) منور کرلے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۴ بے شک مسلمان بندہ جب اللہ عزوجل کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (خزاں کے موسم میں)۔ مسند احمد، الرویانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۵ مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۷۶ زمین کے جس ٹکڑے پر نماز کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے وہ قطعہ زمین اپنے ارد گرد کے زمینی حصوں پر فخر کرتا ہے ساتوں زمینوں تک۔

ہے جس طرح پانی میل کچیل کو دھو دیتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجة، الشافعی، مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۴ــــ پانچ فرض نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے دروازے پر کوئی میٹھے پانی کی گہری نہر جاری ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ (تو اسی طرح پنج وقتہ نمازی پر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا)۔

الرامھرزی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۵ــــ پانچ (فرض) نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر جاری نہر، جس سے وہ ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو۔

الرامھرزی عن جابر رضی اللہ عنہ

فرض نمازوں سے گناہ معاف ہونا

۱۹۰۲۶ــــ پانچ نمازوں کی مثال کسی کے دروازے پر جاری نہر کی سی ہے جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہے گا؟

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۷ــــ پانچ فرض نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور دکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ اور وہ دکان میں کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو اور وہ گھر واپسی کے دوران ہر نہر پر غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ اسی طرح پانچ فرض نمازوں کا حال ہے جب بھی نمازی سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے پھر وہ نماز پڑھ کر دعا استغفار کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۸ــــ پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کے گھر اور کارخانے کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہوں۔ جب وہ اپنے کارخانے جاتا ہو تو کام کاج کرتا ہو جس کی وجہ سے اس کے بدن پر میل کچیل جمع ہو جاتا ہو پھر واپسی میں وہ جب بھی کسی نہر کے پاس سے گذرتا ہو تو غسل کرتا ہو تو کیا پھر بھی اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ اسی طرح نمازوں کا حال ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے تو وہ نمازیں پڑھ کر استغفار کرتا ہو تو اس سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۲۹ــــ کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے تمہارا پروردگار عزوجل فرماتا ہے: جس نے اپنے وقت پر نماز پڑھی، اس پر محافظت کی، اس کو ہلکا و بے وقعت سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اس کے لیے میرا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر اس نے وقت پر نماز نہیں پڑھی، نہ اس کی حفاظت کی بلکہ نماز کو بے وقعت سمجھ کر اس کو ضائع کیا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں اگر میں چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو مغفرت کر دوں گا۔ الاوسط للطبرانی عن کعب بن عجرة

۱۹۰۳۰ــــ کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی حفاظت کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر یہ وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی حفاظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھا پس اس کے لیے مجھ پر کوئی وعدہ نہیں اگر چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو مغفرت کردوں گا۔ الاوسط عن کعب بن عجرة

۱۹۰۳۱ــــ جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے: جس نے نمازوں کو وقت پر پڑھا، ان کی محافظت کی اور ان کے حق کو ہلکا سمجھ کر ان کو ضائع نہیں کیا تو اس کے لیے مجھ پر عہد ہے (اور لازم ہے) کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں۔ اور جس نے ان نمازوں کو اپنے وقت پر نہیں پڑھا، ان کی محافظت نہیں کی اور ان کو ہلکا سمجھ کر ضائع کر دیا تو اس کے لیے مجھ پر کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر چاہوں گا تو بخش دوں گا ورنہ عذاب دوں گا۔

الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن کعب بن عجرة

کلام: ... اس میں ایک راوی یزید بن قتیبہ (متکلم فیہ) ہے مجمع ۱/۳۰۲۔

۱۹۰۳۲ کیا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار عزوجل کیا فرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم! کوئی بندہ ان نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھے گا مگر میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس نے ان کو غیر وقت میں پڑھا تو اگر میں چاہوں گا اس پر رحم کروں گا اور چاہوں گا تو عذاب میں گرفتار کروں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۳ جو شخص قیامت کے روز ان پانچ نمازوں کو اس طرح لایا کہ ان کے وضو، ان کے اوقات، ان کے رکوع اور ان کے سجدوں کی رعایت برتی اور ان میں کسی چیز کو ان کا حق ادا کرنے میں کمی نہ کی ہو تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ دے اور جو اس حال میں آیا کہ ان نمازوں میں کوئی کمی کی اور غفلت کا شکار ہوا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو رحم فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو عذاب دے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۴ جو شخص پانچ نمازیں کامل مکمل لے کر آیا اور ان کے حقوق میں کوئی کمی کوتاہی نہ کی تو اللہ کے ہاں اس کے لیے یہ عہد ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جو ان نمازوں کو اس حال میں لایا کہ ان کے حقوق میں غفلت برتی تب اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے گا رحم فرمادے گا اور چاہے گا اس کو عذاب دے گا۔ ابن حبان عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۳۵ جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور اچھی طرح مکمل پڑھیں اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا تو وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اور اللہ کا اس کے لیے یہ وعدہ ہوگا کہ اس کو عذاب نہ کرے۔ اور جس نے ان نمازوں کو پڑھا ہی نہیں یا ان کو صحیح طرح ادا نہ کیا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اللہ کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہ ہوگا اگر چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب کرے گا۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نمازی کا عذاب سے محفوظ ہونا

۱۹۰۳۶ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرے بندے کے لیے مجھ پر لازم عہد ہے کہ اگر وہ وقت پر نماز پڑھے گا تو میں اس کو عذاب نہ دوں گا اور بغیر حساب کے اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۰۳۷ اللہ نے بندوں پر پانچ نمازیں لکھی ہیں جو ان کو پڑھے اور ان کا حق ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کے ہاں یہ عہد ہوگا کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اور جو ان کو اس طرح لے کر آیا کہ ان کو ہلکا سمجھ کر ان کا حق ضائع کردیا تو اللہ کے ہاں اس کے لیے کوئی عہد نہ ہوگا اگر چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو رحم کرے۔ محمد بن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۸ اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی افضل چیز فرض نہیں فرمائی۔ اگر کوئی شی ان دونوں سے افضل ہوتی تو اللہ پاک اس کو ملائکہ پر فرض فرماتے۔ کیونکہ ان فرشتوں میں سے کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدے میں۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۰۳۹ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو فرض نماز کا وقت آجائے پھر وہ کھڑا ہو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے اور اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ پاک اس نماز کو اس سے پچھلی نماز کے درمیان گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

مسند حمید، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۰ جس نے فرض کو ادا کیا اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مقبول دعا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۱ جس نے (پانچ فرض) نمازیں ادا کیں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ الحاکم فی تاریخہ، والشیرازی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۴۲ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز ادا کی تو اس کے فجر اور ظہر کے درمیان کے تمام گناہ معاف ہو جائیں

گے۔ پھر عصر کی نماز ادا کی تو اس کے ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر مغرب کی نماز ادا کی تو عصر سے مغرب تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے پھر عشاء کی نماز ادا کی تو مغرب سے عشاء کے درمیانی گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پھر شاید وہ رات بسر کرے اور لوٹ پوٹ ہوتا رہے۔ (اور اگر تہجد بھی پڑھے تو کیا ہی کہنا) پھر کھڑا ہو وضو کرے اور صبح کی نماز پڑھے تو اس کے عشاء سے فجر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہی ہیں وہ نیکیاں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ان الحسنات یذھبن السیئات. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) کیا ہیں؟ فرمایا: وہ تو لا الٰہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمد للہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

١٩٠٤٣۔۔۔ تم لوگ گناہ کماتے رہتے ہو۔ پھر جب فجر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھو ڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم ظہر کی نماز پڑھتے ہو تو ان کو دھو ڈالتے ہو۔ پھر گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عصر کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھو ڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم مغرب کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھو ڈالتے ہو پھر تم گناہ کماتے رہتے ہو کماتے رہتے ہو جب تم عشاء کی نماز پڑھتے ہو ان کو دھو ڈالتے ہو پھر تم سو جاتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ بیدار ہو جاتے ہو۔

الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

١٩٠٤٤۔۔۔ ہر نماز کے وقت ایک منادی ندا دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی جانوں پر جو آگ تم نے بھڑکا رکھی ہے اس کو بجھاؤ۔ پس لوگ اٹھتے ہیں پاکی حاصل کرتے ہیں تو ان کی خطائیں ان کی آنکھوں سے گر جاتی ہیں پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیانی گناہوں سے بخشش کر دی جاتی ہے۔ پھر ان پر (دوبارہ ان کے گناہ کرنے کی وجہ سے آگ جلا دی جاتی ہے) پس جب ظہر کی نماز کا وقت ہوتا ہے وہ فرشتہ آواز دیتا ہے: اے بنی آدم! اٹھو اور بجھاؤ وہ آگ جو تم نے اپنی جانوں پر جلا رکھی ہے پھر وہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور پاکی حاصل کر کے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ پس جب عصر کا وقت ہوتا ہے تب بھی یہی ہوتا ہے پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے پھر لوگ سو جاتے ہیں پس پھر کچھ لوگ تاریکی کو غنیمت سمجھ کر خیر کے کام کرتے ہیں اور کچھ لوگ تاریکی کا موقع دیکھ کر برے کاموں کی طرف چل دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

١٩٠٤٥۔۔۔ جب بھی کسی نماز کا وقت ہوتا ہے ملائکہ یہ آواز دیتے ہیں: اے بنی آدم! اٹھو اور جس آگ کو تم نے اپنے گناہوں کی بدولت اپنی جانوں پر جلا لیا ہے اس کو نماز کے ساتھ بجھاؤ۔ ابن النجار عن نضلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

١٩٠٤٦۔۔۔ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح مکمل وضو کیا اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا، سر اور کانوں پر مسح کیا اور (پاؤں دھو کر) فرض نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو اللہ پاک اس کے وہ گناہ جو اس ان چلنے سے ہوئے ہوں، وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیے ہوں، وہ گناہ جن کو اس کے کانوں نے کیا ہو، وہ گناہ جن کو اس کی آنکھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں اللہ پاک سب کے سب بخش دیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

١٩٠٤٧۔۔۔ جس نے ان فرض نمازوں پر محافظت کی اس کو غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے کسی رات میں سو آیات تلاوت کر لیں اس کو عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٩٠٤٨۔۔۔ جس نے فرض نمازوں پر پابندی کی وہ غافلوں میں سے نہ ہوگا اور جس نے ایک رات میں تین آیات پڑھ لیں اس کو قانتین (فرماں برداروں) میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور عن جبیر بن نفیر مرسلاً

١٩٠٤٩۔۔۔ جس نے پانچ نمازیں ادا کیں وہ غافلین میں سے نہیں ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

١٩٠٥٠۔۔۔ جس نے پانچ نمازیں پڑھیں اور ان کے رکوع سجدے مکمل ادا کیے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت کر دے خواہ وہ راہ خدا میں ہجرت کرے یا اس زمین میں متوطن رہے جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے۔

مسند احمد، محمد بن نصر عن معاذ رضی اللہ عنہ

نمازی جنت میں داخل ہوگا

۱۹۰۵۱... جس نے ان پانچ فرض نمازوں پر اس طرح پابندی کی کہ ان کے رکوع، ان کے سجدے، ان کے وضو اور ان کے اوقات کا بھرپور خیال رکھا اور یہ جانا کہ یہ اللہ کی طرف سے اس کا مجھ پر حق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر آگ حرام ہوجائے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، عن نعیم، شعب الایمان للبیہقی عن حنظلہ بن ربیع الکاتب

۱۹۰۵۲... جس نے ان نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھا، اچھی طرح کامل وضو کیا، ان کے قیام، رکوع اور سجود کو خشوع وخضوع کے ساتھ مکمل کیا۔ تو وہ نماز سفید کپڑے کی طرح نکل کر جاتی ہے اور یہ دعا دیتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے اور جس نے ان نمازوں کو ان کا وقت نکال کر پڑھا، وضو بھی اچھی طرح نہ کیا اور نہ نماز میں خشوع کا اہتمام کیا اور رکوع وسجدے بھی پورے نہیں ادا کیے تو وہ نماز ایک سیاہ کپڑے کی مانند نکل کر جاتی ہے اور یہ کہتی ہوئی جاتی ہے: اللہ تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا، حتیٰ کہ وہ ابھی راستے میں ہوتی ہے اور اس کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۳... جس نے وضو کیا اور اعضائے وضو کو اچھی طرح دھویا (اور سر کا مسح کیا) پھر نماز کے لیے کھڑا ہوگیا ان کے رکوع وسجود کو مکمل کیا اور قرأت بھی مکمل کی تو وہ نماز کہتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس طرح کہ وہ مکمل نور اور روشن چمکدار ہوتی ہے۔ اس کے لیے آسمان کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ پاک کے پاس جا کر اپنے نمازی کے لیے سفارش کرتی ہے۔ اور جب نمازی رکوع وسجدوں کو پورا نہیں کرتا اور قرأت بھی ٹھیک ادا نہیں کرتا تو وہ نماز اس کو یہ بددعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو تاریک اور سیاہ شکل میں ہوتی ہے لہٰذا اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پرانے اور بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

نماز نمازی کو دعا دیتی ہے

۱۹۰۵۴... بندہ جب نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، اس کے رکوع اور سجدے بھی مکمل ادا کرتا ہے تو نماز اس کو یہ دعا دیتی ہے: اللہ تیری بھی یونہی حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے اور اگر وہ نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے رکوع اور سجدے بھی مکمل نہیں کرتا تو نماز اس کو کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر وہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۵... بندہ جب وضو کرتا ہے اور وہ بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے رکوع اور سجدوں کو بھی مکمل ادا کرتا ہے اور قرأت بھی اچھی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز اس کو دعا دیتی ہے: اللہ تجھے بھی آباد رکھے جس طرح تو نے مجھے آباد کیا۔ پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور وہ نورانی روشن چمکدار ہوتی ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جب بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا اور رکوع سجدے اور قرأت بھی صحیح طرح ادا نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے: اللہ تجھے بھی یونہی برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو سیاہ اور بدہیئت ہوجاتی ہے۔ لہٰذا آسمان کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ

کر اس کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۰۵۶ ۔۔۔ فرض نماز سے فرض نماز تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ ماہ صیام سے ماہ صیام تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج سے حج تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لیے بغیر شوہر یا ذی محرم کے حج کرنا جائز نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔۔۔ اس روایت کی سند میں مفضل بن صدقہ متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔ علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مجمع الزوائد میں ۳۰۰/۱ پر ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۵۷ ۔۔۔ فرض نماز پہلے والی نماز تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ جمعہ پہلے والے ہفتے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے مہینہ مہینہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ سوائے تین گناہوں کے: شرک باللہ، ترک سنت اور طے شدہ معاہدے کو توڑنا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! شرک باللہ کو تو ہم جانتے ہیں لیکن ترک سنت اور معاہدہ کو توڑنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: معاہدہ کو توڑنے سے مراد ہے کہ تم قسم کے ساتھ کسی کی بیعت کرو پھر اس کی مخالفت کرو اور تلوار لے کر اس کے ساتھ قتال کرو۔ اور ترک سنت جماعت سے نکل جانا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۵۸ ۔۔۔ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔

ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔۔۔ اس روایت میں خلیل بن زکریا متروک اور کذاب ہے۔ مجمع الزوائد ۳۰۰/۱۔

۱۹۰۵۹ ۔۔۔ پانچ نمازیں ہیں ان کے ساتھ اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ محمد بن نصر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۰ ۔۔۔ پانچ نمازیں ہیں جو ان پر محافظت کرے گا یہ نمازیں اس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب ہوں گی۔ اور جو ان پر محافظت نہ کرے قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا اور نہ برہان اور نہ اس کی نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان، ابی بن خلف اور قارون کے ساتھ ہوگا۔ محمد بن نصر عن ابن عمرو

۱۹۰۶۱ ۔۔۔ شیطان مومن سے اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے جب تک پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتا رہتا ہے لیکن جب ان کو ضائع کر دیتا ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور وہ اس کو بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے اور اس میں لالچ کر لیتا ہے۔

ابونعیم، ابوبکر محمد بن الحسین البخاری فی امالیہ، الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۲ ۔۔۔ روئے زمین پر کوئی ایسا مسلمان نہیں جو فرض نماز کے لیے وضو کرے اور اچھی طرح کامل وضو کرے مگر اس کے لیے اس دن کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جن کی طرف وہ چل کر گیا ہو یا ان گناہوں کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو یا اس کی آنکھوں نے کیا ہو یا اس کے کانوں نے کیا ہو یا اس کی زبان نے کیا ہو یا وہ گناہ اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ ابن عساکر، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۳ ۔۔۔ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔ الدارمی، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۴ ۔۔۔ جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ہاتھ دھوئے تو اس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، جب کلی کی تو اس کے گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں، جب ناک صاف کی تو اس کے گناہ ناک سے بھی نکل جاتے ہیں۔ بس اسی طرح گناہ نکلتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ پاؤں دھوتا ہے (اور پاؤں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں) پھر وہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو (مقبول اور) گناہوں سے پاک حج کا ثواب ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو (مقبول اور) گناہوں سے پاک عمرہ کا ثواب ہوتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔ شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۳ ملائکہ اس بندے کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے جب تک وہ حدث کا شکار نہ ہو (یعنی بے وضو نہ ہو جائے) اور جب تک کھڑا نہ ہو۔ اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ۔ موطا امام مالک، ابن زنجویہ، نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۴ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔ اور ملائکہ اس شخص کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ میں بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے

اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ اس پر اپنی عنایت اور توجہ فرما۔

جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۵ جو شخص نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوگا جب تک محدث (بے وضو) نہ ہو۔ ابن ابی شیبۃ، ابن حبان عن سھل بن سعد

۱۹۰۷۶ جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک محدث (بے وضو) نہ ہو جائے اور ملائکہ اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں:

اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۷ جس نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور فجر سے قبل دو رکعت نماز ادا کی پھر بیٹھا رہا حتیٰ کہ فجر کے فرض (جماعت کے ساتھ) ادا کیے تو اس دن اس کی نماز ابرار (نیکوں) کی نماز میں لکھی جائے گی اور اس کو وفد الرحمن (خدا کے مہمانوں) میں لکھ دیا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۸ جو نماز کی جگہ میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہا وہ نماز ہی میں ہوگا حتیٰ کہ نماز پڑھ کر فارغ ہو۔ موطا امام مالک، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی عن عبداللہ بن سلام وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۷۹ جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ نماز میں مشغول لکھا جائے گا اور ملائکہ اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۰ نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ایسا ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا شہسوار جو بڑے لشکر میں شریک ہو۔ جب تک وہ نمازی بے وضو نہ ہو جائے یا کھڑا نہ ہو جائے ملائکہ اس پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۱ بہترین جہاد کی تیاری نماز کے بعد نماز کا انتظار ہے اور مجالس ذکر کو لازم پکڑنا ہے۔ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہے مگر ملائکہ اس کے لیے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ المطلع لعبدالرزاق، ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۲ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے اور اس کو گھر واپس جانے سے صرف اور صرف نماز کی انتظار روکے رکھے۔ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۳ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب نماز (کا انتظار) اس کو روکے رکھے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام: اس روایت میں ایک راوی سہل بن زیاد ابن ابی الخزاز ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع ۲۸۷/۲۔

۱۹۰۸۴ کوئی بھی شخص جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ درحقیقت نماز ہی میں رہتا ہے۔ اور ملائکہ مستقل اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مسجد میں رہے اور باوضو رہے: اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر اپنی رحمت فرما۔

عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۵ تم ہمیشہ خیر پر رہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۶ کیا تم بیٹھے انتظار کر رہے ہو؟ تمہارا پروردگار آسمان کے دروازے کھول کر فرشتوں کو دکھاتا ہے اور فخر فرماتا ہے کہ تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۸۷۔۔۔ خوشخبری سنو! اے مسلمانو! خوشخبری! یہ تمہارا پروردگار ہے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کو انہوں نے ایک فرض پورا کردیا اور دوسرے فرض کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

الترهيب عن ترک الصلوة

نماز چھوڑنے پر وعیدات۔۔۔۔۔من الاکمال

۱۹۰۸۸۔ جس نے فرض نماز چھوڑ دی حتی کہ بغیر عذر کے وہ فوت ہوگئی (اور وقت نکل گیا) اس کا سارا عمل ضائع ہوگیا۔

ابن ابی شیبۃ عن ابی الدرداء عن الحسن مرسلاً

۱۹۰۸۹۔ جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کے اہل وعیال اور سارا مال و دولت اس سے چھن گیا۔

ابوداؤد الطیالسی، البیہقی فی المعرفۃ عن نوفل

۱۹۰۹۰۔۔۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جائے گا ان لوگوں کے ساتھ جو اس میں داخل ہوں گے۔

ابونعیم عن ابی سعید

۱۹۰۹۱۔ جس شخص کی نماز فوت ہوگئی وہ گھر والوں سے اور مال و دولت سے خالی ہوگیا۔ الشافعی، السنن للبیہقی عن نوفل بن معاویۃ

۱۹۰۹۲۔ ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد (اور فرق) ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا۔

ابن ابی شیبۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۳۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ابن ابی شیبۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۴۔ آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۵۔ اللہ کی قسم! اے گروہ قریش! تم نماز قائم کرتے رہو اور زکوۃ کو ادا کرتے رہو ورنہ میں تم پر کسی آدمی کو بھیج دوں گا پھر وہ یا کوئی جو میرے بعد ہوگا وہ تمہارے دین (ضائع کرنے) کے بدلے تمہاری گردنیں اڑادے گا۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۶۔ تم نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو بے شک جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

مسند احمد عن ام ایمن

۱۹۰۹۷۔ جہاد میں تم کو جمع نہ کیا جائے اور عشر وصول کرنے والے تمہارے پاس نہ آئیں اور لا یجبوا (اور وہ نفلی نماز نہ پڑھیں) اور تم پر تمہارے علاوہ کسی اور کو امیر نہ بنایا جائے (یہ سب ممکن ہے) لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (یعنی نماز) نہ ہو۔ السنن للبیہقی عن عثمان بن ابی العاص

۱۹۰۹۸۔ اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جس میں نماز نہ ہو اور اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہ ہو۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۰۹۹۔ بندہ اور کفر کے درمیان اور کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ کوئی فرض نماز چھوڑ دے۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

دوسرا باب۔۔۔۔۔نماز کے احکام، ارکان، مفسدات

اور نماز مکمل کرنے والی چیزوں کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول... نماز کے باہر کے احکام

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع...... ستر عورت (شرمگاہ کی پردگی) اور لباس کے متعلق آداب

اور ممنوع چیزوں کے بیان میں

رہ جانے والے بقیہ آداب لباس حرف میم کی کتاب المعیشۃ میں ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء اللہ۔

۱۹۱۰۰ مومن کی ستر گاہ ناف سے گھٹنوں تک ہے۔ سمویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۱ ناف سے گھٹنے تک عورت (ستر) ہے۔ مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن جعفر

۱۹۱۰۲ گھٹنوں سے اوپر اور ناف سے نیچے عورت (ستر) ہے۔ السنن الدار قطنی، السنن للبیہقی، عن ابی ایوب

۱۹۱۰۳ مسلمان کی ران اس کا ستر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جرھد

۱۹۱۰۴ ران ستر ہے۔ ترمذی عن جرھد وابن عباس ومحمد بن عبد اللہ بن جحش

۱۹۱۰۵ اپنی ران کو ڈھک لے کیونکہ ران ستر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جرھد وابن عباس ومحمد بن جحش

۱۹۱۰۶ ران کو ڈھکو کیونکہ آدمی کی ران ستر ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۷ اے جرھد! اپنی ران کو ڈھکو کیونکہ ران ستر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جرھد

۱۹۱۰۸ اپنی ران کو ظاہر مت کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر نظر نہ ڈالو۔

ابو داؤد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۹ اپنی ران مت کھول اور نہ کسی کی ران کو دیکھ خواہ زندہ ہو یا مردہ۔ ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۰ آدمی کا ستر آدمی پر ایسے ہی ممنوع ہے جیسے عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ اور عورت کا ستر عورت پر بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح عورت کا ستر آدمی پر ممنوع ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۱ اپنے ستر (کی جگہ) کو ڈھانپ لو کیونکہ گھٹنے تک ستر کی جگہ ہے کے ستر کی طرح حرام ہے اور اللہ پاک ستر کھولنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتے۔ مستدرک الحاکم عن محمد بن عیاض الزھری

۱۹۱۱۲ اپنے کپڑوں کو تھام لو اور ننگے ہو کر نہ چلو۔ ابو داؤد عن المسور بن مخرمۃ

۱۹۱۱۳ حائضہ کی نماز بغیر اوڑھنی کے مقبول نہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:...... حائضہ کو نماز معاف ہے اس پر نماز کا وجوب ساقط ہے۔ اور یہاں حائضہ سے مراد محض بالغ عورت ہے یعنی ہر بالغ عورت جس کو حیض آتا ہو اس کو اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

۱۹۱۱۴ اللہ پاک حائضہ (بالغ عورت) کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۱۵ اے اسماء! جب عورت حیض (کی عمر) کو پہنچ جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے جسم میں سے اس کے علاوہ کچھ اور حصہ نظر آئے۔ آپ ﷺ نے ہتھیلیوں اور چہرے کی طرف اشارہ کر کے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۱۶ جب عورت کا پاؤں ظاہر ہو جائے تو پنڈلی ظاہر ہو جاتی ہے۔ الفردوس عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۱۷ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام یا نوکر کی شادی کرائے تو وہ اس کے ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

ستر کے آداب

۱۹۱۱۸ جب تم نماز پڑھو تو نیچے ازار باندھو اور اوپر بھی چادر ڈال کر (قمیص نہ ہونے کی صورت میں) اور یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۱۹ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو ازار باندھے اور چادر اوڑھ لے۔ ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۰ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو دونوں کپڑے پہن لے۔ بے شک اللہ پاک سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۱ جب اللہ پاک تم کو وسعت بخشے تو اپنی جانوں پر بھی کشادگی کرو۔ ایک آدمی نے اپنے کپڑے جمع کیے ایک آدمی نے ازار (جسم کے نچلے حصہ پر باندھنے والی تہبند) میں اور چادر (جسم کے اوپری حصہ کو ڈھانپنے والی چادر) کا ازار میں نماز پڑھی۔ قمیص اور ازار میں نماز پڑھی، قبا (جبہ یا عبا) اور شلوار میں نماز پڑھی، قمیص اور شلوار میں نماز پڑھی، چادر اور شلوار میں نماز پڑھی، تبان اور تکر (جو صرف شرمگاہ کو چھپائے اور ران کے حصہ کو نہ چھپائے اس صورت) میں نماز پڑھی۔ قمیص اور تکر میں نماز پڑھی (جبکہ قمیص گھٹنوں سے نیچے تک ہو) قبا اور تبان اور چادر میں پڑھی۔

ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۲ زمین استغفار کرتی ہے شلوار میں نماز پڑھنے والے کے لیے۔ الفردوس عن مالک بن عتاہیہ

فائدہ:...... شلوار کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے کیونکہ یہ ستر کو بہت اچھی طرح ڈھانپ لیتی ہے۔

۱۹۱۲۳ کیا تم سب کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟

نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، شعب الایمان للبیہقی عن طلق

۱۹۱۲۴ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ دونوں (طرفوں) کو مخالف سمتوں پر ڈال (کر گانٹھ) کر لے تاکہ کہیں کپڑا کھل کر بے ستری کی نوبت نہ آجائے۔ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۵ اے جابر! جب (کپڑا) کشادہ ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمتوں پر ڈال دے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لے۔ بخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں کناروں کو کندھے پر مخالف سمت میں ڈال (کر گرہ) ڈال لے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

ممنوعات (لباس)

۱۹۱۲۷ جس نے اپنی ازار غرور تکبر کی وجہ سے لٹکایا وہ حل و حرم کسی میں بھی اللہ کی رحمت کا مستحق نہ ہوگا۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۸ جو شخص نماز میں تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے وہ اللہ کی رحمت نہ پائے گا نہ حل میں اور نہ حرم میں (حرم مکہ مدینہ میں جہاں کسی کو بھی شکار ممنوع ہے اور حل اس کے ماسوا سارا علاقہ ہے)۔ طبرانی، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۹ حضور ﷺ نے (محض) شلوار میں نماز پڑھنے کو منع فرمایا۔ التاریخ للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۳۰ حضور ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی لحاف میں نماز پڑھے جس کو باندھا نہ جاسکے نیز منع فرمایا کہ صرف شلوار میں کوئی نماز پڑھے

۱۹۱۶۲ اللہ پاک لعنت فرمائے (ستر کا حصہ) دیکھنے والے پر اور دکھانے والے پر۔

السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع...... قبلہ رو ہونے کے بیان میں

۱۹۱۶۳ مشرق و مغرب کے درمیان (سارا) قبلہ ہے۔

ترمذی، ابن ماجة، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔ ترمذی حسن صحیح

فائدہ: فرمان پروردگار ہے:

قل للہ المشرق والمغرب یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

کہدے، مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے، وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان الٰہی کی تائید ہے یعنی قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیر جاؤ وہیں خدا ہے۔

الاکمال

۱۹۱۶۴ بیت اللہ مسجد (حرام) والوں کے لیے قبلہ ہے، مسجد اہل حرم کے لیے قبلہ ہے اور حرم مشرق و مغرب میں میری امت کے تمام اہل ارض کے لیے قبلہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ضعیف ہے۔

تیسری فرع...... جگہ اس کے ممنوعات اور متروک کے بیان میں

جگہ

۱۹۱۶۵ جب تم سرکنڈوں (نرکل یا گھاس کے کھیت) یا دلدل علاقے یا دلدل جیسی تر زمین میں ہو (جہاں ہاتھ پاؤں جمانا یا ہاتھ پاؤں جمانے میں خطرہ کا اندیشہ ہو) اور وہیں نماز کا وقت ہو جائے تو اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ المزنی

الاعطان...... ممنوع مقامات صلوٰۃ

۱۹۱۶۶ سات مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں، بیت اللہ کی چھت، قبرستان، کوڑا دان، مذبح خانہ، حمام، اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور راستہ کے درمیان۔ ابن ماجة عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۶۷ جب تم کو نماز کا وقت ہو جائے اور تم بکریوں کے باڑے میں ہو تو وہاں نماز پڑھ لو، کیونکہ بکریوں میں سکینہ اور برکت ہے۔ اور جب تم کو نماز کا وقت اونٹوں کے باڑے میں ہو جائے تو وہاں سے نکل جاؤ اور پھر نماز پڑھو، کیونکہ یہ (اونٹ) جنوں میں سے پیدا ہوئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اونٹ غضبناک ہوتا ہے کس طرح ناک سے پھونکیں مارتا اور بڑبڑاتا ہے۔

الشافعی، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۱۶۸ بکریوں سے تنگی کی بیٹ اپنے سے پونچھ ڈالو ان کے باڑوں میں خوش رہو اور ان باڑوں کے گوشے میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ المعرفۃ للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۶۹ اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین میں سے ہوئی ہے)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۷۰ تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ شیاطین سے ہیں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ بے شک وہ برکت والی چیز ہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۹۱۷۱ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن ماجہ عن سبرۃ ابن معبد

۱۹۱۷۲ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۷۳ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ اس کے ناک کی طرف پونچھو (دھونے کی ضرورت نہیں) اور ان کے باڑوں میں نماز پڑھ لو۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۷۴ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔ کیونکہ ان کی پیدائش شیاطین سے ہوئی ہے۔

ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۱۷۵ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ ان کے دودھ سے وضو کا معنی نہ لو۔ اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اور ان کے دودھ سے وضو کرو۔ الکبیر للطبرانی عن سید بن حضیر

۱۹۱۷۶ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور ان کے ناک کو پونچھو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۷۷ بکریوں کے باڑے میں جب تجھے نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں نماز پڑھ لے اور جب اونٹوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں سے نکل لے کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۱۷۸ اگر تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔ لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۷۹ جب نماز کا وقت آجائے اور تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی اور جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۰ بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔

مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عبد الملک بن ربیع بن سبرۃ بن معبد عن ابیہ عن جدہ

۱۹۱۸۱ جب تم اونٹوں کے باڑے پر گزرو تو وہاں نماز نہ پڑھو۔ ہاں بکریوں کے باڑے پر گزرو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو اگر چاہو۔

السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۱۸۲ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ناک کی طرف پونچھ ڈالو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن رجل من قریش و عن ابی عبیدۃ عن عوف عن رجل بالمدینۃ مرسلاً

۱۹۱۸۳ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

عبدالرزاق عن معمر عن الحسن وقتادۃ مرسلاً

۱۹۱۸۴ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو ہاں بکریوں کے باڑے میں پڑھ سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۵ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی تخلیق جنوں سے ہوئی ہے کیا تم ان کے غصے کے وقت ان کی (بڑی) ابھرتی ہوئی آنکھوں کو نہیں دیکھتے۔ ہاں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ (بکریاں) رحمن کی برکت ہیں۔

ابن جریر فی تھذیبہ، الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

قبرستان میں یا قبر کے پاس نماز پڑھنا

۱۹۱۸۶ قبر کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ قبر کے اوپر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۷ زمین تمام کی تمام مسجد ہے (جہاں نماز پڑھی جا سکتی ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۸ اللہ پاک یہود کو برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۸۹ اللہ پاک یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا ہے۔ مسند احمد عن اسامۃ بن زید، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وابن عباس رضی اللہ عنہ، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۰ ان لوگوں میں جب کوئی مرد صالح فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے ہیں اور اس میں طرح طرح کی شکلیں بناتے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۱۹۱ نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۱۹۲ انسانوں میں سب سے زیادہ بدترین انسان وہ ہیں جو قیامت کے قائم ہونے کے وقت زندہ ہوں گے اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدیں بنا لیتے ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۳ آگاہ رہو! تم سے قبل جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا، پس تم قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ ابن سعد عن جندب

۱۹۱۹۴ لوگوں میں سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۵ بنی اسرائیل اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے۔ لیکن تم قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

طبقات ابن سعد

۱۹۱۹۶ بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا تھا تو اللہ پاک نے ان پر لعنت فرمادی۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار

۱۹۱۹۷ باغ (کھیت وغیرہ) جس میں گندگی اور بدبودار چیزیں (بھی) ڈالی جاتی ہیں۔ جب ان کو تین بار پانی دے دیا جائے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حمام میں یا سونے والے اور بے وضو کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۹۱۹۸ حضور ﷺ نے حمام (اس میں غسل خانہ اور بیت الخلا وغیرہ شامل ہیں) میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور کھلے ستر والے کو سلام کرنے سے منع فرمایا۔ الضعفاء للعقیلی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۱۹۹ حضور اکرم ﷺ نے بے وضو اور (نماز میں) سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۰ سونے والے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعف سند کی بناء پر درجہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ عون المعبود ۲۶۸/۱۔

سترہ (آڑ) کا بیان

۱۹۲۰۱ جو شخص اپنے اور قبلے کے درمیان کسی کو نہ آنے دے سکتا ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔ ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۲ جو تم میں سے نماز پڑھے وہ سامنے سترہ (لکڑی یا اونچی کوئی بے جان آڑ) گاڑ لے اور اس سترے کے قریب ہو کر نماز پڑھے تا کہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کر سکے (کسی کتے یا بلی یا کسی انسان کی شکل میں آ کر سترے کے اندر سے نہ گذر جائے۔ اگرچہ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی مگر نماز میں خلل آ جاتا ہے اور دھیان بٹ جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سہل بن ابی حثمۃ

۱۹۲۰۳ اپنی نماز میں آگے سترہ بنا لیا کرو خواہ ایک تیر کے ساتھ ہی ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن الربیع بن سبرۃ

۱۹۲۰۴ امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۵ قبلہ (یا قبلہ رخ کسی بھی آڑ) کے قریب ہو کر نماز پڑھو۔ ابن النجار، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۲۰۶ نماز کے وقت اپنے سامنے خط کھینچ لو اور پتھر یا جو چیز میسر آئے اس کو رکھ کر سترہ بنا لو، گو یہ مومن کی نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۷ نماز کے وقت کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز آگے رکھ لیا کرو پھر آگے گذرنے والی کوئی چیز نمازی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

الطیالسی، ابن حبان عن طلحۃ

۱۹۲۰۸ بلی کا نمازی کے آگے سے گذرنا نماز نہیں توڑتا اس لیے کہ یہ گھر میں رہنے والی چیزوں میں سے ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۰۹ جب تم کجاوے کی لکڑی کے مثل کوئی چیز نماز کے وقت آگے رکھ لو تو پھر اس لکڑی کے آگے سے گذرنے والی کوئی شی نماز میں نقصان نہیں ڈال سکتی۔ ابوداؤد عن طلحۃ بن عبید اللہ

۱۹۲۱۰ جب کوئی شخص سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تا کہ شیطان اس کے اور نمازی کے درمیان نہ گذر سکے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن جبیر بن مطعم

نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو روکے

۱۹۲۱۱ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو جائے اور یوں کسی کو آگے سے گذرنے کا ارادہ

چھوڑے۔ اگر پھر بھی کوئی درمیان سے گذرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابوداؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۲ جب کوئی شخص کسی چیز کے پیچھے نماز پڑھے جو اس کو لوگوں سے چھپا رہی ہو اور پھر کوئی درمیان سے گذرے تو اس کے سینے پر دھکا دے پھر اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۳ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے کوئی آڑ کر لے اگر کوئی اور چیز نہ ہو تو اپنے عصا کو سامنے گاڑ لے۔ اگر عصا بھی نہ ہو تو سامنے خط کھینچ لے پھر اس کے آگے سے گذرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۴ جب کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو اس کو کجاوے کی طرح کوئی بھی لکڑی چھپا سکتی ہے، اگر ایسی کوئی لکڑی نہ ملے تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ارشاد فرمایا یہ سوال تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ مسلم، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... جمہور احناف کے نزدیک نمازی کے آگے سے کسی جاندار کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور حدیث میں جو کہا گیا حکم، شاید فرمایا گیا ہے کیونکہ نماز میں خلل ضرور پیدا ہوتا ہے۔ اور نمازی کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ دیکھئے فقہی کتب میں کتاب الصلوٰۃ۔ نیز ملاحظہ کریں ۱۹۲۱۹، اور ۱۹۲۲۰۔

۱۹۲۱۵ جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے نہ گذرنے دے بلکہ جس قدر ممکن ہو اس کو دور کرے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے قتال کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۶ جب کوئی نماز پڑھے تو کسی کو آگے سے گذرنے نہ چھوڑے اگر وہ انکار کرے تو اس سے قتال کرے۔ کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی (شیطان) ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۷ جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے وقت اپنے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح رکھ لے تو پھر (بے فکر ہو کر) نماز پڑھ لے اور جو اس لکڑی کے پار سے گذرے اس کی پرواہ نہ کرے۔ مسلم، ترمذی عن طلحۃ

۱۹۲۱۸ کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی (اونچی) کوئی چیز سامنے رکھ لے تو پھر اس کے آگے سے گذرنے والے سے کوئی نقصان نہیں۔

مسند احمد، ابن ماجۃ عن طلحۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۱۹ نماز کو کوئی شی قطع (فاسد) نہیں کرتی اور جس قدر ہو سکے (آگے سے گذرنے والے کو) دور کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۰ نماز کو قطع کر دیتا ہے (یعنی خلل انداز ہوتا ہے) گدھا، عورت اور کتا۔

احمد، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وعن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۲۲۱ نماز کو قطع کر دیتی ہے حائضہ عورت اور کالا کتا۔ ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۲ نماز کو قطع کر دیتی ہے عورت، گدھا اور کتا اور اس سے حفاظت کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی چیز سے ہو سکتی ہے۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۲۳ آدمی کی نماز کو قطع کر دیتی ہے عورت، گدھا اور کالا کتا جب کہ اس کے سامنے کجاوے کی لکڑی کی طرح کوئی چیز نہ ہو۔ کالا کتا شیطان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابن ماجۃ، نسائی، ترمذی، ابوداؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۲۲۴ جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ قائم کرے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی جحیفۃ عن صفوان
۱۹۲۲۵ کوئی بھی نماز کے وقت چھپ جائے خواہ ایک تیر کے ساتھ کیوں نہ ہو (یعنی آگے سترہ قائم کرے)۔

مصنف ابن ابی شیبۃ، البغوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سبرۃ بن معبد الجھنی

۱۹۲۲۶ جب کوئی سترہ کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے نہ گزر سکے۔

الکبیر للطبرانی، النسائی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سہل بن سعد، الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر عن سہل بن ابی حثمۃ

۱۹۲۲۷ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو سترہ کے سامنے نماز پڑھے اور اس سے قریب تر ہو جائے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان سے گزرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق عن نافع بن جبیر بن مطعم مرسلاً

۱۹۲۲۸ جب تیرے سامنے کجاوے کے مثل لکڑی ہو تو پھر اس کے آگے سے جو چیز گزرے اس کا تجھے کوئی ضرر نہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ

۱۹۲۲۹ جب تیرے اور راستے کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز ہو تب تیرے آگے گزرنے والے کا تجھے کوئی نقصان نہیں۔

عبدالرزاق عن المھلب بن ابی صفرۃ عن رجل من الصحابۃ

۱۹۲۳۰ جب تیرے اور تیرے آگے سے گزرنے والے کے درمیان کجاوے کی مثل کوئی لکڑی ہو تو وہ تیرے سترے کے لیے کافی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن المھلب بن ابی صفرۃ

۱۹۲۳۱ جب کوئی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور جو اس سترے کے آگے سے گزرے اس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ ابن ابی شیبۃ، مسلم، ترمذی عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ

۱۹۲۳۲ سترے کے لیے کجاوے کی لکڑی (کے بقدر) جیسی کوئی بھی شے کافی ہے خواہ وہ بال کی طرح باریک ہو۔

مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۳ جانوروں وغیرہ سے متعلق کجاوے کی لکڑی کی مثل کسی بھی کو آگے رکھ کر بچ نکلتا ہے۔ عبدالرزاق عن موسیٰ بن طلحۃ مرسلاً
۱۹۲۳۴ جب کوئی شخص کسی چیز کے آگے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے۔ الدارقطنی فی الافراد عن طلحۃ رضی اللہ عنہ
۱۹۲۳۵ کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۲۳۶ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے آگے کجاوے کی آخری یا درمیانی لکڑی کی مانند کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو کالا گدھا، عورت اور کتا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سرخ اور سفید کے مقابلے میں کالے کتے کی تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تمہاری طرح میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۳۷ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کے سترے کے لیے کجاوے کی آخری لکڑی جیسی کوئی بھی چیز کافی ہے۔ لیکن اگر ایسی کوئی چیز سامنے نہ ہو تو اس کی نماز کو گدھا، عورت اور کالا کتا فاسد کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے

١٩٢٥٠ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ چاہے گا کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے اور نمازی کے آگے سے نہ گذرے۔

ابن ابی شیبۃ عن عبدالحمید بن عبدالرحمن مرسلاً

١٩٢٥٢ اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھنے سے سو سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دے۔ دیکھے مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فرع......اجتماعی، انفرادی، مستحب اور مکروہ اوقات کا بیان

اجتماعی

١٩٢٥٣ ہر نماز کا ایک اول وقت ہے اور ایک آخر وقت نماز ظہر کا اول وقت زوال شمس (کے بعد) ہے۔ اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔ اور عصر کا اول وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔ اور عصر کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور آخری وقت وہ ہے جب شفق (احمر) غائب ہو جائے۔ عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے۔ اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

١٩٢٥٤ ظہر کی نماز کا وقت زوال شمس ہے جبکہ انسان کا سایہ اس کے موافق ہو، اور ظہر کا یہ وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔ اور عصر کی نماز کا (آخری) وقت جب تک کہ سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کی نماز کا وقت (غروب شمس سے لے کر) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کا وقت (شفق غائب ہونے سے لے کر) نصف رات تک ہے۔ اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع شمس سے قبل تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمرو

١٩٢٥٥ جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔ (ایک مرتبہ) انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج زائل ہو چکا تھا اور ایک تسمے کے بقدر (زوال) ہوا تھا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے ساتھ پڑھائی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کھانا پینا روزہ دار پر حرام ہو جاتا ہے۔ لیکن اگلے روز مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک مثل تھا (گذشتہ روز جس وقت عصر پڑھائی تھی) اور عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ دو مثل تھا۔ اور مغرب کی نماز اسی وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء تہائی رات کے وقت پڑھائی اور فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے محمد! یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان صحیح وقت ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

١٩٢٥٦ ...سورج کا زوال ہوتے ہی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اس وقت تشریف لائے جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل (کے) ہوا تھا اور فرمایا اٹھو نماز پڑھو۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب سورج غروب ہو گیا اور رات داخل ہو گئی اس وقت تشریف لائے۔ پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب شفق غائب ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ پھر انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہو گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ پھر انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب اگلا دن ہوا اور ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ تب انہوں

نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ہر شیٔ کا سایہ اس سے دو مثل (دگنا) ہوگیا تب تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ پھر انہوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر غروب شمس کے بعد جب رات داخل ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ تب انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ایک تہائی رات بیت گئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ تب انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ پھر جب فجر روشن ہوگئی تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو نماز پڑھو۔ تب انہوں نے مجھے فجر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: یہ آپ سے قبل انبیاء کی نمازوں کا وقت ہے۔ ان اوقات کو لازم پکڑئیں۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۷ ... ہر نماز کا اول و آخر وقت ہے۔ ظہر کا اول وقت زوال شمس ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہوجائے۔ عصر کا اول وقت جب اس کا وقت داخل ہوجائے (اور وہ ہے جب ہر شیٔ کا سایہ ایک مثل ہوجائے) اور عصر کا آخری وقت جب سورج زرد ہوجائے۔ مغرب کا اول وقت سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے اور آخری وقت جب افق غائب ہوجائے۔ عشاء کا اول وقت افق غائب ہونے کے ساتھ ہے اور آخری وقت رات کا نصف حصہ ہے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر ہے اور آخری وقت طلوع شمس سے قبل ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبۃ، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۲۵۸ ... ظہر کی نماز پڑھو جب سورج زائل ہوجائے۔ اور عصر کی نماز پڑھو اس وقت جب سوار (مکہ سے) ذی الحلیفہ تک (چھ میل) کا راستہ طے کرلے۔ اور مغرب کی نماز پڑھو جب سورج غروب ہوجائے۔ اور عشاء کی نماز پڑھو غروب شفق کے بعد سے نصف رات تک۔

الجامع لعبدالرزاق، عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ

۱۹۲۵۹ ... اے معاذ! جب سرما کا موسم ہو تو فجر کو اندھیرے منہ ادا کرلے۔ اور لوگوں کی ہمت کے بقدر قراءت طویل کرلیکن ان کو اکتاہٹ اور تھکاوٹ میں مت ڈال۔ ظہر کی نماز پڑھ جب سورج کا زوال ہوجائے اور عصر و مغرب کو موسم سرما و گرما میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔ یعنی عصر اس وقت جب سورج سفید اور صاف چمکدار ہو۔ اور مغرب اس وقت پڑھ جب سورج غروب ہوجائے اور پردے میں چھپ جائے۔ اور عشاء کو سرما میں اندھیرے میں ادا کر کیونکہ سرما کی رات طویل ہوتی ہے۔

جب موسم گرما ہو تو فجر کو روشن کر کے پڑھ۔ کیونکہ رات (گرما میں) چھوٹی ہوتی ہے۔ اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لیے کچھ دیر ٹھہر جا تاکہ وہ بھی نماز کو پالیں۔ اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھ جب سورج سانس لینے لگ جائے اور ہوا چل پڑے کیونکہ لوگ اس وقت قیلولہ کرتے ہیں ان کو مہلت دے تاکہ وہ بھی شریک جماعت ہوجائیں۔ اور عصر و مغرب کو گرما و سرما دونوں موسموں میں ایک ہی وقت میں پڑھ۔

حلیۃ الاولیاء عن معاذ رضی اللہ عنہ

نماز کے اوقات بالتفصیل اور بالترتیب

فجر کی نماز کا وقت اور اس سے متعلق آداب، سنن اور فضائل

۱۹۲۶۰ ... فجر دو ہیں۔ ایک فجر تو فجر کاذب ہے اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور نہ اس وقت (روزہ دار کو) کھانا حرام ہوجاتا ہے۔ اور وہ فجر جو افق میں طولاً پھیلتی ہے (اور بڑھتی ہی جاتی ہے) اس وقت نماز پڑھنا حلال ہوجاتا ہے اور کھانا (روزہ دار کو) حرام ہوجاتا ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۱ ... فجر وہ نہیں ہے جو سفید ہوتی ہے اور طولاً افق میں پھیلتی ہے۔ بلکہ فجر وہ ہے جو سرخ ہوتی ہے اور عرضاً پھیلتی ہے۔

مسند احمد عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۲۶۲ ... فجر دو ہیں: ایک فجر جس میں کھانا حرام ہوتا ہے اور نماز حلال (یہ فجر صادق)۔ دوسری فجر جس میں نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے۔

۱۹۳۰۸ اللہ کے نزدیک سب سے افضل جمعہ کے روز صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہے۔ الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۹ اگر تو کسی کام میں مشغول بھی ہو جائے تو بھی کبھی عصرین (دو عصروں) سے غافل نہ ہونا۔ فجر اور عصر سے۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، عن فضالۃ اللیثی

۱۹۳۱۰ جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل (دونوں) نمازیں ادا کرلیں اور لا الٰہ الا اللہ پڑھا، وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

الاوسط للطبرانی عن عمارۃ بن رویبۃ

۱۹۳۱۱ جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرلی اور ایک رکعت بھی فوت نہ ہونے دی اس کے لیے دو براءت لکھ دی جائیں گے جہنم سے براءت اور نفاق سے براءت۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲ جس نے چالیس یوم تک جماعت کے ساتھ فجر اور عشاء کی نماز پڑھی اللہ پاک اس کو دو پروانے (وعدے) عطا فرمائیں گے۔ جہنم سے آزادی اور نفاق سے آزادی کا پروانہ۔ الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۳ جو صبح کی نماز کے لیے نکل کھڑا ہوا وہ ایمان کے جھنڈے کو تھام کر نکلا اور جو شخص سب سے پہلے بازار کی طرف نکلا وہ ابلیس کے جھنڈے کو لے کر نکلا۔ اور پھر وہ جھنڈا اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب سے آخر میں بازار سے نکلے گا۔ ابن النجار عن سلمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴ جس نے صبح کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ شام تک اللہ کے پڑوس میں آگیا اور جس نے عصر کی نماز (جماعت کے ساتھ) پڑھ لی وہ صبح تک اللہ کے پڑوس میں رہ گیا پھر اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑنا بے شک جس نے اللہ کے پڑوس کو چھوڑ دیا اللہ اس کو تلاش کرے گا اور آخر اس کو پکڑ لے گا پھر اس کو چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن زید بن اسلم عن عمر مرسلاً

۱۹۳۱۵ پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ فجر کی نماز سے بڑھ کر افضل نہیں ہے۔ جو بھی اس نماز میں شریک ہوگیا میں اس کے لیے مغفرت کے سوا کسی چیز کا امیدوار نہیں۔

الکبیر للطبرانی، الاوسط للطبرانی، ابونعیم فی المعرفۃ عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۱۹۳۱۶ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ ابونعیم عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۷ جس نے فجر کی نماز ادا کرلی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس ایسا نہ ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے کا سوال کرے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸ جس نے صبح کی نماز ادا کرلی وہ میرے (یعنی اللہ کے) ذمہ میں ہے اور جس نے میرے ذمہ کو توڑ دیا میں اس کا دشمن ہوں اور جس کا دشمن میں ہو جاؤں میں اس پر غالب رہتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۹ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اے ابن آدم! اللہ سے ڈر کہیں وہ تجھ سے اپنے کسی ذمہ کا سوال نہ کرلے۔

صحیح ابن حبان عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا پس اللہ کے ذمہ کو نہ توڑو۔ جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑ دیا اللہ اس کو تلاش کرے گا اور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔ ابن ماجۃ وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱ جس نے عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا وہ رات بھر کھڑا رہا۔ صحیح ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۲ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ مومن ہے اور وہ اللہ کے پڑوس میں ہے پس اللہ کے پڑوس کو نہ چھوڑو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۳ وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا جس نے طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل نماز ادا کی۔

الصحیح لابن حبان عن عمارۃ بن رویبۃ

۱۹۳۳۹ ۔۔۔ کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

ابن خزیمۃ، السنن لسعید بن منصور، عن انس رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہنے لگے جبکہ ایک شخص فجر کی دو رکعت سنت پڑھ رہا تھا، تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یعنی اس شخص کو چاہیے تھا کہ یہ دو رکعتیں پہلے پڑھ لیتا لیکن اب اے بلال تم ہی تھوڑی تاخیر کرلو۔

۱۹۳۴۰ ۔۔۔ اے ابن القشب! کیا صبح کے چار فرض پڑھو گے۔ ابن ابی شیبۃ، عن جعفر عن ابیہ

فائدہ: ۔۔۔ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) اقامت میں شروع ہوگئے۔ جبکہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کھڑے دو رکعات سنت فجر ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے شانوں پر ہاتھ مارا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا واضح مطلب تھا کہ ان سنتوں کو قبل از فرض ادا کرلو۔

۱۹۳۴۱ ۔۔۔ اللہ عزوجل نے تمہاری فرض نماز کے ساتھ ایک زائد نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ فجر کی دو رکعات (سنت) ہے۔ السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۲ ۔۔۔ اگر (دوران جنگ) تمہارے پیچھے گھوڑے لگ جائیں تب بھی فجر کی دو رکعات سنت ہرگز نہ چھوڑنا۔

ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۳ ۔۔۔ فجر دار! اس کا وقت اس سے پہلے تھا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہی تو ایک دوسرا شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس کے شانے پر ہاتھ مارا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۴۴ ۔۔۔ جو فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنا بھول جائے وہ ان کو طلوع شمس کے بعد ادا کرلے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۵ ۔۔۔ فجر کی دو رکعت (سنت) کو ہرگز نہ چھوڑو ان میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۶ ۔۔۔ فجر کی دو رکعت (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۴۷ ۔۔۔ فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۴۸ ۔۔۔ تجھ پر فجر کی دو رکعات لازم ہیں۔ کیونکہ یہ بڑی فضیلت والی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۴۹ ۔۔۔ اس (فجر کی سنت) نماز کو اس نماز کی طرح نہ کرو جو ظہر سے پہلے ہے اور ظہر کے بعد ہے۔ بلکہ ان دونوں (فرض وسنت) کے درمیان فاصلہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن بحینہ

۱۹۳۵۰ ۔۔۔ جو شخص طلوع شمس سے قبل صبح کی نماز پڑھے وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز سے متعلق احکام

۱۹۳۵۱ ۔۔۔ جب سایہ بڑھ کر دو گز ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔ الضعفاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۲ ۔۔۔ صلوٰۃ الوسطیٰ وہ (درمیانی نماز) ہے جو فجر کے بعد آتی ہے۔ عبد بن حمید فی تفسیر عن مکحول مرسلاً

فائدہ: ۔۔۔ فرمان الٰہی ہے:

حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ

نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی۔

صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارے میں دونوں طرح کی روایات ہیں بعض روایات میں اس سے ظہر کی نماز مراد ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں گذرا لیکن اکثر روایات میں اس سے مراد عصر کی نماز ہے اور درحقیقت درمیانی نماز بھی وہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کنز ج۲ ذیل آیت حافظوا علی الصلوٰۃ الخ

١٩٣٥٣ ظہر سے قبل چار رکعات ہیں جن کے درمیان کوئی سلام نہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

ابوداؤد، ترمذی فی الشمائل، ابن ماجة، ابن خزیمة عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام ابوداؤد نے کتاب الصلوٰۃ باب الاربع قبل الظہر وبعدھا رقم ۱۲۷۰ پر اس کی تخریج فرمائی اور فرمایا کہ اس کی سند میں عبیدہ راوی ضعیف ہے جس کی حدیث سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔

١٩٣٥٤ ظہر سے قبل کی چار رکعت عشاء کے بعد چار رکعات کے برابر ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعت لیلۃ القدر (کی چار رکعت) کے برابر ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

١٩٣٥٥ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر محافظت کی اس کے لیے جہنم کی آگ حرام ہوگئی۔

ابن ماجة، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

١٩٣٥٦ جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کے اس دن کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

١٩٣٥٧ جس نے ظہر سے قبل چار رکعات پڑھیں اس کو اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن رجل

١٩٣٥٨ زوال شمس کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات (سحر کے وقت) تہجد کی چار رکعات کے برابر ہیں اور اس وقت (زوال شمس کے بعد) ہر شئی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ

١٩٣٥٩ جب آفتاب آسمان کے بیچ سے زوال کر جائے اس وقت چار رکعات ادا کرنا رمضان کے مہینے میں ایک دن پوری رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب عن حنیفہ رضی اللہ عنہ

١٩٣٦٠ دوپہری کی نماز رات کی (تہجد کی) نمازوں میں سے ہے۔ ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف

١٩٣٦١ جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات ادا کیں خدا پاک اسے جہنم کی آگ پر حرام کردیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

١٩٣٦٢ زوال شمس کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ظہر کی نماز تک ان کو بند نہیں کیا جاتا، پس میں چاہتا ہوں کہ اس وقت آسمان میں میری طرف سے خیر کا عمل (چار رکعت ادا) کیا جائے۔ مسند احمد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

١٩٣٦٣ تسبیح کی گھڑی سورج کے آسمان کے بیچ سے زائل ہونے کے وقت شروع ہو جاتی ہے اس وقت کی نماز صلوٰۃ المخبتین (عاجزی والوں کی نماز) کہلاتی ہے۔ چنانچہ اس وقت سب سے افضل نماز دوپہری کی نماز ہے۔ ابن عساکر عن عوف بن مالک

١٩٣٦٤ زوال کے بعد (جب سورج نیچے ہو جاتا ہے) مخلوق تمام میں سے ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔

ابن السنی، حلیۃ الاولیاء عن عمرو بن عبسہ

الاکمال

۱۹۳۶۵ ظہر کی نماز زوال شمس کے بعد ہے۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن سلیمان بن موسیٰ مرسلاً

۱۹۳۶۶ کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اچھی طرح وضو کرے اور مکمل وضو کرے پھر ظہر کی اذان کے وقت نماز کے لیے نکلے اور رکوع (وسجود) مکمل کرے اور پورے خشوع (وخضوع) کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کے لیے اور اس دن کے آخر تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

۱۹۳۶۷ ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے۔

بخاری، ابن ماجۃ عن ابی سعید، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن صفوان بن مخرمۃ، نسائی عن ابی موسیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۱۹۳۶۸ جب گرمی شدت اختیار کر جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔ بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، بخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

ابردوا بالظہر۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن جاریۃ

۱۹۳۶۹ جب گرمی سخت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۳۷۰ گرمی کے دنوں میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ بے شک حرارت کی شدت جہنم کے کھلنے سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، تمام، ابن عساکر عن عمرو بن عبسۃ

۱۹۳۷۱ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابن خزیمۃ، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۷۲ ظہر کو ٹھنڈا کرو، جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ سے ہے۔

نسائی، السراج فی مسندہ، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۳ نماز کو ٹھنڈا کرو، بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابن ماجۃ، الصحیح لابن حبان، الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المغیرۃ بن شعبۃ

۱۹۳۷۴ نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ دوپہر کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۵ نماز کو ٹھنڈا کرو۔ بے شک دوپہر کی گرمی جہنم کی لپٹ سے ہے۔ السنن لسعید بن منصور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷۶ شدت حرارت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کے لیے ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔

مسند احمد عن رجل، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مسند احمد عن الحسن مرسلاً

۱۹۳۰۵ ۔ جس نے دونوں نمازوں کے درمیان (وقت) کو (ذکر وتلاوت کے ساتھ) زندہ کیا اس کی مغفرت کردی جائے گی فرشتہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور دوسرے فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

الحاکم فی التاریخ ابوالشیخ وابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عصر کی سنت ...... الاکمال

۱۹۳۰۶ ۔ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھیں اللہ پاک اس کی کامل مغفرت فرمادے گا۔ ابونعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۷ ۔ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام کردیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۳۰۸ ۔ جس نے عصر سے قبل چار رکعات پڑھ لیں اللہ پاک اس کے گوشت کو آگ پر حرام کردے گا۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۰۹ ۔ جس نے عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھ لیں اس کو آگ نہ چھوئے گی۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمرو

کلام: ...... اس روایت کی سند میں حجاج بن نصر ایک راوی ہے جس کو اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۳۱۰ ۔ اللہ رحم کرے عصر سے قبل چار رکعات پڑھنے والے پر۔

ابوداؤد الطیالسی، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح، صحیح ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۱ ۔ میری امت جب تک عصر سے قبل چار رکعات نماز پڑھتی رہے گی روئے زمین پر مغفرت کی حالت میں چلتی رہے گی۔

الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۲ ۔ میری امت عصر سے قبل چار رکعات پڑھتی رہے گی حتی کہ اللہ پاک ان کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔ ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مغرب کی نماز سے متعلق احکام وفضائل

۱۹۳۱۳ ۔ غروب شمس ہوتے ہی نماز پڑھ لو ستاروں کے طلوع سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۴ ۔ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز جلدی ادا کرلو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۵ ۔ میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے جھلملانے تک موخر نہ کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر ابن ماجۃ عن العباس رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۶ ۔ بادل والے دن دن کی نماز (یعنی صلوٰۃ العصر) جلدی پڑھو۔ اور مغرب کو موخر کرو۔

ابوداؤد فی مراسیلہ عن عبدالعزیز بن رفیع مرسلاً

۱۹۳۱۷ ۔ مغرب کی نماز دن کی وتر نماز ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۳۱۸ ۔ مغرب سے قبل دو رکعات (نفل) ادا کرو۔ مغرب سے قبل دو رکعت جو چاہے پڑھ لے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عبداللہ المزنی

۱۹۳۱۹ ۔ مغرب کے بعد دو رکعات جلدی ادا کرلو تاکہ (جانے والے) عمل کے ساتھ اوپر چلی جائیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۰ ۔ مغرب کے بعد دو رکعات جلدی پڑھو۔ کیونکہ وہ فرض کے ساتھ اوپر چلی جاتی ہیں۔ ابن نصر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۱ ۔ جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھ لیں وہ دو رکعات علیین میں لکھی جائیں گی۔

الجامع لعبدالرزاق عن مکحول مرسلاً

الاکمال

۱۹۴۳۲ طلوع نجم سے قبل مغرب کی نماز ادا کرو۔ مسند احمد، السنن للدارقطنی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۳ جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے تم مغرب کی نماز ادا کرو ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل قبل۔

مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۴ میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب کی نماز ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل ادا کرتی رہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن السائب بن یزید

۱۹۴۳۵ میری امت کا ایک گروہ فطرت پر قائم رہے گا جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے سے قبل مغرب کی نماز ادا کرتا رہے۔

ابن جریر عن قتادۃ مرسلاً

۱۹۴۳۶ میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ ستاروں کے طلوع ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر نہ کرے۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۳۷ میری امت اپنے دین کے بقیہ خیر میں رہے گی جب تک وہ مغرب پڑھنے کے لیے ستاروں کے نکلنے کے منتظر نہ رہیں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو ستاروں کے چھپ جانے تک مؤخر نہ کریں نصرانیوں کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل وعیال کے بھروسہ پر نہ چھوڑ دیں۔ السنن لسعید بن منصور عن حارث بن وہب عن ابی عبدالرحمن صنابحی، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الحارث بن وہب الصنابحی بن الاعسر

۱۹۴۳۸ میری امت اسلام پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں یہود کی طرح۔ اور جب تک فجر کو مؤخر نہ کریں نصاریٰ کی طرح اور جب تک جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کر دیں۔ (بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی جنازوں کی تکفین و تدفین میں ان کے گھر والوں کی مدد کرنا ضروری ہے)۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن حارثہ بن وہب

۱۹۴۳۹ میری امت اپنے دین کی کشادگی پر رہے گی جب تک مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہ کریں، نیز فجر کو ستاروں کے ڈوب جانے تک مؤخر نہ کریں اور جنازوں کو ان کے اہل کے حوالے نہ کریں۔ الخطیب عن محمد بن المطرۃ بن الصلصال بن الدلہمس عن ابیہ عن جدہ کلام:۔۔۔ علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند کے سوا کہیں محفوظ نہیں ہے اور محمد بن مطرہ اس مقام کا راوی نہیں ہے کہ اس سے علم کی بات حاصل کی جائے۔ کیونکہ وہ مجہول ہونے کے ساتھ ساتھ شرب خمر جیسی دیگر فواحش کا بھی مرتکب تھا۔

۱۹۴۴۰ میری امت خیر پر باقی رہے گی جب تک تین چیزوں کی مرتکب نہ ہو: یہود کی طرح مغرب کی نماز کو تاریکی کے انتظار میں مؤخر نہ کریں۔ فجر کو مؤخر کریں گے ستاروں کے ڈوب جانے تک نصاریٰ کی طرح۔ اور جب تک جنازوں کو صرف ان کے اہل وعیال کے سپرد نہ کر دیں۔ الحلوانی عن الحارث بن وہب عن عبدالرحمن الصنابحی

۱۹۴۴۱ مغرب کی دو رکعتوں کو جلدی ادا کیا کرو تاکہ وہ فرض نماز کے ساتھ اٹھائی جائیں۔ ابن ابی شیبۃ عن ابن سیرین مرسلاً

۱۹۴۴۲ جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لیے گناہوں سے پاک حج اور مقبول عمرہ لکھا جائے گا نیز لیلۃ القدر میں قیام کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

مغرب کی سنت......الاکمال

۱۹۴۴۳ جس نے مغرب کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات کیے دو رکعت نماز ادا کی اس کی نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

ابن ابی شیبۃ، السنن لسعید بن منصور، ابن نصر عن مکحول مرسلاً

۱۹۳۴۴ قریب پہلی نماز غروب میں پڑھنا ضروری ہے۔

الترمذی عن ... مسانی، الکبیر للطبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن ابیه عن جده

فائدہ: ... نبی کریم ﷺ نے یہ نماز مغرب پڑھائی تو لوگ اٹھ کر نفل (سنت مغرب) ادا کرنے لگے۔ تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۳۴۵ جس نے مغرب کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھی اور پہلی رکعت میں الحمد اور قل یاایها الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل هو الله احد پڑھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۴۶ مغرب کے بعد دو رکعتوں کا جلدی جلدی پڑھنا ملائکہ کو ثواب لکھنے کے لیے مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۹۳۴۷ جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل هو الله احد پچاس مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں دو ایسے محل تعمیر فرمائے گا جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ اور جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل هو الله احد پندرہ مرتبہ پڑھی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔

ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو الله احد عن ...

کلام: ... اس روایت میں ایک راوی احمد بن عبید صدوق له مناکیر ہے، صدوق ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

۱۹۳۴۸ جس نے مغرب کے بعد چار رکعات ادا کیں، ہر رکعت میں قل هو الله احد چالیس مرتبہ پڑھی اس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے اور جس سے ملائکہ قیامت کے روز مصافحہ کریں گے وہ پل صراط پر حساب کتاب کے وقت اور نامہ اعمال کھلنے کے وقت امن و سلامتی کے ساتھ ہوگا۔ السمرقندی عن ابان عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۴۹ تم پر مغرب و عشاء کے درمیان (دو رکعت سنت مغرب کی) نماز لازم ہے جو دن کے شروع اور آخر کے لغو کاموں کا کفارہ ہے۔

الدیلمی عن سلمان رضی الله عنه

۱۹۳۵۰ جس نے مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں دو محل تعمیر کیے جائیں گے دونوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی اور دونوں محلوں میں ایسے درخت ہوں گے کہ اگر اہل مشرق و مغرب ان محلوں کو دیکھ پائیں گے ان کے درختوں کے پھل ان جنتوں کو آپس میں ملا دیں گے۔ یہ نماز صلاۃ الاوابین ہے۔ یہ غافلین کے لیے غفلت سے نکلنے کا ذریعہ ہے اور مغرب و عشاء کے درمیان ایک مقبول دعا ہے جو ہرگز رد نہیں کی جاتی۔ ابن مردویه عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۵۱ جس نے مغرب کے بعد چار رکعات پڑھیں گویا اس نے غزوہ کے بعد غزوہ کیا۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی الله عنه

۱۹۳۵۲ جس نے مغرب کی نماز ادا کی اس کے بعد بغیر بات چیت کیے دو رکعت ... اللہ پاک اس کو حظیرة القدس میں ٹھہرائے گا۔ (جو جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) جس نے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے حج ادا کیا اور جس نے چھ رکعات ادا کرلیں اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شاهین عن ابی بکر رضی الله عنه

۱۹۳۵۳ جس نے مغرب و عشاء کے درمیان چھ رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں فاتحة الکتاب اور قل هو الله احد تلاوت کی اللہ پاک اس کی جان، اس کے اہل و عیال، اس کے دین و دولت اور اس کی دنیا و آخرت کی حفاظت فرمائیں گے۔

نظام الملک فی المسلسلات عن ابی هدبة عن انس رضی الله عنه

۱۹۳۵۴ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز ادا کرلیں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

الاوسط و الکبیر للطبرانی، ابن منده عن عمار بن یاسر

۱۹۴۵۵ جس نے مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل چار رکعات ادا کیں یہ رکعات اس کے نام سے علیین میں لکھی جاتی ہیں اور وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے مسجد اقصی میں لیلۃ القدر کا قیام کیا اور یہ چار رکعات نصف رات کے قیام سے بہتر ہیں۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

عشاء کا وقت اور عشاء کی نماز سے متعلق احکام و فضائل

۱۹۴۵۶ عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے جب رات (کی تاریکی) ہر وادی کو پیٹ بھر دے۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۴۵۷ شفق حمرۃ (سرخی) ہے اگر وہ غائب ہو جائے تو (عشاء کی) نماز واجب ہو جاتی ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۸ اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز (مزید) موخر کرتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۵۹ تم اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو۔ دوسرے لوگ تو نماز پڑھ کر بستروں پر چلے گئے ہیں۔ یقیناً تم مسلسل نماز ہی میں ہو جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے رہو۔ اگر ضعیف کے ضعف اور مریض کے مرض اور حاجت مند کی حاجت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک موخر کر دیتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۰ اس نماز کو خوب اندھیرے میں پڑھو۔ بے شک تم کو اس نماز کی بدولت تمام امتوں پر فضیلت ملی ہے کیونکہ تم سے پہلی امتوں نے اس نماز کو نہیں پڑھا تھا۔ ابوداؤد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۱ لوگ تو نماز پڑھ کر نیند کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ تم مستقل نماز میں مصروف ہو جب تک کہ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو۔ اگر کمزوری کمزور اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ یہ نماز رات کے ایک آدھے حصے تک موخر کی جائے۔

سنن، ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۲ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو مستقل نماز میں ہو۔ نسائی، ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۳ تم ایک ایسی نماز کا انتظار کرتے ہو جو تمہارے سوا کسی اور دین کا حامل شخص انتظار نہیں کرتا۔ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں یہ نماز (رات کے) اسی وقت میں پڑھا کرتا۔ نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۴ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو حکم کرتا کہ عشاء کو ایک تہائی رات یا نصف رات تک موخر کریں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۵ اگر مجھے مومنین پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان کو عشاء کی نماز موخر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۶ اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو ان کو اس طرح یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا یعنی عشاء کو نصف رات کے وقت۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مسلم عن عمرو عائشۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۷ خوشخبری سنو! یہ تم پر اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے سوا کوئی اور اس وقت نماز نہیں پڑھتا۔ بخاری عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۸ اعراب (دیہاتی) تم پر اس عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے اور وہ اعرابی (دیہاتی) لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں اور یہ عتمہ اور عتمۃ الابل سے یہ نام نکالتے ہیں۔ (یعنی اندھیرے سے اونٹوں کا دودھ دوہنا۔ اسی سبب سے وہ عشاء کو عتمہ یعنی اندھیرے والی نماز کہتے ہیں۔) مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۴۶۹ اعراب (دیہاتی لوگ) تمہارے عشاء کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں، یہ عشاء ہے۔ (دیہاتی) لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں۔

۱۹۴۹۳ منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا منافع ہیں تو خواہ ان کو دونوں آدمیوں کے سہارے سے آنا پڑتا وہ ضرور آجاتے۔ یاد رکھو! پہلی صف ملائکہ کی صف ہے۔ اگر تم کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس میں جگہ حاصل کرو اور ہاں دو آدمی کی نماز ایک دوسرے کے ساتھ جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے بہتر ہے اور تین آدمیوں کی جماعت دو آدمیوں کی جماعت سے بہتر ہے اور جماعت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر زیادہ اللہ کو محبوب ہوگی۔

عبدالرزاق، شعب الایمان للبیہقی عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۴ منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان کو ان کی فضیلت کا علم ہو جاتا تو ان میں گھسٹ گھسٹ کر بھی شریک ہوتے۔

الخطیب، ابن عساکر عن معاویۃ بن اسحاق بن طلحۃ بن عبید اللہ عن ابیہ عن جدہ، الکبیر للطبرانی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۵ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء و فجر میں کیا فضیلت رکھی ہے تو گھسٹ گھسٹ کر بھی ان نمازوں میں شریک ہوں گے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

منافق پر عشاء کی نماز بھاری ہوتی ہے

۱۹۴۹۶ کوئی منافق شخص عشاء کی نماز پر (جماعت کے ساتھ) چالیس راتوں تک پابندی نہیں کر سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۹۷ ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے: یعنی عشاء اور فجر۔

مسند احمد، الحاکم فی الکنی عن عبد اللہ بن انس عن عمومۃ لہ من الصحابۃ

۱۹۴۹۸ کیا وجہ ہے لوگوں کی کہ دین سے نکلے ہوئے ہیں عشاء کی نماز کو ہر شام ہی پڑھ لیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عثمان الثقفی

۱۹۴۹۹ جو عشاء کی نماز سے سو گیا حتیٰ کہ اس کا وقت نکل گیا تو (اس کی آنکھوں پر پھٹکار ہو) وہ پھر سو نہ سکے۔

ابن عساکر عن عمرو بن دینار مرسلاً

۱۹۵۰۰ جو اس نماز یعنی عشاء سے سو گیا (نماز ادا نہ کرے) اس کی آنکھ پھر سو نہ سکے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن مجاہد مرسلاً

۱۹۵۰۱ جو عشاء سے پہلے سو گیا اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ البزار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۵۰۲ یہ عشاء کی نماز ہے عرب (دیہاتی لوگ) تم پر اس کے نام میں غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ یحلبون عن الابل (کے حوالہ) سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبد الرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۰۳ یاد رکھو کہیں عرب لوگ تم پر تمہاری اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ یعتمون بالابل سے اس کا نام (عتمہ) رکھتے ہیں۔ عبد الرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۰۴ اعرابی تمہارے اوپر عشاء کے نام میں غالب نہ آجائیں۔ کتاب اللہ میں اس کا نام عشاء ہی ہے جبکہ اعراب نے اس کا نام عتمہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت اونٹنیوں کا دودھ دوہتے ہیں۔ (وہاں سے اعتمت الناقۃ کا لفظ بولتے ہیں اسی سے عشاء کے لیے انہوں نے یا عتمہ)۔ حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۵ اے عبدالرحمن! تم پر کوئی عشاء کے نام میں غالب نہ آجائے۔ التاریخ للبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۵۰۶ اے عبدالرحمن تم پر کوئی تمہاری نماز کے نام میں غالب نہ آسکے۔ اللہ نے اس کا نام عشاء رکھا ہے اور بدؤوں نے اس کا نام عتمہ رکھا ہے یعنی عتام ابلہم سے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن عوف

مکروہ اوقات کا بیان

۱۹۵۸۳ . جب فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی دو (سنت) رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۴ . فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں سوائے دو سجدوں کے۔ ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۵ صبح کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج بلند ہو۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۶ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی فجر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو اور عصر کے فرض کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔

مسند احمد، ابن حبان، عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۷ . جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کر دو جب تک کہ وہ اچھی طرح نکل آئے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تب بھی نماز مؤخر کر دو جب تک کہ سورج اچھی طرح غروب ہو جائے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۸۸ جب تو صبح کی نماز پڑھے تو نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ جب طلوع ہو جائے اس وقت نماز پڑھ۔ بے شک وہ وقت ملائکہ کی حضوری کا اور نماز کی قبولیت کا ہے جب تک کہ سورج تیر کے برابر نیزے کے بقدر بلند ہو۔ جب سورج تیر سے یا نیزے کے بقدر بلند ہو جائے تب نماز سے رک جا۔ بے شک اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ اور اس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سورج تیری دائیں ابرو سے زائل ہو جائے اس وقت نماز پڑھ۔ یہ وقت ملائکہ کی حضوری اور نماز کی قبولیت کا ہے۔ حتیٰ کہ تو عصر کی نماز پڑھے پھر غروب شمس تک نماز چھوڑ دے۔

مسند احمد، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم عن صفوان بن المعطل

شیطان کا سورج کو کندھا دینا

۱۹۵۸۹ سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان (سینگ ملائے) کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج قدرے بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج آسمان کے بیچ میں بلند ہو کر برابر ہو جاتا ہے تو شیطان پھر اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج وہاں سے زائل ہو جاتا ہے تو شیطان جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے بالکل قریب ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے پھر غروب ہونے کے ساتھ جدا ہو جاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجۃ، بخاری، مسلم عن ابی عبداللہ الصنابحی

۱۹۵۹۰ سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج (درمیان میں) سیدھا برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ پھر کھڑا ہوتا ہے۔ جب سورج استواء سے ڈھل جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ جا کھڑا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ مؤطا امام مالک، نسائی عن ابی عبداللہ الصنابحی

۱۹۵۹۱ .. صبح کی نماز پڑھ۔ پھر نماز سے رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے۔ بے شک جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ سایہ نیزے کے ساتھ ٹھہر جائے (اور ادھر ادھر سایہ نظر نہ آئے) پھر نماز سے رک جا اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر سایہ ہو جائے تو اس وقت کی نماز ملائکہ کی حضوری کا ذریعہ ہے حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج غروب

ہو جائے۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔

مسلم عن عمرو بن عبسة

۹۵۹۲ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری، مسلم عن ابن عمر، نسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۵۹۳ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو تلاش نہ کرو کہ پھر اس وقت نماز پڑھو۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۹۵۹۴ جب سورج زائل ہو جائے تو نماز پڑھلو۔ الکبیر للطبرانی عن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۵ . نماز حرام ہو جاتی ہے ہر روز جب دن نصف ہو جاتا ہے سوائے جمعہ کے دن کے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۶ ہر نماز نصف نہار کے وقت مکروہ ہوتی ہے سوائے جمعہ کے دن کے اس لیے کہ جمعہ کے سوا ہر روز جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

الکامل لابن عدی، عن ابی قتادة

۱۹۵۹۷ حضور اکرم ﷺ نے نصف نہار کے وقت نماز سے منع فرمایا جب تک سورج زائل ہو سوائے جمعہ کے دن کے۔

الشافعی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۸ . کیا میں تم کو منافق کی نماز کی خبر نہ دوں؟ وہ نماز عصر کو اس حد تک مؤخر کرتا ہے کہ سورج گائے کی چربی کی طرح ہو جاتا ہے۔ (جس پر نظر بآرام سے ٹھہر تی ہیں) پھر وہ نماز پڑھتا ہے۔ السنن للدارقطنی، مستدرک الحاکم عن رافع بن خدیج

۱۹۵۹۹ . حضور ﷺ نے صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا تھی کہ سورج طلوع ہو۔ اور عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا تھی کہ سورج غروب ہو۔

بخاری، مسلم، نسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۰۰ جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جاحتی کہ سورج طلوع ہو، جب سورج طلوع ہو جائے تو کوئی نماز نہ پڑھ حتی کہ سورج بلند ہو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے تو نماز پڑھ اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتی کہ نیزے کا سایہ مستقل ہو جائے (اور ادھر نہ بڑھے) پھر نماز سے رک جا اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ جھک جائے تو نماز پڑھ، اس وقت نماز میں ملائکہ کی حضوری ہوتی ہے حتی کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جا حتی کہ سورج غروب ہو بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اس کو کفار سجدہ کرتے ہیں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن سعد عن عمرو بن عبسة

۱۹۶۰۱ . جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جاحتی کہ سورج بلند ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھنا مقبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتی کہ نصف النہار ہو جائے۔ جب نصف النہار ہو جائے تو نماز سے رک جاحتی کہ سورج (درمیان سے مغرب کو) مائل ہو جائے۔ کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور گرمی کی شدت بھی جہنم کی لپٹ سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جب سورج (مغرب کو) مائل ہو جائے تو (اس وقت کی) نماز قبولیت اور (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے حتی کہ تو عصر کی نماز پڑھے۔ جب تو عصر کی نماز پڑھ لے تو نماز سے رک جاحتی کہ سورج غروب ہو۔ پھر نماز پڑھنا حضوری و قبولیت کا سبب ہے حتی کہ تو صبح کی نماز پڑھے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۲ . پروردگار بندے سے قریب ترین رات کے درمیان میں ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو اس گھڑی میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ضرور ایسا کر۔ بے شک اس وقت نماز پڑھنا طلوع شمس تک ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ بے شک سورج

شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وقت کفار کی نماز کا ہے۔ لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے اور اس سے شعاعیں نکھرنے لگیں۔ پھر نماز پڑھنا (ملائکہ کی) حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج نصف النہار میں اعتدال کو آجائے نیزے کے اعتدال کے برابر۔ (یعنی نیزہ کو گاڑ دیں تو اس کا سایہ گرے نہیں) یہ گھڑی ایسی ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس وقت نماز چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ سایہ ڈھل جائے۔ پھر نماز پڑھنا ملائکہ کی حضوری کا سبب ہے۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور کفار کی نماز (کا وقت) ہے۔

السنن للبیہقی عن ابی امامۃ عن عمرو بن عبسۃ

۱۹۶۰۳ . جب سورج کا کنارہ طلوع ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو تو نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز کے لیے سورج کے طلوع وغروب کا وقت نہ دیکھو اس لیے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع (وغروب) ہوتا ہے۔ بخاری، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۴ جب سورج کا کنارہ نظر آجائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۵ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ ابو نعیم عن محمد بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ

۱۹۶۰۶ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج استواء کو پہنچ جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے جب استواء (یعنی درمیان) سے زائل ہو جاتا ہے تو اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ جا کھڑا ہوتا ہے اور جب سورج غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پس ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھا کرو۔

موطا امام مالک۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجۃ، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی عن ابی عبد اللہ الصنابحی، الکبیر للطبرانی عن صفوان بن المعطل

۱۹۶۰۷ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کو نماز کے لیے نہ دیکھو۔ بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع وغروب کرتا ہے۔ لہٰذا جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج مکمل غروب نہ ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۰۸ نماز کے لیے طلوع شمس اور غروب شمس کا انتظار نہ کرو۔ بے شک سورج تو شیطان کے دو سینگوں کے بیچ میں طلوع وغروب ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

نماز فجر کے بعد نفل ممنوع ہے

۱۹۶۰۹ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الجامع لعبد الرزاق، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید، مسند احمد، الدارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن خزیمۃ، ابو عوانۃ، الطحاوی عن عمر، مسند احمد، ابوداؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی ابوداؤد، عن معاذ بن عفراء، مسند احمد عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عمرو۔

۱۹۶۱۰ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔ حتیٰ کہ طلوع شمس ہو، اور غروب شمس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ غروب شمس ہو۔ جو (بیت اللہ کا) طواف

فصل ثانی..... نماز کے ارکان کے بیان میں

جس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول..... نماز کی صفت اور اس کے ارکان

۱۹۶۲۳ جب تو قبلہ رو ہو تو تکبیر کہہ پھر فاتحہ پڑھ، پھر جو چاہے تلاوت کر، پس جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لے اور اپنی کمر کو دراز کر لے اور آرام سے رکوع ادا کر۔ جب سر اٹھائے تو اپنی کمر کو سیدھا کر لے یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں چلی جائیں۔ جب سجدہ کرے تو اپنے سجدوں کو تمکنت کے ساتھ ادا کر۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا۔ پس ہر رکعت اور سجدے میں یونہی کر۔ مسند احمد، ابن حبان عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

۱۹۶۲۵ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، پھر قرآن کا جو حصہ جس قدر آسانی کے ساتھ میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر اور اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ، پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدہ میں رہ، پھر ہر رکعت میں یونہی کر۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۶ جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو وضو کامل ادا کر پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ، پھر قرآن آسانی کے ساتھ جو میسر ہو پڑھ لے۔ پھر رکوع کر اور رکوع میں اطمینان کر۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدے میں رہ۔ پھر سر اٹھا اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا۔ پھر سجدہ کر اور اطمینان کے ساتھ سجدوں میں رہ۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی ہر نماز میں یونہی کرو۔

بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲۷ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے وضو کر جس طرح اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر قبلہ رخ ہو جا۔ پھر تکبیر کہہ۔ پھر قرآن پڑھ جو تجھے آتا ہو۔ اگر قرآن یاد نہیں تو الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ۔ جب رکوع کرے تو اطمینان کے ساتھ رکوع میں رہ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور پھر سجدہ کر اور سجدے میں اطمینان کے ساتھ رہ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا بیٹھ جا۔ حتیٰ کہ اس طرح اپنی نماز پوری کر لے۔ جب تو نے ایسا کر لیا تو تیری نماز پوری ہوگئی۔ اور اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن رفاعۃ البدری

۱۹۶۲۸ کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ وضو میں اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، سر کا مسح کرے اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر تکبیر کہے۔ اللہ کی حمد و ثنا کرے پھر جو آسانی کے ساتھ ہو سکے قرآن پڑھے جو اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ اور جس کی اللہ نے اجازت دی ہے۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ حتیٰ کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور مفاصل پر سکون ہو جائیں۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ بیٹھ جائے اور کمر سیدھی ہو جائے۔ پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنی پیشانی کو زمین پر سکون کے ساتھ ٹیک دے حتیٰ کہ جوڑ پرسکون ہو جائیں۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا ہو کر زمین پر بیٹھ جائے اور اپنی کمر سیدھی کرے پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں جائے حتیٰ کہ سجدہ میں پیشانی سکون کے ساتھ رکھے۔ پس کسی کی نماز پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس طرح نہ کرے۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن رفاعۃ بن رافع

الاکمال

۱۹۶۲۹ جب تو نماز میں کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن کا حصہ آسان محسوس ہو پڑھ پھر جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر ٹکا دے

(ہو جائے) رکوع کرے حتیٰ کہ ہر عضو پرسکون ہو جائے۔ پھر جب سر اٹھائے اسی طرح سیدھا ہو جائے کہ تمام اعضاء پرسکون ہو جائیں۔ پھر سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ حتیٰ کہ ہر عضو پرسکون ہو جائے پھر سر اٹھائے تو سیدھا ہو (کر بیٹھ جائے) حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پرسکون ہو جائے۔ پھر (دوسرا سجدہ) ایسا ہی کرے۔ جب نماز کے درمیان (دوسری یا آخری رکعت) میں بیٹھے تو اطمینان کے ساتھ بیٹھے اور اپنی بائیں ران پر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔ پھر جب کھڑا ہو تو یہی کرتا رہے حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعۃ بن رافع

۱۹۶۳۰ جب تو قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر پڑھ۔ پھر جو اللہ چاہے قرآن پڑھ۔ اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے۔ اپنی کمر کو پھیلا دے اور پرسکون ہو کر رکوع ادا کر۔ جب اٹھے تو اپنی کمر سیدھی کر لے۔ جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ جب سجدہ سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور پھر ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔ الکبیر للطبرانی عن رفاعۃ بن رافع

۱۹۶۳۱ جب تو (نماز کے لیے) قبلہ رو ہو جائے تو تکبیر کہہ۔ پھر اللہ نے جو تیرے نصیب میں لکھا ہے اتنا قرآن پڑھ۔ جب رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی کمر لمبی کر لے اور رکوع کو مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا کر۔ جب سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کر لے۔ جب سجدہ کرے تو اطمینان کے ساتھ جم کر سجدہ کر۔ جب سجدہ سے اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا اور اپنی ہر رکعت اور سجدے میں اسی طرح کر۔

الکبیر للطبرانی عن رفاعۃ بن رافع

۱۹۶۳۲ نماز کی چابی پاکیزگی ہے۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے۔ نماز کی تحلیل سلام ہے۔ اور ہر دو رکعت میں ایک مرتبہ سلام پھیرنا ہے۔ اور اس شخص کی نماز نہیں جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت نہ پڑھے فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، بقی بن مخلد، ابن جریر، مسند ابی یعلی، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

السنن للبیہقی میں یہ اضافہ ہے:

جب کوئی رکوع کرے تو گدھے کی طرح کمر اوپر اور سر نیچے نہ جھکا دے۔ بلکہ اپنی کمر (اور سر) کو سیدھا کرے اور جب سجدہ کرے تو اپنی کمر دراز کر لے۔ بے شک انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے: پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دونوں پاؤں کے پنجے۔ جب کوئی بیٹھے تو اپنے سیدھے پاؤں کو کھڑا کر لے اور بائیں پاؤں کو لٹا لے۔

فائدہ:... فرض کی پہلی دو رکعات میں اور سنن و نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھنا لازمی ہے۔ جب کہ مقتدی کے لیے امام کی فاتحہ اور سورت کافی ہے۔

۱۹۶۳۳ وضو نماز کی چابی ہے تکبیر اس کی تحریمہ ہے (جو ہر کلام کو نمازی پر حرام کر دیتی ہے) اور سلام نماز کی تحلیل ہے۔ (جس سے ہر کلام حلال ہو جاتا ہے) اور کوئی نماز فاتحۃ الکتاب کے سوا جائز نہیں۔ اور سورت فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت بھی لازمی ہے اور (نفل) کی ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ السنن للبیہقی فی القراءات عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۴ اے ثقیف کے بھائی! اپنا سوال کہو۔ اور اگر تم کہو تو میں تم کو بتلا دیتا ہوں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟ ثقیف کے فرد نے کہا: یہ تو میرے لیے زیادہ خوشی اور تعجب کی بات ہوگی۔ تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نماز، نماز کے رکوع و سجود اور روزوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ لہٰذا تم رات کے شروع اور آخر حصے میں نماز پڑھو اور درمیانی حصے میں نیند کرو۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو رکوع میں اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو اپنی انگلیوں کو کھول لو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ۔ (اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ) حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ بیٹھ جائے۔ جب سجدہ کرو تو پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹکاؤ۔ اور سر (کو) ٹھونگیں نہ مارو۔ اور چاند کی راتوں کے روزے رکھو یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع ..... نماز کے متفرق ارکان میں

تکبیر اولیٰ

۱۹۶۳۵ ہر چیز کا ایک چنیدہ ہے اور نماز کا چنیدہ تکبیر اولیٰ ہے سو اس کی پابندی کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۶۳۶ ہر چیز کی ایک صفائی ہے ایمان کی صفائی نماز ہے اور نماز کی صفائی تکبیر اولیٰ ہے۔

مسند ابی یعلی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن ابی اوفی

۱۹۶۳۷ بندہ جب (نماز کے لیے پہلی) تکبیر کہتا ہے تو وہ تکبیر نمازی کو آسمان و زمین کے درمیان کی ہر چیز سے پردہ میں مستور کر دیتی ہے (اور ہر چیز سے محفوظ ہو جاتا ہے)۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ... التاریخ للخطیب ۱۱/۸۱۔ علامہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں عبدالرحیم ابن حبیب الفراہانی ہے جس کی احادیث میں کچھ منکر احادیث ہوتی ہیں۔

۱۹۶۳۸ جب کوئی نماز شروع کرے تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے آگے ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۳۹ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور ہتھیلیوں کو کانوں کی لو کے مقابل قبلہ رخ کرو، پھر کہو اللہ اکبر، سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک۔ اور اگر صرف اللہ اکبر ہی کہو (اور ثناء نہ پڑھو) تب بھی کافی ہے۔ ابن عدی، الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر الثمالی

۱۹۶۴۰ اے وائل بن حجر! جب تو نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے کانوں کے برابر لے جا اور عورت کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ صرف اپنے سینے تک بلند کرے۔ الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۶۴۱ سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک۔

پاک ہے تو اے اللہ اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۹۶۴۲ اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا اسی طرح تین دفعہ، الحمد للہ کثیرا، پھر تین دفعہ سبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ (اور پھر یہ) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وہمزہ۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۶۴۳ تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو یوں کہے۔

اللہم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللہم انی اعوذ بک ان تصد عنی وجہک یوم القیامۃ اللہم نقنی من خطیئتی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللہم احینی مسلما وامتنی مسلما۔

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کر دیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنے چہرے کا دیدار روک دے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے اسلام کی حالت میں زندہ رکھ اور اسلام کی حالت میں موت دے۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ وعن وائل بن حجر

۱۹۶۳۴ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... ایک شخص نے (نماز شروع کرتے ہی) یہ کلمات کہے

الحمدلله كثيرا طيبا مباركا فيه.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پوری کی تو مذکورہ فرمان کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۹۶۳۵ کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ میں نے آسمان کے دروازے کو ان کلمات کے لیے کھلتے دیکھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... ایک شخص نے نماز شروع کی اور یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرا والحمدلله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا.

اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں بہت بہت اللہ کے لیے ہیں اور صبح و شام اللہ کے لیے ہر طرح کی پاکی ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو مذکورہ ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھلتے دیکھا ہے۔

۱۹۶۳۶ کون ہے ان کلمات کو کہنے والا؟ بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے ہیں کہ ہر ایک دوسرے سے پہلے ان کو اللہ کے پاس لے کر جائے۔ مصنف عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... ایک شخص نے نماز پڑھی اور یہ کلمات پڑھے:

الحمدلله كثيرا طيبا مباركا فيه.

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لیے مذکورہ سوال فرمایا۔

۱۹۶۳۷ اللہ کی قسم! میں نے تیرے کلام کو آسمان کی طرف چڑھتے دیکھا حتیٰ کہ اس کے لیے ایک دروازہ کھل گیا اور وہ کلام اس میں داخل ہو گیا۔ مسند احمد عن عبداللہ بن ابی اوفی

فائدہ: ...... (نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ) ایک شخص صف میں داخل ہوا اور (نماز کی نیت باندھتے ہوئے) یہ کلمات پڑھے:

الله اكبر كبيرا والحمدلله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا.

چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پوری کر لی تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۹۶۳۸ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کلمات کی طرف دس فرشتے بڑھے ہیں۔ ہر ایک اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہی ان کلمات (کے ثواب) کو لکھے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ ان کو کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ ان کلمات کو جوں کا توں اٹھا کر رب العزت کے پاس لے گئے۔ پروردگار نے ان کو ارشاد فرمایا:

ان کلمات کو یونہی لکھ دو جس طرح میرے بندے نے ان کو کہا ہے یعنی

الحمدلله كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا ان يحمد وينبغي له.

۱۹۶۷۳ اللہ کی قسم! میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضور ﷺ کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھا کرتی تھیں، ان کے ساتھ ان کے بچے ہوتے اور کبھی کوئی بچہ رونے لگ جاتا تو حضور ﷺ نماز مختصر فرما دیتے تاکہ ماں اپنی نماز پوری کر کے بچے کو بہلا لے۔

۱۹۶۷۴ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہٰذا ایک دوسرے سے بڑھ کر آواز بلند نہ کرو۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۷۵ جب کوئی اپنی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، پس وہ دیکھے کہ اپنی نماز میں کیا کہہ رہا ہے، چنانچہ اپنی آوازیں بلند نہ کریں جس سے مومنین کو اذیت ہو۔ البغوی عن رجل من بنی بیاضۃ

۱۹۶۷۶ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس اس کو دیکھنا چاہئے کہ کس طرح مناجات کر رہا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

مقتدی کی قراءت

۱۹۶۷۷ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے بھی قراءت کرتے ہو، ہرگز ایسا نہ کرو سوائے ام القرآن کے۔ بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو ام القرآن نہ پڑھے۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۸ شاید تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ فاتحۃ الکتاب کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ بے شک اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۷۹ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے؟ ابھی میں کہوں کیا بات ہے کہ میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں کون جھگڑ رہا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۰ تم قرآن میں سے کچھ نہ پڑھو جب میں بلند آواز میں قرآن پڑھ رہا ہوں سوائے ام القرآن کے۔ ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۱ جب جہری آواز کے ساتھ قراءت کروں تو کوئی بھی ہرگز قراءت نہ کرے سوائے ام القرآن کے۔ ابن ماجۃ عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۶۸۲ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ فاتحۃ الکتاب پڑھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ

۱۹۶۸۳ جس کے لئے امام ہو تو اس امام کی قراءت اس مقتدی کی قراءت ہے۔ مسند احمد، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۴ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۸۵ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے نماز سکھائی، انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز میں پڑھی۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۶ جب تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو کیا پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا الحمد للہ رب العالمین۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کر۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸۷ جب تو نماز میں کھڑا ہو تو پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین پوری سورت حتیٰ کہ قل ھو اللہ احد پوری سورت۔ السنن للدارقطنی عن داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطۃ عن ابیہ عن جدہ عن

غلبۂ نیند کی حالت میں تلاوت نہ کرے

۱۹۷۰۵ جب (کوئی شخص رات میں کھڑا ہو) اور (غلبۂ نیند کی وجہ سے) قرآن اس کی زبان پر نہ چڑھتا ہو اور اس کو سمجھ نہ آرہا ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے تو وہ جا کر سو جائے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۶ جب تم کسی شخص کو دن میں بلند آواز سے (نماز میں) قرآن پڑھتے دیکھو تو لید اور گوبر کے ساتھ اس کو مارو۔

الدیلمی عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰۷ تو تم ان کو لید (کے ڈھیلے) کیوں نہیں مارتے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:... پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ہیں جو دن والی نماز میں آواز کے ساتھ (جہراً) قرأت کرتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

۱۹۷۰۸ جو دن (کی نماز) میں جہراً (آواز کے ساتھ) قرأت کرے اس کو (چوپاؤں کی) لید مارو۔ ابو نعیم عن بریدۃ

کلام:... اس روایت میں یزید بن یوسف دمشقی ہے۔ جس کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔

۱۹۷۰۹ اے ابن حذافہ! مجھے قرآن نہ سناؤ اللہ کو سناؤ۔ ابن سعد، ابن نصر، ابن عساکر عن الزہری عن ابی سلمۃ۔

عبداللہ بن حذافہ (تنہا) کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۰ اے جبر! اپنے رب کو سنا اور مجھے مت سنا۔ الکبیر للطبرانی، ابن سعد، ابو نعیم، ابن عساکر عن عبداللہ بن جبر عن ابیہ

کلام:... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس کو ابن قانع نے عبداللہ بن جبر عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔ ابو احمد عسکری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جبر سے روایت کیا ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تین اقوال میں سب سے راجح ترین قول پہلا ہے۔

آمین

۱۹۷۱۱ جب قاری آمین کہے (ولا الضالین کے بعد) تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۲ جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور ملائکہ آسمان میں آمین کہیں اور کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ موطا امام مالک، السنن للبیہقی، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۳ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ موطا امام مالک، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۴ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ بے شک جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

موطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۵ جب پڑھا جائے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو تم آمین کہو۔ ابن شاہین فی السنۃ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۱۶ یہود نے تم پر اتنا کسی چیز میں حسد نہیں کیا جتنا اسلام اور آمین پر حسد کیا ہے۔

الادب المفرد للبخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

رکوع وسجود پورا کرنا لازم ہے

۱۹۹۲۷ جو شخص رکوع پورا نہ کرے اور سجدوں میں ٹھونگیں مارے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے جس کو صرف ایک دو کھجوریں کھانے کو ملیں بھلا وہ اس کی بھوک کو کیا مٹا سکتی ہیں۔ التاریخ للمصری عن ابی عبد اللہ الاشعری

۱۹۹۲۸ کسی بندے کی نماز درست نہیں حتیٰ کہ وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی کرے۔ ابوداؤد عن ابی مسعود البدری

۱۹۹۲۹ اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔ ابن ماجہ عن علی بن شیبان

۱۹۹۳۰ ... رکوع وسجود کو پورا ادا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدے کرتے ہو۔ بخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۲ جب کوئی شخص اچھی طرح نماز ادا کرے، رکوع اور سجدوں کو پورا پورا ادا کرے تو نماز (اس کو) کہتی ہے اللہ تیری بھی ایسی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز اوپر اٹھالی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص نماز کو بری طرح ادا کرتا ہے اس کے رکوع اور سجدوں کو پورا ادا نہیں کرتا ہے تو نماز کہتی ہے۔ اللہ تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس کو پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ الطیالسی عن عبادۃ بن الصامت

۱۹۹۳۳ لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں کوئی شخص کیسے چوری کرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل نہ کرے اور نہ خشوع کے ساتھ پڑھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادۃ، مسند احمد، مسند ابی یعلی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۴ لوگوں میں سب سے زیادہ چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کرے گا؟ فرمایا جو رکوع اور سجدوں کو تام نہ کرے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔

الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل

۱۹۹۳۵ ہر سورت (رکعت) کو رکوع وسجود سے اس کا پورا پورا حصہ دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن بعض الصحابۃ

۱۹۹۳۶ ہر سورت کا رکوع وسجود میں اپنا حصہ ہے۔ مسند احمد عن رجل

۱۹۹۳۷ ایسی نماز درست نہیں جس میں آدمی رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر اچھی طرح سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، سنن دارمی، ابن ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳۸ رکوع میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو اور سجدے میں بھی (کم از کم) تین تسبیحات کہو۔ سنن البیہقی عن محمد بن علی مرسلاً

الاکمال

۱۹۹۳۹ جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لے، پھر اس قدر ٹھیرے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر سکون سے ہو جائے۔ پھر تین بار تسبیح کہے۔ بے شک اس کا جسم پوری تین بار تسبیح پڑھے گا۔ للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴۰ جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کرلے۔

الجامع لعبدالرزاق عن القاسم بن ابی بزۃ عن رجل

۱۹۹۴۱ جب کوئی رکوع کرے تو یہ کہے

اللھم لک رکعت وبک آمنت

اے اللہ! میں تیرے لیے جھکا اور تجھ پر ایمان لایا۔ العسکری، ابن صصری عن ربیعة بن الحارث بن نوفل

۱۹۷۴۲ جس نے فرض نماز کے ہر رکوع اور ہر سجدہ میں سات مرتبہ تسبیحات کہنے کی پابندی کی اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

تمام وابن عساکر عن معاذ بن جبل

کلام: ...... اس روایت میں شراحیل بن عمرو ابو عمرو العنسی ضعیف ہے۔

۱۹۷۴۳ اے بریدہ! جب تو نماز میں تشہد کی حالت میں بیٹھے تو ہرگز تشہد پڑھنا اور مجھ پر درود بھیجنا نہ چھوڑ۔ السنن للدارقطنی

کلام: ...... ضعف کی عبداللہ بن بریدة عن ابیہ

۱۹۷۴۴ جب تمہارا امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۵ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ اس کی سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے) کہے تو تم ربنا لک الحمد (اے رب! ہم تیری حمد کرتے ہیں) کہو۔ بے شک تمہارا رب تمہاری سنے گا۔ بے شک اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کردیا ہے کہ جو بھی اس کی حمد کرے گا اللہ اس کی سنے گا۔ مصنف لعبدالرزاق عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴۶ اللہ پاک نے آسمان کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ پس کوئی شی ان کلمات کو عرش کے پاس جانے سے روک نہیں سکی یعنی الحمدللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن وائل بن حجر

۱۹۷۴۷ ان کلمات کی طرف بارہ فرشتے بڑھے ہیں اور عرش کے پاس پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔ بے مختصر عن وائل بن حجر

فائدہ: ... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا

الحمدللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ تب آپ نے مذکورہ فرمان صادر فرمایا۔

۱۹۷۴۸ میں نے تیس سے اوپر کچھ ملائکہ دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے ہیں کہ کون ان کو پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی عن رفاعة بن رافع

فائدہ: ... رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ایک شخص نے کہا:

ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ ایک آدمی نے اپنی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۴۹ ابھی کس نے پڑھا ہے؟ میں نے تیس سے اوپر چند ملائکہ کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف بڑھے کہ کون ان کو سب سے پہلے لکھے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، شعب الایمان للبیہقی عن رفاعة بن رافع الزرقی

فائدہ: ایک شخص نے (نماز میں) یہ کلمات پڑھے:

ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۹۷۵۰ نماز کے تین حصے ہیں۔ وضو ایک حصہ ہے، رکوع ایک حصہ ہے اور ایک حصہ سجدے ہیں۔ جس نے ان تینوں حصوں کی پابندی کی اس کی نماز قبول ہوگی اور جس نے ان حصوں کو خراب کیا تو نماز کے بیاور باقی سب حصے نمازی پر رد کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۱ نماز کے تین تہائی حصے ہیں۔ پاکیزگی ایک تہائی حصہ ہے، رکوع دوسرا تہائی حصہ ہے اور سجدے تیسرا تہائی حصہ ہیں۔

البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۲ ... رکوع اور سجدوں کو پورا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں پیٹھ پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، صحیح ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۳ جب تو نماز میں کھڑا ہو اور رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کو کھول لے۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ مطمئن ہو جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو سکون کے ساتھ زمین پر ٹیک دے اور ٹھونگیں نہ مار۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

رکوع کا مسنون طریقہ

۱۹۷۵۴ رکوع و سجود میں اعتدال کے ساتھ رہو اور کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

البخاری، ابوعوانہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۵ مجھے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو (سبحان ربی العظیم کے ساتھ) خدا کی عظمت بیان کرو۔ اور جب تم سجدہ کرو تو (سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے ساتھ) خوب دعائیں مانگو تو قریب ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔

ابن ابی شیبہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۶ تین تسبیحات رکوع میں ہیں اور تین تسبیحات سجدے میں۔

الجامع لعبد الرزاق، الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ معضلاً

۱۹۷۵۷ ایسے شخص کی نماز مقبول نہیں جو رکوع و سجود کو پورا پورا نہ کرے۔

الاوسط والکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۵۸ اللہ ایسے بندے کی نماز کی طرف بھی نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر کو سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد، ابن سعد، ابن عساکر عن علی بن شیبان

۱۹۷۵۹ اللہ پاک ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرماتے جو رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلق بن علی

۱۹۷۶۰ ... اللہ پاک ایسے بندے کی طرف نہیں دیکھتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

سجود اور اس سے متعلقات

۱۹۷۶۱ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں، چہرہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن العباس، عبد بن حمید عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۲ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کا سجدہ پیشانی کے نیچے سے ساتوں زمین تک کی جگہ کو پاک کر دیتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۳ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے آگے رکھے۔ ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۴ جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین سے ملا دے۔ ممکن ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن ان ہتھیلیوں سے طوق (زنجیر) ہٹا دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۵۔ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے اور کتے کی طرح بازؤوں کو بچھا نہ دے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۶۔ سجدوں میں سیدھے رہو اور کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازؤوں کو نہ بچھائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۶۷۔ نبی کریم ﷺ نے (سجدے میں جاتے) کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے منع فرمایا۔ نیز اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی مسجد میں اس طرح اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے جس طرح اونٹ باڑے میں اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ خاص کر لیتا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک عن عبدالرحمن بن شبل

۱۹۷۶۸۔ حضور ﷺ نے سجدے میں (مٹی وغیرہ ہٹانے کے لیے) پھونک مارنے سے اور پینے کے برتن میں پھونک مارنے (اور سانس لینے) سے منع فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۹۷۶۹۔ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو رکھ لے اور کہنیوں کو اٹھائے۔مسند احمد، مسلم عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۰۔ مجھے حکم ملا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر اور نبی کریم ﷺ نے ناک کی طرف بھی اشارہ فرمایا (یعنی پیشانی اور ناک کو ایک ساتھ شمار فرمایا) اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ نیز مجھے حکم ملا ہے کہ ہم سجدے میں اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۱۔ بے شک دونوں ہتھیلیاں بھی اسی طرح سجدہ کرتی ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اپنی ہتھیلیاں بھی زمین پر رکھ دے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہتھیلیاں بھی اٹھالے۔

الادب المفرد للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۲۔ سجدے سات اعضاء پر کیے جاتے ہیں: دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور پیشانی (جس میں ناک بھی شامل ہے) نیز ہاتھوں کو اٹھایا جائے جب تم بیت اللہ کو دیکھو، صفا و مروہ پر، میدان عرفات میں، مزدلفہ میں، رمی جمار کے وقت اور اس وقت جب نماز کھڑی ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۳۔ سجدے پیشانی (اور ناک) پر، ہتھیلیوں پر، گھٹنوں پر اور پاؤں کے (پنجوں اور) سینوں پر ادا کیے جاتے ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی جگہ کو زمین پر نہ رکھے گا وہ جگہ اللہ پاک جہنم کی آگ میں جلائیں گے۔السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۴۔ اپنی ناک کو بھی (زمین پر) ٹکادے، تاکہ وہ بھی تیرے ساتھ سجدہ کرے۔السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۷۵۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی ناک زمین پر نہ لگے۔الکبیر للطبرانی عن ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۱۹۷۷۶۔ اے رباح! اپنے چہرے کو مٹی میں ملا۔ترمذی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۹۷۷۷۔ اے رباح! اپنے چہرے کو خاک آلود کر۔نسائی، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... سابق حدیث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی کراہیۃ النفخ فی الصلوٰۃ رقم ۳۸۱، ۳۸۲ پر تخریج فرمائی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند قابل (احتجاج) نہیں اور حمزہ میمون کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۷۷۸۔ زمین کے ساتھ مسح کرو، کیونکہ یہ تم پر (ماں کی طرح) شفقت کرنے والی ہے۔الصغیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... سجدہ میں چہرے کو مٹی سے بچانے کی ممانعت کی ہے بلکہ سجدے میں چہرے کا خاک آلود ہونا قابل تعریف ہے۔

۱۹۷۷۹۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اپنے سجدے کی جگہ کو درست کر لے۔ اس حالت میں نہ چھوڑے کہ جب سجدہ کرے تو تب پھونک مارے اور پھر سجدہ کرے یا کالا دے پر سجدہ کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی پھونک مار کر پھر سجدہ کرے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۰ یہ بات ظلم اور کمزوری کی ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل بار بار اپنی پیشانی صاف کرے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۱ اپنی ناک بھی اپنے سجدے کی جگہ پر رکھ۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۲ جب تو سجدے سے سر اٹھائے تو کتے کی طرح پھیلاؤ پر نہ بیٹھ بلکہ اپنی سرینوں کو قدموں کے درمیان میں رکھ اور پیروں کی پشت کو زمین سے ملادے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... سجدے سے اٹھتے ہوئے ٹخنوں کو کھڑا کر لینا سرینوں پر بیٹھ جانا اور ہاتھوں کو لٹکا لینا یہ کتے کی طرح بیٹھنا جس کی نبی سے ممانعت آئی ہے۔

کلام: ...... اس روایت کی سند میں ایک راوی العلاء ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے من گھڑت موضوع روایات نقل کرتا ہے لہٰذا یہ کمزور ہے۔

۱۹۷۸۳ دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح (سرینوں پر) نہ بیٹھ۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۴ اے علی! جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنے سے بچ۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۵ اے علی! میں تیرے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ اور تیرے لیے بھی وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔ پس دونوں سجدوں کے درمیان سرینوں پر مت بیٹھ۔ ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۶ جب کوئی سجدہ کرے تو کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو پھیلا کر اپنی رانوں کے ساتھ نہ ملائے۔

ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۷ (اے عورتو!) جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ جسم زمین کے ساتھ ملا دو۔ کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

السنن للبیہقی عن یزید بن ابی حبیب مرسلاً

۱۹۷۸۸ جب تو نماز پڑھے تو اپنے بازوؤں کو درندے کی طرح زمین پر نہ بچھادے۔ بلکہ صرف اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸۹ میں تو سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہوں اور بالوں کو بناتا ہوں نہ کپڑوں کو سمیٹتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۰ ابن آدم کو حکم ملا ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۱ کوئی تو ایسا کرتا ہے کہ اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھ جاتا ہے (ایسا نہ کرنا چاہیے)۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۷۹۲ جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر (سہارے سے سجدے میں) جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۳ جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح (دھم سے) نہ بیٹھ جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ضعفہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۹۴ گھٹنوں کے ساتھ سجدہ حاصل کرو۔ ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... بعض لوگوں نے سجدے کی مشقت کی شکایت کی کہ سجدہ کرنے میں ... تو پھر آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں

۱۹۸۲۱ اگر امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے اگر سیدھا کھڑے ہونے سے قبل اس کو (تشہد) یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرلے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۲ جب تو نماز میں ہو اور تجھے شک ہو جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ لیکن تیرا زیادہ خیال چار کا ہو تو تشہد میں بیٹھ جا اور (آخری) سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔

ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۳ جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو شک میں ڈال دیتا ہے حتیٰ کہ وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ کتنی (رکعات) پڑھی ہیں۔ لہٰذا جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

مالک، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۴ اگر نماز میں کوئی غلطی ہوتی تو میں تم کو اس کی خبر دیتا۔ لیکن میں ایک بشر ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو وہ درست چیز کو یاد کرے اور اسی پر نماز تمام کرے پھر دو سجدے سہو کے ادا کرے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۵ جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو وہ (ایک) سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن عبداللہ بن جعفر

سجدہ سہو کا طریقہ

۱۹۸۲۶ جس کو نماز میں نسیان ہو جائے تو تشہد کی حالت میں دو سجدے کرے۔ مسند احمد، نسائی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۷ جب کسی کو اپنی نماز میں سہو (بھول) ہو جائے اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو، تو وہ ایک کو خیال کرکے نماز پڑھے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو پائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین؟ تو دو پر بنیاد رکھے۔ اور اگر تین یا چار میں شک ہو تو تین پر بنیاد رکھے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے سہو کے ادا کرلے۔ ترمذی عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۲۸ جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ کیسے نماز پڑھی ہے تو دو سجدے بیٹھ کر ادا کرے۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲۹ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادہ پڑھی ہیں یا کم تو قعدہ کی حالت میں دو سجدے کرلے۔ اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو بے وضو ہو گیا ہے تو اپنے دل میں کہے: نہیں تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں مگر جب اپنی ناک سے بدبو سونگھے یا اپنے کان سے آواز سنے (تو یقین کرے)۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۰ سہو کے دو سجدے نماز میں ہر کمی زیادتی کو درست کرتے ہیں۔

مسند ابی یعلی، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ... کمی کو جب پورا کرلیا جائے تو سہو کے سجدے نماز درست کردیتے ہیں۔ جبکہ زیادتی نفل ہو جاتی ہے۔ اور دونوں صورتوں میں سہو کے دو سجدے لازم ہو جاتے ہیں۔

۱۹۸۳۱ شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے حتیٰ کہ وہ شک میں پڑ جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے پھر سلام پھیر دے۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۲ جس کو اپنی نماز میں تین یا چار میں بھول ہو گئی تو وہ (زیادہ) مکمل کرلے کیونکہ زیادتی کی سے بہتر ہے۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۳۳ میں بھی بشر ہوں تمہاری طرح بھول کا شکار ہوتا ہوں اور جب تم میں سے کوئی بھول کا شکار ہو تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ

فائدہ:.... ایک نماز میں جتنی مرتبہ بھول ہو جائے ایک مرتبہ دو سجدے سہو کے لازم ہیں۔ اور ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو ادا ہوتے ہیں۔

۱۹۸۳۴ .. نماز میں ہونے والی ہر غلطی کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ثوبان

۱۹۸۳۵ سہو کے دو سجدے (ایک) سلام کے بعد ہیں اور ان کے بعد تشہد اور سلام بھی ہے۔ مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۶ صلاۃ الخوف میں (سجدۂ) سہو نہیں ہے۔ الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء، ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۷ . اگر شیطان مجھے نماز میں کچھ بھلا دے تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو اور عورتیں تالی بجا دیا کریں۔ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۸ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۳۹ امام اپنے پیچھے والوں کے لیے کفایت کرتا ہے۔ اگر امام بھول جائے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں اور اس کے پیچھے والے اس کے ساتھ سجدۂ سہو کریں۔ اگر پیچھے والوں میں سے کوئی ایک بھول کا شکار ہو جائے تو اس کو سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہئے اور امام اس کے لیے کافی ہے۔

السنن للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۴۰ وضو کے بارے میں یقین کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو اور نماز کے بارے میں شک کے ساتھ (شیطان کو) دفع کرو۔

الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:.... یعنی جب تک یقین کامل نہ ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے اپنے کو وضو پر سمجھو اور شک کو خاطر میں نہ لاؤ۔ لیکن اگر نماز میں شک ہو جائے تو شک کے ساتھ عمل کرو۔ یعنی شک کو خاطر میں لاکر یقین پر عمل کرو۔ مثلاً تین یا چار رکعات میں شک ہو تو تین سمجھو اور ایک اور رکعت پڑھو۔

۱۹۸۴۱ جب کسی کو شیطان شک میں ڈالے اور وہ نماز میں ہو، شیطان کہے کہ تو بے وضو ہو چکا ہے تو وہ اپنے جی میں کہے: تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہاں جب خود اپنے کان سے آواز سنے یا ناک سے بو محسوس کرے (تو پھر یقین کرے) جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی تو دو سجدے کرلے بیٹھے ہوئے۔ الجامع لعبدالرزاق عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۲ جب کسی کو نماز میں شک ہو اور اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ زیادہ (رکعات) پڑھی ہیں یا کم؟ اگر اس کو ایک یا دو میں شک ہو جائے تو اس کو ایک قرار دے حتیٰ کہ وہم زیادتی میں ہو جائے۔ پھر بیٹھ کر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے قبل، پھر سلام پھیر دے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۹۸۴۳ جس کسی کو نماز میں بھول ہو جائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ زیادتی ہوئی ہے یا کمی؟ تو وہ دو سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔

السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴۴ جب کوئی نماز پڑھے اور نہ جان سکے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو ایک رکعت مزید پڑھ لے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرلے پھر اگر وہ تین رکعت ہوئی تھیں تو دو سجدے ان کو پورا کر دیں گے اور اگر پہلے چار رکعت ہوئی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب ہوں گے۔ ابن حبان عن ابی سعید

التحیات للہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین.

جب تم نے یہ پڑھ لیا تو آسمان وزمین میں موجود اللہ کے ہر نیک بندے کو یہ دعا پہنچ گئی۔ پھر پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله

پھر اللہ سے جو چاہے مانگے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۸۶۶۔ جب تم دونوں قعدوں میں بیٹھو تو کہو:

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

پھر جو چاہے دعا مانگے۔ ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۷۔ التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله

ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۸۔ التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله. مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۹۸۶۹۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

الکبیر للطبرانی عن معاویة، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۹۸۷۰۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات الغادیات والرائحات الزاکیات المبارکات الطاهرات للہ.

تمام تحیات، نمازیں، پاکیزہ کلمات، صبح کو پڑھے جانے والے کلمات، شام کو پڑھے جانے والے کلمات، پاکیزہ کلمات، مبارک کلمات اور پاک کلمات سب کے سب اللہ کے لیے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن السید الحسین رضی اللہ عنہ

۱۹۸۷۱۔ التحیات للہ والصلوات الطیبات الزاکیات للہ السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله. الکبیر للطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۱۹۸۷۲۔ یوں نہ کہو السلام علی اللہ، کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین.

جب تم نے یہ کہہ لیا تو آسمان وزمین میں موجود ہر نیک بندے کو سلام پہنچ گیا۔ پھر کہو:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

پھر جو چاہے دعا مانگے۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نماز پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے:

السلام علی الله من عباده، السلام علی فلان وفلان.

۱۹۸۸۳ کیا بات ہے میں تم کو گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، نماز میں پرسکون رہا کرو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۴ کس بات سے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ بلکہ تم میں سے کسی کے لیے یہ کافی ہے کہ ہاتھ کو ران پر رکھا رہنے دے پھر اپنے بھائی کو دائیں بائیں متوجہ ہو کر سلام کرے۔ مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۹۸۸۵ ان لوگوں کو کیا ہوگیا کہ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں گویا بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ یہ کہہ دینا کافی ہے السلام علیکم السلام علیکم۔ نسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۶ کیا بات ہے تم اپنے ہاتھوں کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح دیکھتا ہوں تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھا رہنے دو اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ ابن حبان عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۸۷ جب کوئی نماز پوری کرے تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہاتھوں کو رانوں پر رکھا رہنے دے اور اپنی دائیں طرف موجود بھائی کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دے اور اسی طرح بائیں طرف۔ الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرۃ

دوران تشہد حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا

۱۹۸۸۸ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو:

اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

اے اللہ! نبی امی محمد اور آل محمد پر درود (رحمت کاملہ) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ اور نبی امی محمد اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک اے اللہ آپ لائق حمد (اور) بزرگ ذات ہیں۔ مسند احمد، ابن حبان، الدارقطنی، السنن للبیہقی عن ابی مسعود، عقبہ بن عامر

۱۹۸۸۹ کہو اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک، کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹۰ مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو اور درود یوں کہو:

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

مسند احمد، ترمذی، ابن سعد، سمویہ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن زید بن خارجۃ

۱۹۸۹۱ تم یوں کہو:

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۰۲ ہر دو رکعت میں سلام ہے۔ ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی صلوٰۃ اللیل۔ اس روایت کی اسناد میں ابو سفیان سعدی ہے۔ جس کے متعلق امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل علم کا اس شخص کے ضعف پر اتفاق ہے۔ وانظر ابن ماجۃ۔

۱۹۹۰۳ ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور سلام ہے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۰۴ ہر دو رکعات میں تشہد ہے اور دونوں پر سلام ہے اور ان کے نیک بندوں پر بھی سلام ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ہر دو رکعت کے بعد جس سلام کا حکم آیا ہے اس سے مراد تشہد ہے جس میں حضور ﷺ اور نیک بندوں پر سلام پڑھا جاتا ہے۔ جس میں تمام رسول اور برگزیدہ لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔

۱۹۹۰۵ یہود نے ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کیا جتنا تین چیزوں میں حسد کیا ہے۔ سلام، آمین اور اللھم ربنا لک الحمد

السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۹۹۰۶ ہر دو رکعت کے بعد تحیہ ہے۔ (یعنی التحیات پڑھنا)۔ السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۹۰۷ جب کوئی شخص نماز کے آخر میں بے وضو ہو جائے اور وہ سلام پھیرنے سے قبل نماز کے آخر میں بیٹھ چکا ہو تو بے شک اس کی نماز پوری ہوگئی۔

ترمذی ضعیف، ابن جریر عن ابن عمرو

کلام ترمذی: یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۰۸ جب امام آخری رکعت میں بیٹھ جائے پھر مقتدیوں میں سے کوئی ایک امام کے سلام پھیرنے سے قبل بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔ التاریخ للخطیب عن ابن عمرو

۱۹۹۰۹ جب امام چوتھی رکعت (یا آخری رکعت کے سجدے) سے سر اٹھائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کے پیچھے لوگوں کی نماز پوری ہوگئی۔

ابن جریر عن ابن عمرو

فائدہ: احناف کے نزدیک خروج بصنعہ بھی ایک فرض ہے۔ یعنی نماز کے ارکان پورا ہونے کے بعد نماز سے اپنے کسی فعل سے ختم کرنا بھی ضروری ہے۔ نیز سلام واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے ایسے شخص کی نماز کا فریضہ تو ساقط ہو جائے گا مگر واجب چھوٹنے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

۱۹۹۱۰ جب امام اپنی نماز کی آخری رکعت میں قعدہ میں بیٹھ جائے پھر تشہد سے قبل وہ بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔

السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ... ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۱ جب امام آخری رکعت میں سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح اس کے پیچھے لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن جریر، الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام: ... اس روایت میں عبدالرحمن بن زیاد ضعیف ہے۔

۱۹۹۱۲ جب امام آخری سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی اسی طرح ان لوگوں کی نماز بھی پوری ہوگئی جو شروع نماز سے اس کے ساتھ شریک تھے۔ ابن جریر عن ابن عمرو

۱۹۹۸۴ ۔۔۔ کوئی بندہ نماز میں کبھی ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا مگر اس کے پروردگار نے اس کو یہ ضرور فرمایا: اے ابن آدم! میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۵ ۔۔۔ بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ پس جب وہ ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اس کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟ کیا کسی ایسے کی طرف جو تیرے لیے مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ ابن آدم! اپنی نماز میں مگن ہو جا، میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔ الضعفاء للعقیلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۶ ۔۔۔ جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے خشوع (خضوع) اور رکوع (وسجود) کو مکمل نہیں کرتا بلکہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جو شخص نماز میں اپنے کپڑے (تہ بند اور شلوار وغیرہ) کو تکبر کی وجہ سے (لٹکاتا ہوا) گھسیٹتا ہے، اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ خواہ وہ اللہ کے ہاں کریم ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۷ ۔۔۔ اپنی نمازوں میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہو، کیونکہ ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن سلام

۱۹۹۸۸ ۔۔۔ جب بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اپنے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پھر اپنی توجہ اس وقت تک نہیں ہٹاتے جب تک بندہ نماز پوری نہ کرے یا کوئی برا کام نہ کرلے۔ الافراد للدارقطنی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۹ ۔۔۔ کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ اپنی نمازوں میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں، وہ اس (بری حرکت) سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت چھین لی جائے گی۔ ابو داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

تشبیک ۔۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا

۱۹۹۹۰ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے حتی کہ واپس آئے۔ لہٰذا وہ اس دوران یوں نہ کرے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۱ ۔۔۔ جب کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو وہ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن کعب بن عجرۃ

۱۹۹۹۲ ۔۔۔ جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ملائے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۳ ۔۔۔ جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ انگلیاں انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک یہ عمل تشبیک شیطان کی طرف سے ہے۔ اور تمہارا کوئی بھی شخص نماز میں رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد سے نہ نکلے۔ مسند احمد عن مولی لابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۹۹۴ ۔۔۔ جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر نماز کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ مسلسل نماز میں ہوتا ہے حتی کہ واپس لوٹے (اس دوران) ایسا مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

الجامع لعبد الرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۵ ۔۔۔ جب تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر تو مسجد کی طرف نکلے تو تو نماز میں ہے۔ پس اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈال۔

الجامع لعبد الرزاق عن کعب بن عجرۃ

جاری ہوتی ہے لیکن سب سے بری چوری وہ ہے جو نماز میں چوری کی جاتی ہے۔ وہ نماز جس کے رکوع و سجود اچھی طرح پورے ادا نہ کیے جائیں۔

(عبدالرزاق، الشافعی، السنن للبیہقی عن النعمان بن مرۃ مرسلاً)

۲۰۰۰۶ ۔۔۔ اے علی! اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو پوری نہ کرے اس حاملہ کی ہے جس کے بچہ جننے کا وقت قریب ہو جائے تو وہ حمل گرا دے۔ پس یہ عورت نہ حمل والی رہتی ہے اور نہ اولاد والی ہے اس کی گود خالی رہتی ہے۔ اے علی! نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے جس کو مال کا نفع بھی نہ ملے بلکہ اس کا اصل مال بھی خسارے کا شکار ہو جائے۔ اسی طرح اللہ پاک بھی کسی نمازی کی نفل بھی قبول نہیں فرماتے جب تک وہ فریضے کو صحیح ادا نہ کرے۔

الرامھرمزی فی الامثال، ابن النجار عن علی وفیہ موسی بن عبیدۃ ضعیف

کلام: ۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔

۲۰۰۰۷ ۔۔۔ اس شخص کی مثال جو اپنی نماز کو صحیح طرح پوری ادا نہیں کرتا اس حاملہ عورت کی ہے، جس کے نفاس کا وقت قریب آئے تو اس کا حمل گر جائے۔ پس وہ عورت پھر حاملہ رہتی ہے اور نہ اولاد والی۔ اور نمازی کی مثال اس تاجر کی ہے کہ اس کو نفع خالص نہیں مل سکتا جب تک کہ اس کو اصل مال خالص نہ مل جائے۔ اسی طرح نمازی کی نفل نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ فرض کو صحیح ادا نہ کرے۔

السنن للبیہقی، الرامھرمزی فی الامثال عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔ اس روایت کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۱۲۲/۲۔

۲۰۰۰۸ ۔۔۔ اگر وہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمدیہ ﷺ کے علاوہ کسی اور ملت پر مرا۔ لہٰذا رکوع و سجود کو مکمل کرو۔ بے شک اس شخص کی مثال جو نماز پڑھے اور رکوع و سجود کو مکمل نہ کرے اس بھوکے کی ہے جس کو کھانے کے لیے صرف ایک یا دو کھجوریں ملیں، جو اس کی بھوک کو رفع نہیں کرسکتیں۔

مسند ابی یعلی، البغوی، ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی عبد اللہ الاشعری عن امراء الاجناد خالد بن ولید ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنہ وعمرو بن العاص

فائدہ: ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود کو مکمل نہیں کر رہا ہے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۰۹ ۔۔۔ دیکھ رہے ہو تم اس شخص کو، اگر یہ اسی حالت پر مر گیا تو ملت محمد ﷺ پر نہیں مرے گا۔ یہ نماز میں ایسے ٹھونگیں مار رہا ہے جس طرح کوا خون (مردار) میں ٹھونگیں مارتا ہے۔ اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے لیکن رکوع (صحیح ادا) نہیں کرتا اور سجدوں میں بھی چونچیں مارتا ہے، اس بھوکے کی مثال ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھائے، جو اس کو فائدہ نہیں دے سکتیں۔ پس رکوع و سجود کو مکمل ادا کرو۔ اور وضو کو اچھی طرح کرو۔ ہلاکت ہے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے جہنم کی۔ ابن خزیمہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی عبد اللہ الاشعری

فائدہ: ۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے، پر رکوع نہیں کرتا اور سجدے بھی بس گویا ٹھونگیں مار رہا ہے۔ تب آپ ﷺ نے اس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۲۰۰۱۰ ۔۔۔ اگر تم میں سے کوئی ایک ستون کا بھی مالک ہو تو وہ ناپسند کرے گا کہ اس کے بارے میں کوئی اس کو دھوکہ دے۔ پھر کیسے کوئی اپنی نماز میں دھوکہ کرتا ہے جو نماز خالص اللہ کے لیے ہے۔ لہٰذا اپنی نماز کو پورا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مکمل نمازی کو قبول فرماتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۱۱ ۔۔۔ لوگوں میں سے بعض لوگ (ہی) مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چوتھائی نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ صرف پانچواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چھٹا حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ ساتواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں بعض لوگ آٹھواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔ بعض لوگ نواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف دسواں حصہ نماز کا ادا کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۲۰۰۱۲ ۔۔۔ تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں، دوسرے کچھ لوگ نصف نماز ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تہائی اور کچھ چوتھائی نماز پڑھتے ہیں حتیٰ کہ آپ دسویں حصہ تک پہنچ گئے۔ مسند احمد عن ابی الیسر

۲۰۰۲۳۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ پھیرے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۰۰۲۴۔۔۔ اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا، جس کے جسم پر معمولی خلوق خوشبو بھی ہو۔

مسند احمد، ابوداؤد عن ابی موسیٰ رضی الله عنه

فائدہ:۔۔۔۔۔ خلوق زعفران اور کچھ دوسری خوشبویات کا مرکب ہے جس میں سرخی اور زردی غالب ہوتی ہے۔ اور نماز کی نفی سے مراد ثواب کی نفی ہے۔ کیونکہ ایسی خوشبو، جس میں رنگ کا عنصر غالب ہوتا ہے عورتیں استعمال کرتی ہیں اور مردوں کے لیے استعمال کرنے سے عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

۲۰۰۲۵۔۔۔ نماز میں کسی طرح کی کمی کوتاہی درست نہیں اور نہ سلام و جواب کی گنجائش ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۰۲۶۔۔۔ حضور ﷺ نے نماز میں منگنے سے اور عورتوں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ہاں مگر اپنی عورت اور اپنی باندیوں کے پاس پڑھنے کی اجازت ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۰۲۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۲۸۔۔۔ نماز میں صفوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو۔ (اور مل کر کھڑے ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۲۹۔۔۔ نماز کے دوران انگلیاں نہ چٹخاؤ۔ ابن ماجه عن علی رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما یکرہ من الصلوٰۃ۔ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حارث اعور ضعیف ہے۔ دیکھئے زوائد ابن ماجہ۔

۲۰۰۳۰۔۔۔ آدمی نماز پڑھتا ہے اور جو نماز اس سے فوت ہو جاتی ہے وہ اس کے لیے اس کے اہل اور اس کے مال سے زیادہ افضل ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن طلق بن حبیب

۲۰۰۳۱۔۔۔ آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے تو اس کے لیے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا، اور نصف حصہ لکھا جاتا ہے۔ (جیسی اس نے نماز پڑھی ہوتی ہے ویسا اس کی نماز کا حصہ لکھ دیا جاتا ہے)۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن عمار بن یاسر

فائدہ:۔۔۔۔۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو امام نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے اور اس کی سند میں عمر بن ثوبان راوی ہے جو قابل سند نہیں۔ عون المعبود ۳/۳

۲۰۰۳۲۔۔۔ جس نے نماز پڑھی اور اس کو تمام و کمال ادا نہیں کیا تو اس کی نفلوں میں سے اس پر اضافہ کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پوری ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن سعد بن عائذ القرظ

الاکمال

۲۰۰۳۳۔۔۔ اللہ پاک ایسی قوم کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتے جو نماز میں اپنے عماموں کو اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔

ابونعیم عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۰۳۴۔۔۔ اس شخص کی مثال جو نماز پڑھ رہا ہے بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی طرح ہے۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عباس رضی الله عنه

نماز میں امیدوں کو مختصر کرنا

۲۰۰۷۷ـ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھے۔ اس شخص کی نماز جس کو دوبارہ یہ نماز پڑھنے کی امید نہ ہو۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۸ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو آخرت کے سفر پر جانے والے کی طرح نماز پڑھ۔ کوئی بات مت کہہ جس سے کل تجھے معذرت کرنا پڑے۔ اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۰۰۷۹ اپنی نماز میں موت کو یاد کر۔ آدمی جب اپنی نماز میں موت کو یاد کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ اور اس شخص کی نماز پڑھ جس کو امید نہ ہو کہ وہ اس نماز کے علاوہ کوئی اور نماز بھی پڑھ سکے گا۔ اور ہر ایسی بات سے بچ جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ـ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور یہ مسند الفردوس کی زوائد میں سے ہے کیونکہ اس کی اکثر احادیث ضعیف ہیں۔

متفرق آداب کے بیان میں

۲۰۰۸۰ اے فلاں! تو نماز کو اچھی طرح ادا کیوں نہیں کرتا؟ کیا مصلی نہیں دیکھتا کہ نماز کے وقت وہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ اپنے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی یوں دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۱ تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو نماز با جماعت میں اپنے کندھوں کو نرم رکھیں۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۲ جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے ہاتھوں کو پرسکون رکھے اور یہود کی طرح ادھر ادھر نہ ہلائے۔ بے شک نماز میں ہاتھوں کو پرسکون رکھنا نماز کے کمال میں سے ہے۔ الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۳ جس کو اس کی نماز برائیوں سے نہ روک سکے تو وہ اللہ سے دور ہی ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸۴ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو نیکی اس کے سر پر ڈال دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ رکوع کرے، پس جب وہ رکوع کرتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر بلند ہو کر چھا جاتی ہے حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے اور سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے پس وہ (سجدے میں) اللہ سے سوال کرے اور قبولیت کی امید رکھے۔ السنن لسعید بن منصور عن عمار مرسلاً

الاکمال

۲۰۰۸۵ اس (تسمے) کو ہٹا دو، پہلے تسمے کو اس کی جگہ لگا دو میں اس کو نماز کے دوران بھی دیکھتا رہا۔ ابن المبارک عن ابی النضر

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ تو آپ نے ایک اور نئی چیز کے ساتھ جوتے کو باندھ لیا۔ پھر نماز پڑھنے لگے تو اس (کی) طرف دھیان چلا گیا (اور اس) کو دیکھتے رہے۔ پھر نماز کے بعد مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۰۸۶ مجھے آج ان نقوش نے تم سے مشغول کر دیا۔ ایک نظر ان کو دیکھتا ہوں اور ایک نظر تم کو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

بددعا کررہا ہے یا نیک دعا کررہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۱۰۱ ... نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، وہ دیکھ لے کہ کس چیز کے ساتھ مناجات کررہا ہے؟ (کیا مانگ رہا ہے؟) اور کوئی ایک دوسرے پر نماز میں قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن البیاضی

۲۰۱۰۲ ... جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے لہٰذا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ مناجات میں کیا کہہ رہا ہے؟ اور بعض کو بعض پر نماز میں قرآن کی آواز بلند نہ کرنی چاہیے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۳ ... اے فلاں! تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کیسے نماز پڑھ رہا ہے؟ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ درحقیقت کھڑے ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کیا بات کررہا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھ رہا۔ اللہ کی قسم میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قابل قبول نماز کی حالت

۲۰۱۰۴ ... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ہر نمازی درحقیقت نماز نہیں پڑھتا۔ میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے آگے جھک جائے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہشات کو روک لے، میری نافرمانی پر اصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، ننگے کو لباس پہنائے، مصیبت زدہ پر رحم کرے، پردیسی کو ٹھکانا دے، یہ سب کچھ میرے لیے کرے، پھر میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! اس کے چہرے کا نور میرے نزدیک سورج کے نور سے زیادہ روشن ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی جہالت کو اس کے لیے علم و بردباری بنادوں گا، تاریکی کو اس کے لیے روشنی بنادوں گا، وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو لبیک کہوں گا، وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو عطا کروں گا، وہ مجھ پر قسم اٹھائے گا تو میں اس کی قسم پوری کروں گا، میں اس کو اپنے قرب کا سہارا دوں گا اور میرے ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اس کی مثال میرے نزدیک اس جنت الفردوس کی ہے جس کا پھل کبھی خراب نہیں ہوتا اور اس جنت کی تروتازگی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ الدیلمی عن حارثۃ بن وھب

۲۰۱۰۵ ... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے ہاتھوں سے چکنائی کو دھو دے۔ بے شک فرشتوں کو (گوشت وغیرہ کی) چکنائی سے زیادہ کوئی چیز بدبودار محسوس نہیں ہوتی۔ بندہ جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ منہ کھول لیتا ہے اور کوئی آیت وغیرہ آدمی کے منہ سے نہیں نکلتی مگر وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن جعفر

۲۰۱۰۶ ... اس شخص کی نماز نہیں جو نماز کی اطاعت نہ کرے۔ اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ اس کو فحش اور برے کاموں سے روک دے۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۷ ... جس نے نماز تو پڑھی مگر اس کی نماز نے اس کو نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے باز نہیں رکھا تو وہ اس نماز کی بدولت اللہ سے دوری ہوگا۔

شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۰۸ ... نماز کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ میں تم کو اپنے پیچھے سے یوں ہی دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۹ ... بہترین چیز جو بندہ کو دیا جائے وہ نفل نماز ہے۔ اور افضل ترین شی جس پر تو سجدہ کرے وہ زمین ہے اور زمین کی نباتات ہیں۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱۰ ... گویا میں بنی اسرائیل کے علماء کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ نماز میں ان کے دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۰۱۲۵ ـــ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جوتے میں گندگی ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۶ ـــ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی کہ ایک جوتے میں گندگی لگی ہے، اس وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا تھا لہٰذا تم اپنے جوتوں کو نہ نکالو۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۷ ـــ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ ان جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اپنے جوتے الٹ پلٹ کر دیکھ لے کہ اگر ان میں گندگی لگی ہوئی ہو تو زمین کے ساتھ رگڑ ڈالے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

المصنف لعبد الرزاق، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسند ابی یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲۸ ـــ میں نے اس وجہ سے ان کو نکالا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آکر خبر دی تھی کہ ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہے۔ پس جب تم مساجد کے دروازوں سے داخل ہو تو پہلے ان کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو، اگر ان میں کوئی گندگی لگی ہو تو اس کو کھرچ لیا کرو، پھر اندر آ کر ان میں نماز پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پاکی کا خیال کرنا

۲۰۱۲۹ ـــ جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو پہلے دیکھ لے اگر اس کے جوتوں میں گندگی اور ناپاکی ہو تو اس کو صاف کر دے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۰ ـــ فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہوئی ہے، پس جب تم میں سے بھی کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو پہلے اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ لیا کرے اگر ان میں کچھ لگا ہوا ہو تو اس کو صاف کر دیا کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے یا اگر چاہے تو نکال دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۱ ـــ اے لوگو! میں نے تو اپنے جوتے پیروں کو آرام دینے کے لیے نکالے تھے لہٰذا جو جوتے نکالنا چاہے نکال دیا کرے اور جو ان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۲ ـــ جو چاہے اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لے اور جو چاہے ان کو نکال دے۔ عبدالرزاق عن الحکم بن عتیبہ مرسلاً

۲۰۱۳۳ ـــ جو بندہ جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کو ندا دیتا ہے اے اللہ کے بندے اب نئے سرے سے عمل شروع کر، کیونکہ اللہ نے تیرے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

جعفر بن محمد بن جعفر الحسینی فی کتاب العروس والدیلمی من طریقہ ثنا آدم ثنا لیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳۴ ـــ نماز کے کمال میں سے ہے جوتوں میں نماز پڑھنا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس میں ایک راوی علی بن عاصم ہے، جس کے بارے میں لوگوں نے کلام کیا ہے۔ جیسا کہ مزی نے خطیب سے ذکر کیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۴۔

۲۰۱۳۵ ـــ یہود کی مخالفت کرو، اور اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز پڑھ لو۔ کیونکہ وہ اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

البزار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث کا مدار عمر بن نبہان پر ہے جو ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۴

۲۰۱۳۶ ـــ قرن پھینک دے اور کمان میں نماز پڑھ لے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم وتعقب عن سلمۃ بن الاکوع

فائدہ:...... قرن تیر تلوار اور ترکش وغیرہ کو کہتے ہیں، نماز کے دوران ان کو اتار دینے کا حکم ہے کیونکہ ان سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ مترجم۔

کمان سے کوئی خطرہ نہیں یا اس کے ساتھ لیس ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۱۳۷۔ کمان میں نماز پڑھ لے اور تیر تلوار وغیرہ کو پھینک دے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سلمۃ بن الاکوع

۲۰۱۳۸۔ جب کوئی نماز پڑھے اور جوتے نکالنا چاہے تو نکال کر دائیں طرف نہ رکھے کیونکہ ان کو دائیں طرف رکھنے سے گناہگار ہوگا۔ اور نہ پیچھے رکھے کیونکہ اس سے پچھلے ساتھی کو تکلیف ہوگی بلکہ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: اس میں یزید الجصاص ایک راوی ہے جس کو ابن معین اور القطان نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۵۵۔

۲۰۱۳۹۔ جب تو نماز پڑھے تو اپنے جوتوں میں نماز پڑھ اگر ایسا نہیں کرتا تو ان کو اپنے قدموں کے پیچھے رکھ دے اور ان کو دائیں یا بائیں نہ رکھ، اس سے ملائکہ کو اور (ساتھ والے) لوگوں کو تکلیف ہوگی اور اگر ان کو سامنے رکھے (یہ بھی درست نہیں) کیونکہ وہ تیرا قبلہ بن جائیں گے۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۰۔ آدمی کے جوتے پاؤں میں نہ ہوں تو وہ ان کو سامنے رکھے یہ نماز کے کمال میں سے ہے۔ العقیلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: یہ روایت ضعیف ہے، شاذ مسند الفردوس کی روایت ہے۔

۲۰۱۴۱۔ فرض اور نفل نمازوں میں آیتوں کو شمار کر۔ الخطیب عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

دوسرا باب ...... فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے بیان میں

۲۰۱۴۲۔ جو نماز کو بھول گیا یا سوتا رہ گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے نماز پڑھ لے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۳۔ جب کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو جیسے ہی یاد آئے اس کو پڑھ لے۔ الترمذی عن ابی قتادۃ

۲۰۱۴۴۔ جب کوئی ایک نماز کو بھول جائے اور پھر دوسری نماز پڑھنے کے دوران اس کو وہ نماز یاد آجائے تو جس نماز کو پڑھ رہا ہے اس کو پورا کرے پھر فراغت کے بعد پہلی نماز پڑھ لے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: اگر نماز شروع کرنے سے پہلے یاد آجائے تو پھر پہلے اس نماز کو پڑھے۔ اس کا شرعی مسئلہ یہ ہے کہ بلوغت کے بعد سے اگر پانچ نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہو گئیں تو پھر اس کے لئے ترتیب واجب نہیں بلکہ جس نماز کا وقت حاضر ہوا ہے پہلے اس کو پڑھ لے۔ اور اگر اس کے ذمے صرف پانچ یا اس سے کم نمازیں ہیں تو پہلے ان کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ صاحب ترتیب ہے۔ ہاں اگر موجودہ نماز کے وقت نکلنے کا خطرہ لاحق ہو جائے تو پہلے موجودہ نماز کو پڑھ لے۔

۲۰۱۴۵۔ جو نماز کو بھول جائے تو جیسے ہی اس کو یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واقم الصلوۃ لذکری

اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔ مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۶۔ جو نماز بھول جائے تو جیسے ہی یاد آئے پڑھ لے اس کا اس کے سوا کوئی کفارہ نہیں۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۷۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم نماز سے نہ سوؤ تو تم نہ سوتے لیکن اللہ نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لیے سنت نکل آئے۔ پس جو سو جائے یا بھول جائے یاد آنے اور جاگنے کے بعد پڑھ لے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۱۴۸۔ نیند میں نماز سے رہ جائے تو کوتاہی نہیں لیکن بیداری میں رہ جائے تو کوتاہی ہے۔ پس جب کوئی نماز کو بھول جائے یا اس سے سو جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور آئندہ روز اس کو اپنے وقت پر پڑھے۔ ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی قتادۃ

فائدہ: ... حضور اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لے گئے تو چونکہ وہاں آپ مسافر تھے اس لیے نماز کی دو رکعت پڑھانے کے لیے سلام پھیر دیا اور پیچھے چونکہ مقیم لوگ تھے اس لیے ان کو ارشاد فرمایا: کہ تم اپنی بقیہ دو رکعات پوری کرلو۔

قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں ہے یعنی ان نمازوں میں فرض چار کی بجائے دو رکعت پڑھے بقیہ تمام نمازیں اسی طرح ہیں۔

۲۰۱۷۲ جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور اقامت کہو پھر تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ترمذی، نسائی عن مالک بن الحویرث

۲۰۱۷۳ مسافر پر جمعہ (واجب) نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یعنی مسافر پر واجب نہیں اگر جماعت کے ساتھ کہیں میسر ہو تو پڑھ لے تب اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔ ورنہ ظہر کی نماز قصر کے ساتھ ادا کرلے۔

مسافر منیٰ وغیرہ پر قصر کرے گا

۲۰۱۷۴ مسافر کی نماز منیٰ اور دوسری جگہ دو رکعت ہیں۔ ابو امیة الطرسوسی فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... فرض کے علاوہ دیگر سنن و نوافل معاف ہیں اگر پڑھ لے تو مستحسن ہے اور فرض چار کی بجائے دو دو رکعت ہیں جبکہ فجر اور مغرب کے فرض اسی طرح فرض ہیں۔

۲۰۱۷۵ یہ (قصر نماز) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے پس اللہ کے صدقے کو قبول کرو۔

البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو سفر کریں تو نماز میں قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں۔

الشافعی، البیہقی فی المعرفة عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... سفر میں روزہ ترک کرنا فرض نہیں بلکہ بعد میں اس کی قضاء کرلینا فرض ہے۔

۲۰۱۷۷ جو کسی شہر میں اہل و عیال بسالے وہ وہاں (مقیم کی پوری) نماز پڑھے۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۸ سفر میں پوری نماز پڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی حضر (اپنے وطن) میں قصر نماز ادا کرے۔

الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷۹ نماز سواری کے جانور پر اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ: ... سواری پر فرض کے علاوہ دیگر نمازیں ہر اس طرف منہ کر کے پڑھی جا سکتی ہیں جہاں سواری کا رخ ہو جائے۔ لیکن فرض نماز اتر کر قبلہ رو ادا کرنا فرض ہے۔

الاکمال

۲۰۱۸۰ آؤ! میں تجھے نماز اور روزہ کے بارے میں بتاتا ہوں۔ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کردی ہے اور روزے کو مسافر، مریض اور دودھ پلانے والی عورت سے (اس وقت کے لیے) ساقط کردیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس بن مالک رجل من کعب

فائدہ: ... حاملہ، مسافر اور مریض سے روزے معاف ہیں لیکن بعد میں قضا فرض ہے جبکہ حائضہ اور نفاس والی عورت سے حیض اور نفاس کے دوران نمازیں بالکل معاف ہیں۔

۲۰۱۸۱ اللہ پاک نے مسافر سے آدھی نماز ساقط کردی ہے اور روزے مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے معاف کردیے ہیں (جبکہ بعد میں ان کی قضا ضروری ہے)۔ الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، ترمذی حسن، النسائی، ابن ماجہ، البغوی،

۲۰۱۹۱ـــــ بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ السنن للبیھقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

معذور کی نماز......از الاکمال

۲۰۱۹۲ـــــ جب تجھ سے بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ ہو سکے تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عمران بن حصین

۲۰۱۹۳ـــــ جو تم میں سے زمین پر سجدہ کرنے کی ہمت رکھے وہ زمین ہی پر سجدہ کرے اور جو سجدہ کرنے کی ہمت نہ پائے وہ (مٹی وغیرہ) کسی شئی کو اٹھا کر پیشانی سے ملا کر سجدہ نہ کرے بلکہ رکوع و سجود میں سر کے اشارے سے کام لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۴ـــــ اس کو چھوڑ اگر تو زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اشاروں کے ساتھ نماز پڑھ اور رکوع سے زیادہ سجدہ کو پست کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی وہ نماز پڑھ رہا تھا اور تکیہ پر سجدہ کر رہا تھا۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۱۹۵ـــــ ممکن ہو تو زمین پر ہی نماز پڑھو۔ ورنہ اشاروں کے ساتھ پڑھ لو۔ اور سجدوں کو رکوع سے زیادہ پست کرو۔

السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۶ـــــ مریض کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر اس کو مشقت ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے تب بھی مشقت ہو تو سر کے اشارے کے ساتھ پڑھ لے اگر اس میں بھی مشقت ہو تو تسبیح کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۷ـــــ مریض سے ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، اگر ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو رکوع و سجود کو اشاروں سے ادا کرے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔ اگر بیٹھ کر پڑھنے کی ہمت نہ ہو تو دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے، اگر اس طرح لیٹنے کی ہمت نہ ہو تو چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرلے تاکہ قبلہ رو ہو جائے (اور اشاروں سے نماز پڑھ لے)۔

السنن للبیھقی عن الحسین بن علی مرسلاً

۲۰۱۹۸ـــــ نماز کو بیٹھ کر پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر پاتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۹۹ـــــ کھڑے ہو کر نماز پڑھو، یہی افضل ہے۔ اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔ اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا نصف اجر ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن حبان عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۰ـــــ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف اجر پاتا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۲۰۱ـــــ بیٹھنے والے کی نماز قائم کی نماز سے نصف ہے۔ اور قائم (لیٹنے والے) کی نماز بیٹھنے والے کی نماز سے نصف ہے۔

الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۲۰۲۰۲ـــــ جالس (بیٹھنے والے) کی نماز قائم کی نماز سے نصف اجر رکھتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

عورت کی نماز......الاکمال

۲۰۲۰۳ـــــ جب نماز میں عورت بیٹھ جائے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھ لے، جب سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں پر ملالے تاکہ زیادہ سے زیادہ پردہ ہو۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی وضعفہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۰۴ـــــ اللہ پاک عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی زیب و زینت کو نہ چھپالے اور نہ اس لڑکی کی جو بالغ ہو چکی ہو نماز قبول

٢٠٢٢٥ دو کی نماز ایک سے بہتر ہے۔ تین کی نماز دو سے بہتر ہے اور چار کی نماز تین سے بہتر ہے۔ پس تم پر جماعت لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک میری امت کو ہدایت ہی پر متفق کرے گا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

٢٠٢٢٦ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اس فرض کے علاوہ کوئی نماز (جائز) نہیں۔

مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

٢٠٢٢٧ نماز میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا سب سے دور سے چل کر آنے والا شخص ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہے حتیٰ کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھ لے اس شخص سے زیادہ اجر والا ہے جو (اکیلے ہی) نماز پڑھے اور سو جائے۔

البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

٢٠٢٢٨ جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن سهل بن سعد

٢٠٢٢٩ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو واپس لوٹنے تک اس کے لیے رات کی (تہجد کی) نماز (میں کھڑے ہونے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

٢٠٢٣٠ جو امام کے ساتھ کھڑا ہو حتیٰ کہ نماز پڑھ کر لوٹے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

٢٠٢٣١ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کی نماز پچاس درجہ زیادہ ثواب تک پہنچ جاتی ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

٢٠٢٣٢ جماعت کی نماز تنہا نماز پر پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور گھر میں نفل نماز پر مسجد کی نفل نماز ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسی جماعت کی فضیلت تنہا پر۔ ابن السکن عن ضمرة بن حبيب عن ابيه

٢٠٢٣٣ جب کوئی گھر سے نکل کر مسجد جاتا ہے تو ایک پاؤں اٹھانے پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا پاؤں رکھنے پر برائی مٹائی جاتی ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

٢٠٢٣٤ جو (جماعت کی) فرض نماز کی طرف چل کر جائے وہ حج کی مانند ہے اور جو نفل نماز کے لیے چل کر جائے وہ عمرہ کی مانند ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

اندھیرے میں مسجد جانے والوں کو بشارت

٢٠٢٣٥ تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنادو۔

ابوداؤد، الترمذی عن بریدة، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن انس و سهل بن سعد

٢٠٢٣٦ تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں غوطے لگاتے ہیں۔

ابن ماجہ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

٢٠٢٣٧ جو لوگ تاریکیوں میں مساجد میں آنا جانا رکھتے ہیں انہی کے لیے اللہ پاک قیامت کے دن چمکتا نور روشن کرے گا۔

الاوسط للطبرانی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

٢٠٢٣٨ جو صبح و شام مسجد میں آتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ہر صبح و شام جنت کی ضیافت کا اہتمام فرمائیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

تین سے زیادہ کی امامت کرے اللہ کے ہاں سو آدمیوں کی جدا جدا نماز سے زیادہ بہتر ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفۃ، السنن للبیہقی عن قباث بن اشیم اللیثی

٢٠٢٧٤ ...... دو آدمیوں کی نماز جماعت نہیں ہے۔ تین آدمیوں کی نماز جماعت ہے اور اس سے جس قدر زائد افراد ہوں سب کی اکٹھے نماز جماعت ہے۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

٢٠٢٧٥ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل کو اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جس وقت ان کے لیے پکارا جائے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

٢٠٢٧٦ اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا اس کے لیے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے۔ ہر درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز ترین رفتار والا گھوڑا ستر سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے عدن کی جنتوں میں پچاس درجے ہوں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوگی جس قدر کہ سدھایا ہوا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں مسافت طے کرتا ہے۔ جس نے عصر کی نماز باجماعت پڑھی۔ اس کے لیے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ ایسے آٹھ غلام جو بیت (اللہ) کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں جس نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے پاک حج اور مقبول عمرے کا ثواب ہوگا۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کے برابر ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

٢٠٢٧٧ میں صبح کی نماز جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے زیادہ محبوب ہے رات بھر نفل نماز پڑھنے سے۔ اور عشاء کی نماز میں جماعت میں پڑھوں یہ میرے لیے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آدھی رات تک نفل نماز پڑھوں۔ شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ

٢٠٢٧٨ جس شخص نے جماعت کے ساتھ چالیس رات تک مسجد میں نماز پڑھی اور کسی دن عشاء کی نماز کی پہلی رکعت فوت نہ ہونے دی، اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دیں گے۔ شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار عن عمر رضی اللہ عنہ

٢٠٢٧٩ جس نے امام کے ساتھ چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کیا اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے، جہنم سے آزادی کا پروانہ اور نفاق سے براءت کا پروانہ۔ ابوالشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

٢٠٢٨٠ چالیس روز تک جس سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ پاک اس کے لیے دو پروانے لکھیں گے جہنم سے براءت کا پروانہ اور نفاق سے براءت کا پروانہ۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

٢٠٢٨١ جس سے چالیس دن تک کسی نماز کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اس کے لیے دو دستاویز لکھی جائیں گی جہنم سے آزادی کی دستاویز اور نفاق سے براءت کی دستاویز۔ عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنہ

٢٠٢٨٢ جو شخص چالیس رات تک پانچوں نمازوں کی جماعت میں حاضر رہا اور تکبیر اولیٰ کو حاصل کرتا رہا اس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔

الکامل لابن عدی عن ابی العالیہ مرسلاً

چالیس دن تک جماعت کی پابندی

٢٠٢٨٣ ...... جس نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جن کی پہلی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد پڑھی وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ وھو واہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔

۲۰۲۸۴ جماعت کی نماز کے حصول کے لیے تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کی طرف سے پورے پورے نور ملنے کی خوشخبری سنا دو۔ ابو نعیم عن حارثة بن وهب الخزاعي

۲۰۲۸۵ تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوشخبری سنا دو۔ اس دن جہاں دوسرے لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہوں گے وہ خوش وخرم اور مطمئن ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة

کلام: .... اس روایت کی سند میں سلیمان الحکمی (متکلم فیہ) راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۲/۳۱

۲۰۲۸۶ خوشخبری سنا دو تاریکی میں نمازوں کی طرف جانے والوں کو کہ قیامت کے دن ان کے آگے اور (دائیں) بائیں چمکدار نور ہوگا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۲۸۷ تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن اللہ کے پاس سے عظیم نور کی خوشخبری سنا دو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

کلام: .... ابو یعلیٰ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ ضعیف راوی ہے۔ مجمع ۲/۳۰

۲۰۲۸۸ جو شخص رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف چلا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن مکمل نور عطا فرمائیں گے۔

ابن ابی شیبة، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۲۰۲۸۹ مسلمان جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع و سجود کو مکمل کرتا ہے تو اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ کسی ہلاکت خیز (کبیرہ) گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

ابن ماجه عن عثمان رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۰ بے شک جس شخص نے ان پانچ فرض نمازوں کی جماعت کے ساتھ پابندی کی وہ سب سے پہلے پل صراط کو بجلی کی طرح عبور کر جائے گا اللہ پاک اس کو سابقین (مقربین) کے پہلے گروہ میں شامل فرمائے گا۔ اور ہر دن و رات جس میں اس نے ان نمازوں کی پابندی کی ہوگی ہزار شہیدوں کا ثواب ہوگا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه و ابن عباس رضی اللہ عنه معا

۲۰۲۹۱ جب اہل مسجد پر رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر شروع ہوتی ہے پھر دائیں پھر ساری صفوں پر نازل ہوتی ہے۔

الدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۲ کوئی بندہ مؤمن ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے تو اللہ پاک اس کو ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں۔ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۳ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں جو وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر جماعت کی نماز کی طرف چلے تو اللہ پاک اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں خواہ وہ اس کے قدموں سے سرزد ہوئے ہوں خواہ اس کے ہاتھوں نے ان کو کیا ہو خواہ اس کے کانوں نے سنا ہو خواہ اس کی آنکھوں نے ان کو دیکھا ہو خواہ زبان ان کو بولی ہو اور دل میں ان کا برا خیال پیدا ہوا ہو اللہ پاک سب کے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

ابن زنجویه، شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۰۲۹۴ جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اس نے جب بھی وہاں قدم اٹھایا اللہ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب بھی بایاں پاؤں رکھا اللہ پاک نے اس کے عوض ایک گناہ معاف کر دیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں آگیا۔ پس چاہے وہ مسجد کے قریب آجائے یا مسجد سے دور رہے پھر بھی پس جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر کچھ حصہ فوت ہو گیا اور کچھ حصہ پالیا پھر بقیہ پورا کر لیا تب بھی یہی فضیلت ہے اور اگر مسجد میں پہنچا اور دیکھا کہ نماز ختم ہو چکی ہے پھر اس نے اچھی طرح رکوع و سجود ادا کر کے نماز پڑھی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

البغوی عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار

ہر قدم پر اجر وثواب

۲۰۲۹۵...... جو اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلا تب اس کے لیے ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا دس نیکیاں لکھے گا اور مسجد میں بیٹھ کر (جماعت کی) نماز کا انتظار کرنے والا خدا کی بارگاہ میں تابعدار بن کر نماز میں قیام کرنے والا ہے اور اس کو اسی طرح نمازیوں میں لکھا جاتا ہے گھر واپس لوٹنے تک۔ ابن المبارک، الخطیب عن عقبة بن عامر

۲۰۲۹۶...... جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کا ایک قدم برائی کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم نیکی کو لکھتا ہے آتے ہوئے اور جاتے ہوئے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن حبان عن ابن عمرو

۲۰۲۹۷...... جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل کر جاتا ہے تو اس کا ایک قدم نیکی لکھتا ہے اور دوسرا قدم برائی مٹاتا ہے۔

ابو داؤد، السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۲۹۸...... کوئی شخص ایسا نہیں جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آئے تو ضرور جب بھی وہ کوئی قدم اٹھائے گا اس کے عوض ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک خطا مٹائی جائے گی، یا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

ابن ماجة، مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه)

۲۰۲۹۹...... کوئی بندہ ایسا نہیں جو گھر سے مسجد کی طرف نکلے صبح یا شام (کسی بھی وقت) مگر اس کا ہر ایک قدم ایک کفارہ ہوگا اور ہر دوسرا قدم نیکی ہوگی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عتبة بن عبد

۲۰۳۰۰...... جو بندہ صبح وشام مسجد کو جاتا ہے اور ہر کام پر اس کو ترجیح دیتا ہے، اللہ پاک ایسے بندے کے لیے ہر صبح وشام جنت میں ضیافت کا انتظام فرماتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص بڑی اہتمام کے ساتھ اچھی ضیافت کا انتظام کرتا ہے جب کوئی اس کا محبوب شخص اس کی زیارت کے لیے آتا ہے۔ ابن زنجویه، ابن الال، ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

کلام:...... اس روایت میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم ایک راوی ہے جس کو امام احمد، امام دارقطنی، ابن زنجویہ اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۰۳۰۱...... جو شخص صبح وشام مساجد کی طرف آنے جانے کو جہاد نہ سمجھے وہ کوتاہ عمل والا ہے۔ الدیلمی عن ام الدرداء رضی الله عنها

۲۰۳۰۲...... مساجد کی طرف آنا جانا اور مساجد سے دور رہنا نفاق ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۳۰۳...... جس نے مساجد کی طرف کثرت کے ساتھ آنا جانا رکھا وہ کوئی اللہ کے لیے محبت کرنے والا شخص پائے گا، یا اچھا علم حاصل کرے گا، یا کوئی ہدایت کی راہ دینے والی بات مل جائے گی یا اور کوئی ایسی بات معلوم کرے گا جو اس کو ہلاکت سے بچائے اور وہ گناہوں کو (بھی آہستہ آہستہ) چھوڑ دے گا، (لوگوں سے) حیا کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے، یا (اللہ کی طرف سے) نعمت یا رحمت پانے کے لیے۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر سعد بن طریف عن عمیر بن المامون عن الحسن بن علی

کلام:...... عمیر حدیث میں لاشئی ہے جبکہ سعد متروک ہے۔ نیز علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سعد بن طریف الاسکاف کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ مجمع الزوائد ۲/ ۲۲، ۲۳

۲۰۳۰۴...... بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور گھر سے نکلتے ہوئے کوئی اور مقصد پیش نظر نہیں ہوتا تو جب بھی وہ کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

ترمذی حسن صحیح، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۳۰۵...... جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور اس کے مسجد جانے کا سبب صرف نماز ہی ہو تو اس کا

تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۳۱۔۔۔ جو شخص اپنے گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں مصروف لکھ دیا گیا خواہ جماعت اس سے فوت ہو جائے یا وہ جماعت کو پالے۔

بخاری، الحاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۲۔۔۔ جو شخص مسجد کی طرف چلا اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔

آدم بن ابی ایاس فی ثواب الاعمال عن انس عن زید بن مالک

اہل علم فرماتے ہیں زید بن مالک سے مراد زید بن ثابت ہیں ان کو زید بن مالک اپنے جد اعلیٰ کی طرف منسوب کر کے کہہ دیا گیا ہے۔

۲۰۳۳۳۔۔۔ یہ اس کے لیے خیر کی بات ہے۔ ابوداؤد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ پہلے اپنے گھر میں (نفل سنت وغیرہ) پڑھتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

۲۰۳۳۴۔۔۔ بے شک تم نے صحیح بات کو پایا اور اچھا کیا، جب تمہارا امام نہ آسکے اور نماز کا وقت آجائے تو اپنے میں سے کسی کو آگے کرو وہ تم کو نماز پڑھا دے گا۔ ابن حبان عن المغیرۃ بن شعبہ

۲۰۳۳۵۔۔۔ اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا اس کو ایک فربہ بکری کے گوشت کا ایک حصہ ملے گا تو وہ ضرور نماز میں حاضر ہو لیکن جو اس کو اجر ملتا ہے وہ اس سے افضل ہے۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۶۔۔۔ میں تمہارے لیے کوئی رخصت (گنجائش) نہیں پاتا۔ اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جان لیتا کہ اس جماعت کے لیے آنے کا کیا اجر ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوتا خواہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسٹ کر آتا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۳۳۷۔۔۔ اگر اذان کی آواز تیرے کان میں پڑ جائے تو ہر حال میں نماز کے لیے حاضر ہو خواہ تجھے گھسٹ کر آنا پڑے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ندا دے گا: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ پوچھیں گے: کون ایسا ہے جو آپ کا پڑوسی بننے کا اہل ہو سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: کہاں ہیں مساجد کو آباد کرنے والے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳۹۔۔۔ پروردگار عزوجل قیامت کے روز اعلان فرمائیں گے: کہاں ہیں میرے پڑوسی؟ ملائکہ کہیں گے: کون آپ کا پڑوسی بن سکتا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میرے گھروں (مسجدوں) کو آباد کرنے والے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۰۔۔۔ مساجد کو آباد کرنے والے ہی اللہ کے گھر والے ہیں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلی، حلیۃ الاولیاء، ابوداؤد، الامثال للعسکری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۱۔۔۔ کوئی بندہ نماز یا اللہ کے ذکر کے لیے مسجد کو اپنا ٹھکانہ نہیں بناتا مگر اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۲۔۔۔ جب تم کسی (نیک) بندے کو دیکھو کہ اس نے مسجد کو لازم پکڑ لیا ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کے متعلق مومن ہونے کی شہادت دو، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ. سورۃ التوبہ

بے شک اللہ کی مسجدوں کو اللہ پر ایمان لانے والے ہی آباد کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴۳۔۔۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں اہل زمین پر عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن جب میں اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں کو دیکھتا ہوں جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور سحر گاہی میں اٹھنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اپنا عذاب اہل زمین سے پھیر دیتا ہوں۔ شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۴ جب کسی بستی یا دیہات میں تین افراد ہوں اور وہاں اذان اور نماز کی اقامت نہ ہوتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا تم پر جماعت لازم ہے۔ کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، صحیح

۲۰۳۵۵ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکری کا بھیڑیا اکیلی بکری کو لے جاتا ہے پس تم بھی جدا جدا گھاٹیوں میں بٹنے سے اجتناب کرو اور بڑے اور جماعت، عامۃ الناس اور مسجد کو لازم کرلو۔ مسند احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۶ میرا ارادہ ہے کہ میں چند نوجوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کو کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ پھر میں ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ ابوداؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۷ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میرا ارادہ تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کروں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہہ دوں۔ پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ (جو نماز میں نہیں آتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہ (مسجد میں) موٹی ہڈی کا گوشت یا دو کھری حاصل کرے گا تو عشاء میں ضرور حاضر ہو جائے گا۔ موطا امام مالک، بخاری، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۸ سب سے بھاری نماز منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا رکھا ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں خواہ ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں۔ پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر کچھ لوگوں کو لے کر جن کے پاس لکڑیاں ہوں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان سمیت ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۵۹ فراغ اور تندرستی کی حالت میں منادی (اذان) کی آواز سنے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کی نماز درست نہیں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۰ جس نے منادی اور بغیر کسی ضرر اور عذر کے اس نے جواب نہیں دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہیں ہوا) اس کی نماز مقبول نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱ جس نے حی علی الفلاح کی آواز سنی اور اس نے جواب نہ دیا پس وہ علم سے ساتھ بے زار کیا گیا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۲ جس نے منادی اور تین مرتبہ لبیک نہ کہا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) اس کو منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

البغوی عن ابی زرارۃ الانصاری

کلام: ... امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم نہیں زرارۃ کو صحبت نبوی ﷺ حاصل ہوئی ہے یا نہیں۔

۲۰۳۶۳ اس شخص کی نماز نہیں جو منادی سنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد نہ آئے۔ ابوبکر بن المقری فی الاربعین عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۴ اس شخص کی (گھر میں) نماز نہیں جس نے منادی پھر (مسجد میں) نہ آیا الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔

الحاکم فی الکنی وضعف عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... (آپ ﷺ نے فرمایا) میں ارادہ کرتا ہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے امام بناؤں اور پھر نکل کر ایسے شخص [illegible]

۲۰۳۷۵ ـــــ مسجد میں سب سے افضل امام پھر مؤذن پھر وہ لوگ ہیں جو امام کی دائیں طرف ہیں۔

مسند الفردوس للدیلمی، روایة الفردوس

۲۰۳۷۶ ـــــ رحمت پہلے امام پر نازل ہوتی ہے پھر دائیں طرف لوگوں پر الاول فالاول۔ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۳۷۷ ـــــ جب دو افراد ہوں تو ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر تین ہوں تو امام آگے بڑھ جائے۔ الدارقطنی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۸ ـــــ جب تین افراد ہوں تو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ان کی امامت کرے اور اگر وہ اس منصب میں برابر ہوں تو ان میں سب سے سن رسیدہ شخص امام بنے۔ اور اگر سن میں بھی برابر ہوں تو خوبصورت چہرے کا مالک شخص امامت کرے۔

السنن للبیہقی عن ابی زید الانصاری

۲۰۳۷۹ ـــــ قوم کی امامت ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کرے گا۔ البزار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۰ ـــــ قوم کی امامت سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے گا اگر وہ قرآن میں برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا آگے بڑھے گا اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ فقیہ امامت کرے گا اور اگر فقاہت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ شخص امامت کرے گا۔ السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ: ـــــ ہجرت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ فرمان ہجرت فرض ہونے کے زمانے سے متعلق ہے۔

۲۰۳۸۱ ـــــ تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تمہاری امامت کرے خواہ وہ ولد الحرام کیوں نہ ہو۔

ابن حزم فی کتاب الاعراب والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۲ ـــــ تمہاری امامت تم سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا شخص کرے۔ البغوی والخطیب عن عمرو بن سلمة عن ابیہ

کلام: ـــــ عمرو بن سلمہ سے اور کوئی روایت منقول نہیں۔

۲۰۳۸۳ ـــــ جب تم پر کوئی امیر نہ ہو تو تم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۴ ـــــ اپنے میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے کرو۔ ابن ابی شیبة عن عمرو بن سلمة عن ابیہ

۲۰۳۸۵ ـــــ تم میں سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو تمہاری امامت کرنی چاہیے۔ مسند احمد عن عمرو بن سلمة عن رجال من الصحابة

۲۰۳۸۶ ـــــ امامت سب سے پہلے ہجرت کرنے والا کرے، اگر ہجرت میں برابر ہوں تو دین کی فقہ میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا امامت کرے، اگر دین (کی فقہ میں) برابر ہوں تو زیادہ قرآن پڑھا ہوا امامت کرے۔ لیکن کسی کی بادشاہت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرے اور نہ کسی کی مسند (بیٹھنے کی خاص جگہ) پر کوئی دوسرا بیٹھے۔ مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۲۰۳۸۷ ـــــ قوم کی امامت ان میں سب سے عمر رسیدہ شخص کرے۔ الکبیر للطبرانی عن مالک بن الحویرث

۲۰۳۸۸ ـــــ تمہاری کامیابی کا راز اس میں ہے کہ تم نماز کو پاکیزہ رکھو اس طرح کہ اپنے بہترین افراد کو امامت کے لیے آگے کرو۔

الخطیب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۹ ـــــ اپنی نمازوں میں اور اپنے جنازوں میں اپنے بے وقوف لوگوں کو آگے نہ ہونے دو۔

ابن قانع وعبدان وابوموسی عن الحکم بن الصلت القرشی

۲۰۳۹۰ ـــــ اپنی نمازوں میں بے وقوف لوگوں اور لڑکوں کو آگے نہ کیا کرو اور نہ اپنے جنازوں پر ان کو آگے کیا کرو بے شک امام تمہارے اللہ کے پاس نمائندے ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

امامت سے متعلق وعید

امام کے ضامن ہونے اور اس کے احوال اور دعا میں اس کے آداب کا بیان

۲۰۳۹۱ امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہے۔ اے اللہ اماموں کو سیدھی راہ دکھا اور موذنوں کی مغفرت فرما۔

ابوداؤد، الترمذی، ابن حبان، السنن للبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:... امام کی غلطی سے اگر سب کی نماز خراب ہوئی تو امام اس کا ذمہ دار ہے۔ اور موذن امانت دار ہے کہ نمازوں کے لیے صحیح وقت پر اذان واقامت دے۔

۲۰۳۹۲ امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ درست رہیں تو تمہارے لیے فائدہ ہے اور اگر ان سے خطا ہو جائے تو تمہارے لیے کوئی وبال نہیں لیکن ان پر اس کا وبال ہے۔ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۳ امام ضامن ہے۔ اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو اس کو اور تم کو سب کو ثواب ہے۔ اور اگر نماز میں کوتاہی کی تو اس پر وبال ہے مقتدیوں پر کچھ وبال نہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سھل بن سعد

کلام:... اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان کے متعلق محدثین کا ضعیف ہونے کا اتفاق ہے۔ مزوائد ابن ماجہ

۲۰۳۹۴ جس نے لوگوں کی امامت کی اور صحیح وقت پر کی اور اچھی طرح مکمل نماز پڑھائی تو اس کا ثواب امام اور مقتدیوں سب کو ہے۔ اور جس امام نے کمی کوتاہی کی تو اس کا وبال امام پر ہے مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۲۰۳۹۵ جس شخص نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ وہ اس کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس امام کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۶ جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس کو ناپسند کرتے تھے تو اس کی نماز اس کے نرخرے سے اوپر نہیں جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن جنادہ

۲۰۳۹۷ جس نے کسی قوم کی امامت کی حالانکہ مقتدیوں میں اس سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہوا ہے اور اس سے زیادہ علم جاننے والا ہے تو وہ شخص قیامت تک پستی کی طرف رہے گا۔ الضعفاء للعقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۸ تین باتیں کسی کو کرنا زیب نہیں دیتیں: کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے پھر دعا میں اپنے آپ کو خاص کرلے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشبہ اس نے مقتدیوں سے خیانت برتی۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اندر نظر نہ ڈالے اجازت ملنے سے قبل، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ پہلے ہی اندر داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص پیشاب پاخانے کے دباؤ میں نماز نہ پڑھے جب تک کہ ہلکا نہ ہو جائے۔

ابوداؤد، الترمذی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۲۰۳۹۹ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ امام کسی (تخت وغیرہ یا کسی اونچی جگہ) اوپر کھڑا ہو جائے اور لوگ اس کے پیچھے (نیچے) کھڑے ہوں۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۰ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام موذن ہو۔ السنن للبیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰۱ جو امام بھول چوک کی وجہ سے جنبی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے اور نماز پوری ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے اور نماز لوٹا لے اسی طرح اگر بغیر وضو کے نماز پڑھا دے تب بھی یہی حکم ہے۔ ابونعیم فی معجم شیوخہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۶۔۔۔ میں اپنے پیچھے (نماز میں شامل کسی عورت کے) بچے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ عبدالرزاق عن علی بن حسین مرسلاً

۲۰۳۵۷۔۔۔ میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کے آزمائش میں پڑنے کے ڈر سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵۸۔۔۔ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۰۳۵۹۔۔۔ میں نے جلدی اس لیے کی ہے تاکہ بچے کی ماں جلدی بچے کو سنبھال لے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دو مختصر سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی بعد میں یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۳۶۰۔۔۔ جب کوئی آدمی قوم کی امامت کرے تو قوم کے سوا اپنے لیے کوئی دعا خاص نہ کرے۔ اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی اور نہ کسی قوم کے گھر میں بغیر اجازت کے آنکھ اندر ڈالے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے خیانت برتی۔ السنن للبیہقی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۱۔۔۔ جس جگہ فرض نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ ابن عساکر عن المغیرۃ بن شعبۃ، سند حسن

دوسری فرع۔۔۔۔۔۔ مقتدی سے متعلق آداب کا بیان

۲۰۳۶۲۔۔۔ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن معاویۃ

۲۰۳۶۳۔۔۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب لوگ بیٹھ کر اقتداء کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۴۔۔۔ امام کو اس لیے آگے کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو: اللھم ربنا لک الحمد جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

موطا امام مالک، البخاری، مسند احمد، ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۳۶۵۔۔۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب پڑھے تو خاموش رہو، اور جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو: اللھم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ابن ابی شیبۃ، ابن ماجۃ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۶۔۔۔ میں جسیم ہو گیا ہوں، (اس لیے رکوع وسجود میں تاخیر ہوتی ہے) پس جب میں رکوع کروں تو تم بھی رکوع کرو اور جب میں سجدہ کروں تو تم بھی سجدہ کرو اور میں کسی کو رکوع اور سجدے میں پہل کرتا ہوا نہ پاؤں۔ ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۷۔۔۔ رکوع وسجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو، میں جب بھی تم سے سبقت کر جاتا ہوں رکوع کرتا ہوں تم اس کو میرے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو، کیونکہ میں جسیم ہو چکا ہوں۔ یونہی جب میں سبقت کر کے سجدہ کرتا ہوں تو تم مجھے سر اٹھانے سے پہلے پا سکتے ہو۔ کیونکہ میرا جسم بڑا بوجھل ہو گیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶۸۔۔۔ ابھی تم نے فارس اور روم والوں کا طریقہ اپنایا ہے۔ وہ بھی اپنے بادشاہوں کے روبرو کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں، تم

عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۸ جو شخص امام سے قبل جھک جائے اور اس سے قبل ہی سر اٹھالے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷۹ جو اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس خطرے سے آزاد نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کی صورت گدھے کی صورت جیسی بنادے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۰ جو امام سے پہلے سر اٹھائے یاد رکھے اس کی نماز قبول نہیں۔ ابن قانع عن شیبان

۲۰۳۸۱ تم سمجھتے ہو میرا قبلہ سامنے ہے اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (خضوع) اور تمہارا رکوع (سجود) مخفی نہیں ہے۔ میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ موطا امام مالک، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۲ اے لوگو! میں تمہارے آگے ہوں۔ لہٰذا رکوع و سجود میں نہ قیام و قعود میں اور نہ نماز ختم کرنے میں مجھ سے پہل کرو۔ میں تم کو آگے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ سب کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۳ اے لوگو! کیا بات ہے جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آجاتی ہے تو تالیاں پیٹتے ہو۔ تالی تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔ اور مرد کو کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔ بے شک جب کوئی سبحان اللہ کہتا ہے تو سننے والا توجہ کرلیتا ہے۔ البخاری عن سہل بن سعد

۲۰۳۸۴ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی قتادۃ

ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں یہ اضافہ ہے حتیٰ کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں تمہاری طرف نکل پڑا ہوں۔

الاکمال

۲۰۳۸۵ امام کو درمیان میں کرو اور درمیانی خلاؤں کو پر کرو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۶ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کھڑے نہ ہو حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو اور وقار کو لازم کرو۔ ابن حبان عن ابی قتادۃ

۲۰۳۸۷ جب امام تکبیر کہے تو سب تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو سب رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سب سجدہ کرو۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو سب سر اٹھالو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۸۸ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ

۲۰۳۸۹ امام اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابی موسیٰ

۲۰۳۹۰ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب تک وہ تکبیر نہ کہے تم تکبیر نہ کہو۔ جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب تک وہ رکوع نہ کرے تم رکوع نہ کرو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اس کے سجدہ کرنے سے قبل سجدہ نہ کرو۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تم کھڑے ہو کر اس کی پیروی کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۵ ..... جو شخص نماز میں امام سے (رکوع وسجود میں) قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے قطعاً مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر کتے کے سر کی طرح کردے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۶ ..... وہ شخص ہرگز مامون نہیں ہے جو امام سے پہلے سر اٹھائے اس بات سے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کا سر بنادیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۷ ..... جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے جیسا کردیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۸ ..... جو شخص امام سے قبل سر اٹھائے وہ اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰۹ ..... کیا وہ شخص جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے اور امام سے قبل سر رکھتا ہے اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں۔ الخطیب فی التاریخ عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۱۰ ..... کیا وہ شخص اس بات سے خوفزدہ نہیں کہ اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر میں بدل دیں یا اس کی شکل گدھے جیسی بنادیں، جو امام سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۱ ..... جب کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو کیا وہ اس بات سے مامون ہوجاتا ہے کہ اللہ پاک اس کا سر مینڈھے جیسا کردیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۲ ..... امام امیر ہے لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سب لوگ بیٹھ کر نماز پڑھو۔

الشیرازی فی الالقاب والدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۳ ..... امام امام ہے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۴ ..... قریب ہے کہ تم فارس اور روم والوں کے افعال اپنالو۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ اپنے امام کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تم بھی کھڑے ہو کر اقتداء کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر اقتداء کرو۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۱۵ ..... پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو کیونکہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر

۲۰۵۱۶ ..... مؤذن بن جا آدمی نے عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا امام بن جا۔ عرض کیا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ فرمایا امام کے پیچھے کھڑا ہوجایا کر۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ تب آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۵۱۷ ..... میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیھقی، وضعفہ عن الشعبی مرسلاً

۲۰۵۱۸ ..... اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو امام کے پیچھے ہو تو ایسا کر ورنہ اس کے دائیں طرف رہ۔ الاوسط للطبرانی السنن للبیھقی عن ابی برزۃ

۲۰۵۱۹ ..... مسجد میں سب سے اچھی جگہ امام کے پیچھے کا حصہ ہے جب رحمت نازل ہوتی ہے تو پہلے امام پر آتی ہے پھر جو اس کے پیچھے ہے، پھر دائیں پھر بائیں، پھر مسجد کے تمام لوگوں میں ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲۰ ..... امام کے پیچھے نماز میں فاتحہ پڑھ۔ عبدالرزاق عن علی ضعف

۲۰۵۲۱ ..... آدمی کے لیے کافی ہے کہ وہ امام کے ساتھ کھڑا رہے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوجائے۔ اس کو اس کے بدلے رات کی عبادت کا ثواب

۲۰۵۳۸ ... کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ نماز میں قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ میں نے کی ہے۔ ارشاد فرمایا: میں بھی کہوں کیا بات ہے مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ موطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، ابن ابی شیبة، الترمذی، حسن، النسائی، ابن ماجه، السنن للبیهقی، ابن حبان عن عبد اللہ بن بحینه

۲۰۵۳۹ ... کیا ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو ارشاد فرمایا: میں کہوں: مجھ سے قرآن میں کون جھگڑ رہا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن عبد اللہ بن بحینه

۲۰۵۴۰ ... کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں کیوں نزاع کیا جاتا ہے؟ جب میں جہرا (آواز کے ساتھ) قرأت کروں تو کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی حصہ نہ پڑھے سوائے ام القرآن کے۔ الدارقطنی فی السنن وحسنه، السنن للبیهقی عن عبادة بن الصامت

۲۰۵۴۱ ... کیا بات ہے مجھ سے قرآن میں جھگڑا ہوتا ہے؟ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو خاموش رہو۔ کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے اور امام کی نماز مقتدی کی نماز ہے۔ الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۰۵۴۲ ... میں فلاں فلاں آیت بھول گیا تھا اور آدمی کی نماز کی عمدگی اور اچھائی یہ ہے کہ وہ امام کی قرأت کو یاد رکھے۔

مسند البزار عن عبد اللہ بن بریدة عن ابیه

۲۰۵۴۳ ... جو شخص کسی امام کی پیروی کرے وہ اس کے ساتھ قرأت نہ کرے۔ کیونکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۵۴۴ ... تجھے امام کی قرأت کافی ہے آواز کے ساتھ پڑھے یا سرا (آہستہ) پڑھے۔

البیهقی فی کتاب القرآءة وضعفه عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۰۵۴۵ ... امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔ البیهقی فی القرأت عن الشعبی رحمة اللہ علیه

۲۰۵۴۶ ... امام کے پیچھے نماز میں کہیں بھی قرأت نہ کر۔ الطحاوی عن جابر، الطحاوی عن زید بن ثابت موقوفاً

۲۰۵۴۷ ... جس شخص کا امام ہو تو اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔ ابن ابی شیبة عن جابر رضی اللہ عنه

۲۰۵۴۸ ... امام کے پیچھے کسی پر قرأت لازم نہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابی سعید وقال اسناده ظلمات

۲۰۵۴۹ ... امام جب قرأت کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی وضعفه عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

تیسری فرع ...... صفوں کو سیدھا کرنے، صفوں کی فضیلت، آداب اور صفوں سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

صفوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۵۵۰ ... اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ مؤذن کی اس قدر طویل مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔ اور ہر خشک و تر چیز اس کی آواز سن کر تصدیق کرتی ہے اور اس کو اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، الضیاء عن البراء رضی اللہ عنه

۲۰۵۵۱ ... اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صف اول (میں یا اس) کے قریب ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے ہاں سب سے

اچھا قدم وہ ہے جس کے ساتھ صف ملائی جائے۔ ابوداؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۲ اللہ اور اس کے ملائکہ پہلی صفوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ الدارمی عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۳ اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو، اپنے شانوں کو سیدھا رکھو، اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی رکھو، درمیانی خلا کو پر کرو، بے شک شیطان تمہارے درمیان خلاؤں میں بھیڑ کے چھوٹے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر عن ابی امامۃ

۲۰۵۵۴ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ کوئی بندہ صف میں خلا نہیں پر کرتا مگر اللہ پاک اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ملائکہ اس پر نیکیاں نچھاور کرتے ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۵ تم صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صف بناتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے پاس کس طرح صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ملائکہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن جابر بن سمرۃ

۲۰۵۵۶ صفیں بناؤ جس طرح ملائکہ اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے پاس کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں اور شانوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۵۵۷ اپنی صفوں کو ملا کر رکھو اور صفوں کو قریب قریب کرو اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچوں کی طرح صفوں کے خلاؤں میں گھس رہے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

نماز میں امام کے قریب کھڑا ہونا

۲۰۵۵۸ اگلی صف میں آ جاؤ تو میرے قریب ترین ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن قیس بن عباد عن ابی

۲۰۵۵۹ اے اکیلے (صف) میں نماز پڑھنے والے! تو صف میں کیوں نہیں داخل ہوا؟ تو ان کے ساتھ صف میں داخل ہو جاتا یا اگر پہلی صف میں جگہ تنگ تھی تو اپنی طرف پہلی صف میں سے کسی ایک شخص کو کھینچ لیتا اور وہ تیرے ساتھ کھڑا ہو جاتا۔ اب اپنی نماز لوٹا لے کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی۔ الکبیر للطبرانی عن وابصۃ

۲۰۵۶۰ جب تم میں سے کوئی شخص صف میں پہنچے اور وہ پوری ہو چکی ہو تو اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ لے اور اس کو پچھلی صف میں اپنے پہلو میں کھڑا کر لے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۱ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو، بے شک جس نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ابی شیبۃ، ابن ماجۃ، ابن حبان عن علی بن شیبان

۲۰۵۶۲ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو بھی سیدھا رکھو۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۳ صفوں کو پورا کرو، بے شک میں تم کو اپنی کمر کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۴ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کہیں شیطان تمہارے بیچ میں نہ گھس آئے بھیڑ کے بچوں کی طرح۔ مسند احمد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۵ پہلی صف کو دوسری تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر

۲۰۵۶۶ تم پر پہلی صف لازم ہے نیز دائیں طرف کو لازم پکڑو اور ستونوں کے درمیان راستے بنانے سے گریز کرو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶۷ ـــ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو تم قرعہ اندازی کے ساتھ آگے بڑھو۔

مسلم، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۸ ـــ شیطان سے حفاظت کرنے والی سب صفوں میں سے پہلی صف ہے۔ ابو الشیخ عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۵۶۹ ـــ صفوں کو سیدھا رکھو، شانوں کو برابر کرو اور خاموشی اختیار کرو۔ بہرے کے خاموش رہنے کا اجر بھی سننے والے خاموش کے اجر کے برابر ہے۔

عبدالرزاق، عن زید بن اسلم مرسلاً و عن عثمان بن عفان موقوفاً

۲۰۵۷۰ ـــ صفوں کو سیدھا رکھو، بے شک تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صف بناتے ہو۔ اور شانوں کو برابر رکھو، درمیانی خلاؤں کو پر کرو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرم بازو رہو۔ شیطان کے لیے کھلی جگہیں نہ چھوڑو۔ جس نے صف ملائی اللہ اس کو ملائیں گے اور جس نے صف توڑی اللہ عزوجل اس کو توڑ دیں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۵۷۱ ـــ نماز میں صف سیدھی رکھو، بے شک صف سیدھی کرنا نماز کے کمال میں سے ہے۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۲ ـــ اپنی صفوں کو سیدھی رکھو مل کر کھڑے ہو، بے شک میں تم کو اپنی پشت پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

البخاری، النسائی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۳ ـــ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور مل کر کھڑے ہوا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطانوں کو تمہاری صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کی طرح پھرتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مسند ابی داؤد الطیالسی عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۷۴ ـــ نماز میں صفوں کو اچھی طرح سیدھا کرو۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۰۵۷۵ ـــ صفوں کو سیدھا کرو تمہارے دل بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی و غم خواری کا برتاؤ کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔

الاوسط للطبرانی، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۰۵۷۶ ـــ نماز کو پورا کرنے میں صف سیدھی کرنا بھی شامل ہے۔ مسند احمد عن جابر رضی الله عنه

۲۰۵۷۷ ـــ دو قدم ہیں، ایک اللہ کو سب سے محبوب ترین قدم ہے اور دوسرا قدم اللہ کو مبغوض ترین قدم ہے۔ جو قدم اللہ کو محبوب ترین ہے وہ ایسے شخص کا قدم ہے جو دیکھے کہ صف میں جگہ خالی ہے تو وہ آگے قدم بڑھا کر اس خلا کو پر کرے۔ اور اللہ کو مبغوض ترین قدم ایسے شخص کا ہے جو (سجدہ یا قعدہ سے) اٹھنے کا ارادہ کرے تو اپنی دائیں ٹانگ کھڑی کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور بائیں ٹانگ بچھی رہنے دے پھر اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن معاذ رضی الله عنه

صف اول کی فضیلت

۲۰۵۷۸ ـــ مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور سب سے بدترین صف آخری صف ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے بہترین صف آخری صف ہے اور سب سے بری صف پہلی صف ہے۔

الکامل لابن عدی، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة و عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۰۵۷۹ ـــ اپنی صفوں کو ملاؤ بے شک شیطان درمیانی خلاؤں میں گھس جاتا ہے۔ مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۰ ـــ اپنی صفوں کو ملاؤ اور ان کو قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو سیدھ میں رکھو۔ مسند احمد عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۱ ـــ اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز کے کمال میں سے ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن انس رضی الله عنه

۲۰۵۸۲ ـــ نماز کو اچھی طرح پڑھنے کے لیے صف کو سیدھا کرنا ضروری ہے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی الله عنه

جمرۃ عطا کیا جاتا ہے۔ عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۹۲۹ ۔۔۔ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو پر کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ محبوب کوئی قدم نہیں جو صف کو پر کرنے کے لیے بڑھایا جائے۔ السنن للبیہقی، ابوداؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۰ ۔۔۔ اللہ اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور تنہا شخص کی نماز اور جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کی نماز میں پچیس درجوں کا فرق ہے۔ الاوسط للطبرانی عن عبداللہ بن زید بن عاصم

۲۰۹۳۱ ۔۔۔ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو بھرتے ہیں، اور کوئی بندہ کسی صف میں نہیں ملتا مگر اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ اور ملائکہ اس پر نیکیوں کی بارش کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۲ ۔۔۔ جو صف میں آ کر ملا جہاد میں یا نماز میں، اللہ پاک اس کے قدم جنت کی طرف ملائے گا یا جس نے کسی بادام کا خریدا ہوا مال واپس کر لیا اللہ پاک اس کی جان کو قیامت کے روز واپس کر دے گا۔ عبدالرزاق عن ابن جریج عن هارون بن ابی عائشۃ رضی اللہ عنہا مرسلاً

۲۰۹۳۳ ۔۔۔ جو کسی صف میں خالی جگہ دیکھے وہ خود آگے بڑھ کر اس کو پر کر دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو کوئی دوسرا اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی آئے جائے کیونکہ اس کی کوئی عزت و حرمت باقی نہیں رہی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۴ ۔۔۔ جس نے کسی صف کی خالی جگہ پر کی اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عمرو بن الزبیر مرسلاً

۲۰۹۳۵ ۔۔۔ جس نے صف کی خالی جگہ بھری اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ مسند البزار عن ابی جحیفہ

۲۰۹۳۶ ۔۔۔ کوئی قدم اللہ کے ہاں زیادہ اجر والا نہیں ہے اس قدم سے جو آدمی اٹھا کر صف کی خالی جگہ پر کرے۔

ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۷ ۔۔۔ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو (جماعت کی) نماز میں اپنے شانے نرم رکھیں۔ اور کوئی قدم اللہ کے ہاں اس قدم سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو آدمی اٹھائے اور صف کی خالی جگہ کو پر کرے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۸ ۔۔۔ تم میں سے اچھے لوگ نماز میں نرم کندھوں والے ہیں۔ عبدالرزاق عن معمر عن زید بن اسلم مرسلاً

۲۰۹۳۹ ۔۔۔ اللہ پاک اور اس کے ملائکہ پہلی صف پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی صالح وعلی بن ربیعۃ مرسلاً، ابن ابی شیبہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۰ ۔۔۔ اللہ پاک اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۱ ۔۔۔ بے شک میں اور میرے ملائکہ پہلی صف کے مشغول ہے اگر تم اس کی اہمیت جانتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۲ ۔۔۔ تم پہلی صف لازم ہے، اور دائیں طرف کو خاص طور پر پر کرو، اور ستونوں کے درمیان صف بنانے سے احتراز کرو۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۳ ۔۔۔ اگر لوگوں کو صف اول کی اہمیت کا علم ہو جائے تو قرعہ اندازی کے ساتھ اس میں شامل ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عامر بن مسعود القرشی

۲۰۹۴۴ ۔۔۔ مردوں کے لیے بہترین صف آگے کی صفیں ہیں اور ان کے لیے بدترین صفیں آخری صفیں ہیں۔ عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور بدترین صفیں شروع کی صفیں ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۵ ۔۔۔ مردوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں ہیں اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔ عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی اور بری صفیں اگلی ہیں۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۰ ۔۔۔ جب تم نماز کو آؤ تو سکون کے ساتھ آؤ، دوڑتے ہوئے نہ آؤ، جتنی نماز مل جائے ادا کرلو اور جو حصہ فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی قتادۃ

۲۰۶۶۱ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام نماز میں ہو تو امام کی طرح نماز پڑھے (یعنی اس کی اتباع کرے)۔

الترمذی عن علی و معاذ رضی اللہ عنہما

۲۰۶۶۲ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز میں سے ایک سجدہ غروب شمس سے قبل پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے۔ اسی طرح جب صبح کی نماز میں سے ایک سجدہ طلوع شمس سے قبل حاصل کرلے تو اپنی نماز پوری کرلے۔ البخاری، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۳ ۔۔۔ جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع شمس سے قبل پڑھ لی اس نے صبح کی نماز (وقت میں) پڑھ لی۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت غروب شمس سے قبل پڑھ لی تو اس نے عصر کی نماز پڑھ لی۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۴ ۔۔۔ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کرلی اس نے وہ پوری نماز حاصل کرلی۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۵ ۔۔۔ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ (یعنی جماعت حاصل کرلی)۔

البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۶ ۔۔۔ جس نے (امام کے ساتھ) کوئی رکعت نہیں پائی اس نے (جماعت کی) نماز نہیں پائی۔ السنن للبیہقی عن رجل

۲۰۶۶۷ ۔۔۔ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تب اس نماز کے سوا کوئی نماز جائز نہیں ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۶۸ ۔۔۔ جب تم نماز کو آؤ اور ہم کو (یعنی جماعت کو) سجدے میں پاؤ تو تم بھی سجدہ میں آجاؤ۔ اور کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ اور جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ کوئی زائد چیز نہ ادا کرو۔ یعنی امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور اس سے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت اور دیگر ارکان کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعات وغیرہ پوری کرلو۔

۲۰۶۶۹ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کجاوے میں (فرض) نماز ادا کرلے پھر (آکر) امام کو (اسی نماز میں) پالے اور امام نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے ساتھ بھی شریک نماز ہو جائے کیونکہ اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۰ ۔۔۔ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم جماعت کی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (بعد والی) نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ مسند احمد، الترمذی، النسائی، السنن للبیہقی عن یزید بن الاسود

۲۰۶۷۱ ۔۔۔ جب تم دونوں اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر امام کے پاس (جماعت میں) آؤ تو اس کے ساتھ بھی نماز پڑھو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ اور کجاووں میں پڑھی ہوئی نماز فرض ہو جائے گی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۲ ۔۔۔ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کرکے پڑھیں گے۔ یاد رکھو تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے پاس جانا اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور یہ نماز تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۷۳ ۔۔۔ عنقریب تمہارے اوپر ایسے امیر آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز کو وقت پر پڑھنے سے روک دیں گے۔ حتیٰ کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے گا۔ پس تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ان کے ساتھ نماز مل جائے تو کیا ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لوں۔ ارشاد فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

آداب

۲۰۷۶۹ مسجدیں بڑی بڑی بناؤ (جن میں زیادہ لوگ آسکیں) اور اپنے شہروں کا رخ مشرق کی طرف کرو۔

ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۰ مسجدیں بناؤ اور ان کو کشادہ رکھو۔ ابن ابی شیبہ، السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۱ مجھے مسجدوں کو کشادہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ السنن للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۲ مسجدیں کشادہ اور وسیع بناؤ، ان میں سے گندگی نکالو، جس نے اللہ کے لیے گھر بنایا اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ مسجدوں سے گندگی نکالنا حورعین کا حق مہر ہے۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء فی المختارة عن ابی قرصافة

۲۰۷۷۳ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر (درود) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک۔

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تب بھی نبی پر (درود) سلام بھیجے اور یوں کہے:

اللھم انی اسألک من فضلک۔

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ ابوداؤد عن ابی حمید وابی اسید، ابن ماجة عن ابی حمید

۲۰۷۷۴ مسجدوں کا ان کا حق دو یعنی (مسجد آنے کے بعد) بیٹھنے سے قبل (کم از کم) دو رکعات نفل ادا کرلو۔

ابن ابی شیبہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۵ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجة، النسائی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ ابن ماجة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۶ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے، اور جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھنے سے قبل (دوسرے کاموں کے لیے) نہ بیٹھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی دو رکعات کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالیں گے۔

الضعفاء للعقیلی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۷ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو سجدے ادا کرے قبل اس سے کہ وہ بیٹھے، پھر چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کیلئے چلا جائے۔

ابوداؤد عن ابی قتادہ

۲۰۷۷۸ دو رکعات مختصر پڑھ لو۔ اور جب کوئی مسجد میں آئے اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو مختصر سی دو رکعات پڑھ لے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۷۹ جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن مسجد میں اونگھ آئے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بدل لے۔

ابوداؤد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۰ اپنی مسجدوں کو کشادہ رکھو اور ان کو بھرو۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۲۰۷۸۱ ملائکہ نیک مسجدوں کو خوشبو کی دھونی دیتے ہیں۔ ابوالشیخ عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۰۷۸۲ آدمی اسی مسجد میں نماز پڑھے جو اس کے قریب ترین ہو اور دوسری مسجدوں کو تلاش کرتا نہ پھرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته اللهم افتح لی ابواب رحمتک.

اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات نازل ہوں اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ پھر یہ دعا تین بار پڑھے۔

اللهم اعنی علی حسن عبادتک واعنی علی طاعتک.

اے اللہ! اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما اور اپنی اطاعت کو مجھ پر سہل کر دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے یہ دعا پڑھے:

السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم ومن شر ما خلقت.

اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما شیطان مردود سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو آنے پیدا فرمائی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا (اے ابن عوف!) کیا میں تجھے گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی چیز نہ بتاؤں۔ پہلے بسم اللہ پڑھ پھر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر سلام کر، پھر جو اللہ نے تجھے کھانے کو دیا ہو اس پر بسم اللہ پڑھ اور فراغت پر اللہ کی حمد کر۔

الدار قطنی فی الافراد عن عبدالرحمن بن عوف

مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۰۷۹۲ یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۷۹۳ یہ مسجدیں ہیں، ان میں گندگی پھیلانا پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں۔ یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر نماز اور تلاوت قرآن کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۷۹۴ ان حجروں کے رخ مسجد سے پھیر دو، کیونکہ میں مسجد کو کسی حیض والی عورت اور جنبی شخص کے آنے کے لیے حلال نہیں کرتا۔

ابو داؤد عن عائشه رضی اللہ عنها

الاکمال

۲۰۷۹۵ یہ مسجد ہے اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ البخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۰۷۹۶ اس جگہ میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ یہ نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ عبدالرزاق عن انس رضی اللہ عنه

۲۰۷۹۷ بے شک یہ مسجد اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے اور اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

مسجد میں گندگی پھیلانے اور ناک کی ریزش صاف کرنے اور وہاں سے کنکریاں نکالنے کی ممانعت

۲۰۷۹۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے کہ اس کے جوتوں میں گندگی یا کوئی تکلیف دہ شئے تو نہیں اگر ہو تو اس کو صاف کرلے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنه

فائدہ: ... جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا اگلی بات ہے جبکہ وہ پاک ہوں۔

۲۰۸۹۹ مسجد میں نماز پڑھو اور اپنے پاس اپنے جوتوں کو چھپا لیا کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... جہاں کہیں نماز پڑھنا مقصود ہو ... آج کل بغیر جوتوں کے نماز پڑھی جاتی ہے خاص طور سے اصل مسجد جہاں نماز ہوتی ہے وہاں نہیں لے جاتے بلکہ اس لیے کہ جوتوں میں کچھ گندگی لگی ہو تو اس کا اثر نماز پر پڑے گا۔

۲۰۹۰۰ کنکری اس شخص کو واسطہ دیتی ہے جو اس کو مسجد سے نکالتا ہے (کہ مجھے یہاں سے مت نکال)۔

ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... آنحضرت ﷺ کے دور میں فرش پر کنکریاں بچھی ہوتی تھیں ان کو نکالنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن اگر موجودہ دور میں جہاں مسجدوں میں سنگ مرمر سے فرش بنائے جاتے ہیں اور قالینوں کا رواج ہے کوئی کنکر پڑا ہو تو وہ باعث تکلیف ہو سکتا ہے اس کو نکال کر مسجد سے باہر ڈالنے کے ثواب میں شامل ہے۔

۲۰۹۰۱ اٹھو مسجد میں نہ سوؤ۔ الصحیح لعبدان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ مسجد کو اپنے دنیوی کاموں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ اور پہلے بھی حدیثوں میں گذر چکا ہے کہ مسجدیں نماز، ذکر اور تلاوت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ لہٰذا مسجد کو صرف انہی کاموں میں استعمال کیا جائے۔

۲۰۹۰۲ جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا پھر اس میں تھوکا یا ناک کی ریزش صاف کی تو اس کو چاہیے کہ زمین کھود کر اس کو دفن کرے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۳ مسجد میں ناک صاف کرنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۴ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۵ مسجد میں تھوکنا برائی ہے اور اس کو دفن کرنا (یا صاف کرنا) نیکی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ

۲۰۹۰۶ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپانا (یا صاف کرنا) ہے۔ ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۷ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوکنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰۸ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ناک سنکے تو اس کو غائب کر دے تاکہ کسی مومن کی جلد یا اس کے کپڑے آلودہ نہ ہوں۔

مسند احمد، وابن خزیمۃ، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن سعد رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۹۰۹ جو مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنے موزوں یا جوتوں کے نیچے دیکھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں تو پاکیزہ ہو گیا اور جنت تیرے لیے خوشگوار ہو گئی لہٰذا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔ الدیلمی وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر

۲۰۹۱۰ کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جب مسجد سے نکلو تب ناک کا قرف نکالو۔ پوچھا گیا ناک کا قرف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناک کی رطوبت (ریزش)۔ الشیرازی فی کتاب الالقاب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۱ جب بندہ مسجد میں تھوکنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اعضاء مضطرب اور پریشان ہو جاتے ہیں اور یوں سکڑ جاتے ہیں جس طرح کھال آگ میں سکڑ جاتی ہے۔ پھر اگر وہ تھوک کو نگل لے تو اللہ پاک اس سے ستر (۷۰) بیماریاں نکال دیتے ہیں اور اس کے لیے ستر نیکیاں

تھوک پہنچ جائے۔ البیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۲ یہ شخص اس بات سے مامون نہیں ہے کہ اس کی پیشانی پر داغ لگ جائے۔

الجامع لعبد الرزاق عن ابی سعید عن رجل من اہل الشام

فائدہ: ... نبی کریم ﷺ نے مسجد کے قبلہ پر ناک کی ریزش دیکھی۔ آپ نے اس کو کھرچ دیا اور مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۱۳ جس نے قبلہ پر تھوکا اور اس کو چھپایا نہیں تو وہ قیامت کے دن سخت گرم ہو کر اس کی آنکھوں کے درمیان آ چپکے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۴ جس نے مسجد میں ناک صاف کی اور اس کو دفن نہیں کیا (یا صاف نہیں کیا) تو یہ برائی ہے اور اگر دفن کر دیا تو یہ نیکی ہے۔

مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۵ جو شخص اس مسجد میں داخل ہو اور پھر تھوکا یا ناک صاف کی تو اس کو چاہیے کہ وہ کھود کر اس کو دفن کر دے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے میں تھوک لے پھر (بعد میں) اس کو نکال دے۔ مسند البزار، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۶ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کو دفن کرنا اس کا کفارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

متفرق ممنوع امور کا بیان

۲۰۸۱۷ تم جس شخص کو مسجد میں شعر کہتا ہوا دیکھو اس کو تین بار کہو فض اللہ فاک (اللہ پاک تیرا منہ توڑ دے) اور جس شخص کو تم مسجد میں گم شدہ شے کا اعلان کرتا دیکھو تو اس کو تین مرتبہ یہ کہو: لا وجدتھا (اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ شئی نہ ملے)

اور جس شخص کو تم مسجد میں خریداری یا فروختگی کرتا دیکھو تو اس کو کہو: لا اربح اللہ تجارتک اللہ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ کرے۔

ابن منندہ، ابو نعیم عن عبدالرحمن بن ثوبان عن ابیہ

۲۰۸۱۸ جو شخص مسجد میں کسی گمشدہ شے کے اعلان کرنے والے کو دیکھے تو اس کو یہ کہے:

لا ردھا اللہ علیک۔

اللہ تجھے تیری گمشدہ شے نہ لوٹائے۔

کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی جاتیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۱۹ تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے، تجھے وہ چیز نہ ملے۔ کیونکہ یہ مسجدیں عبادت وغیرہ کے کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں (نہ کہ تیرے ان کاموں کے لیے)۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۰ ان چند امور کا مسجد میں لحاظ کرے۔ مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے، کمان کو (تیر اندازی کے لیے) کھینچا نہ جائے، تیروں کو (ترکش سے نکال کر) منتشر نہ کیا جائے، کچا گوشت مسجد میں نہ لایا جائے، کسی کو مسجد میں حد (شرعی سزا) جاری نہ کی جائے، کسی سے قصاص مسجد میں نہ لیا جائے اور نہ مسجد کو بازار بنایا جائے۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۱ جب تم کسی کو مسجد میں گمشدہ شے کا اعلان کرتا دیکھو تو کہو: لا ردہ اللہ علیک اللہ تجھے تیری شے واپس نہ لوٹائے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲۲ ہماری ان مسجدوں سے بچوں، مجنونوں، خرید و فروخت کو اور اپنے جھگڑوں کو، آوازیں بلند کرنے کو، حدود جاری کرنے کو اور تلوار سونتنے کو دور رکھو۔ نیز مسجد کے دروازوں پر پاکی حاصل کرنے کے لوازمات رکھو اور جمعہ کی نمازوں میں مسجدوں کو (خوشبو کی) دھونی دو۔

ابن ماجۃ عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۰۔۔۔ مسجد میں ہر طرح کا کلام لغو ہے سوائے قرآن، ذکر اللہ اور اچھے سوال کرنے اور اس کو عطا کرنے کے۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۱۔۔۔ جس نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا اور مساجد اللہ کی عمارتوں کو اچھا کیا تو اللہ کی طرف سے جنت اس کا تحفہ ہوگا۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! مساجد اللہ کی عمارت کو اچھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا مسجدوں میں آواز بلند نہ کی جائے اور گناہ کی بات نہ کی جائے۔

ابن المبارک عن عبد اللہ بن ابی حفص مرسلاً

۲۰۸۳۲۔۔۔ اے (گمشدہ شے کے) اعلان کرنے والے! (تیری شے کو) پانے والا تجھے واپس نہ کرے۔ اس کام کے لیے مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں۔

عبدالرزاق عن ابراھیم بن محمد عن شعیب بن محمد عن ابی بکر بن محمد

فائدہ:۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کسی کو گمشدہ شے کا اعلان کرتے سنا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

عن ابن عیینۃ عن محمد بن المنکدر کے طریق سے اس کے مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۳۳۔۔۔ وہ اپنی گمشدہ شی نہ پاسکے۔ عبدالرزاق عن طاؤس

فائدہ:۔۔۔ ایک شخص نے اپنی گمشدہ شے کا مسجد میں اعلان کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۳۴۔۔۔ تم یوں کہو لا ردّ اللہ علیک ضالتک اللہ تجھے تیری گمشدہ شے واپس نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

فائدہ:۔۔۔ ایک شخص اپنی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتا پھر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۸۳۵۔۔۔ مساجد میں اشعار بازی نہ کرو اور نہ مسجدوں میں حدود (شرعی سزا) قائم کرو۔ ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۲۰۸۳۶۔۔۔ مجھ پر میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا دیکھا اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں ناک صاف کرنا اور پھر اس کو دفن نہ کرنا دیکھا۔

ابوداؤد، مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ، ابن خزیمۃ، ابوعوانہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۷۔۔۔ جب تمہارا یہ شخص مرجائے تو مجھے اطلاع کرو۔ میں نے اس کو مسجد سے پھر اٹھانے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۸۳۸۔۔۔ میری امت اپنے دین کی اچھی اور عمدہ شریعت پر قائم رہے گی جب تک مسجدوں میں نصاری کی طرح اونچی جگہیں نہ بنائے گی۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:۔۔۔ اس سے امام کی جگہ اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۰۸۳۹۔۔۔ یا امت یا فرمایا میری امت خیر پر قائم رہے گی جب تک اپنی مسجدوں میں نصاری کی قربان گاہ کی طرح اونچی جگہیں نہ بنوائے گی۔

ابن ابی شیبہ عن موسی الجھنی

۲۰۸۵۰۔۔۔ مسجدوں میں تلواریں نہ نکالی جائیں، مسجدوں میں تیر نہ پھیلائے جائیں، مسجدوں میں اللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کسی مقیم یا مسافر کو مسجدوں میں قیلولہ (دوپہر میں آرام) کرنے سے نہ روکا جائے۔ (مسجدوں میں) تصویریں نہ بنائی جائیں۔ شیشہ نگاری نہ کی جائے، بے شک مسجدیں امانت کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور کرامت کے ساتھ معزز ہوتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

جوؤں کو قتل کرنا

۲۰۸۵۱۔۔۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں جوں پائے تو اس کو دفن کردے یا اس کو مسجد سے نکال دے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے اس شخص کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۰۶۹۴ اے نعمان! دو رکعت نماز پڑھ اور ان میں اختصار سے کام لے، اور جب کوئی شخص (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں ادا کرلے۔ ابو عوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۵ اے سلیک! اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعتیں مختصر ادا کرلے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۶ سلیک! اٹھ کھڑا ہو اور دو مختصر رکعتیں ادا کر۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۹۷ دو رکعتیں پڑھ لے اور آئندہ ایسا نہ کرنا (کہ بغیر نماز پڑھے بیٹھ جاؤ)۔ الدارقطنی فی السنن، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... سلیک غطفانی ایک مرتبہ مسجد میں جمعہ کے روز داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تب آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

فصل ... عورتوں کے مسجد جانے کے متعلق احکام

ممانعت ... از الاکمال

۲۰۶۹۸ عورتوں کی مساجد میں سے بہترین جگہ گھر کا اندرونی حصہ ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۶۹۹ عورت کی نماز اندر کے کمرے میں پڑھنا باہر کے کمرے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور باہر کے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۷۰۰ میں جانتا ہوں تو میرے پیچھے نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتی ہے۔ لیکن تیرا اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ام حمید زوجۃ ابی حمید الساعدی

۲۰۷۰۱ عورت کا کمرے سے بھی اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔ کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر والا ہے۔ صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا جماعت والی مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اور عورت جماعت والی (بڑی) مسجد میں نماز پڑھے یہ زیادہ باعث اجر ہے اس بات سے کہ وہ نکلے۔ ابن ماجہ ﷺ، ابن جریر عن جریر بن ایوب البجلی عن جدہ ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... محققین نے جریر کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔

اذن (اجازت)

۲۰۷۰۲ جب رات کے وقت تمہاری عورتیں مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دو۔

البخاری، ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۳ جب تمہاری عورتیں تم سے نماز کے لیے اجازت مانگیں تو ان کو منع مت کرو۔

مسند احمد، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۷۰۴ دو شیزہ لڑکیاں، پردہ دار خواتین اور بالغ عورتیں خیر کے کاموں اور مؤمنین کی دعا میں حاضر ہوا کریں اور حیض والی عورتیں

بیاہی عورتوں سے الگ رہا کریں۔ البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ام عطیہ

۲۰۸۷۵ عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں سوائے جماعت والی مسجد یا شہید کے جنازے میں (حاضری کے)۔

الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ۔۔۔ یعنی عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صرف دو صورتوں میں خیر ہے جماعت والی مسجد میں مردوں کے پیچھے یا شہید کے جنازے میں مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے۔

۲۰۸۷۶ ۔۔ جب تو نماز کے لیے نکلے تو خوشبو مت لگا۔ ابن عدی عن زینب الثقفیۃ

۲۰۸۷۷ تم عورتوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں وہ (سجدے سے) اپنا سر نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنے سر نہ اٹھالیں۔ یہ حکم مردوں کے کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

۲۰۸۷۸ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی آنکھیں بند کرلو اور مردوں کی شرمگاہوں پر نظر نہ پڑے وہ ان کی ازار کے تنگ ہونے کی وجہ سے۔ ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل ...... اذان، اس کی ترغیب اور آداب میں

اذان کی ترغیب

۲۰۸۷۹ اللہ کسی انسانی نغمے کو کان نہیں لگاتے سوائے مؤذنوں کی اذان اور قرآن کی اچھی آواز کے۔

الخطیب فی التاریخ عن معقل بن یسار

۲۰۸۸۰ مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی آواز پر حاضر ہونے والا پچیس درجے (نماز کی) فضیلت پاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۱ مؤذن اور تلبیہ (لبیک اللھم لبیک الخ) پڑھنے والے (حاجی و معتمر) اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ مؤذن اذان دیتے ہوں گے اور ملبی (حاجی، معتمر) تلبیہ پڑھتے ہوں گے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۲ میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو اور بیابانی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تو بکریوں میں اور بیابان میں ہو تو اذان دے نماز کے لیے اور آواز کو خوب بلند کر کیونکہ جن و انسان، شجر و حجر اور ہر شے جو مؤذن کی اذان سنے گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۳ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (پاد) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ پھر اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اقامت پوری ہوتی ہے تو دوبارہ واپس آجاتا ہے اور آدمی اور اس کے دل کے درمیان آجاتا ہے اور اس کو کہتا ہے فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر حتیٰ کہ پہلے جو چیز اس کو قطعاً یاد نہ تھی وہ بھی یاد آجاتی ہے لیکن آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

موطا امام مالک، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۸۴ شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز (پاد) مارنا شروع کر دیتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن پائے۔ جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس لوٹ آتا ہے اور نمازی کو وسوسے ڈالتا ہے۔ پھر جب اقامت کی آواز سنتا ہے تب پھر بھاگ

جاتا ہے تاکہ اقامت کی آواز نہ سن سکے۔ اقامت کہنے والا جب خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آجاتا ہے اور نماز میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۵ ۔۔۔ شیطان جب نماز کی اذان کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء (مدینے کے باہر پہاڑیوں) پر چلا جاتا ہے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۶ ۔۔۔ اذان دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو لیکن اقامت کہنے میں سبقت نہ کرو۔ (بلکہ اذان دینے والے کے لیے اقامت چھوڑ دو الا یہ کہ وہ کسی کو اجازت دے)۔ ابن ابی شيبة عن يحيى

۲۰۸۸۷ ۔۔۔ مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس قدر طویل جہاں تک کہ اس کی آواز جاتی ہے، ہر خشک وتر شے اس کی شہادت دیتی ہے۔ اذان کی آواز پر حاضر ہونے والے کے لیے پچیس درجے نماز لکھی جاتی ہے اور اس کے دونوں نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۸۸۸ ۔۔۔ مؤذن کی آواز جانے کے بقدر مسافت جتنی اس کی عظیم مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے مثل اس کو اجر ملتا ہے۔ الکبير للطبرانی عن ابی امامة

۲۰۸۸۹ ۔۔۔ ثواب کی خاطر اذان دینے والا خون میں لت پت شہید کی طرح ہے اور ایسا مؤذن جب مرتا ہے تو اس کو قبر میں کیڑے نہیں کھاتے۔

الکبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۹۰ ۔۔۔ مؤذن مسلمانوں کے ان کے روزوں کے افطار اور سحری پر امین ہیں۔ الکبير للطبرانی عن ابی محذورة

۲۰۸۹۱ ۔۔۔ مؤذن مسلمانوں کے ان کی نمازوں اور حاجت (افطار وسحر) پر امانت دار ہیں۔ السنن للبيهقی عن الحسن مرسلاً

۲۰۸۹۲ ۔۔۔ جب مؤذن اذان دینا شروع کرتا ہے تو پروردگار اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیتے ہیں اور اسی طرح رکھے رکھتے ہیں حتیٰ کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا ہے جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے پروردگار فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا (اور مؤذن کو فرماتے ہیں) تو نے حق بات کی شہادت دی۔ پس خوش ہوجا۔

الحاکم فی التاريخ، مسند الفردوس للديلمی عن انس رضی الله عنه

اذان کی فضیلت

۲۰۸۹۳ ۔۔۔ جب کسی بستی میں اذان دے دی جاتی ہے تو اللہ پاک اس بستی کو اس دن کے لیے عذاب سے امن دے دیتے ہیں۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

۲۰۸۹۴ ۔۔۔ قیامت کے روز سب سے لمبی لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن معاوية رضی الله عنه

۲۰۸۹۵ ۔۔۔ مؤذن قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن معاوية رضی الله عنه

۲۰۸۹۶ ۔۔۔ مسلمانوں کی نماز اور ان کے سحری (وافطار کے وقت) پر مؤذن امانت دار ہیں۔ السنن للبيهقی عن ابی محذورة

۲۰۸۹۷ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ مؤذنوں کو قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والا کرکے اٹھائیں گے بوجہ ان کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے۔

الخطيب فی التاريخ عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۰۸۹۸ ۔۔۔ اہل آسمان اہل زمین کی کوئی آواز نہیں سنتے سوائے اذان کے۔

ابوامية الطرسوسی فی مسنده، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۰۸۹۹ ۔۔۔ جس قوم سے صبح میں صبح کو اذان دے دی جائے وہ قوم شام تک اللہ کے عذاب سے مامون ہوجاتی ہے اور جس قوم میں شام کے وقت

الاکمال

۲۰۹۱۱ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو اللہ عزوجل کا ستون بن جاتا ہے، جب امام آگے بڑھتا ہے تو اللہ کا آدمی ہوتا ہے اور جب صفیں سیدھی ہوتی ہیں تو اللہ کے ارکان ہوتی ہیں۔ پس تم اللہ کے ستون بننے میں سبقت کرو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور نیک عمل اللہ کے ارکان بن جاؤ۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۲ مؤذن اللہ کا داعی ہے، امام اللہ کا نور ہے، صفیں اللہ کے ارکان ہیں، قرآن اللہ کا کلام ہے، پس اللہ کے داعی کو لبیک کہو، اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو، اللہ کے ارکان اور اس کا دین بن جاؤ اور اس کے کلام کو سیکھو۔ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۳ مؤذن اللہ کے ستون ہیں، امام اللہ کا نور ہے، صفوف اللہ کی ارکان ہیں۔ پس اللہ کے ستون کی آواز پر آؤ اور اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرو اور اللہ کے ارکان بن جاؤ۔ سمویہ ابن علی فی مشیخہ والدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۴ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جب اقامت کہی جاتی ہے تو کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابوالشیخ فی الاذان عن انس

کلام: ... اس میں یزید رقاشی ایک راوی متروک ہے جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔

۲۰۹۱۵ مؤذن کی آواز جانے کی حد تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے اس کی تصدیق کرتی ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۶ مؤذن کی اس کی آواز جانے کی حد تک مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک و تر شے جو اس کی آواز سنتی ہے اس کی شہادت دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۷ مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اس کی آواز جانے کی حد تک۔ (یعنی خوب خوب مغفرت کردی جاتی ہے) اور ہر پتھر اور درخت جو اس کی آواز سنتا ہے اس کی شہادت دیتا ہے۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۸ ثواب کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو حتیٰ کہ وہ اپنی اذان سے فارغ ہو۔ اور ہر خشک و تر شے اس کے لیے شہادت دیتی ہے اور اگر وہ مرتا ہے تو اس کا جسم کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

امام ومؤذن کے حق میں دعا

۲۰۹۱۹ مؤذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! ائمہ کو سیدھی راہ دکھا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

عبدالرزاق وابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۲۰ جب مؤذن ندا دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ پس جس پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہو وہ مؤذن کی ندا کے وقت کا انتظار کرے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو وہ بھی تکبیر کہے، وہ شہادت دے تو وہ بھی شہادت دے۔ جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو وہ بھی حی علی الصلوۃ کہے، جب وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ بھی حی علی الفلاح کہے، پھر (اذان ختم ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھے:

اللهم رب هذه الدعوة التامة الصادقة الحق المستجابة المستجاب لها دعوة الحق وكلمة التقوى، احينا عليها، وامتنا عليها وابعثنا عليها واجعلنا من خيار اهلها محيانا ومماتنا.

۲۰۹۳۴۔۔۔۔اہل آسمان اہل زمین کی اذان کے سوا کسی چیز کو نہیں سنتے۔ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۵۔۔۔۔اے بلال! تیرے اس عمل سے افضل کوئی عمل نہیں ہے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے یعنی اذان (سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں)۔

عبد بن حمید عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۶۔۔۔۔جس نے سال بھر سچی نیت کے ساتھ اذان دی، کوئی اجرت طلب نہیں کی تو قیامت کے دن اس کو بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کردیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا:

جس کے لیے چاہے شفاعت کرتا جا۔ابوعبد اللہ الحسین بن جعفر الجرجانی فی امالیہ وحمزۃ بن یوسف السہمی فی معجمہ وابن عساکر والرافعی وابن النجار عن موسی الطویل

۲۰۹۳۷۔۔۔۔جنت میں داخل ہونے والی پہلی مخلوق انبیاء کی ہوگی، پھر شہداء، پھر کعبۃ اللہ کے مؤذن، پھر بیت المقدس کے مؤذن اور پھر میری اس مسجد کے مؤذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر (آگے پیچھے داخل ہوں گے)۔

ابن سعد، الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کرنا امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۰۹۳۸۔۔۔۔ایام قیامت کے دن اپنی سابقہ حالت پر اٹھیں گے، جمعہ کا دن اپنے اہل کے ساتھ روشن چمکدار اٹھے گا۔اس کے اہل اس کو یوں لے کر جائیں گے جس طرح دلہن سجا سنوار کر اپنی خلوت گاہ میں لے جائی جاتی ہے۔جمعہ کا دن اپنے اہل کے لیے روشن ہوگا، وہ اس کی روشنی میں چلیں پھریں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی طرح ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی ہوگی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھومیں گے۔جن وانس ان کو رشک کی نظر سے دیکھیں گے۔وہ اکڑتے ہوئے چلیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ان میں صرف ثواب کی خاطر اذان والے مؤذن شامل ہوں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۹۔۔۔۔اللہ پاک ایام کو ان کی حالت پر اٹھائے گا، جمعہ کا دن روشن و چمکدار اٹھایا جائے گا۔اہل جنت جمعہ کے دن کو گھیرے ہوں گے جس طرح دلہن کو لوگوں کے جلو میں اس کے خاوند کے گھر لے جایا جاتا ہے۔جمعہ کا دن اہل جنت کے لیے روشن چمکدار ہوگا وہ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ان کے رنگ سفیدی میں برف کی مانند ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی لپیٹیں مارے گی، وہ کافور میں پھریں گے اور ان میں صرف ثواب کی آس پر اذان دینے والے مؤذن شامل ہوں گے۔ابوالشیخ فی الاذان عن ابی موسیٰ

۲۰۹۴۰۔۔۔۔قیامت کے روز مؤذن جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، بلال ان کے آگے آگے ہوں گے، ان کی آوازیں اذان کے ساتھ بلند ہوں گی، تمام لوگ ان کی طرف دیکھتے ہوں گے، پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب آئے گا: امت محمدیہ کے مؤذن۔اس وقت دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو مطلق خوف نہ ہوگا، اس وقت دوسرے لوگ رنجیدہ خاطر ہوں گے مگر رنج ان کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔

الخطیب فی التاریخ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔اس روایت میں داؤد بن زبرقان متروک راوی ہے۔

۲۰۹۴۱۔۔۔۔عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اذان کا کام اپنے کمزور ضعیف لوگوں پر چھوڑ دیں گے۔یہ لوگ ایسے اجسام کے مالک ہوں گے جن کو اللہ پاک آگ پر حرام کردے گا اور یہ مؤذنوں کے اجسام اور گوشت پوست ہوں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۲۔۔۔۔جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیچھے سے آواز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۳۔۔۔۔جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ روحاء مقام پر جا پہنچتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

مؤذن کے آداب

۲۰۹۵۵ جب تو اذان دے تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لے اس طرح تیری آواز بلند ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن بلال المؤذن، ابوداؤد عن سعد القرظ

۲۰۹۵۶ جب تو مغرب کی اذان دے تو ذرا جلدی جلدی دے، جبکہ سورج (کی ٹکیا) قدرے غروب ہوئے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی محذورۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۷ جب تو حی علی الفلاح پر پہنچے تو (فجر کی اذان میں) کہہ الصلوۃ خیر من النوم۔

ابوالشیخ فی کتاب الاذان عن ابی محذورۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۸ اذان نرم و سہل چیز ہے۔ اگر تیری اذان نرم اور سہل ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تو اذان مت دے۔

الدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۵۹ اذان مدھم کی گئی پھر اس طرح مکمل ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو چاروں جانب پھیلا دیا۔ ابوداؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۰ اے بلال! جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں الفاظ کو قدرے آرام کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو اقامت کہے تو جلدی جلدی کلمات ادا کر۔ اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر وقت رکھ کہ کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے، پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کے لیے جانے والا بھی آ جائے اور جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۱ اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اس قدر اطمینان کے ساتھ سانس لے لیا کر کہ وضو کرنے والا سہولت کے ساتھ وضو کر لے اور کھانا کھانے والا سہولت کے ساتھ کھانے سے فارغ ہو جائے۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابی، ابوالشیخ فی الاذان عن سلمان وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۲ اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کر اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کر۔

التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ، الدارقطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۳ مؤذن اذان کا زیادہ صاحب اختیار ہے اور امام اقامت کے لیے زیادہ صاحب اختیار ہے۔

ابوالشیخ فی کتاب الاذان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... یعنی اذان کو وقت کے اندر دینے کے لیے مؤذن مرضی کا مالک ہے اور اس سے اقامت کہلوانے میں امام کا حق زیادہ ہے کہ جب چاہے نماز کھڑی کروا دے۔

۲۰۹۶۴ اذان کے انیس کلمات ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔ النسائی عن ابی محذورۃ

فائدہ: ... اذان کے انیس کلمات یوں بنتے ہیں پندرہ کلمات تو یہی جو آج کل اذان میں کہے جاتے ہیں۔ جبکہ چار کلمات کا اضافہ یوں ہوتا ہے کہ پہلے شہادتین پست آواز میں کہی جائیں پھر بلند آواز میں، سو شہادتین کے کلمات چار ہیں۔

اور اقامت کے سترہ کلمات بھی آج کل نمازوں سے قبل کہے جاتے ہیں۔

۲۰۹۶۵ اذان صرف باوضو شخص ہی دیا کرے۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۶ کسی نماز میں دوبارہ نماز کے لیے اطلاع نہ دے سوائے فجر کی نماز کے۔ الترمذی، ابن ماجہ عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۶۷ اخا صداء نے اذان دی ہے پس اقامت بھی وہی کہے۔

مسند احمد، الطحاوی، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، ابوداؤد عن زیاد بن الحارث الصدائی

٢٠٩٦٨ اقامت وہی کہے جس نے اذان دی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

٢٠٩٦٩ تمہارے لیے اذان کا کام تمہارے بہترین لوگ انجام دیں اور تمہاری امامت تمہارے قاری لوگ کریں۔

ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

٢٠٩٧٠ مؤذن اذان کا زیادہ حقدار ہے اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

٢٠٩٧١ جب تو اذان دے تو آواز کو بلند کر۔ کیونکہ جو شے بھی تیری آواز سنے گی قیامت کے دن تیرے لیے شاہد بنے گی۔

ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

٢٠٩٧٢ یوں پکار کر

اللہ اکبر اللہ اکبر — اللہ اکبر اللہ اکبر

اشھد ان لا الہ الا اللہ — اشھد ان لا الہ الا اللہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ — اشھد ان محمداً رسول اللہ

ان چاروں کلمات کو قدرے پست آواز میں کہہ پھر بلند آواز میں ان کو دوبارہ کہہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ — اشھد ان لا الہ الا اللہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ — اشھد ان محمداً رسول اللہ

حی علی الصلوٰۃ — حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح — حی علی الفلاح

صبح کی اذان ہو تو یہ بھی کہہ

الصلوٰۃ خیر من النوم — الصلوٰۃ خیر من النوم

اللہ اکبر اللہ اکبر — لا الہ الا اللہ

ابن حبان عن محمد بن عبدالملک بن ابی محذورۃ عن ابیہ عن جدہ

فائدہ: ... ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔
ایک مرتبہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ جب ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور بچے تھے۔ بچوں کو اذان کی نقل کر کے سنا رہے تھے۔ اور شہادتین کے وقت تو پست آواز ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کو بلوایا۔ سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا جس کے نتیجے میں انہوں نے بھی محبت نبوی میں وہ بال بھی زندگی بھر نہ کٹوائے۔ پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ اذان کا طریقہ پوچھا تو آپ نے ان کا جذبہ دل کا لحاظ کرتے ہوئے اسی طرح اذان بتائی جس طرح انہوں نے پہلے بچوں کو سنائی تھی اور نبی ﷺ نے شہادتین کو بلند آواز سے کہلوایا تھا جبکہ انہوں نے خود شہادتین کو پست آواز میں کہا تھا۔ اس طرح اذان کے کلمات انیس ہو گئے۔ ورنہ عام طور پر اذان پندرہ کلمات ہی میں پڑھی جاتی تھی اور شہادتین کو بھی عام کلمات کی طرح بلند آواز ہی میں کہا جاتا تھا۔

٢٠٩٧٣ اس میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا بھی اضافہ کر لے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی محذورۃ رضی اللہ عنہ

٢٠٩٧٤ اے بلال! یہ بول کس قدر اچھا ہے۔ اس کو اپنی اذان میں شامل کر لو۔ ابن داؤد عن بلال رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ سو رہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

الصلوٰۃ خیر من النوم کی آواز لگائی۔ آپ ﷺ کو یہ بول اچھے لگے تو آپ نے مذکورہ حکم فرمادیا۔

۲۰۹۷۵ اذان دو جب تک فجر اس طرح ظاہر نہ ہو۔ اور آپ ﷺ نے ہاتھ کی دونوں جانبوں میں ہاتھ پھیلائے۔

ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۶ اے ابن عباس! اذان نماز کے ساتھ متصل ہے پس کوئی بغیر طہارت کے اذان نہ دے۔

ابوالشیخ فی کتاب الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷۷ اے بنی خطمہ! تمہارے نزدیک جو افضل شخص ہو اس کو اپنا مؤذن بناؤ۔ السنن للبیہقی عن صفوان بن سلیم

۲۰۹۷۸ اے بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ توقف کرلیا کرو تاکہ کھانے والا کھانے سے فارغ ہوجائے اور وضو کرنے والا حاجت سے فارغ ہوجائے۔ مسند احمد عن ابی بن کعب

۲۰۹۷۹ جو اذان دے وہی (مؤذن) زیادہ حقدار ہے کہ اقامت بھی کہے۔ ابن قانع عن زیاد بن الحارث

۲۰۹۸۰ اقامت وہ کہے گا جس شخص نے اذان دی ہے۔ ابن قانع عن حبان بن بح بن الحارث الصدائی

۲۰۹۸۱ عورتوں پر اذان ہے اور نہ اقامت۔ ابوالشیخ فی الاذان عن اسماء بنت ابی بکر

۲۰۹۸۲ جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا اللہ اکبر کہے۔ پھر مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے۔ جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ پھر جب اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا لا الٰہ الا اللہ کہے اور دل سے یہ جوابات دے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسلم، ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۳ جب مؤذن اذان دے لے تو سننے والا یہ کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوٰۃ القائمۃ اعط محمدا سؤلہ

اے اللہ! اس دعوت تامہ اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو ان کا سوال عطا فرما۔

تو اس کو محمد ﷺ کی شفاعت حاصل ہوجائے گی۔ ابوالشیخ فی فوائد الاصبہانیین عن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۴ بے شک اللہ کے ہاں ایک درجہ ہے جس کو ایسا کوئی شخص نہیں پہنچتا مگر وہ جو اللہ سے سوال کرے کہ قیامت کے دن وہ درجہ محمد ﷺ کو عطا فرمائے۔ ابن مردویہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۵ مغرب کی اذان کے وقت کہو:

اللھم ھذا اقبال لیلک وادبار نہارک واصوات دعاتک وحضور صلواتک اسالک ان تغفرلی

اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد، دن کی پشت پھیری، تجھ سے مانگنے والوں کی پکار اور تیری رحمتوں کی حضوری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش کردے۔

الترمذی، ابن السنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۰۹۸۶ جو اذان سنتے وقت کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ، و الصلوٰۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ، وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوجائے گی۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۷ جب مؤذن اذان دے تو تم (مسجد سے) نہ نکلو یہاں تک کہ نماز پڑھ لو۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۸ جو مسجد میں اذان کو پائے پھر بغیر کسی ضرورت کے باہر نکلے اور لوٹنے کا ارادہ بھی نہ رکھے تو (یا شخص) منافق ہے۔

ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸۹ جب تم مؤذن کو اقامت کہتا سنو تو اس طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔ مسند احمد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۰ جب تم مؤذن کو اذان کہتا سنو تو کہو:

اللھم افتح اقفال قلوبنا بذکرک واتمم علینا نعمتک من فضلک واجعلنا من عبادک الصالحین.

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے اپنے ذکر کی ہدایت سے کھول دے، ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمتیں کامل فرما اور ہم کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۱ (اے عورتو!) جب تم اس حبشی کی اذان و اقامت سنو تو تم بھی ویسے ہی کہو جس طرح یہ کہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونۃ

۲۰۹۹۲ تو بھی یوں ہی کہہ جس طرح یہ حضرات (مؤذن) کہتے ہیں۔ پھر جب اذان پوری ہو جائے تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

مسند احمد، ابی داؤد، النسائی، ابن حبان عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۳ جس نے اذان کی آواز سنی اور بغیر عذر کے مسجد نہ آیا تو اس کی نماز قبول نہیں۔

ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۴ جس نے منادی کو سنا اور کوئی عذر بھی اس کو مانع نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا مرض۔ تو اس سے وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اس نے (گھر یا دکان میں) پڑھی۔ ابی داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۵ جب تم اذان سنو تو اللہ کے داعی کو جواب دو (یعنی مسجد میں حاضر ہو)۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۲۰۹۹۶ جب تم اذان سنو تو جواب دو (یعنی مسجد میں آؤ) اس حال میں کہ تم پر سکون طاری ہو۔ اگر تم کشادگی پاؤ تو صف کے درمیان گھس جاؤ، اپنے بھائی پر تنگی نہ کرو۔ اور (وہاں میں) قرأت کا جو حصہ بھی مل جائے پڑھ لو۔ اور آواز کر کے اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دو اور الوداع کرنے والے کی نماز پڑھو۔ ابو نصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۷ جب تم اذان سنو تو مؤذن کے الفاظ کے مثل تم بھی دہراؤ۔

موطا امام مالک، مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۸ جب تم مؤذن کو سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی کہتے جاؤ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ بے شک جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ وہ جنت میں ایک رتبہ ہے جو تمام بندگان خدا میں سے صرف ایک شخص کے لیے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۰۹۹۹ ظلم ہے سراسر ظلم ہے اور کفر و نفاق ہے جو اللہ کے منادی کی ندا سنے جو نماز کے لیے ندا دے رہا ہو اور فلاح و کامیابی کی طرف بلا رہا ہو لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۰ مؤمن کیلئے یہ گناہ اور ناکامی کی بات کافی ہے کہ وہ مؤذن کو اقامت کہتا سنے لیکن اس کی دعوت قبول نہ کرے (اور نماز کو نہ جائے)۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۱ جب تم منادی کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سنو تو یہ اللہ کی طرف سے بڑائی بزرگی کی بات ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰۲ جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اس نے اس کے مثل کلمات دہرائے تو اس کو بھی مؤذن کے مثل اجر ملے گا۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

عطا فرما اور مقرب بندوں میں ان کا ذکر جاری فرما۔

تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۵ جب منادی ندا دے تو تم مسلمان مؤذن کی تکبیر پر تکبیر کہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے تو وہ بھی شہادت اسے بعد یہ دعا پڑھے

اللھم اعط محمد الوسیلۃ واجعلہ فی الاعلین درجتہ وفی المصطفین محبتہ وفی المقربین ذکرہ،

تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ الضعفاء، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۶ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ، وابعثہ المقام المحمود الذی وعدتہ

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔ ابوالشیخ فی الاذان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۷ جو اذان کی آواز سنے پھر کہے:

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم صل علیہ وبلغہ درجۃ الوسیلۃ عندک واجعلنا فی شفاعتہ یوم القیامۃ.

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ ان پر رحمت بھیج ان کو اپنے پاس وسیلہ عطا فرما اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ الکبیر للطبرانی، ابوالشیخ فی الاذان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۸ جو مؤذن کو اذان دیتے سنے اور اسی طرح کہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے پھر یہ دعا پڑھے:

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماما وبالکعبۃ قبلۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اکتب شھادتی ھذہ فی علیین، واشھد علیھا ملائکتک المقربین، وانبیاء ک المرسلین وعبادک الصالحین واختم علیھا بآمین واجعلھا لی عندک عھدا توفیہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد.

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر قرآن کے امام (پیشوا) ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! میری یہ شہادت علیین میں لکھ دے اپنے ملائک مقربین، اپنے انبیاء مرسلین اور اپنے بندگان صالحین کو اس پر گواہ بنا اور آمین (قبولیت) کی اس پر مہر لگا دے اور اس کو اپنے پاس عہد رکھ لے جس کو تو قیامت کے دن مجھے پورا کردے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تو اس کہنے والے کے لیے عرش کے نیچے سے ایک دستاویز لکھی جاتی ہے جس میں اس کے لیے جہنم سے امان لکھی ہوتی ہے۔

الدعوات للبیھقی، ابن عساکر فی اماليه عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱۹ جب منادی نماز کے لیے ندا دے تو جو شخص یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ القائمۃ والصلوۃ النافعۃ صل علی محمد وارض عنی رضا لا سخط بعدہ.

اے اللہ! اس دائمی دعوت اور نفع دینے والی نماز کے مالک! محمد (ﷺ) پر درود (رحمت) نازل فرما اور مجھ سے راضی ہوجا جس کے بعد کوئی ناراضگی نہ ہو تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ مسند احمد، ابن السنی، الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۲۰ جب کوئی شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے

اللهم رب هذه الدعوة التامة آت محمدا الوسیلة وابعثه المقعد المقرب الذی وعدته

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ الدار قطنی فی الافراد عن جابر رضی اللہ عنہ

جماعت میں حاضر نہ ہونا بدبختی ہے

٢١٠٢١ مومن کی بدبختی اور ناکامی کے لیے یہ کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی اقامت کہتے سنے پھر حاضر نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن انس

٢١٠٢٢ جب مؤذن کی آواز سنے تو کوئی یہ دعا پڑھے

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة صل علی محمد وارض عنی رضا لا سخط بعده.

تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

٢١٠٢٣ مؤذن جب اذان دے اور سننے والا کہے:

مرحبا بالقائلین عدلا مرحبا بالصلوة واهلا.

مرحبا عدل کی بات کہنے والے مؤذنوں کو مرحبا نماز پھر مرحبا اس نماز کو۔

تو اللہ پاک اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھیں گے، دس لاکھ برائیاں مٹائیں گے اور دس لاکھ درجے جنت کے بلند فرمائیں گے۔

الخطیب عن موسٰی بن جعفر عن ابیه عن جده

٢١٠٢٤ اقامها اللہ وادامها اللہ اس کو قائم رکھے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوام بخشے۔ ابن داؤد، ابن السنی عن شهر بن حوشب عن ابی امامة

فائدہ: ... ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا دوسرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نے قد قامت الصلوة (نماز کھڑی ہوگئی) کہا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

قد قامت الصلوة سننے والے کو یہی جواب دینا چاہیے۔

٢١٠٢٥ پہلی اذان اس لیے رکھی گئی ہے تاکہ نماز والوں کو نماز میں آنے میں سہولت ہو۔ پس جب تم اذان سنو تو کسی طرح کا کام مختصر کرو اور جب تم اقامت سنو تو تکبیر اولیٰ حاصل کرنے کے لیے جلدی کرو، کیونکہ وہ نماز کی شرط ہے اور اس کا کمال ہے۔ [illegible] میں جلدی کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٠٢٦ اذان اور اقامت کے بیچ دعا کرو۔ عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر مرسلا

٢١٠٢٧ اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جس کو کوئی حاجت نکالے اور وہ واپس نماز میں آنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو۔ ابو الشیخ فی الاذان عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

٢١٠٢٨ اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق ہی نکلتا ہے، ہاں مگر وہ شخص جو کسی حاجت کے لیے نکلے اور واپس مسجد آنے کا ارادہ رکھے۔

عبدالرزاق عن سعید بن المسیب مرسلا

٢١٠٢٩ تم میں سے جو بھی کسی مسجد میں ہو اور اذان کی آواز سنے پھر بغیر کسی حاجت کے نکل جائے اور واپس لوٹنے کا ارادہ نہ رکھے تو وہ صرف منافق ہی ہو سکتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، ابو الشیخ فی الاذان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٠ جب مؤذن اذان دے دے تو مسجد سے نہ نکلو جب تک کہ نماز نہ پڑھ لے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

چھٹا باب... جمعہ کی نماز اور اس سے متعلقات کے بیان میں

اس میں چند فصلیں ہیں

فصل اول..... جمعہ کے فضائل اور اس کی ترغیب میں

٢١٠٣١ جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔ ابن زنجویہ فی ترغیبہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٢ جمعہ فقراء کا حج ہے۔ القضاعی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٣ اللہ کے نزدیک افضل الایام یوم الجمعہ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٤ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ چھ لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم کو واجب کرلیا ہوتا ہے۔

مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٥ اللہ پاک ہر روز نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکاتا ہے لیکن جمعہ کے روز اس کو بجھا دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن واثلۃ رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٦ جہنم جمعہ کے علاوہ ہر روز بھڑکائی جاتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٧ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی تھی۔ اسی دن ان کی روح قبض ہوئی۔ اسی دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا۔ اسی دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ پس اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو۔ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یقیناً جمعہ کا دن عید اور خدا کو یاد کرنے کا دن ہے۔ پس اپنے عید والے دن روزوں کا دن نہ بناؤ۔ ہاں اس دن کو خدا کی یاد کا دن بناؤ۔ ہاں جب دوسرے دنوں کے ساتھ ملا کر (اس میں روزہ رکھو تو) ٹھیک ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢١٠٣٨ اللہ کے ہاں سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، جو عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی افضل ہے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں: اسی روز اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن میں ان کو جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا۔ اسی دن ان کی روح پرواز ہوئی۔ اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ پاک سے جو سوال کرے اللہ پاک اس کو عطا فرماتے ہیں سوائے گناہ یا قطع رحمی کی دعا کے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ یا پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

الشافعی، مسند احمد، التاریخ للبخاری عن سعد بن عبادۃ

٢١٠٣٩ جمعہ کا نام اس وجہ سے پڑا کیونکہ اس دن میں آدم علیہ السلام کی خلقت جمع ہوئی تھی۔ (یعنی آدم کے اعضاء جمع ہوئے تھے)۔

التاریخ للخطیب عن سلمان رضی اللہ عنہ

٢١٠٤٠ جمعہ کی فضیلت رمضان میں ایسی ہے جیسی رمضان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر۔

مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

٢١٠٤١ اللہ کے ہاں کوئی دن اور کوئی رات لیلۃ الغراء (یعنی جمعہ کی رات) اور الیوم الازہر (جمعہ کے دن) سے افضل نہیں ہے۔

ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

٢١٠٤٢ اور نمازوں میں سے جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت سے کوئی نماز افضل نہیں ہے۔ جو اس نماز میں حاضر ہو میں اس کے لیے مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔ الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدہ

٢١٠٤٣ جب تم میں سے جنت والے جمعہ کی طرف چل پڑیں گے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستر رفقاء جیسے یا ان سے بھی افضل ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے رب کے پاس گئے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

٢١٠٤٤ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں چوبیس گھڑیاں ہیں۔ اللہ پاک ہر گھڑی میں چھ لاکھ افراد کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۵۔۔۔ کوئی مسلمان جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ پاک اس کو قبر کے فتنے سے بچا لیتا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کے روز مسلمانوں کی مغفرت

۲۱۰۴۶۔۔۔ اللہ پاک جمعہ کے دن کسی کو مغفرت کیے بغیر نہیں چھوڑتے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۷۔۔۔ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اپنے جمعوں میں جانے کے بقدر قریب ہوں گے۔ جو سب سے پہلے جانے والا ہوگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر چوتھا (الی آخرہ)۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۸۔۔۔ جمعہ سے جمعہ درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴۹۔۔۔ جب جمعہ درست ہو تو تمام ایام درست رہتے ہیں اور جب رمضان درست ہو تو پورا سال درست رہتا ہے۔

الدارقطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۰۵۰۔۔۔ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۱۔۔۔ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہو جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، روئے زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو جمعہ کے دن قیامت کے ڈر سے نہ چیختا ہو، سوائے ابن آدم کے۔ اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ مومن اس گھڑی میں نماز میں اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، الترمذی، ابوداؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۲۔۔۔ اللہ پاک نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے گمراہ کر دیا تھا۔ پس یہود کے لیے ہفتہ کا دن تھا نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن اور ہم کو اللہ نے جمعہ کے دن کی ہدایت بخشی۔ پس ترتیب یوں ہوئی جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ یوں یہ دونوں فریق ہمارے قیامت کے دن بھی ہمارے تابع ہوں گے گرچہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت میں تمام مخلوق سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن حذیفہ وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۳۔۔۔ اللہ پاک جمعہ کے دن مسلمانوں میں سے کسی کو بھی مغفرت کے بغیر نہیں چھوڑتے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۴۔۔۔ ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہیں ان کے پاس رجسٹر ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں میں سب سے پہلے آنے والے کا نام لکھتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے اور اسی طرح لکھتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، الضیاء للمقدسی فی المختارۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۵۔۔۔ اللہ پاک نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ کو آئے تو غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور تم پر مسواک لازم ہے۔ مؤطا امام مالک، الشافعی عن عبید بن السباق مرسلاً، ابن ماجہ عنہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۶۔۔۔ جمعہ کے روز ملائکہ کو مسجدوں کے دروازوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ جو آنے والوں کو اول فالاول کی ترتیب سے لکھتے جاتے ہیں۔ جب امام منبر پر چڑھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۷۔۔۔ جمعہ کے دن نیکیاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵۸۔۔۔ مسجدوں کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جو اول فالاول آنے والوں کا نام لکھتے ہیں پہلے آنے والا

ثواب میں اونٹ کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے پھر گائے کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر بکری کی قربانی دینے والے کے مثل ہوتا ہے۔ پھر پرندے کی قربانی دینے والے کے مثل، پھر انڈے کی قربانی دینے والے کے مثل (اسی طرح آنے والوں کا ثواب کم ہوتا جاتا ہے) حتی کہ جب امام خطبہ کے لیے منبر پر چڑھ جاتا ہے تو اعمال نامے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۵۹ کوئی بندہ ایسا نہیں جو جمعہ کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرے پھر اپنے گھر سے نکلے حتی کہ حاضر ہو اور خاموش رہے حتی کہ اپنی نماز پوری کرلے تو اس کی یہ نماز پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ طبرانی عن سلمان رضی الله عنه

۲۱۰۶۰ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر جمعہ کی نماز کو آئے۔ اور خاموش رہ کر خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔ مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۱ جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور اللہ کے ہاں سب دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اور یہ دن اللہ کے ہاں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دنوں سے زیادہ عظیم ہے۔ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اسی میں اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا۔ اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو وہ عطا کردیتے ہیں جب تک کہ وہ کسی حرام شے کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ یا آسمان یا زمین یا ہوا یا پہاڑ یا سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی لبابة بن عبدالمنذر

۲۱۰۶۲ مجھ پر ایام پیش کیے گئے جن میں جمعہ کا دن بھی تھا۔ وہ (دوسرے دنوں میں) سفید آئینے کی طرح روشن تھا لیکن اس کے بیچوں بیچ ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا: یہ قیامت ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۰۶۳ میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا جس میں سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جمعہ ہے۔ میں نے پوچھا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے لیے اس میں خیر ہے۔ میں نے پوچھا اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟" فرمایا: یہ دن آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے عید کا دن ہے۔ یہود ونصاریٰ (اس میں) آپ کے تابع ہوں گے میں نے پوچھا اور ہمارے لیے اس میں کیا ہے؟ فرمایا: اس دن میں تمہارے لیے ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ دنیا وآخرت کی کسی شے کا اللہ سے سوال نہیں کرتا جو اس کے لیے لکھدی گئی ہے مگر اللہ پاک اس کو وہ شے ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ شے اس کی قسمت میں نہیں ہے تو اس کے لیے اس سے بہتر چیز کو ذخیرہ کردیا جاتا ہے۔ یا وہ کسی شر سے پناہ مانگتا ہے جو اس پر لکھا جاچکا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی مصیبت کو ٹالنے والے سے پھیر دیتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پوچھا: (اس آئینے میں) یہ نکتہ کیسا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور قیامت کے دن (سے) ہم اس دن کو یوم المزید پکاریں گے۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنت میں سفید مشک کی ایک وادی بنائی ہے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر کرسی کے اطراف میں نور کے منبر بچھ جاتے ہیں اور انبیاء کرام ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر ان نور کے منبروں کے اطراف میں سونے کی کرسیاں بچھ جاتی ہیں اور صدیقین اور شہداء کرام ان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ پھر دوسرے جنتی آکر آس پاس ٹیلوں پر بیٹھ جاتے ہیں پھر پروردگار تبارک وتعالیٰ تجلی فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: مجھ سے سوال کرو، میں تم کو عطا کروں گا۔ سب لوگ آپ سے رضا کا سوال کرتے ہیں۔ پروردگار فرماتے ہیں: میری رضا نے تم کو میرے گھر (جنت) میں اتارا ہے، اور میری کرامت وعزت تم کو حاصل ہوئی ہے۔ لہٰذا مجھ سے اور سوال کرو۔ میں عطا کروں گا۔ جنتی پھر آپ سے رضا کا سوال کریں گے۔ تب پروردگار ان کو اطلاع کر

گے کہ گواہ رہو میں تم سے راضی ہو گیا ہوں۔ پھر اللہ پاک ان کے لیے وہ نعمتیں ظاہر فرمائیں گے جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گذرا ہوگا اور یہ سارا کام تمہارے جمعہ کی نماز (میں جانے اور اس) سے آنے کے بقدر وقت میں ہو جائے گا۔ پھر پروردگار عزوجل کی تجلی اٹھ جائے گی اور انبیاء، صدیقین اور شہداء بھی اٹھ جائیں گے اور دوسرے جنتی اپنے بالا خانوں میں لوٹ جائیں گے جو سفید موتی کے ہوں گے جن میں کوئی جوڑ ہوگا اور نہ توڑ۔ وہ بالا خانے سرخ موتی کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے ہوں گے۔ ان میں ان کے بالا خانے اور ان بالاخانوں کے دروازے ہوں گے۔ ان میں نہریں بھی ہوں گی، نیچے جھکے پھلوں والے درخت ہوں گے وہ (ان تمام نعمتوں کے حصول کے بعد) جمعہ کے دن سے زیادہ کسی چیز کے محتاج نہ ہوں گے تاکہ جمعہ کے دن میں وہ اپنے رب کا دیدار کریں اور پروردگار سے مزید عزت وکرامت حاصل کریں۔ ابن ابی شیبه عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۶۴ ۔۔۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو پرندہ پرندے کو وحشی جانور وحشی جانور کو اور درندہ بھی درندے کو آواز دیتا ہے۔ سلام علیکم یہ جمعہ کا دن ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۵ ۔۔۔ اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے اور یہ شاہد ہے (جس کی سورۂ بروج میں قسم کھائی گئی) مشہود عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن ہے۔ (جن کی قسمیں سورۂ بروج میں کھائی گئی ہیں)۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۶۶ ۔۔۔ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن انس رضی الله عنه

۲۱۰۶۷ ۔۔۔ اللہ کے ہاں سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن تمہارے باوا آدم پیدا ہوئے، اسی دن تمہارے باوا آدم جنت میں داخل ہوئے، اسی دن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۶۸ ۔۔۔ میری امت کے فقراء کا حج جمعہ ہے۔ عبدالقادر بن عبدالقاهر الجرجانی فی جزئه عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۰۶۹ ۔۔۔ تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ ابن ابی شیبه عن سعید بن المسیب مرسلاً

۲۱۰۷۰ ۔۔۔ سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ عظیم دن ہے حتیٰ کہ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ عظیم دن ہے۔ اس دن میں پانچ خاص باتیں ہیں۔ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا، جمعہ کے دن ان کو زمین پر بھیجا، جمعہ کے دن میں آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی بھی سوال کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو وہ عطا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت کا وقوع ہوگا۔ کوئی مقرب فرشتہ آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر ایسی کوئی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتی ہو (کہ کہیں اس دن میں قیامت واقع نہ ہو جائے)۔

۲۱۰۷۱ ۔۔۔ سید الایام یوم الجمعہ ہے۔ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۲ ۔۔۔ جمعہ کا نام جمعہ کیوں پڑا؟ اس لیے کہ تیرے باپ آدم کی مٹی اسی دن میں جمع کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں کو قیامت میں جمع کیا جائے گا۔ اور اسی دن پکڑ ہوگی (اور زمین میں بھونچال آئے گا) اور جمعہ کے دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندہ اللہ سے جو سوال کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۳ ۔۔۔ جمعہ کے دن نیکیاں اجر میں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۷۴ ۔۔۔ ٹھہر جا! اللہ پاک بدکلامی اور فحش کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔ انہوں نے ایک بات کہی تھی، ہم نے بھی ان کو جواب دیا تو اس سے ہمارا نقصان نہیں ہے؟ جب کہ ان کو قیامت تک یہ برائی لازم ہے۔ وہ (یہود) ہم پر اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے سوائے ایک جمعہ کے جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت بخشی اور ان کو اس سے گمراہ کیا اور اس قبلہ پر جس کی اللہ نے ہم کو ہدایت دی اور وہ اس سے گمراہ ہو گئے اور وہ ہماری آمین پر بھی حسد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے کہتے ہیں۔ مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۰۷۵ ۔۔۔ سات دنوں میں سے اللہ نے ایک دن تمام دنوں کے مقابلے میں پسند کیا ہے: جمعہ کا دن۔ اس دن اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین کو

پیدا کیا۔ اسی دن اللہ پاک نے مخلوق کی تخلیق کا فیصلہ کیا۔ اسی دن اللہ پاک نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔ اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن اللہ نے ان کو جنت سے اتارا۔ اسی دن اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی چیز اللہ کی مخلوق میں سے ایسی نہیں جو اس دن صبح تک نہ چیختی ہو اس ڈر سے کہ کہیں قیامت قائم ہوتی ہو سوائے جن وانس کے۔

ابو الشیخ فی العظمة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۶ جمعہ کے دن میں پانچ خصلتیں یا خصوصیات ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن آدم علیہ السلام زمین پر اترے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن قیامت قائم ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔ شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادة

۲۱۰۷۷ سورج جمعہ کے دن سے زیادہ افضل کسی دن پر طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب۔ اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے نہ گھبراتا ہو سوائے جن وانس کے۔ ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۸ اللہ کے ہاں کوئی دن اور کوئی رات جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کے برابر نہیں ہے۔ ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۷۹ میری امت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے دن سے افضل نہیں ہے۔ اور جمعہ کے دن کی دو رکعات جمعہ کے علاوہ دنوں میں ہزار رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک تسبیح کرنا دوسرے دنوں میں ہزار تسبیحات سے افضل ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۰ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے ایسے چھ سو افراد جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں جنہوں نے اپنے اوپر جہنم واجب کرلی ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۱ جمعہ کی رات (اور دن) میں چوبیس گھڑیاں ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں ہے جس میں اللہ کی طرف سے چھ لاکھ افراد جہنم سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں جن کے اوپر جہنم واجب ہو چکی ہو۔ الخلیلی والرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۲ کوئی جمعہ کا دن ایسا نہیں ہے جس میں چھ لاکھ سے چھ لاکھ ہزار تک ایسے افراد جو مستوجب نار ہیں اللہ کی طرف سے آزاد نہ کیے جاتے ہوں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۳ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں اس دنیا سے کوچ کر گیا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس کے عمل (کا ثواب) جاری رہے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

جمعہ کی موت سے عذاب قبر سے نجات

۲۱۰۸۴ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرا عذاب قبر سے مامون ہو گیا۔ اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ حلیة الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۵ کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ شخص جس کو شدید گرمی، شدید سردی اور کوئی سخت حاجت بھی جمعہ سے باز نہ رکھ سکے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۶ جس نے جمعہ کی نماز ادا کی اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھ دیا گیا۔ اگر اس نے عصر کی نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے اگر عصر کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے وہ شام کر دے اور اللہ سے جو سوال بھی کرے گا اللہ پاک اس کو عطا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی الفرات رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۷ مسلمان جمعہ کے دن (حاجی کی طرح) محرم ہوتا ہے۔ اگر وہ جمعہ پڑھ لیتا ہے تو حلال ہو جاتا ہے۔ اگر وہ جمعہ کے بعد عصر تک بیٹھا رہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے گویا حج وعمرہ ادا کر لیا۔

ابو اسحاق ابراھیم بن احمد بن سالار فی معجمہ وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸۸ ـــ جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے مابین اور مزید تین ایام کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ فرمان خداوندی ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها. الانعام ۱۶۰

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان الحسنات یذهبن السیئات. هود: ۱۱۴

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک شعری

۲۱۰۸۹ ـــ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات اور دنوں کے لیے کفارہ ہیں اس شخص کے لیے جو کبائر سے اجتناب کرے۔

محمد بن نصر عن ابی بکر

۲۱۰۹۰ ـــ جمعہ سے جمعہ اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں جب تک وہ بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔ جمعہ کو غسل کرنا کفارہ ہے، جمعہ کے لیے چلنے میں ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے، پس جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ دو سو سال کے عمل کے برابر ثواب پاتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی بکر رضی الله عنه

فصل ثانی...... جمعہ کے وجوب اور اس کے احکام میں

۲۱۰۹۱ ـــ اللہ پاک نے تم پر جمعہ لکھا ہے اس جگہ میں، اس گھڑی میں، اس مہینے میں، اس سال میں، قیامت تک۔ جس نے اس کو امام عادل یا امام ظالم کے ساتھ بغیر کسی عذر کے چھوڑ دیا تو اس کا کام مجتمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں برکت ہوگی۔ خبردار! ایسے شخص کی کوئی نماز نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی حج نہیں، خبردار! ایسے شخص کی کوئی نیکی نہیں، خبردار! ایسے شخص کا کوئی صدقہ نہیں۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی الله عنه

۲۱۰۹۲ ـــ اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرو قبل اس سے کہ موت (کی نیند) میں چلے جاؤ۔ آج نیک اعمال میں مشغول ہو جاؤ قبل اس سے کہ کسی مشغولیت میں پھنس جاؤ، اور اس شخص کے ساتھ صلح رحمی برتو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان واسطہ ہے، پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر اور سر اور علانیہ کثرت کے ساتھ صدقہ کرو۔ تم کو اجر ملے گا تمہارے عمل کی قدر ہوگی تمہارے رزق میں برکت ہوگی، تمہاری نصرت و مدد ہوگی اور تمہاری کمزوری کا مداوا ہوگا۔ جان لو! اللہ نے تم پر اس جگہ میں، اس دن میں، اس مہینے میں، اس سال میں قیامت تک کے لیے جمعہ کو فرض کیا ہے۔ جو جمعہ میں آسکتا ہو وہ میری زندگی میں اس کا انکار کرے یا اس کو بے وقعت جانے اور اس کو ترک کردے حالانکہ اس کا کوئی امام عادل یا امام ظالم ہو تو اس کا کام مجتمع ہوگا اور نہ اس کے کسی کام میں کوئی برکت ہوگی۔ خبردار! اس کی کوئی نماز نہیں، خبردار! اس کا کوئی وضو نہیں، خبردار! اس کا کوئی حج نہیں، خبردار! اس کی کوئی نیکی نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہاں جس نے توبہ کی اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ آگاہ رہو! کوئی عورت کسی مرد کو امامت نہ دے، کوئی دیہاتی کسی ہجرت کرنے والے کو امامت نہ دے، کوئی فاسق کسی مؤمن کو امامت نہ دے مگر یہ کہ سلطان اس پر زور زبردستی کرے اور وہ اس کے ظلم و ستم سے ڈرتا ہو۔ ابن ماجه، السنن للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۰۹۳ ـــ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ واجبی حق ہے سوائے چار لوگوں کے: مملوک غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن طارق بن شهاب

۲۱۰۹۴ ـــ جمعہ اس شخص پر ہے جس کو رات اپنے گھر میں بسر کرنا نصیب ہو۔ الترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۰۹۵ ـــ جمعہ واجب ہے مگر عورت، بچے، مریض، غلام اور مسافر پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن تمیم الداری

فائدہ: ...... لیکن اگر ان میں کوئی بھی فرد جمعہ ادا کرلے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۲۱۰۹۶ ـــ پانچ افراد ہیں جن پر جمعہ واجب نہیں: عورت، مسافر، غلام، بچہ اور اہل دیہات۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریرة رضی الله عنه

الاکمال

۲۱۱۱۵ ... جمعہ واجب ہے مگر غلام یا بیمار پر نہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۱۶ ... جمعہ ہر اس بستی پر واجب ہے جہاں امام (حاکم) ہو خواہ اس بستی میں چار افراد نہ ہوں۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ام عبد اللہ الدوسیۃ

۲۱۱۱۷ ... جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے سوائے چار افراد کے: بچہ، غلام، عورت اور مریض۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی عن مولی لآل الزبیر

۲۱۱۱۸ ... جمعہ واجب ہے ہر بستی پر خواہ وہاں صرف تین افراد ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔ الدیلمی عن ام عبد اللہ الدوسیہ

۲۱۱۱۹ ... جمعہ کو جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور ہر وہ شخص جو جمعہ کو جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

النسائی، السنن للبیہقی عن ابن عمر عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۲۱۱۲۰ ... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر روز جمعہ جمعہ واجب ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو خدا اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک بے نیاز قابل تعریف ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للدارقطنی، السنن للبیہقی، مسند البزار عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۱ ... جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا واجب ہے سوائے عورت یا بچے کے۔ اور جو شخص کسی لہو ولعب یا تجارت وغیرہ میں مشغول ہو کر جمعہ سے غافل ہو گیا اللہ بھی اس سے بے نیاز ہے اور اللہ پاک غنی اور حمید ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ

نماز جمعہ کا وجوب

۲۱۱۲۲ ... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے۔ سوائے عورت یا بچے یا غلام یا مریض کے۔

ابن ابی شیبہ عن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

۲۱۱۲۳ ... جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ واجب ہے مگر یہ کہ کوئی عورت، بچہ، غلام، مریض یا مسافر ہو اور جو کسی لہو ولعب میں پڑ کر یا تجارت میں مشغول ہو کر اس سے بے نیاز ہو گیا تو اللہ پاک اس سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ غنی وحمید ہے۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۴ ... جمعہ اس شخص پر ہے جس کی رات اپنے گھر میں بسر ہو۔ (یعنی مسافر پر جمعہ نہیں)۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، لوین فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۱۲۵ ... جب کسی ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو جائیں تو پہلی عید ان کے لیے کافی ہے۔ ابو داؤد، مسند البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۶ ... تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں، پس جو شخص چاہے اس کو جمعے سے پہلی عید کافی ہے۔ ان شاء اللہ ہم جمعہ بھی قائم کرنے والے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... یعنی جو لوگ دور دراز دیہاتوں سے آ کر پہلی عید میں جمع ہو جائیں اور پھر واپس اپنے گاؤں دیہات میں چلے جائیں تو ان کے لیے دوبارہ جمعے کے لیے آنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جمعہ پھر بھی قائم ہو گا اور اہل شہر جمعہ ادا کریں گے۔

۲۱۱۲۷ ... اے لوگو! تم نے (نماز عید پڑھ کر) خیر اور اجر حاصل کر لیا۔ اب ہم جمعہ بھی ادا کریں گے۔ جو ہمارے ساتھ جمعہ ادا کرنا چاہے وہ جمعہ ادا

نے سے اور جو لوگ اپنے گھر لوٹنا چاہے تو لوٹ جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۸ جو جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲۹ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملالے، اور جو جماعت کو تشہد میں پائے وہ چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرے۔ السنن للبیہقی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۰ تمہارے اس روز میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں، جو (اہل دیہات کا فرد) چاہے اس کو پہلی عید جمعہ کے بدلے کافی ہے اور ہم انشاء اللہ جمعہ بھی ادا کریں گے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ترک جمعہ پر وعیدات

۲۱۱۳۱ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کو جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں سمیت جلادوں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۲ ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے اور ایک دو میل دور چلا جائے پھر وہاں اس کو گھاس چارے کی مشکل ہو تو مزید دور نکل جائے پھر اس کو جمعہ کا دن آجائے لیکن وہ جمعہ میں حاضر نہ ہو اور پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردے۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۳ جس نے سستی اور کاہلی سے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادیں گے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الجعد

۲۱۱۳۴ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہوجائیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۵ جس شخص نے بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اس کو منافقین میں لکھ دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن اسامۃ بن زید

۲۱۱۳۶ جس نے بغیر کسی ضرورت کے پے در پے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادیں گے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی قتادہ، مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۷ جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ایک دینار میسر نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کردے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۸ جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک صاع یا ایک مد صدقہ کردے۔

السنن للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳۹ جو شخص بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے وہ ایک درہم یا نصف درہم یا ایک یا آدھا صاع گندم صدقہ کردے۔

ابوداؤد عن قدامۃ بن وبرۃ مرسلاً

الاکمال

۲۱۱۴۰ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر جا کر ان لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلاڈالوں جو جمعہ میں

حاضر نہیں ہوتے۔السنن للبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۳۱۔۔۔ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر وہ غافلین میں شمار ہوں گے۔

مسند احمد، الاوسط للطبرانی، السنن للبیهقی، ابن ماجه، ابن حبان، عن ابن عباس وابن عمر رضی الله عنه معاً، ابن خزیمه، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه وابی سعیده معاً، ابن عساکر عن ابن عمر وابی هریرة رضی الله عنه معاً، مسلم

۲۱۱۳۲۔۔۔ وہ لوگ جو جمعہ کے دن اذان جمعہ سنیں وہ جمعہ میں نہ آنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر لگادیں گے۔

الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء عن کعب بن مالک

۲۱۱۳۳۔۔۔ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ پاک ان کے دلوں پر مہر کردیں گے پھر ان کو غافلین میں لکھ دیا جائے گا۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی الله عنه

جمعہ ترک کرنے والا منافق ہے

۲۱۱۳۴۔۔۔ جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ ترک کردیا اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اس میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔الشافعی، المعرفة للبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۳۵۔۔۔ جس نے سستی سے بغیر کسی عذر کے تین جمعے ترک کردیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر کردیں گے۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن، النسائی، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، البغوی، الباوردی، الحاکم فی الکنی، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفة، السنن للبیهقی عن ابی الجعد الضمری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوالجعد الضمری سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

۲۱۱۳۶۔۔۔ جس نے بغیر عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۱۱۳۷۔۔۔ جس شخص نے بغیر کسی بیماری، مرض اور عذر کے تین بار جمعہ چھوڑ دیا اللہ پاک اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر ثبت کردیں گے۔

المحاملی فی امالیه والخطیب وابن عساکر عن عائشه رضی الله عنها

۲۱۱۳۸۔۔۔ جس نے بغیر عذر کے چار جمعے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی الله عنه

۲۱۱۳۹۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن اذان سنی اور نماز جمعہ کو نہ آیا پھر (دوسری) اذان سنی اور تب بھی نہ آیا تو اس کے دل پر مہر لگ جائے گی اور اس کا دل منافق کا دل ہوگا۔الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن ابی اوفیٰ

۲۱۱۵۰۔۔۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص دو یا تین میلوں پر جاکر بکریوں کا ریوڑ چرائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو پھر دوبارہ جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگادے گا۔الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۱۱۵۱۔۔۔ ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینہ سے ایک میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ میں حاضر نہ ہو پائے، ممکن ہے کسی شخص پر جمعہ آئے اور وہ مدینے سے دو میل کی مسافت پر ہو مگر جمعہ کو نہ آئے، ممکن ہے کوئی شخص مدینے سے تین میل کی مسافت پر ہو اور جمعہ کو نہ آئے تو اللہ پاک ایسے لوگوں کے دل پر مہر لگادے گا۔شعب الایمان للبیهقی عن جابر رضی الله عنه

۲۱۱۵۲۔۔۔ قریب ہے کہ کوئی شخص بکریوں کا ریوڑ لے کر دو تین میل دور چلا جائے اور جمعہ آئے تو حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور حاضر نہ ہو تو اللہ پاک اس کے دل پر مہر ثبت کردیں گے۔ابن ابی شیبه عن محمد بن عباد بن جعفر مرسلاً

۲۱۱۵۳۔۔۔ کوئی شخص اپنے اونٹوں کو چراتا ہے اور جماعت میں بھی حاضر ہوتا ہے، پھر اس کے اونٹوں کا چارہ پانی مشکل ہوجاتا ہے تو وہ کہتا ہے:

اگر میں اس جگہ سے زیادہ شاداب والی زمین تلاش کروں تو میرے اونٹوں کے لیے بہتر ہوگا چنانچہ وہ دور جا کر جگہ بدل لیتا ہے۔ اور وہاں سے وہ جمعہ میں بھی نہیں آپاتا۔ پھر (کچھ عرصہ میں) اس کے اونٹوں کے چارے پانی کا مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے تو وہ پھر سوچتا ہے اگر میں اپنے اونٹوں کے لیے اس سے اچھی جگہ تلاش کروں تو بہتر ہوگا چنانچہ وہ مزید جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں سے جمعہ میں شریک ہوتا ہے اور نہ کسی جماعت میں تب اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ مسند احمد عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۴ کوئی شخص اپنا بکریوں کا گلہ بستی کے کنارے لے جاتا ہے اور وہیں رہتا بستا ہے اور نماز میں آکر حاضر ہو جاتا ہے اور اپنے اہل وعیال کے پاس بھی آجاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ اپنے اردگرد کے گھاس پھونس کو چر والیتا ہے تو اس پر اس زمین میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے اگر میں مزید اوپر کی جانب جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے چلا جاؤں تو بہتر ہے چنانچہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر لیتا ہے اور وہاں جا کر وہ نماز میں آنا چھوڑ دیتا ہے صرف جمعوں میں حاضر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اس کی بکریاں وہاں کی چراگاہ کو بھی کھا لیتی ہیں اور وہ زمین ان کے چارے پانی کے لیے مشکل ہو جاتی ہے تو وہ پھر کہتا ہے اگر میں مزید اوپر کی جانب چلا جاؤں جہاں اس سے زیادہ گھاس ہے تو اچھا ہوگا چنانچہ وہ اس جگہ کو بھی چھوڑ کر مزید آگے چلا جاتا ہے حتیٰ کہ یہاں وہ پانچ نمازوں میں سے کسی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور نہ اس کو جمعہ کا علم رہتا ہے کہ جمعہ کیا ہے پھر اللہ پاک اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔ ابن حبان، الحسن بن سفیان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیہقی عن حارثة بن النعمان

۲۱۱۵۵ بندہ مسلسل جمعہ میں سستی کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ پاک اس پر غضبناک ہو جاتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۶ جس نے بغیر عذر کے جمعہ ترک کیا قیامت تک اس کے لیے کوئی شے کفارہ نہیں بن سکتی۔ الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵۷ جس سے نماز جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کرے۔ الخطیب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۲۱۱۵۸ جس سے جمعہ فوت ہو جائے وہ ایک دینار اور نہ ہونے کی صورت میں آدھا دینار صدقہ کرے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن سمرة بن جندب

تیسری فصل ... جمعہ کے آداب میں

۲۱۱۵۹ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب رہا کرو کیونکہ کوئی بندہ مسلسل پیچھے رہنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کو جنت میں بھی پیچھے کر دیتے ہیں خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۰ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب ہو کر رہو۔ بے شک آدمی جمعہ میں پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے خواہ وہ اہل جنت میں سے ہو۔ مسند احمد، السنن للبیہقی، الضیاء عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۱ جمعہ میں تین طرح کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہو کر لغو کاموں میں مشغول ہو جائے۔ پس اس کو جمعہ کا یہی فائدہ ہے۔ ایک وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہو اور خدا سے دعائیں کرے۔ یہ ایسا شخص ہے جس نے اللہ سے دعا کی ہے اللہ چاہے گا تو اس کو عطا کرے گا اور اگر چاہے گا تو منع کر دے گا۔ اور ایک شخص وہ ہے جو جمعہ میں حاضر ہو خاموشی اور سکوت کو لازم رکھے اور کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذاء دے۔ پس یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعہ تک بلکہ مزید تین ایام تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ یہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (الانعام: ۱۶۰)

جو شخص ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا مثل ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۲ جب کوئی جمعہ کے دن اٹھنے لگے تو اپنے ساتھی کو اپنی جگہ بٹھا دے اور اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

السنن للبیہقی، الخطیب عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۳ـــــ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن حاضر ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصری دو رکعات ادا کرلے۔

مسند احمد، السنن للبیھقی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۴ـــــ جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد جب تک کوئی بات چیت نہ کرلے وہاں سے نکل نہ جائے کوئی نماز نہ پڑھے۔

الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

۲۱۱۶۵ـــــ جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعات پڑھ لے مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۶ـــــ جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ رحمت بھیجتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

جمعہ میں جلدی آنے کی فضیلت

۲۱۱۶۷ـــــ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں، پس جو لوگ آتے ہیں ملائکہ ان کو حسب مراتب لکھتے جاتے ہیں۔ کسی شخص کے لیے اونٹ قربان کرنے کا ثواب کسی کے لیے گائے قربان کرنے کا ثواب، کسی کے لیے بکری، کسی کے لیے مرغی، کسی کے لیے چڑیا اور کسی کے لیے انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب لکھتے ہیں۔ جب موذن اذان کہتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو ملائکہ اپنے رجسٹر بند کرلیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔ مسند احمد، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۸ـــــ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل جاتے ہیں لوگوں کو مکر وفریب میں الجھادیتے ہیں اور جمعہ میں شرکت سے ان کو روکتے ہیں۔ جبکہ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کسی آدمی کی ایک گھڑی لکھتے ہیں اور کسی کی دو گھڑیاں لکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ پس جب آدمی کسی جگہ بیٹھتا ہے اور کان اور آنکھیں امام کی طرف لگا دیتا ہے چپ رہتا ہے اور کوئی لغو کام نہیں کرتا تو اس کو اجر کا ایک کھاتا ملتا ہے اور اگر کسی جگہ بیٹھتا ہے، کان اور آنکھیں امام کی طرف لگاتا ہے مگر کوئی لغو کام کرلیتا ہے اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر گناہ کا ایک کھاتا لاد دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہتا ہے: چپ رہ تو اس کہنے والے نے بھی بے شک لغو کام کیا اور اس کو اس جمعہ کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶۹ـــــ ملائکہ جمعے کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کو لکھتے ہیں حتیٰ کہ جب امام خطبے کے لیے نکلتا ہے تو وہ صحیفے بند کرلیتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۰ـــــ اس شخص کی مثال جو نماز جمعہ کے لیے سب سے پہلے نکلے اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والے کی سی ہے، پھر جو شخص اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں گائے دینے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے اس کی مثال مینڈھے کا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر جو اس کے بعد آئے مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے اور پھر جو کوئی اس کے بعد آئے اس کی مثال اللہ کی راہ میں انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔

النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۱ـــــ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے تمام دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو حسب مراتب الاول فالاول کی ترتیب سے لکھتے ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں۔ اور آکر خطبہ سنتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والے کی مثال (اللہ کی راہ میں) اونٹ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر گائے ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مینڈھا ہدیہ کرنے والے کی سی ہے، پھر مرغی ہدیہ کرنے والے کی سی ہے اور پھر انڈہ ہدیہ کرنے والے کی سی ہے۔ البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۷۲ـــــ اگر کوئی گنجائش پائے تو اپنے محنت ومشقت کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) صرف جمعہ کے لیے خاص کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوداؤد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام، ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

آنے والا پرندے کی قربانی کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبۃ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه

۲۱۱۸۲ ۔۔۔ جمعہ کو جلدی آنے والا ایسا ہے گویا اونٹ اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا، پھر آنے والا ایسا ہے گویا اس نے بکری اللہ کی راہ میں دی پس جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور ملائکہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ ابن زنجویہ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه

۲۱۱۸۳ ۔۔۔ جمعہ میں پہلے آنے والا اللہ کی راہ میں اونٹ دینے والا ہے، پھر آنے والا گائے اللہ کی راہ میں دینے والا ہے پھر آنے والا بکری اللہ کی راہ میں دینے والا اور پھر آنے والا مرغی اللہ کی راہ میں دینے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سمرۃ رضی اللہ عنه

۲۱۱۸۴ ۔۔۔ ملائکہ جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں لوگوں کا نام ان کے آنے کی ترتیب پر لکھتے ہیں۔ پس ان میں کوئی اونٹ ہدیہ کرنے والا ہے، کوئی گائے، کوئی بکری، کوئی مرغی، کوئی چڑیا اور کوئی صرف انڈہ ہدیہ کرنے والا ہے۔ النسائی عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه

۲۱۱۸۵ ۔۔۔ ملائکہ جمع کے دن (جمعہ کی نماز سے قبل) مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اوقات لکھتے ہیں حتی کہ امام نکل آتا ہے، جب امام نکل آتا ہے تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور قلم روک لیتے ہیں تب ملائکہ یہ دعا کرتے ہیں:

اللهم ان كان مريضا فاشفه، و ان كان ضالاً فاهده و ان كان عائلاً فاغنه

اے اللہ اگر وہ مریض ہو اس کو شفا دے، اگر وہ گمراہ ہو اس کو ہدایت دے اور اگر وہ فقیر اور اہل وعیال والا ہو تو اس کو مالدار کر دے۔

السنن للبیهقی عن ابن عمرو

۲۱۱۸۶ ۔۔۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو جمعہ کے جھنڈے ملائکہ کے سپرد کر دیے جاتے ہیں جو ہر جمعہ والی مسجد میں ان جھنڈوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام مسجد حرام میں حاضر ہوتے ہیں ان کے ساتھ تمام جمعہ اعمال لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ جن کے پاس چاندی کے اوراق والے رجسٹر اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ فرشتے لوگوں کے نام ان کی آمد کے حسب مراتب لکھتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو امام کے خطبے کے لیے نکلنے سے قبل آئے سابقین میں لکھا جاتا ہے۔ جو امام کے نکلنے کے بعد حاضر ہو اس کو حاضرین خطبہ میں لکھا جاتا ہے اور جو اس کے بھی بعد میں آئے اس کو حاضرین جمعہ میں لکھا جاتا ہے۔ جب امام سلام پھیر دیتا ہے تو فرشتہ لوگوں کے چہروں پر پر مارتا ہے، جو اس جمعہ میں غائب ہوتے ہیں جبکہ پہلے جمعوں میں حاضرین میں سے ہوتے تھے اس کے لیے فرشتہ دعا کرتا ہے:

اے اللہ! فلاں بندے کو ہم سابقین میں سے لکھتے تھے لیکن معلوم نہیں اس کو کس چیز نے روک لیا ہے۔ اے اللہ! اگر وہ مریض ہو تو اس کو شفا دے دے۔ اگر وہ غائب ہو تو اس کو اچھی رفاقت نصیب کر اور اگر آپ نے اس کی روح قبض کر لی ہو تو اس پر رحم فرما۔ ساتھ والے فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنه

متفرق آداب......الاکمال

۲۱۱۸۷ ۔۔۔ جمعہ کے دن مؤمن کی مثال اس محرم (احرام باندھنے والے) کی ہے جو بال کاٹے اور نہ ناخن کاٹے حتی کہ نماز پوری ہو جائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم جمعہ کے لیے کب سے تیاری کریں؟ فرمایا: جمعہ کے دن۔

ابو الحسن الصيقلی فی اماليه و الخطيب عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۱۱۸۸ ۔۔۔ جمعہ میں سونا اور اونگھنا شیطان کا کام ہے۔ جب کوئی اونگھے تو اپنی جگہ بدل لے۔ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلاً

۲۱۱۸۹ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز مسجد میں اونگھے تو وہ اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبۃ، الترمذی حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن حبان، السنن للبیهقی عن ابن عمر رضی اللہ عنه،

الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۰ جو شخص جمعہ کے روز اپنی مجلس سے کھڑا ہو اور دوبارہ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلاً

۲۱۱۹۱ جس نے جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے قبل تین بار یہ کلمات کہے

استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔

خدا پاک اس کے تمام گناہ بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: اس روایت کی سند میں خصیب بن جحدر بخاری ہے، جن کو ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام ابن معین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔

۲۱۱۹۲ ملائکہ مسجد کے دروازوں پر لوگوں کا نام ان کی آمد کی ترتیب پر لکھتے ہیں کہ فلاں شخص اس اس وقت آیا، فلاں شخص اس اس وقت آیا جبکہ فلاں شخص اس وقت آیا جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں شخص نے نماز تو پالی مگر خطبہ اس سے فوت ہو گیا۔

۲۱۱۹۳ جمعہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی قوم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ بادشاہ ان کی ضیافت میں اونٹ قربان کرے۔ پھر دوسری قوم آئے، بادشاہ ان کی ضیافت میں گائے ذبح کرے۔ پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں بکری ذبح کرے۔ پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کی ضیافت میں شتر مرغ ذبح کرے۔ پھر دوسری قوم آئے تو بادشاہ ان کے لیے چوزہ ذبح کرے۔ پھر جو قوم آئے تو ان کے لیے بادشاہ مرغی ذبح کرے اور اس کے بعد آنے والی قوم کے لیے بادشاہ چڑیاں ذبح کرے۔

ابن عساکر عن منصور بن عوف الدمشقی القرشی عن مکار بن نعیم عن مکحول عن واثلۃ

کلام: ..... علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں اس نسخے میں (جہاں سے یہ حدیث لی گئی ہے) تقریباً احادیث ہیں جو سب کی سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔

۲۱۱۹۴ کیا تم جمعہ کی حقیقت سے واقف ہو؟ وہ ایسا دن ہے جس میں تمہارے باپ کی تخلیق کا سامان جمع ہوا۔ میں تم کو جمعہ کے بارے میں بتاتا ہوں: جو مسلمان طہارت حاصل کرے، پھر مسجد کی طرف چلے، پھر وہاں خاموش رہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کر لے تو یہ نماز اس کے لیے اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہوگی بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب برتتا رہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

جمعہ کی نماز سے گناہوں کی مغفرت

۲۱۱۹۵ کیا تو جانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ لیکن میں جانتا ہوں کہ جمعہ کیا ہے۔ کوئی شخص طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے پھر جمعہ کو آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نماز پوری کرے تو یہ اس کے لیے اس جمعہ اور اگلے جمعے کے درمیان کے گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا جب تک کہ وہ ہلاک کرنے والے (کبیرہ) گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔

مسند احمد، النسائی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۶ اے سلمان! کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان! یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ آدم (کی مٹی) کو جمع کیا گیا اور میں تم کو جمعہ کی حقیقت کے بارے میں بیان کرتا ہوں: کوئی شخص جمعے کے دن حکم کے مطابق طہارت حاصل کرتا ہے پھر اپنے گھر سے نکل کر جمعے کے لیے آتا ہے اور بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنتا ہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جاتی ہے تو یہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۷ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر جمعہ کے لیے آتا ہے اور کوئی لغو یا جہالت کا کام نہیں کرتا حتیٰ کہ

امام نماز پوری کر لیتا ہے تو یہ جمعہ اس کے لیے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ اور جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مسلمان اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کا سوال ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح دوسری فرض نمازیں بھی درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔ مسند احمد، ابن خزیمہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۸ ۔۔۔ جو پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر جمعہ میں آئے اور کوئی لہو ولعب کرے اور نہ جہالت کا کام کرے تو یہ اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان کے لیے کفارہ ہوگا اسی طرح پانچوں نمازیں بھی درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں اور جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل سے جس خیر کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۱۹۹ ۔۔۔ اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے تین بار عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے سلمان جمعے کے دن میں تمہارا باپ یا فرمایا تمہارے ماں باپ (کی مٹی) کو جمع کیا گیا تھا۔ پس جو شخص جمعہ کے دن طہارت ونظافت حاصل کرے جیسے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ گھر سے نکلے اور جمعے میں حاضر ہو اور وہاں بیٹھ کر خاموش رہے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جائے تو یہ جمعہ اس کے لیے پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۰ ۔۔۔ اے سلمان! جانتا ہے جمعہ کا دن کیا حقیقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے ہاں، جس میں اللہ نے آپ کے والدین کو جمع کیا تو ارشاد فرمایا: نہیں، میں تم کو جمعے کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ کوئی مسلمان طہارت حاصل کرے اور اپنے پاس موجود سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرے اور اگر گھر والوں کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے ورنہ پانی کے چھینٹے مارے پھر مسجد میں آئے اور خاموش رہے حتیٰ کہ امام نکلے اور نماز پڑھ جاوے تو اس کی یہ نماز دوسرے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور یہ حکم ساری زندگی کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۱ ۔۔۔ اے مسلمانوں کے گروہ! تم میں کسی شخص پر کوئی حرج (اور گناہ) نہیں ہے کہ وہ خاص جمعے کے لیے دو کپڑے (یعنی ایک جوڑا) مختص کرلے جو اس کے کام کے کپڑوں کے سوا ہو۔ اور خوشبو بھی اگر میسر ہو اور تم پر مسواک تو لازم ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۰۲ ۔۔۔ خطبہ میں حاضر ہو جاؤ اور امام کے قریب رہو۔ بے شک کوئی آدمی مسلسل پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں بھی اس کو پیچھے کر دیا جاتا ہے خواہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مسند احمد، ابی داؤد، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل ...... جمعہ میں ممنوع باتوں کا بیان

۲۱۲۰۳ ۔۔۔ جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور امام کے نکلنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) جدائی ڈالتا ہے وہ ایسا ہے جیسے جہنم میں اپنی آنتیں کھینچنے والا شخص۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن الارقم

۲۱۲۰۴ ۔۔۔ بیٹھ جا تو نے لوگوں کو اذیت دی اور تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد اس شخص کو فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ رہا تھا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن بسر، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۵ ۔۔۔ جمعے کے دن امام جب نماز کے لیے نکلے تو اس سے دوسروں کی (انفرادی) نمازیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ وغیرہ ارشاد کرتا ہے تو دوسروں کی بات چیت ختم ہو جاتی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۶ ۔۔۔ اس شخص کی مثال جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت بات چیت کرے اس گدھے کی ہے جس نے کتابیں لاد رکھی ہوں۔ اور جو شخص کسی کو کہے: چپ ہو جا اس کا بھی جمعہ نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۴ جو جمعہ کے دن غسل کرے وہ دوسرے جمعہ تک طہارت میں رہے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی قتادۃ

۲۱۲۴۵ اللہ کا ہر مسلمان بندے پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔
البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۶ جمعہ کے دن غسل کرنا ناخنوں کو بالوں کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکال دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۷ ہر مسلمان بندہ پر ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔
مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۸ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۲۴۹ ہر مسلمان پر سات دنوں میں اپنے جسم اور بالوں کو دھونا واجب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۰ جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے نیز یہ کہ مسواک کرے اور اگر خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۱ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو خواہ اپنی عورت کی خوشبو ہو تو اس کو لگا لے (کیونکہ خواتین کی خوشبو ہلکی ہوتی ہے)۔ النسائی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۲ ان دنوں میں غسل کرنا واجب ہے جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دنوں میں۔
مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۳ تین چیزیں ہر مسلمان پر حق ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔ ابن ابی شیبۃ عن رجل

۲۱۲۵۴ جس نے جمعہ کے دن وضو پر اکتفا کیا تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا پس زیادہ افضل ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن خزیمۃ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۲۵۵ اے گروہ مسلمین! تم میں سے جو شخص جمعہ کو آئے وہ غسل کرلے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کو لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مسواک تو تم پر لازم ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۶ اے مسلمانوں کی جماعت! اس دن کو اللہ نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے لہٰذا اس روز غسل کرلیا کرو اور تم پر مسواک بھی لازم ہے۔
السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۷ جب تم میں سے کسی پر جمعہ آئے تو وہ غسل ضرور کرلے۔
ابوداؤد عن عمر رضی اللہ عنہ، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۸ جب کوئی جمعہ میں آنا چاہے تو پہلے غسل کرلے۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۵۹ جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو پہلے جنابت والا غسل کرلے۔ ابوبکر العقیلی فی فوائدہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۰ جب تم جمعہ کو آؤ تو پہلے غسل کرلو۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۶۱ جمعہ کے دن غسل کرو خواہ ایک پیالہ پانی ایک دینار کے عوض ملے۔
الکامل لابن عدی، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۲۶۲ مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو۔ اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو پانی بھی ان کے لیے بمنزلہ

۲۱۲۸۰ ۔۔۔ ہر سات دنوں میں جمعہ کے دن ہر مسلمان پر غسل کرنا ضروری ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الطحاوی، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۱ ۔۔۔ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا ضروری ہے۔ موطا امام مالک، مسند احمد، مسند الدارمی، الشافعی، ابوداؤد، النسائی، مسلم، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۲ ۔۔۔ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا جنابت کے غسل کی طرح ضروری ہے۔ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۳ ۔۔۔ جمعہ کا غسل ہر مسلم پر واجب ہے۔ البغوی عن ابن الدنیا

۲۱۲۸۴ ۔۔۔ کاش تم اس دن طہارت حاصل کرتے۔ البخاری، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۲۸۵ ۔۔۔ اے لوگو! جب تم جمعہ کو آؤ تو غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۶ ۔۔۔ اے سلمان! پہچانتا ہے جمعہ کیا ہے؟ اس دن تمہارے باپ آدم کی مٹی جمع کی گئی۔ پس جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر مسجد میں آیا تو اس کی بخشش کردی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸۷ ۔۔۔ مسلمان جب جمعہ کے دن غسل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف آتا ہے اور کسی کو اذیت نہیں دیتا، اگر امام نہ نکلا ہو تو مقدور بھر نماز پڑھتا ہے اور اگر امام نکل چکا ہو تو بیٹھ جائے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور خاموش رہے حتی کہ امام خطبہ اور جمعہ سے فارغ ہو تو اگر اس کے تمام گناہوں کی بخشش نہ ہوئی تب بھی پچھلے جمعے تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔ مسند احمد عن نبیشۃ

۲۱۲۸۸ ۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا وہ دوسرے جمعے تک پاک رہے گا۔ ابن حبان عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ یعنی اگر اس کو جنابت لاحق نہ ہوئی تو یہ غسل اس کے لیے دوسرے جمعے تک کافی ہے۔

۲۱۲۸۹ ۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا، عمدہ کپڑے پہنے، جلدی جمعہ کو گیا اور امام کے قریب رہا یہ عمل دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ ابن مندہ، ابونعیم، ابن عساکر عن یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ عن ابیہ عن جدہ قال ابن مندہ غریب

کلام: ۔۔۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۱۲۹۰ ۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن جنابت کی طرح کا غسل کیا، تیل یا خوشبو جو میسر ہو لگائی موجود عمدہ کپڑے پہنے پھر جمعہ کو آیا اور دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر ان کے درمیان) افتراق پیدا نہ کیا اور مقدر میں لکھی نماز (نفل) پڑھی۔ پھر جب امام نکلا تو خاموش رہا اور توجہ کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی، الدارمی، ابن حبان، ابن زنجویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۲ ۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور خوشبو میسر ہو تو لگالے پھر جمعہ کو نکلے اور پروقار رہے، کسی کی گردن نہ پھلانگے اور نہ کسی کو ایذا دے، پھر جو ہو سکے نماز پڑھے پھر امام کا انتظار کرے حتی کہ امام نماز پوری کرلے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۳ ۔۔۔ جس نے جمعے کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے زیب تن کیے اور اپنے گھر کی خوشبو یا تیل لگایا تو اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیے جائیں گے مزید اس کے بعد تین دنوں کے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۴ ۔۔۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، پھر وہ جمعہ کے لیے نکلا تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی نیکیاں لکھی جائیں گی پھر جب وہ نماز پڑھ کر لوٹے گا تو دو سو سال کے نیک اعمال کے بقدر ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ الدارقطنی فی العلل، وقال غیر ثابت، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی بکر وعمران بن حصین معاً، مسند احمد، ابن حبان عن ابن الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔ یہ حدیث غیر ثابت ہے۔ العلل للدارقطنی

۲۱۲۹۵ ۔۔۔ جب جمعہ کا دن ہو کوئی سر دھوئے پھر غسل کرے اور جلدی جمعہ کو جائے امام کے قریب رہے اور خاموش ہو کر خطبہ سنے تو اس کو ہر قدم

کے عوض جو وہ جمعہ کے لیے اٹھائے گا ایک سال کے روزوں کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۶۔ جس نے غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا جلدی جمعہ کو گیا امام کے قریب رہا خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اور جمعہ کے دن کوئی لغو کام نہ کیا اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف اٹھائے گا ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ عن جدہ

۲۱۲۹۷۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا پھر جلدی جمعہ کو آیا اور شروع حصہ میں پہنچ گیا امام کے قریب ہو کر اور امام کے خطبہ پر خاموش رہا تو اس کے لیے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ الکبیر للطبرانی عن اوس بن اوس

۲۱۲۹۸۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا امام کے قریب رہا اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کو اجر کے دو حصے ملیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۹۹۔ جس نے اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور آگے آ کر بیٹھا خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ الخطیب عن ابی ھبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۰۔ جس نے جمعہ کو اچھی طرح غسل کیا اور سویرے جمعہ میں آیا اور خاموش رہ کر خطبہ سنا اس کے دونوں جمعوں کے درمیان اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریوں کو سیدھا کیا اس نے لغو کام کیا۔

مستدرک الحاکم، وتعقب، السنن للبیہقی عن اوس بن اوس

۲۱۳۰۱۔ اسلامی فطرت میں سے ہے جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، ناک کی صفائی کرنا، مونچھوں کو لینا اور داڑھی کو چھوڑنا ہے۔ کیونکہ مجوسی اپنی مونچھیں ویسا چھوڑتے ہیں اور داڑھیوں کو کٹواتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرو۔ مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیوں کو چھوڑو۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۲۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا جلدی جمعہ میں نکلا اور سوار نہ ہوا بلکہ پیدل چلا امام کے قریب رہا اور کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے ایک سال کے اعمال نماز و روزے کا ثواب ہوگا۔ الاوسط للطبرانی عن اوس بن اوس

چھٹی فصل..... جمعہ کے دن مبارک ساعت کے تعین کے بارے میں

۲۱۳۰۳۔ جمعہ کے دن جس گھڑی میں دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔

الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۴۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے جو کوئی بندہ مسلمان نماز میں اللہ سے اس گھڑی میں کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔ موطا امام مالک، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۵۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ اس میں اللہ سے مغفرت نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اس کی بخشش کر دیتے ہیں۔

ابن السنی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۶۔ اگر جمعے کے دن مبارک گھڑی میں اس دعا کے ساتھ مشرق و مغرب کے درمیان کی کسی چیز پر دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوگی، وہ دعا یہ ہے:

لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام

الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۷ ۔۔۔ جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہیں، ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اس گھڑی کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۸ ۔۔۔ جمعہ میں ایک گھڑی ہے، بندہ اس میں اللہ پاک سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز قائم ہونے سے فارغ ہونے تک۔ الترمذی، ابن ماجة عن عمرو بن عوف

۲۱۳۰۹ ۔۔۔ مجھے وہ گھڑی جو جمعہ میں (قبولیت کی گھڑی) ہے بتائی گئی تھی، پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔

ابن ماجة، ابن خزیمة، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۰ ۔۔۔ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز پوری ہونے تک ہے۔ یعنی قبولیت کی گھڑی ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۳۱۱ ۔۔۔ جمعہ میں جس گھڑی کا انتظار ہوتا ہے اس کو عصر سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ ساتھ میں آپ ﷺ نے ایک مٹھی کا اشارہ کر کے فرمایا اس قدر۔ (یعنی تھوڑے وقت تک یہ عرصہ رہتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۲ ۔۔۔ جس گھڑی کا جمعہ میں انتظار ہوتا ہے اس کو عصر کے بعد سے غروب شمس تک تلاش کرو۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف اور غریب ہے۔

۲۱۳۱۳ ۔۔۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں جب کہ آدھا سورج غروب ہو جائے۔ شعب الایمان للبیهقی عن فاطمة الزهرا رضی اللہ عنها

۲۱۳۱۴ ۔۔۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس میں بندہ کھڑا ہو اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔ اور یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، النسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۵ ۔۔۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے بندہ اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۶ ۔۔۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندۂ مؤمن اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سی گھڑی ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز عصر سے لے کر غروب شمس تک۔

الحاکم فی الکنی عن ابی رزین العقیلی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۷ ۔۔۔ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، کوئی مسلمان بندہ اس میں اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتا ہے۔

ابن ابی شیبة عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۸ ۔۔۔ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی بندہ (نماز میں) کھڑا اللہ سے کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۹ ۔۔۔ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے بندہ اس میں اپنے رب سے کوئی دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ وقت امام کے کھڑے ہونے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۱۳۲۰ ۔۔۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہو اللہ سے اس گھڑی میں کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

اسی چیز کے ساتھ جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ اور کوئی بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ جب میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا تردد کا شکار نہیں ہوتا (کہ کروں یا نہ کروں) جتنا مؤمن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔

البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۸۔۔۔ وہ ہلکی سی نفل نماز کی رکعات جن کو تم کچھ خیال نہیں کرتے جو انسان کے عمل کو بڑھاتی ہیں، یہ میرے نزدیک تمہاری باقی دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابن المبارک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۹۔۔۔ تجھ پر کثرت سجود لازمی ہے۔ بے شک جب بھی تو اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی ادا کرتا ہے اللہ پاک تجھے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اور ایک خطا مٹا دیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، النسائی عن ثوبان وابی الدرداء رضی اللہ عنہما

۲۱۳۳۰۔۔۔ اللہ پاک نے کسی بندہ کو دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل نماز سے بڑھ کر کسی چیز میں مصروف نہیں کیا بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے نیکی اس کے سر پر انڈیلی جاتی رہتی ہے اور بندگان خدا اللہ عزوجل کا قرب اس چیز سے زیادہ افضل کسی دوسری شے کے ساتھ حاصل نہیں کرسکتے جو اس سے نکلی ہے یعنی قرآن۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۱۔۔۔ کسی بندے کو دنیا میں اس سے زیادہ افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی کہ اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۲۔۔۔ وہ ہلکی سی رکعتیں بھی دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہیں اور اگر تم وہ عمل کرتے جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو تم بغیر محنت اور بغیر ذلت کے کھاتے پیتے۔ سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۳۔۔۔ آدمی کا نفل نماز گھر میں پڑھنا ایسی جگہ پڑھنے سے جہاں اس کو لوگ دیکھتے ہوں اس قدر فضیلت رکھتا ہے جس قدر فرض کو نفل پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ الکبیر للطبرانی عن صھیب بن النعمان

۲۱۳۳۴۔۔۔ فرض مسجد میں اور نفل نماز گھر میں ہو۔ مسند ابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۵۔۔۔ جس نے دو رکعت (نفل نماز) ایسی تنہائی میں پڑھیں جہاں اس کو اللہ اور ملائکہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو تو اس کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۶۔۔۔ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا لوگوں کے پاس نفل نماز پڑھنے سے ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسی فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا اکیلے فرض کے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ عن رجل

۲۱۳۳۷۔۔۔ فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر میں پڑھنے کی زیادہ فضیلت اور برتری ہے۔ البخاری عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۸۔۔۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور گھروں میں نوافل پڑھنا ہرگز نہ چھوڑو۔

الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ وجابر رضی اللہ عنہ

نفل نماز گھر میں پڑھنا

۲۱۳۳۹۔۔۔ کسی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابوداؤد عن زید بن ثابت، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۰ تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی عن زید بن ثابت

الاکمال

۲۱۳۳۱ اپنے دنوں میں (نفل نمازوں اور دیگر عبادات کے ساتھ) اللہ کی رضا تلاش کرو۔ بے شک اللہ عزوجل نے کچھ لمحات ایسے رکھے ہیں اگر تم والوں میں سے ایک لمحہ بھی میسر آجائے تو کبھی بھی بدبخت نہ ہو۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۲ تم میں کوئی شخص بھی اپنی (فرض) نماز میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی نفل نمازوں کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد عن رجل من الانصار

۲۱۳۳۳ جس نے نماز پڑھی اور پوری طرح ادا نہ کی تو اس کی نفل نمازوں سے اس کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن قرط

۲۱۳۳۴ اللہ تعالیٰ نے دن کو بارہ ساعتیں (گھنٹے) بنا کر پیدا کیا ہے اور ہر ساعت میں دو رکعت نماز رکھی ہیں جو قوت سے اس ساعت کے گناہ کو دور کر دیتی ہیں۔ الدیلمی من طریق عبدالملک بن هارون بن عنترة عن ابیه عن جده عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۵ جس نے خاموشی کے ساتھ (تنہائی میں) دو رکعات نفل نماز پڑھ لیں اللہ پاک اس سے نفاق کا نام مٹا دیں گے۔

ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۶ نفل نماز ایسی کسی جگہ پڑھنا جہاں پڑھنے والے کو کوئی انسان نہ دیکھے ایسی جگہ نفل نماز پڑھنے سے جہاں اس کو لوگ دیکھا کریں پچیس درجے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ ابو الشیخ عن صہیب

۲۱۳۳۷ تمہاری بہترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن زید بن ثابت

کلام:...... امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن جوصا کہتے ہیں: اس حدیث کو مرفوعاً بیان کرنے میں کسی نے اسماعیل بن ابان بن محمد بن حوری کی متابعت نہیں کی ہے۔ نیز اس روایت کو امام مسلم نے اپنی مسند میں عبدالملک بن مسلمہ عن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ موطا امام مالک میں موقوف بیان کی گئی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل پر کوئی جرح بھی نہیں فرمائی۔

۲۱۳۳۸ تو دیکھتا ہے کہ میرا گھر مسجد کے کس قدر قریب ہے؟ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے سوائے فرض نماز کے۔ ابن سعد عن عبداللہ بن سعد

۲۱۳۳۹ کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کیلئے میری اس مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابن عساکر عن ابیه، الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۲۱۳۵۰ اے لوگو! یہ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو (سوائے فرائض کے)۔ السنن للبیہقی عن کعب بن عجرة

فائدہ:... نبی اکرم ﷺ نے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کو سنت اور نفل نمازیں پڑھتا دیکھا تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۱ تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔ الترمذی حسن عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۲ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۳ رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۴ جب تم میں سے کوئی فرض نماز پڑھ لے پھر وہ کچھ نفل (جس میں ہر طرح کی سنت اور وتر نماز شامل ہے) پڑھنا چاہے تو وہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا آگے بڑھ جائے یا دائیں بائیں یا پیچھے ہٹ جائے۔ الجامع لعبد الرزاق عن عطاء عمن بن ساباط موصلاً

کلام: ..... اس روایت میں لیث بن ابی سلیم (متکلم فیہ) راوی ہے۔

۲۱۳۵۵ ..... کیا تمہارا کوئی بھی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ فرض نماز پڑھ لے پھر بقیہ نماز پڑھنا چاہے تو آگے پیچھے ہو جائے یا دائیں یا بائیں ہٹ جائے۔السنن للبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۱۳۵۶ ..... جس نے جمعہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں فاتحۃ الکتاب اور پندرہ مرتبہ اذازلزلت الارض پڑھی تو اللہ پاک اس کو عذاب قبر اور قیامت کی ہولناکیوں سے مامون کر دے گا۔ ابو سعد الادریسی فی تاریخ سمرقند، ابن النجار، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۱۳۵۷ ..... دو ہلکی رکعتیں جن کو تم معمولی خیال کرتے ہو اور جو نفل نماز ہیں یہ تمہارے عمل میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں یہ میرے نزدیک تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ابن المبارک عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی تازہ قبر کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے (دنیا کی مذمت اور آخرت کی طرف سبقت کرنے کے لیے) مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۳۵۸ ..... نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے (یعنی زوال شمس ہو جائے) اور یہ برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔اور اس وقت میں بھی جب شدت کی گرمی کا وقت ہو اس وقت کی نفل نماز سب سے زیادہ افضل ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الدیلمی عن عوف بن مالک

۲۱۳۵۹ ..... آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب سورج زائل ہو جائے پھر اس وقت تک یہ دروازے بند نہیں کیے جاتے جب تک یہ (نفل) نماز نہ پڑھ لی جائے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں سب سے آگے ہو۔ابن عساکر عن ابی ایوب رضی اللہ عنه

دوسری فصل ..... سنن مؤکدہ اور نوافل میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول ..... سنن کے بارے میں اجمالاً

۲۱۳۶۰ ..... جس نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کرلی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ظہر سے قبل چار رکعات، دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعات عشاء کے بعد اور فجر سے قبل دو رکعات۔

الترمذی، النسائی، ابن ماجة عن عائشة رضی اللہ عنها

۲۱۳۶۱ ..... جس نے ہر روز بارہ رکعتیں ادا کیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ظہر سے قبل چار رکعت ،ظہر کے بعد دو رکعت، عصر سے قبل دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، اور فجر سے قبل دو رکعت۔

النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ام حبیبة رضی اللہ عنها

فائدہ: ..... پہلی حدیث میں عشاء کے بعد اور اس حدیث میں عصر سے قبل دو رکعت کا ذکر ہے جبکہ زیادہ تاکید عشاء کے بعد دو رکعت کی آئی ہے بنسبت عصر سے قبل دو رکعت کی۔ اس لیے بارہ رکعات پہلی حدیث کے مطابق پڑھی جائیں اور اگر عصر سے قبل بھی دو یا چار رکعات پڑھ لی جائیں تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

۲۱۳۶۲ ..... جو بندہ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی طرح کامل وضو کرتا ہے پھر رضائے الٰہی کی خاطر ہر روز بارہ رکعات نفل (سنن مؤکدہ کی) فرائض کے علاوہ پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔مسلم عن ام حبیبة رضی اللہ عنها

۲۱۳۷۴۔۔۔ جس نے دن میں بارہ رکعات سنت پر مداومت کی اللہ پاک اس کا جنت میں گھر بنادے گا۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۵۔۔۔ جس نے دن میں بارہ رکعات سنت ادا کرلیں اللہ پاک جنت میں اس کے لیے گھر بنادے گا اور جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۷۶۔۔۔ جس نے دن کی نمازوں کے ساتھ بارہ رکعات ادا کرلیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ ابن عساکر عن ام حبیبہ، رات سے مراد ہے کہ تہجد رات کے نوافل ہیں ان کے علاوہ جن بارہ رکعات کا تمین نمازوں کے ساتھ ذکر آیا ہے وہ مراد ہیں فجر سے قبل دو رکعت ظہر سے قبل چار اور اس کے بعد دو، مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعات۔

۲۱۳۷۷۔۔۔ کوئی شخص نہیں جو فرائض کے سوا بارہ رکعات سنت کی ادا کرے مگر اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔

ابن حبان عن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

دوسری فرع ۔۔۔۔۔۔ قیام اللیل (تہجد کے نوافل)

۲۱۳۷۸۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے گدی پر تین گرہیں مار دیتا ہے اور ہر گرہ پر اس کو کہتا ہے رات بہت لمبی پڑی ہے اطمینان سے سوجا اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر اللہ کر وضو بھی کرلیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر وہ صبح کو نشاط انگیز اور خوشگوار موڈ میں رہتا ہے ورنہ سارا دن بدشکل، سست اور کاہل بنا رہتا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیھقی، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۹۔۔۔ افضل ترین نماز نصف رات کی نماز ہے لیکن اس کو پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ شعب الایمان للبیھقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۰۔۔۔ افضل ترین نماز درمیانی رات کی نماز ہے۔ ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۸۱۔۔۔ جو رات کو بیدار ہو اور یہ کلمات پڑھے:

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر، سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

پھر اللھم اغفرلی کہے یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ پھر اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن عبادۃ بن الصامت

۲۱۳۸۲۔۔۔ اے اللہ کے بندے! فلاں کی طرح نہ بن، جو پہلے رات کو کھڑا ہوتا تھا لیکن پھر رات کا قیام ترک کردیا۔

مسند احمد، البخاری مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۱۳۸۳۔۔۔ جب تو بیدار ہو تو نماز پڑھ لیا کر۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۴۔۔۔ جب اللہ پاک کسی مسلمان بندے کو رات کے وقت اس کی روح واپس لوٹاتے ہیں (اور اس کو بیدار کرتے ہیں) پھر وہ تسبیح کرتا ہے، اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ پاک اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیتا ہے۔ اور اگر وہ کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے ذکر و اذکار کرتا ہے، استغفار کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ابن السنی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۸۵۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص رات میں کھڑا ہو تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھ لیا کرے۔ (پھر جتنی چاہے لمبی لمبی نماز پڑھے)۔

ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۱ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی پسند بنائی ہے، میری پسند رات کو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہے۔ رات کو بیدار ہونے کے بعد لہٰذا کوئی شخص اس وقت میرے پیچھے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو (بلکہ اپنی منفرد نماز پڑھے) اسی طرح اللہ پاک نے ہر نبی کے لیے رزق کا بندوبست کیا ہے اور میرے لیے خُمس (مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ) رکھا ہے۔ پس جب میں اس دنیا سے اٹھالیا جاؤں تو یہ خمس میرے بعد حاکم وقت کے لیے ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... مالِ غنیمت کے پانچویں حصہ کو اللہ نے رسول کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ لہٰذا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچ نکال کر بقیہ راہ خدا میں رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کردیتے تھے۔ باغ فدک اور خیبر کی غنیمت میں سے کچھ اراضی اسی سلسلے کے لیے وقف تھیں جو بعد میں خلفاء راشدین کے زیر نگرانی آئیں وہ بھی ان میں سے نبی کی ازواج مطہرات کا خرچ نکال کر بقیہ مال انہی امور پر صرف کردیتے تھے جن پر نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۰۲ رات کے حصے میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ سے دنیا یا آخرت کی کسی خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو عطا کرتے ہیں اور یہ گھڑی تمام رات رہتی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۳ اللہ پاک ایسے بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اسی طرح اللہ پاک ایسی بندی پر رحم کرے۔ جو رات کو اٹھے نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کو چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۴ رات میں دو رکعتیں نوافل پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۵ دو رکعتیں جن کو ابن آدم آخر رات کے حصے میں پڑھے اس کے لیے دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف لاحق نہ ہوتا تو یہ دو رکعت نماز ان پر فرض کردیتا۔ ابن نصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً

۲۱۳۰۶ مومن کا شرف رات کی نماز میں ہے اور اس کی عزت لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید اور بے نیاز ہونے میں ہے۔

الضعفاء للعقیلی، الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۰۷ رات کو نماز پڑھو خواہ دو یا چار رکعات ہی کیوں نہ پڑھو، کسی گھر میں بھی اگر کوئی رات کو نماز پڑھنے والا ہوتا ہے تو ایک منادی ان کو ندا دیتا ہے:
اے اہل بیت! اپنی نماز کے لیے اٹھو کھڑے ہو۔ ابن نصر، شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۰۸ تم پر رات کی نماز ضروری ہے خواہ ایک رکعت ہی کیوں نہ پڑھو۔

الزھد للامام احمد، ابن نصر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... تاکید مقصود ہے ورنہ صرف ایک رکعت پڑھنا منقول ہے اور نہ مسنون۔ یعنی بلکہ کم از کم دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

۲۱۳۰۹ تم پر رات کو قیام لازم ہے۔ یہ صالحین کا شعار ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا سبب ہے برائیوں کا کفارہ ہے، جسمانی بیماریوں کو دور کرنے والی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن بلال، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی امامۃ،

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن سلمان، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱۰ سبحان اللہ آج رات کیا فتنے نازل ہوئے ہیں اور کیا کیا خزانے کھلے ہیں۔ اے حجروں والیو! اٹھو! بہت سی دنیا میں پہننے والی آخرت میں عریاں ہیں۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۱۱ رات کی نماز کی فضیلت دن کی نفل نماز پر ایسی ہے جیسی خفیہ صدقہ کی فضیلت اعلانیہ صدقہ پر ہے۔

ابن المبارک، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۳۲۵..... جبرئیل مسلسل مجھے رات کے قیام کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے سمجھ لیا کہ میری امت کے بہترین لوگ رات کو تھوڑا ہی سوئیں گے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۶..... رات کے بیچ میں دو رکعتیں پڑھنا بھی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ الحاکم فی التاریخ عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۷..... رات کی نماز کے بغیر چارہ کار نہیں، خواہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو اور خواہ ایک بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر ہو اور عشاء کے بعد جو بھی نماز پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن ایاس بن معاویہ المزنی

۲۱۳۲۸..... تم پر رات کا قیام لازمی ہے۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، رات کا قیام اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے، گناہوں کا کفارہ ہے، جسم سے برائیوں کو دفع کرنے والا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی ادریس الخولانی عن بلال، وقال الترمذی: غریب لایصح، الترمذی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابونعیم، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ادریس عن ابی امامۃ قال الترمذی وھذا اصح من حدیث ابی ادریس عن بلال، ابن عساکر عن ابی ادریس عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۲۹..... تم پر رات کا قیام لازمی ہے بے شک یہ تم سے قبل صالحین کا شعار ہے، یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ، گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۰..... تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار ہے، اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، پروردگار کی رضامندی، گناہوں کا کفارہ ہے اور ان سے دور رکھنے والا ہے اور جسمانی بیماریوں کے لیے دافع ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی، ابونعیم، شعب الایمان للبیہقی و ابن عساکر عن سلمان رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۱..... تم پر رات کی نماز لازم ہے خواہ ایک رکعت ہی ہو۔ بے شک رات کی نماز گناہوں سے باز رکھتی ہے، رب تبارک وتعالیٰ کے غصے کو فرو کرتی ہے اور اپنے پڑھنے والے سے جہنم کی آگ کو دفع کرتی ہے۔ اور مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین (جن پر اللہ کو سخت غصہ آتا ہے) تین اشخاص ہیں: وہ آدمی جو دن میں بھی کثرت سے سوئے اور رات کی نماز (تہجد) میں بھی سے کچھ نہ پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو کھانے تو بہت، پر وہ مگر کھانے پر اللہ کا نام تک نہ لے اور نہ کھانے کے بعد اللہ کا شکر کرے اور تیسرا وہ شخص جو بغیر بات کے خوب ہنسے۔ بے شک کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو پیدا کرتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۲..... فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۳..... فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات میں نماز پڑھنا ہے۔ ابن جریر عن جندب البجلی

۲۱۳۳۴..... فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے اور افضل ترین روزے ماہ رمضان کے بعد اس ماہ کے روزے ہیں جس کو لوگ ماہ محرم کہتے ہیں۔ ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء عن جندب البجلی

۲۱۳۳۵..... دو رکعتیں جن کو ابن آدم آخیر رات میں پڑھتا ہے اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو یہ نماز ان پر فرض کر دیتا۔ آدم فی الثواب و ابونصر عن حسان بن عطیہ مرسلاً، الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۶..... رات کا افضل حصہ آخر رات کا حصہ ہے۔ پھر فجر کی نماز تک نماز مقبول ہے۔ پھر طلوع شمس تک کوئی نماز قبول نہیں پھر عصر کی نماز تک نماز مقبول ہے، پھر غروب شمس تک کوئی نماز نہیں، پوچھا گیا یا رسول اللہ! رات کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: دو دو رکعت۔ پوچھا گیا: دن کی نماز کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا چار چار رکعت۔ اور جس نے نماز کے بعد نماز پڑھی اللہ پاک اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔ اور قیراط احد پہاڑ

کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پس اللہ پاک پردے کے پیچھے فرشتوں کی جماعت سے ارشاد فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کی طہارت میں مشغول ہے تاکہ مجھ سے سوال کرے، پس یہ جو سوال کرے گا وہ اس کو عطا ہوگا۔ ابن نصر عن عقبة بن عامر

۲۱۳۳۵ ...... جب کوئی بندہ سوتا ہے تو اس کے کانوں پر گرہیں لگا دی جاتی ہیں۔ پھر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ بیدار نہ ہو اور وضو نہ کرے اور نہ صبح کی نماز پڑھے تو اس پر وہ سب گرہیں اسی طرح لگی رہتی ہیں۔ اور شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ ابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۶ ...... کوئی مرد یا عورت ایسی نہیں سوتے وقت جس کے سر پر تین گرہیں نہ لگ جاتی ہوں۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ اٹھ کر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ نماز کو آتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔

مسند احمد، الشافعی، ابن نصر وابن خزیمة، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۷ ...... اے بیٹی! اٹھ کھڑی ہو، اپنے پروردگار کے رزق کی تقسیم (کے وقت) حاضر رہ، اور غافلین میں سے مت بن۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع شمس تک رزق تقسیم فرماتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی وضعفه عن فاطمة رضی اللہ عنہا وعلی رضی اللہ عنہ

۲۱۳۳۸ ...... جب کوئی سونے لگے اور اس کا ارادہ ہو کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی مٹی کی بھر کر رکھ لے۔ جب بیدار ہو تو دائیں ہاتھ سے وہ مٹی اٹھا کر بائیں کے ساتھ مل لے۔

ابن حبان فی الضعفاء، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: ...... یہ روایت موضوع (خود ساختہ ہے) دیکھئے الموضوعات لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۳۳۹ ...... جب کوئی رات کو اٹھے تو ابتداء دو ہلکی رکعات سے کرے۔ ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۰ ...... جب تو رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو تھوڑی سی آواز بلند کرلے تاکہ شیطان گھبرا جائے اور تیرے پڑوسی اٹھ جائیں اور رحمن تجھ سے راضی ہو جائے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۱ ...... جو رات کو اٹھے، پھر وضو کرے، کلی کرے پھر سو بار سبحان اللہ کہے، سو بار الحمد للہ کہے، سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے سوائے خون اور مال کے۔ کیونکہ یہ باطل نہیں ہوتے۔ الکبیر للطبرانی عن سعد بن عبادة

فائدہ: ...... خون اور مال یہ معاف کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں یا خون کا قصاص اور مال کا بدل ادا کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ عین معرکی جنگ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اگر میں اس آگ میں گھس جاؤں تو میرے لیے اس کا کیا صلہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جنت۔ جب صحابی اس جنگ کی چکی میں پسنے کے لیے آگے بڑھے تو آپ نے ان کو واپس بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور وہ فرما گئے ہیں الا القرض سوائے قرض کے۔ یعنی ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے وہ ادائیگی ہی سے معاف ہوگا۔ الا من شاء اللہ ان یرحمه

۲۱۳۵۲ ...... جس شخص نے کسی رات میں سو آیات تلاوت سے نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس شخص نے دو سو آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو قانتین مخلصین (خالصتاً اللہ کے لیے عبادت کرنے والوں) میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۳ ...... جس نے رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھ لی اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے نماز میں سو آیات پڑھ لیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔ (یعنی اللہ کے تابعدار اور برگزیدہ لوگ) اور جس نے نماز میں ایک ہزار آیات پڑھ لیں اس کو شاکرین (شکر گزاروں) میں لکھا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵۴ ...... جو دس آیات کے ساتھ رات کا قیام کرے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو سو آیات کے ساتھ قیام اللیل کرے اس کو قانتین

۲۱۳۶۱۔۔۔ جس نے رات میں سو آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے دوسو آیات پڑھیں اس کو قانتین (اللہ کی بارگاہ میں کھڑے نماز پڑھنے والوں) میں لکھا جائے گا اور جس نے چارسو آیات پڑھیں اس کے لیے ایک قیراط ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیہقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۲۔۔۔ جس نے ہر رات میں سو آیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا۔ ابن نصر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۳۔۔۔ جس نے ہر رات میں سو آیات پڑھیں قرآن اس سے نہ جھگڑے گا، جس نے دوسو آیات پڑھیں اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ہوگا، جس نے پانچ سو سے ہزار آیات تک پڑھیں اس کو جنت میں ایک قنطار حاصل ہوگا اور یہ تم میں سے کسی ایک کی پوری دیت ہے (یعنی خون بہا) اور خیر سے خالی گھر وہ ہیں جن میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ ابن الضریس ومحمد بن نصر عن الحسن مرسلاً

۲۱۳۶۴۔۔۔ جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات کی عبادت لکھی جائے گی، جس نے دوسو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے چارسو آیات پڑھیں اس کو مخلصین (برگزیدہ لوگوں) میں لکھا جائے گا، جس نے ایک ہزار آیات پڑھیں اس کو ایک قنطار یعنی بارہ سو اوقیہ اجر ہوگا۔ ایک اوقیہ آسمان وزمین کی درمیانی چیزوں سے بہتر ہے۔ اور جس نے دوہزار آیات پڑھیں اس کو موجبین (جنہوں نے اپنے لیے جنت واجب کرلی ان) میں لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن عبادۃ بن الصامت

غافلین میں شمار نہ ہونا

۲۱۳۶۵۔۔۔ جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے سو آیات پڑھیں اس کے لیے رات بھر کی پوری عبادت کا ثواب لکھا جائے گا، جس نے دوسو آیات پڑھیں اور وہ قرآن کا حافظ ہے تو گویا اس نے قرآن کا حق ادا کردیا، جس نے پانچ سو سے زیادہ تک پڑھیں گویا اس نے صبح سے قبل ایک قنطار صدقہ کردیا۔ پوچھا گیا قنطار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ایک ہزار دینار۔

محمد بن نصر وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۶۔۔۔ جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر، ابن ابی شیبہ عنہ موقوفاً

۲۱۳۶۷۔۔۔ جس نے رات دن میں پچاس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے ایک دن میں سو آیات پڑھیں اس کو قانتین میں لکھا جائے گا، جس نے دوسو آیات پڑھیں اس سے قیامت کے روز قرآن نہ جھگڑے گا اور جس نے پانچ سو آیات پڑھیں اس کو اجر کا ایک قنطار ملے گا۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۸۔۔۔ جب کوئی بندہ تین سو آیات پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو فرماتے ہیں: اے ملائکہ! میرا بندہ تھک گیا ہے۔ اے ملائکہ! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔ ابن السنی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۶۹۔۔۔ جو اپنے اوراد ووظائف پڑھنے سے سو گیا پھر فجر اور ظہر کے درمیان ان کو پڑھ لیا تو اللہ پاک اس کے لیے رات میں پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ مسند احمد، مسند الدارمی، وابن زنجویہ، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مسند ابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۰۔۔۔ جس نے رات میں دس آیات پڑھیں اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

ابن السنی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷۱۔۔۔ جس نے رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور نماز پڑھنے میں مصروف ہوگیا تو حورعین اس کے ارد گرد پھریں گی حتی کہ وہ صبح کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٤٨٨ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کے نوافل پڑھے اور اس عرصہ میں خیر کی بات کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کی ساری خطائیں معاف ہو جاتی ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ ابوداؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

٢١٤٨٩ چاشت کی نماز اوابین (بہت رجوع کرنے والوں) کی نماز ہے۔ الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢١٤٩٠ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ضحیٰ کہا جاتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز پر دوام اور پابندی کیا کرتے تھے؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس سے جنت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢١٤٩١ چاشت کے وقت کی دو رکعات اللہ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

٢١٤٩٢ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کے نوافل فرض کر دے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ ملائکہ کی نماز ہے۔ جو چاہے پڑھ لے اور جو چاہے ترک کر دے اور جو یہ نفل پڑھنا چاہے وہ اس وقت تک نہ پڑھے جب تک سورج کچھ بلند نہ ہو جائے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن عبداللہ بن بریدہ

٢١٤٩٣ [illegible] کی نماز پڑھو بے شک یہ اوابین برگزیدہ لوگوں کی نماز ہے۔ جعفر بن طاہر فی سداسیاتہ عن انس رضی اللہ عنہ

٢١٤٩٤ چاشت کی دو رکعتیں چاشت کی دو سورتوں کے ساتھ پڑھو والشمس وضحٰھا اور والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ۔

مسند الفردوس، شعب الایمان للبیہقی عن عقبۃ بن عامر

٢١٤٩٥ ابن آدم کے ہر جوڑ پر روزانہ ایک صدقہ فرض ہے اور چاشت کی دو رکعات ان تمام جوڑوں کا صدقہ ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٤٩٦ تم پر چاشت کی دو رکعتیں لازم ہیں۔ کیونکہ ان میں بڑی ترغیبات ہیں۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

٢١٤٩٧ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں ناک کی ریزش کو دفن کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر یہ چیزیں میسر نہ ہوں تو چاشت کی دو رکعتیں (سب جوڑوں کی طرف سے) صدقہ ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن حبان عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

٢١٤٩٨ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم شروع دن میں چار رکعات پڑھنے سے ہرگز عاجز نہ ہو میں تجھے آخر دن تک کفایت کروں گا۔

مسند احمد، ابوداؤد عن نعیم بن ہمار، الکبیر للطبرانی عن النواس

چاشت کی نماز کی فضیلت

٢١٤٩٩ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

مسند احمد عن ابی مرۃ الطائفی، مسند احمد، الترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

٢١٥٠٠ مجھ پر قربانی فرض کی گئی۔ جبکہ تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے چاشت کی نماز کا حکم ہوا ہے اور تم کو (بطور فرض) حکم نہیں ہوا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٥٠١ جس نے چاشت کی دو رکعت پر پابندی کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢١٥٠٢ جس نے سال بھر پابندی کے ساتھ چاشت کے نفل پڑھے اللہ پاک اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دیں گے۔

سمویہ عن سعد رضی اللہ عنہ

واپس لوٹنے والا اور زیادہ مال غنیمت لے کر آنے والا ہے۔ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۳ ۔۔۔ کیا میں تم کو ان سے زیادہ قریب غزوے کی جگہ، زیادہ غنیمت والی اور قابل رشک واپسی کرنے والے کی خبر نہ دوں؟ جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد میں گیا اور چاشت کے نوافل پڑھے وہ قریب ترین غزوہ ہے، زیادہ غنیمت ہے اور قابل رشک واپسی ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو رضی اللہ عنھما

۲۱۵۱۴ ۔۔۔ جو اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا حتی کہ چاشت کی نماز پڑھی تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔

ابن شاھین عن معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۵ ۔۔۔ جس نے چاشت کی نماز پڑھی، مہینے کے تین روزے رکھے اور سفر میں اور حضر میں وتر کبھی نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۶ ۔۔۔ جس نے چاشت کی چار رکعات پڑھیں اور اولی (فجر) سے پہلے چار رکعات (تہجد کی) پڑھیں اللہ پاک اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔الکبیر للطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۷ ۔۔۔ جس نے چاشت کی دس رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنادیا جائے گا۔ابن جریر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۵۱۸ ۔۔۔ جب سورج بلند ہو تو جو شخص اٹھے وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی یا فرمایا: وہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا اس دن کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔

مسند احمد، الدارمی عن عقبۃ بن عامر

دس لاکھ نیکیاں

۲۱۵۱۹ ۔۔۔ چاشت کی دو رکعتوں میں آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔مستدرک الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۰ ۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی اکثر (نفل) نماز چاشت کی نماز ہوا کرتی تھی۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۱ ۔۔۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ضحی کہا جاتا ہے اور اس دروازے سے صرف چاشت کی نماز پڑھنے والے ہی داخل ہوں گے، چاشت کی نماز اپنے پڑھنے والے کی طرف اس طرح لپکتی اور دم بھرتی ہے جس طرح اونٹنی اپنے چھوٹے بچے کی طرف لپکتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ اس روایت میں یعقوب بن الجہم متہم راوی ہے۔

۲۱۵۲۲ ۔۔۔ سورج جب اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب سے قبل عصر کے وقت کے بقدر طلوع شمس کے بعد کوئی بندہ دو رکعتیں اور چار سجدے ادا کرتا ہے تو اس کو اس کے سارے دن کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔اور اگر وہ اسی دن مر جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۳ ۔۔۔ مغرب سے قبل عصر کا جتنا وقت طلوع شمس سے اس قدر بعد اگر کوئی بندہ اٹھے اور دو رکعتیں چار سجدے ادا کرے تو اس سارے دن کی نیکیاں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں اور اس دن کی تمام خطائیں اس سے معاف کی جاتی ہیں۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۴ ۔۔۔ ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے دو رکعتوں کی ضمانت دیدے میں آخر دن تک تیرے کاموں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۲۵ ۔۔۔ اے ام ہانی! یہ اشراق کی نماز ہے۔الکبیر للطبرانی عن ام ھانی

۲۱۵۲۶ ۔۔۔ جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر وہ اس کو چھوڑ دے تو وہ نماز اللہ پاک کے پاس چڑھتی ہے اور عرض کرتی ہے: اے پروردگار! فلاں شخص میری حفاظت کرتا ہے تو بھی اس کی حفاظت کر اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کر دیا ہے تو بھی اس کو ضائع کر دے۔

ابوبکر الشافعی والدیلمی عن سمح الحجی

زوال شمس کے نوافل ۔۔۔ الاکمال

۲۱۵۲۷ ۔۔۔ آسمان اور جنت کے دروازے اس گھڑی میں کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جب زوال شمس ہو جائے۔ پھر وہ دروازے بند نہیں ہوتے حتی کہ یہ نماز پڑھ لی جائے پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل عبادت گذاروں کے عمل میں آگے ہو۔ ابن عساکر عن ابی امامۃ عن ابی ایوب

۲۱۵۲۸ ۔۔۔ جب سورج زوال کے بعد ٹھہر جائے پھر کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعات نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے یا فرمایا وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلی عن عقبۃ بن عامر

۲۱۵۲۹ ۔۔۔ نفل نماز کے لیے بہترین وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے جگر سے زائل ہو جائے۔ اور یہ مخبتین (برگزیدہ لوگوں) کی نماز ہے۔ اور اس کا افضل وقت سخت گرمی کا وقت ہے۔ الافراد للدارقطنی والدیلمی عوف بن مالک

تیسری فصل ۔۔۔ مختلف اسباب اور اوقات کے نوافل

صلوٰۃ الاستخارہ

۲۱۵۳۰ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے سوا دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک، واستقدرک بقدرتک، واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر ۔۔۔ خیرلی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ، ثم بارک لی فیہ، اللھم وان کنت تعلمہ شراً لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفنی عنہ، واصرفہ عنی واقدرلی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ.

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۱ ۔۔۔ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس معاملے میں اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخارہ کر پھر دیکھ وہ چیز جس کی طرف تیرا دل مائل ہو۔ کیونکہ خیر اسی میں ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۲ ۔۔۔ جس نے استخارہ کیا نا کام نہ ہوا، جس نے مشورہ کیا نادم نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگدست نہ ہوا۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۳ ۔۔۔ ابن آدم کی سعادت اللہ سے استخارہ کرنے میں ہے، نیز آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے اور آدمی کی شقاوت کے لیے کافی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ نہ کرے اور یہ بھی اس کی شقاوت اور بدبختی ہے کہ اللہ کے فیصلے پر ناراض رہے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۴ ۔۔۔ فی الحال پیغام نکاح نہ دے اور اس کو چھپا۔ پھر وضو کر اور اچھی طرح وضو کر پھر اللہ نے جو تیرے لیے مقدر کی ہے نماز پڑھ، پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر پھر کہہ:

اللھم انک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رأیت فی فلانة (لڑکی کا نام) خیراً فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرھا لی، وان کان غیرھا خیراً لی منھا فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرھا لی. (پھر حدیث نمبر ۲۱۵۳۵ والی دعا کا ترجمہ ملاحظہ ہو)

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۶ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کان کذا وکذا من الامر خیراً لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة امری فیسرہ لی والا فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ ثم قدر لی الخیر اینما کان ولا حول ولا قوة الا باللہ.

اے اللہ! میں علم کے ساتھ خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ قدرت چاہتا ہوں، تیرے عظیم فضل کے ساتھ سوال کرتا ہوں بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہو میرے دین، معاش اور آخرت کے بارے میں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے ورنہ اس کو مجھ سے پھیر دے، پھر خیر کو میرے لیے مقدر کر دے جہاں کہیں ہو اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ ہی کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

مسند ابی یعلی، ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی، الضیاء عن ابی سعید، ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

صلوٰة الحاجت

۲۱۵۳۷ جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بنی آدم سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی حمد وثنا کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العٰلمین. اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لاتدع لی ذنباً الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ، ولا حاجة ھی لک رضاً الا قضیتھا یاارحم الراحمین.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بردبار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا رب، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کو لازم کرنے والے اسباب، تیری کامل مغفرت، ہر طرح کی نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں، میرا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ، نہ کوئی رنج دور کیے بغیر چھوڑ اور نہ کوئی حاجت جو تیری رضا کا سبب ہو پوری کیے بغیر چھوڑ اے ارحم الراحمین۔ الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن ابی اوفی

صلوٰة الاستخارہ.....الاکمال

۲۱۵۳۷ اے علی! جس نے استخارہ کیا ناکام نہ ہوا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہ ہوا، اے علی! تجھ پر رات کی تاریکی لازم ہے۔ بے شک زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے جتنا دن میں نہیں لپٹتی۔ اے علی! اللہ کے نام کے ساتھ صبح کر کام میں لگ جا، بے شک اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت دی ہے۔ الخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳۸ جب تم میں کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر

بار پڑھ، پھر سجدے میں جا کر دس بار پھر پڑھ۔ پھر بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ ایک رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگی۔ اس طرح چاروں رکعات میں پڑھ۔ اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں گے تب بھی اللہ تیرے سب گناہ بخش دے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کر۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیا کر۔ اگر ایسا نہیں کر سکتا تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لے۔

ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ وابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢١٥٢٧ ...... اے چچا! کیا میں آپ کو صلہ نہ دوں؟ میں آپ کو خیر کی چیز نہ دوں؟ میں آپ کو ایک نفع دہ چیز نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! چار رکعات پڑھ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ، جب قرأت پوری ہو جائے تو پندرہ بار اللہ اکبر و الحمدللہ و سبحان و لا الہ الا اللہ پندرہ بار پڑھ رکوع کرنے سے قبل۔ پھر رکوع کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور سجدہ کرنے سے قبل دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل دس بار پڑھ، یہ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوئیں اور چار رکعت میں تین سو کی تعداد ہو جائے گی۔

پس اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ ہوں گے تب بھی اللہ ان کو بخش دے گا۔ اگر تو ہر روز یہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ لیا کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کر۔ الترمذی، ابن ماجہ عن ابی رافع

الاکمال

٢١٥٢٨ ...... اے چچا! کیا میں تجھے ایک صلہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایک نفع مند شے نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار رکعات پڑھ۔ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورت پڑھ۔ پھر قرأت کے بعد پندرہ بار پڑھ: اللہ اکبر والحمدللہ وسبحان اللہ و لا الہ الا اللہ رکوع سے قبل پھر رکوع کر اور دس بار پڑھ، سر اٹھانے سے قبل، پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ سجدہ کرنے سے قبل۔ پھر سجدہ کر اور سر اٹھانے سے قبل دس بار پڑھ۔ پھر سر اٹھا اور دس بار پڑھ، پھر سجدہ کر اور دس بار پڑھ، پھر سر اٹھا اور کھڑا ہونے سے قبل بیٹھ کر دس بار پڑھ۔ یہ رکعت میں پچھتر کی تعداد ہوگی اور چار رکعات میں تین سو کی تعداد ہوگی۔

اگر تیرے گناہ ریت کے ذرات سے زیادہ یا فرمایا سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں گے اللہ پاک ان کو بخش دے گا۔ پوچھا: یا رسول اللہ! یہ نماز ہر روز کون پڑھ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ہر روز نہیں پڑھ سکتا تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کر، اگر یہ بھی کر سکتا تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں کر سکتا تو ہر سال میں ایک بار پڑھ لیا کر۔ الترمذی غریب، ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

کلام: ...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔ امام ابن عساکر نے اس کو عن ابی رافع عن العباس کے طریق سے نقل کیا اور فرمایا: یہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حضور ﷺ سے روایت کردہ حدیث ہے۔

٢١٥٢٩ ...... اے غلام! کیا میں تجھے ایک چیز نہ بخشوں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک خیر کی شے نہ دوں؟ تو ہر روز دن یا رات میں چار رکعات پڑھ، اس میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ۔ پھر پندرہ بار سبحان اللہ والحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھ۔ پھر رکوع کر اور دس بار یہی کلمات پڑھ، پھر سر اٹھا کر دس بار یہ کلمات پڑھ، اسی طرح ہر رکعت میں پڑھ، پھر تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل یہ دعا کر:

اللھم انی اسألک توفیق اھل الھدی واعمال اھل الیقین ومناصحۃ اھل التوبۃ وعزم اھل الصبر وجد اھل الخشیۃ وطلبۃ اھل الرغبۃ وتعبد اھل الورع وعرفان اھل العلم، حتی اخافک۔ اللھم انی اسألک مخافۃ تحجزنی بھا عن معاصیک وحتی اعمل بطاعتک عملاً استحق بہ رضاک وحتی اناصحک فی التوبۃ خوفاً منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاءً منک، وحتی اتوکل علیک فی

الامور، وحسن الظن بک، سبحان خالق النور۔

یعنی جب یہ دعا پڑھ لی اور تو نے یہ کرلیا تو اللہ پاک تیرے گناہ معاف کردے گا چھوٹے ہوں یا بڑے پرانے ہوں یا نئے مخفی ہوں یا علانیہ، جان بوجھ کر کیے ہوں یا بھول چوک سے، خواہ جیسے بھی ہوں تو سب معاف کردے گا۔

ترجمہ دعا:۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اہل ہدایت کی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کی سچائی کا، اہل صبر کے عزم کا، اہل خشیت کی کوشش کا اور رغبت کی طلب کا، متقیوں کی عبادت کا، اہل علم کے عرفان کا تاکہ میں آپ سے خوف کرنے لگوں۔ اے اللہ! میں آپ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی نافرمانیوں سے روک دے، نیز تاکہ میں آپ کی اطاعت کرنے لگوں جس سے آپ کی رضا مجھے حاصل ہو جائے، نیز تاکہ میں سچی توبہ کروں آپ سے ڈرتے ہوئے۔ تاکہ آپ سے محبت کرتے ہوئے آپ کی سچی تلاش اور نصیحت حاصل کروں، نیز تاکہ امور میں آپ پر پورا بھروسہ کرنے لگوں اور تجھ سے اچھا گمان رکھنے لگوں۔ پاک ہے نور کو پیدا کرنے والا۔ الحلیۃ لاولیائہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

سورج گرہن، چاند گرہن اور سخت ہوا چلتے وقت کی نماز

۲۱۵۵۰ جب سورج گرہن ہو جائے تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی اسی طرح ایک اور نماز بھی پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۱ سورج اور چاند اللہ کی آیتوں (نشانیوں) میں سے دو آیات (نشانیاں) ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ کو پکارو، اللہ اکبر کہو، نماز پڑھو، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہو اور صدقہ خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا کوئی بندہ زنا کرے یا اس کی کوئی بندی زنا کرے۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم اگر تم جانتے جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔ سنو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

موطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۵۵۲ شمس و قمر کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ اللہ پاک جب کسی مخلوق پر تجلی ظاہر کرتے ہیں تو وہ اللہ کے آگے خشوع و خضوع کرتی ہے۔ پس ان میں جو کچھ ہو تو تم نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ گرہن سے نکل جائیں یا اللہ پاک کوئی امر پیدا کردے۔ مسند احمد عن قبیصۃ الہلالی

۲۱۵۵۳ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ شمس و قمر اہل زمین کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں، درحقیقت یہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ پاک اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ پس ان دونوں میں جو بھی گرہن ہو جائے تو نماز میں مصروف ہو جاؤ حتیٰ کہ گرہن کھل جائے یا اللہ پاک کوئی اور معاملہ رونما فرمادے۔ النسائی عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۴ لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند اہل زمین کے کسی عظیم شخص کے انتقال کی بناء پر گرہن ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے جس پر ظاہر ہوتے ہیں وہ اس کے لیے خشوع کرتی ہے (اور جھک جاتی ہے) پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو قریب ترین فرض نماز جو پڑھی ہو ویسی ہی (گرہن والی) نماز اور (باجماعت) پڑھو۔ النسائی، ابن ماجہ عن النعمان بن بشیر

۲۱۵۵۵ یہ نشانیاں جو اللہ پاک بھیجتا ہے کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ پاک ان کو ظاہر کرتا ہے بندوں کو ڈرانے کے لیے۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو ذکر اللہ اور دعا و استغفار کی طرف لپکو۔ مسند ابی یعلی، البخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۶ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے پھل حاصل کرلیتا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس پر پھونک

مار رہا تھا تا کہ اس کی گرمی تم کو جھلسا دے۔ میں نے جہنم میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کے چور کو دیکھا، نیز بنی دعدع کا ایک شخص جہنم میں دیکھا ایک سانٹی کی چوری کی وجہ سے جہنم میں تھا، جب اس کو پکڑا جاتا تھا تو وہ کہتا تھا یہ ڈنڈے کا کام ہے۔ (اس میں اٹک گئی ہے) نیز میں نے جہنم میں ایک لمبی حبشی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھا تھا مگر اس کو کھلایا پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ خود گھوم پھر کر زمین کا گھاس کھا لیتی حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ بے شک یہ شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں۔ پس ان میں سے جب بھی کوئی گرہن ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کی طرف دوڑو۔ النسائی عن ابن عمرو

۲۱۵۵۷ ... مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا۔ جنت اس قدر قریب کی گئی کہ میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل کا خوشہ لے سکتا تھا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور مجھ پر جہنم پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس سے پیچھے ہٹتا رہا کہ کہیں وہ مجھے ڈھانپ نہ لے۔ میں نے جہنم میں ایک حمیری سیاہ فام طویل عورت دیکھی جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی۔ اس نے بلی کو باندھ لیا تھا اس کو کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی اور نہ اس کو کھلا چھوڑتی تھی تا کہ وہ زمین کا گھاس پھوس کھا لیتی۔ میں نے جہنم میں ابوثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچتا پھر رہا تھا۔

جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ شمس وقمر کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں جو اللہ تمہیں دکھا رہا ہے۔ پس جب یہ گرہن ہوں تو نماز پڑھو جب تک کہ ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۸ ... اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو۔ تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا جاتا ہے اس کو آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا دیکھا تھا تب میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تھی تو میں اس خوف سے پیچھے ہٹتا تھا کہ اس کی لپٹ مجھے جھلسا دے۔ حتیٰ کہ میں پکار اٹھا اے پروردگار! اور میں ان میں تھا۔ پھر میں نے ایک ڈنڈے والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال اپنے ڈنڈے سے کھینچ لیتا تھا اگر اس کی حرکت پکڑی جاتی تو کہتا کہ میرے ڈنڈے میں پھنس گیا تھا اور اگر کسی کو پتہ نہ چلتا تو وہ مال لے اڑتا تھا۔ نیز میں نے جہنم میں ایک بلی والی دیکھی جس نے بلی کو باندھا اور اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اس کو کھلا چھوڑا کہ وہ گھاس پھوس کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ میرے پاس جنت لائی گئی اور یہ وہ وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا تھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تا کہ جنت سے پھل لے لوں تا کہ تم بھی ان کو دیکھو لیکن پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۵۹ ... شمس وقمر کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ پاک ان کے ساتھ بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز اور دعا میں مشغول ہو جاؤ جب تک کہ یہ کھل نہ جائیں۔ البخاری، النسائی عن ابی بکرۃ، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی مسعود، البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر، البخاری، مسلم عن المغیرۃ

۲۱۵۶۰ ... جب تم کسی نشانی کو دیکھو تو سجدہ میں پڑ جاؤ۔ ابوداؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۶۱ ... شمس وقمر میں سے جب کوئی اللہ کی عظمت کا مشاہدہ کر لیتا ہے تو اپنے مدار سے سرک جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں گرہن ہو جاتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۶۲ ... جب تم ان آیات میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یہ اللہ کی طرف سے ڈرانا اور خوف دلانا ہے پس تم ایسے وقت قریب ترین جو فرض نماز پڑھی ہے اسی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ مسند احمد عن قبیصۃ بن مخارق

۲۱۵۶۳ ... امابعد! اے لوگو! شمس وقمر اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں (نشانیاں) ہیں۔ جو کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ پس جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو مساجد کی طرف گھبرا کر لپکو۔

مسند احمد، وابن سعد عن محمود بن لبید

۲۱۵۹۰ کوئی سال اس سال سے زیادہ بارش والا نہ ہوا اور کوئی جنوبی ہوا نہیں چلی مگر وادی بہہ پڑی۔ السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۱ کوئی قوم مقدر کی مدت کے بغیر بارش نہ پا سکی۔ اور جب بھی کوئی قوم قحط سالی کا شکار ہوئی تو خدا کی ناراضگی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۳ کوئی قوم قحط سالی میں مبتلا نہیں ہوئی مگر اللہ پر سرکشی کرنے کی وجہ سے۔ الادب المفرد فی رواۃ مالک عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۴ جب اللہ پاک کسی قوم کو قحط سالی میں مبتلا فرمانا چاہتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے:

اے معدہ! خوب فراخ ہو جاؤ اور اے مشکیزو! سیراب مت ہو اور اے برکت اٹھ جا۔ ابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۵ جب تم مشرقی جانب میں ماہ رمضان کے اندر سرخ ستون دیکھو تو سال بھر کا غلہ ذخیرہ کر لو کیونکہ یہ بھوک کا سال ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۱۵۹۶ اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر غضب فرماتا ہے تو ان پر خسف (دھنسنے) اور مسخ (صورتیں بگڑنے) کا عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے نرخ مہنگے کر دیتا ہے ان کی بارش روک دیتا ہے اور بدترین لوگوں کو ان پر حکمران اور حاکم مقرر کر دیتا ہے۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۷ جب ثریا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے تو کھیتیاں آفت سے مامون ہو جاتی ہیں۔ الصغیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۹۸ ستارہ جب بھی صبح کو طلوع ہوتا ہے اور کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو وہ آفت اٹھ جاتی ہے۔ یا ہلکی ہو جاتی ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۱۵۹۹ اللھم ضاحت بلادنا، واغبرت ارضنا وھامت دوابنا، اللھم منزل البرکات من اماکنھا، وناشر الرحمۃ من معادنھا بالغیث المغیث انت المستغفر للآثام فنستغفرک للجامات من ذنوبنا، ونتوب الیک من عظیم خطایانا، اللھم ارسل السماء علینا مدرارا، واکفا مغزورا من تحت عرشک، من حیث ینفعنا غیثا مغیثا دارعا رائعا ممرعا طبقا غدقا خصبا تسرع لنا به النبات وتکثر لنا به البرکات وتقبل به الخیرات، اللھم انت قلت فی کتابک (وجعلنا من الماء کل شیء حی) (الانبیاء: ۳۰) اللھم فلا حیاۃ لشیء خلق من الماء الا بالماء، اللھم وقد قنط الناس او من قنط منھم، وساء ظنھم، وھامت بھائمھم وعجت عجیج الثکلی علی اولادھا اذ حبست عنا قطر السماء فدق لذلک عظمھا، وذھب لحمھا وذاب شحمھا، اللھم ارحم انین الآنۃ وحنین الحانۃ ومن لا یحمل رزقہ غیرک، اللھم ارحم البھائم الحائمۃ والانعام السائمۃ، والاطفال الصائمۃ، اللھم ارحم المشایخ الرکع والاطفال الرضع والبھائم الرتع، اللھم زدنا قوۃ الی قوتنا، ولا تردنا محرومین، انک سمیع الدعاء برحمتک یا ارحم الراحمین.

ترجمہ: ۔۔۔ اے اللہ! ہمارے علاقے تنگ ہو چکے ہیں، ہماری سرزمین غبار آلود ہو گئی ہے، ہمارے چوپائے لاغر و کمزور ہو گئے ہیں۔ اے اللہ! شہروں پر برکتیں نازل کرنے والے! اے معدنوں سے بارش کے ساتھ رحمت بھیجنے والے! آپ ہی سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جاتی ہے پس ہم آپ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے تمام عظیم گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر آسمان کو خوب برسا بھر کر برسا اپنے عرش کے نیچے سے۔ ایسی بارش جو ہم کو نفع پہنچائے، خوب برسنے والی، خوشگوار، سیراب کرنے والی، پے در پے برسنے والی، سرسبزی پیدا کرنے والی، جو ہماری نباتات کو جلد اگائے ہم کو خوب برکات پہنچائے اور آپ اس سے خیرات کو قبول فرمائیں۔ اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ الانبیاء ۳۰

پانی سے خوب خوب بھرا ہے اور ان کی اولاد میں برکت دے۔ ابن الجوزی فی الواہیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰۷ جب سمندری ہوائیں چلیں پھر شامی ہوائیں چلیں تو زیادہ بارش کا سبب ہے۔

الشافعی، البیہقی فی المعرفۃ عن اسحاق بن عبد اللہ مرسلاً

۲۱۲۰۸ جب سمندری بادل اٹھیں پھر شامی بادل اٹھیں تو یہ خوب برسنے والا سال ہے۔ ابو الشیخ فی العظمۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۲۰۹ جنوب سے چلنے والی ہوا کسی وادی کی جگہ کو حرکت نہیں دیتی مگر اس کو پانی سے بھر دیتی ہے۔

الکبیر للطبرانی وابو الشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۰ اللہ پاک جب کسی امت پر غضب کرتا ہے تو ان پر عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کے نرخ چڑھ جاتے ہیں ان کی عمریں تھوڑی ہو جاتی ہیں، ان کی تجارت کامیاب اور نفع مند نہیں رہتی، ان سے بارش رک جاتی ہے، ان کی نہریں بہنا کم ہو جاتی ہیں، اور ان کے بدبختوں کو ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ الدیلمی وفیہ النحاد عن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۱ تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو میں رات میں ان کو بارش سے سیراب کرتا، دن میں سورج طلوع کرتا اور بجلی کی کڑک تک بھی ان کو نہ سناتا۔ مسند رک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱۲ اس سال سے زیادہ کوئی سال برسنے والا نہیں۔ ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: ۔۔۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اس سال اس قدر بارش ہوئی جس کے متعلق مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۲۱۲۱۳ جب ستارہ طلوع ہو جائے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اللہ کا شکر ہے کہ کنز العمال حصہ ہفتم اختتام کو پہنچا

محمد اصغر عفا اللہ عنہ

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ہشتم

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

وانا فقط توفیق۔ خاکم بدہن یہ منہ اور مسور کی دال ہم جیسے لوگوں کو یہ شرف کیوں کر حاصل ہو، بخدا علم حدیث کے ساتھ معمولی سی مناسبت بھی شرف کے لیے کافی ہے۔ رب العالمین کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم کام کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے فضل و کرم سے یہ کام اختتام پذیر ہوا۔ آج بتاریخ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ کو کتاب تحفۃ الاحوذی کی آٹھویں جلد کا ترجمہ مکمل ہوا۔ قارئین سے میری پرزور گزارش ہے کہ کتاب ھذا سے استفادہ کرتے وقت بندہ ناچیز کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں خصوصاً ہمارے کرم فرما حضرت مولانا محمد [illegible] کے لیے خدائے ذوالجلال کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں عزت عطا فرمائے اور ہمارے محترم خلیل اشرف عثمانی دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ ماشاء اللہ مکتبہ خلیل اشرف دارالاشاعت سے جو اس ادارہ کے شایان شان بھی ہے کئی عربی کتب کا ترجمہ کروا کر شائع کی ہیں اور یوں طلباء اور عوام و خواص سبھی کو استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

العبد الضعیف

محمد یوسف تنولی کشمیر

۹ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

المطابق ۱۷ فروری ۲۰۰۷ء

جیسے تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح پتے اس ٹہنی سے۔ ابن زنجویہ

۲۱۶۲۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور اپنی ناداری کا شکوہ کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھ سے کسی حاجت کا سوال کرتے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت کی دعا فرمائیں آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور پھر فرمایا ہاں لیکن نماز کی کثرت سے اہتمام کرو۔ ابو یعلی، الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۲۹ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی رسول کریم ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے چلے جا رہے تھے (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا میں ایسا اس لیے کر رہا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں اٹھنے والے قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔ الطبرانی فی الکبیر وذخیرۃ الحفاظ رقم ۶۶۱۰

۲۱۶۳۰ سائب بن خباب نقل کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا نور ہے چنانچہ جب کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس پر ڈال دی جاتی ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں گناہ مٹا دیتے ہیں۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

جو شخص نماز کی طلب میں ہے وہ نماز میں ہے

۲۱۶۳۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز کے لیے جا رہا تھا آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے جا رہے تھے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے میں ایسا کیوں کر رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا جب تک آدمی نماز کی طلب میں ہوتا ہے وہ مسلسل نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر

۲۱۶۳۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ سے مناجات شروع کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے حتی کہ بندہ ہی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے یا دائیں بائیں توجہ کر لیتا ہے (یعنی سلام پھیر لیتا ہے یا نماز میں کہیں اور متوجہ ہو جاتا ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے چنانچہ جب بندہ کہتا ہے "مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی چنانچہ یہ میرے لیے ہے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ اس کے لیے ہے۔ البیہقی فی کتاب القراءۃ فی الصلوۃ

۲۱۶۳۴ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی جملہ خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں چنانچہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو گناہ اس سے اس طرح بکھر جاتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت سے خوشے دائیں بائیں گر کر بکھر جاتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۶۳۵ ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو اس کے جملہ گناہ جمع کر کے اس کے سر پر رکھ دیے جاتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو درخت کے پتوں کی طرح گرنے لگتے ہیں۔ ابن زنجویہ

فائدہ: ان مضمونوں کی جملہ روایات کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے صغائر معاف ہو جاتے ہیں اور کبیرہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

۲۱۶۳۶ طارق بن شہاب سے منقول ہے کہ انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس رات گزاری تاکہ رات کو ان کی عبادت دیکھ سکیں چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ اٹھے اور آخر رات تک نماز میں مشغول رہے جیسا کہ حسن ظن تھا، طارق بن شہاب کا گمان تھا ان کی عبادت زیادہ ہے پایا چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انھوں نے فرمایا نماز پنجگانہ کی پابندی کرو یہ پانچ نمازیں ان زخموں سے

لیے کفارہ ہیں جب تک کوئی کبیرہ گناہ صادر نہ ہو چنانچہ لوگ جب شام کرتے ہیں تو تین قسموں میں بٹ جاتے ہیں ۔ بعض وہ جن کے لیے رات بھلائی بن جاتی ہے اور ان پر وبال جان نہیں بنتی ۔ دوسرے وہ جن کے لیے وبال جان بن جاتی ہے اور ان کے حق میں بھلائی کا پیغام نہیں لاتی ۔ سوم وہ جن کے لیے نہ وبال جان ہے اور نہ ہی ان کے حق میں بھلائی ہے چنانچہ وہ آدمی جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر رات بھر عبادت و نماز میں مصروف رہتا ہے رات اس کے حق میں سراسر بھلائی ہے اور اس پر وبال جان نہیں ، اور وہ آدمی جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر معصیان میں مصروف ہو جاتا ہے تو ہر رات اس پر بڑی وبال جان ہے اور اس میں اس کے لیے ذرہ بھی بھلائی کا پیغام نہیں اور وہ آدمی جو عشاء کی نماز پڑھ کر (صبح تک) سو جاتا ہو تو یہ رات اس کے لیے نہ بھلائی کا پیغام لاتی ہے اور نہ ہی اس پر کچھ وبال جان ہے خبردار! اپنے عمل میں غلو نہ کرو اور دوام پیدا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

زمین نمازی کے حق میں گواہی دے گی

۲۱۹۳۷　حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مسلمان بھی کسی جگہ یا پتھروں سے بنی ہوئی کسی مسجد میں جاتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو وہاں کی زمین کہتی ہے تو نے مجھ پر خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھی ہے میں قیامت کے دن تیرے لیے گواہی دوں گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۹۳۸　حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں چنانچہ آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پر آبلہ نکل آتا ہے پھر آگے بڑھتا ہوا ٹخنے تک پہنچ جاتا ہے پھر گھٹنوں تک آپہنچتا ہے پھر پیٹھ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر آگے بڑھتا ہوا گردن تک پہنچ جاتا ہے چنانچہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو گردن سے کاندھوں پر اتر آتا ہے پھر پہلو پر اتر آتا ہے وہاں سے گھٹنوں پر اترتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو قدموں پر اتر آتا ہے اور پھر جب نماز پڑھتا ہے تو بدن سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:　حدیث میں گناہ کو آبلہ سے تشبیہ دی گئی ہے چنانچہ جب آدمی نماز نہیں پڑھتا تو وہ بتدریج آگے بڑھتا رہتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۱۹۳۹　ابوکثیر زبیدی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا آدمی کی گردن پر ایک آبلہ نکل جاتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے نیچے اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پہلو میں اتر آتا ہے پر نماز پڑھتا ہے ٹخنے پر اتر آتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو پاؤں کے انگوٹھے پر اتر آتا ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو وہاں سے بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۴۰　عبدالرحمن بن یزید نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کم رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا جب میں روزے رکھتا ہوں تو مجھے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نماز کے لیے طاقت تھوڑی ہو جاتی ہے حالانکہ مجھے نماز روزے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۴۱　ابووائل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعود) روزے کم رکھتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا جب میں روزے رکھتا ہوں تو ضعف کی وجہ سے قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتا ہوں حالانکہ تلاوت قرآن مجید مجھے روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۹۴۲　حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی جملہ حاجات کو فرض نماز والی پر محمول کرو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:…… یعنی پہلے فرض نماز ادا کی جائیں پھر بقیہ کاموں کو وقت دیا جائے۔ حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ نمازیں پڑھو تمہاری حاجات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔

۲۱۹۴۳　ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نمازیں درمیانی وقفوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

٢١٦٢٥ ـــــ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی مسجد میں) چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ایسی سنتیں جاری کی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہیں میں سے یہ جماعت کی نماز بھی ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہوگے سمجھو اگر تم نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہوگئے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے اس کے بعد مسجد کی طرف جائے تو ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا اور ایک ایک خطا معاف ہوگی۔ ہم تو اپنا حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا ورنہ تو حضور ﷺ کے زمانہ میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی یا کوئی سخت بیمار ہو ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف کے درمیان کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

عبدالرزاق والترغیب الدر المنثور

فائدہ:...... سنت کی دو قسمیں ہیں اول سنت ہدی جس کے ترک پر عتاب ہو جیسے جماعت اذان وغیرہ اور دوم سنت زائدہ جس کے ترک پر عتاب نہ ہو جیسے لباس اور طعام وغیرہ۔

٢١٦٢٦ ـــــ ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں سے افضل ترین عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اول وقت میں نماز پڑھنا۔ رواہ عبدالرزاق

ایمان اور نماز کا قوی تعلق

٢١٦٢٧ ـــــ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ رواہ ابن جریر

٢١٦٢٨ ـــــ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ کا ارادہ کیا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے شہادت کی دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ انہیں (مجاہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو سلامتی میں رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر واپس لوٹے ایک مرتبہ پھر آپ ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ انہیں صحیح سلامت رکھ (ایک روایت میں ہے یا اللہ انہیں ثابت قدم رکھ اللہ مال غنیمت سے انہیں مالا مال کر دے) چنانچہ (اس بار بھی) ہم نے غزوہ کیا اور صحیح سلامت مال غنیمت لے کر لوٹے (کچھ عرصہ بعد) رسول کریم ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں قبل ازیں دو مرتبہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضری دے چکا ہوں اور آپ سے سوال کر چکا ہوں کہ اللہ جل شانہ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ یا اللہ انہیں سلامتی میں رکھ اور انہیں مال غنیمت عطا کر یا رسول اللہ (اب کی بار) میرے لیے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا اللہ انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطا فرما۔ چنانچہ ہم نے غزوہ کیا اور مال غنیمت لے کر کامیاب و کامران واپس ہوئے۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک ایسا عمل بتا دیجئے جسے میں اپناؤں اور مجھے اللہ اس کے ذریعے بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو یا شب روزے جیسا کوئی عمل نہیں۔ اس کے بعد میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے ایک عمل کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے اللہ عزوجل اس سے مجھے ضرور نفع پہنچائے گا نیز مجھے ایک اور عمل بتا دیں۔ ممکن ہے اللہ جل شانہ مجھے اس کا بھی بھرپور نفع عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سمجھ لو تم جو سجدہ بھی کرتے ہو اللہ جل شانہ تمہارا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک خطا معاف فرماتا ہے۔ ابو یعلی والحاکم فی المستدرک

٢١٦٣٠ ـــــ امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز میں دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں چنانچہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۱۷۸۰ ابو عون کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عصر کی نماز کو موخر کرتے تھی کہ سورج دیواروں سے بلند ہو جاتا۔ سعید بن منصور

۲۱۷۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی صاف ستھرا ہوتا پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آتا تا ہم انہوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ میں کہتا تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔

سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ

عصر کا وقت

۲۱۷۸۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی بلند، صاف و شفاف ہوتا اور کوئی شخص یہاں سے چل پڑتا تو جا کر عوالی مدینہ کو آ سکتا تھا سورج ابھی کافی بلند ہوتا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی انسان قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف آتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔ مالک، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، نسائی، ابو عوانہ

۲۱۷۸۴ علاء بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ظہر کے بعد آیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ہم نے نماز جلدی پڑھنے کی شکایت کی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔ (تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے)

چنانچہ منافق بیٹھا رہتا ہے جب سورج زرد پڑ جاتا ہے اور شیطان کے سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے پھر وہ شیطان کے سینگ پکڑ کے چار ٹھونگیں مارلیتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت قلیل کرتا ہے۔ رواہ مالک

۲۱۷۸۵ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بارش والے دن جلدی سے نماز پڑھ لیا کرو چونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ رواہ مسلم

۲۱۷۸۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتی کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخدا میں نے بھی تو نہیں پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نیچے اترے وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی سورج غروب ہو چکا تھا اور پھر عصر کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۸۷ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم اونٹ ذبح کرتے پھر اس کے دس حصوں میں تقسیم کرتے اور پکا کر کھا لیتے ہم یہ سارے کام مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سارے کام دو ڈھائی گھنٹوں میں انجام دے لیتے تھے اور عصر کے بعد کا وقت تقریباً اتنا ہی ہوتا ہے ذبح کرنا اور پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے بنانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دو گھنٹے کا کام ہوتا تھا۔

۲۱۷۸۸ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۸۹ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کے وقت عصر کی نماز پڑھائی پھر سورج غروب ہونے تک خطبہ ارشاد فرمایا قیامت تک ہونے والی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے آپ ﷺ نے بیان نہ کیا ہو سو جس نے یاد رکھا تو اس نے یاد رکھا اور بھولنے والا بھول گیا۔ ابن عدی وتمام بن حماد

۲۱۷۹۰ حضرت ابو اروی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا اور پھر شجرہ ذوالحلیفہ آ جاتا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۱ــــ زہری کی روایت ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک مرتبہ عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے عروہ کہنے لگے: مجھے بشیر بن ابی مسعود انصاری نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی مغیرہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے ان کے پاس ابومسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ داخل ہوئے اور کہا: اے مغیرہ بخدا! مجھے علم ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور نماز پڑھی ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر جبرئیل تشریف لائے اور آپ ﷺ اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی بشیر بن ابومسعود نے پانچ نمازوں کا ذکر کیا پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبرئیل نے ہی نماز کا وقت مقرر کیا ہے؟ عروہ کہنے لگے: بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے مروی حدیث یوں ہی سناتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۲ــــ صفوان بن محرز مازنی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بارش کے دن عصر کی نماز پڑھائی چنانچہ جب بادل چھٹ گئے اور آسمان صاف ہو گیا تو معلوم ہوا کہ نماز کا وقت ابھی نہیں ہوا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۳ــــ عروہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مغیرہ رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے اس نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عصر کی نماز میں تاخیر کر رہے ہیں وہ آدمی بولا: آپ عصر کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھتے ہیں۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتا تھا اور پھر میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا جب کہ سورج بدستور چمک رہا ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۴ــــ اوس بن حج کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے اہل ومال سب ہلاک ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۷۹۵ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج میرے حجرے سے نکل چکا ہوتا تھا۔ میرا حجرہ قدرے وسیع تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۷۹۶ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے سورج ابھی میرے حجرے میں لگ رہا ہوتا تھا اور بعد میں سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ

عصر کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۷۹۷ــــ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو ان پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوگئے اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع کیا ہے۔ عبدالرزاق، احمد بن حنبل

۲۱۷۹۸ــــ فرات بن سلمان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ہے جو اٹھے اور عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے اور ان میں وہ تسبیحات پڑھے جو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ وہ تسبیح یہ ہے۔

تم نورک فهديت، فلک الحمد وعظم حلمک فعفوت فلک الحمد بسطت يدک فاعطيت فلک الحمد ربنا وجهک اکرم الوجوه وجاهک اعظم الجاه، وعطيتک افضل العطية واهناها تطاع ربنا فتشکر وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتکشف الضر وتشفي السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولايجزی باٰلائک احد ولا يبلغ مدحتک قول و قائل

(اے ہمارے رب) تیرا نور کامل و مکمل ہے اور تو ہدایت دینے والا ہے، تمام نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تیری بردباری عظیم الشان ہے تو معاف کر دیتا ہے اور تیرے ہی لیے حمد و ستائش ہے۔ تو نے اپنے ہاتھ کو پھیلا رکھا ہے تو ہی عطا کرتا ہے اور تو ہی قابل ستائش ہے اے ہمارے رب! تو سراپا بخشش ہے اور تو عظیم تر شان و شوکت والا ہے۔ تیرا عطیہ سب سے افضل اور بہت ہی مزیدار ہے، اے ہمارے رب تیری اطاعت کی جاتی ہے اور تو اس کی پاسداری بھی کرتا ہے، اے ہمارے رب! تیری

تھے جب کہ ہم لوگ نماز میں مصروف ہوتے آپ ﷺ ہمیں نماز کا حکم دیتے اور نرمی سے کہتے۔ رواہ ابن النجار

۲۱۸۴۲ . جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورت طور پڑھتے سنا ہے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

مغرب کی سنتوں کے بیان میں

۲۱۸۴۳ ابو فاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز غفلت ہے اور تم لوگ غفلت ہی کا شکار ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:... یعنی مغرب اتنی تاخیر سے پڑھی جائے کہ مغرب وعشاء کا درمیانی وقت ہو جائے۔

۲۱۸۴۴ زر بن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۴۵ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مغرب کی دو رکعتیں پڑھتے تھے جب کہ ہم مغرب کی اذان واقامت کے درمیان کھڑے ہوتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۱۸۴۶ . حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے جب موذن اذان دیتا تو لوگ مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتی کہ کوئی مسافر اگر مسجد میں آجاتا تو اسے گمان ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے چونکہ لوگ کثرت کے ساتھ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابو الشیخ

۲۱۸۴۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں گویا اس نے ایک غزوہ کے بعد دوسرا غزوہ کیا۔ ابن زنجویہ

۲۱۸۴۸ . محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا: اے ابا جان! یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے محبوب ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ ابن منده وابن عساکر

کلام:... ابن منده کہتے ہیں کہ حدیث بالا مذکورہ سند کے ساتھ غریب ہے اور اس کی معروف سند بھی نہیں اور صالح بن قطن متفرد ہیں جب کہ ہیثمی مجمع الزوائد ۲/۲۳۰ میں کہتے ہیں کہ صالح بن قطن کے ترجمہ میں مجھے یہ حدیث نہیں ملی البتہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸۴۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان صلوۃ الاوابین پڑھنے والوں کو فرشتے اپنے پروں تلے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ابن زنجویہ

عشاء کی نماز کے بیان میں

۲۱۸۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز کو مریضوں کے سونے سے قبل اور حراس کے آرام کرنے سے قبل پڑھ لیا کرو۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا الگ تھلگ آدھی رات تک ہو گئی چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے

نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ شیطان نے سب سے پہلے عشاء کی نماز کا نام عتمہ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی پھر تقریباً آدھی رات کے وقت ہمارے پاس (مسجد میں) تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ارشاد فرمایا جب سے تم نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو اس وقت سے تم نماز کے حکم میں ہو۔ اگر مجھے ضعیف کے ضعف بیمار کی بیماری اور ضرورتمند کی حاجت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت تک مؤخر کرتا ایک روایت میں آدھی رات کا لفظ آتا ہے۔

الضیاء المقدسی، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ و ابن جریر

۲۱۸۵۲ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو (۹) مرتبہ عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیں تو ہم رات کو طویل قیام کریں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز جلدی پڑھنا شروع کردی۔

رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۳ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے سے لیکر تہائی رات یا آدھی رات تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۵۴ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کس وقت پڑھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ ہر مہینے کے شروع کی تیسری رات سقوط قمر (چاند غروب ہونے) کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

الضیاء المقدسی وابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۵ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی جب مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کچھ لوگ سو رہے ہیں اور کچھ نماز میں مشغول ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اس نماز میں حاضر ہونے والوں میں ثواب میں تم سب سے بہتر ہو تمہارے سوا کوئی بھی نہیں جو اس نماز کی انتظار میں ہو۔

۲۱۸۵۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد میں لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی اور فرمایا: اس نماز کا یہی وقت ہے اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۵۷ قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب رات تاریکی سے ہر وادی کو بھر دے۔ الضیاء المقدسی

۲۱۸۵۸ قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رات ہر وادی کو تاریکی سے بھر دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۵۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! بچے سو گئے عورتیں اونگھنے لگیں اور رات کا ایک حصہ بھی گزر چکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرو چونکہ تمہارے سوا اس نماز کی انتظار میں کوئی بھی نہیں ہے اگر مجھے امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرتا۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۶۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہو کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جائے گا تو کوئی حرج نہیں کہ وہ شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۸۶۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم عشاء کی نماز کے لئے آپ ﷺ کی انتظار میں بیٹھے تھے حتیٰ کہ تہائی رات گزر چکی

۲۱۸۷۳۔۔۔ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین پر وتر پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۴۔۔۔ حارث بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ وتر اول رات میں پڑھے جائیں یا درمیانی حصہ میں یا آخری حصہ میں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ان تینوں صورتوں پر عمل تھا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۲۱۸۷۵۔۔۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۸۷۶۔۔۔ ابن سباق کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور تین رکعات وتر پڑھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۷۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وتر پڑھتے تو پھر اٹھ کر ایک رکعت اور پڑھتے اور فرماتے یہ اوپر سے اونٹ سے کس قدر مشابہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۸۷۸۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اول رات میں وتر پڑھتا ہوں اور جب رات کے آخری حصہ میں ہو جاتا ہوں تو ایک رکعت پڑھ لیتا ہوں اور میں اسے جوان اونٹنی کے مشابہ سمجھتا ہوں۔ طحاوی

۲۱۸۷۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اذان کے وقت وتر (ایک رکعت) پڑھتے اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

طبرانی، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، ابن ماجہ و دورقی

۲۱۸۸۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کی طرح وتر نماز حتمی نہیں ہیں لیکن وتر نماز رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، جو آپ ﷺ نے جاری کی ہے۔ طبرانی، عبدالرزاق، احمد بن حنبل، عدنی، دارمی، ابوداؤد، ترمذی

اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ نسائی، ابویعلی، ابن خزیمہ، مالک، ابونعیم فی الحلیہ، بیہقی و ضیاء المقدسی

۲۱۸۸۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات کے اول، وسط و آخر تینوں حصوں میں وتر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر آخری حصہ میں پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ، دورقی، احمد بن حنبل، ضیاء المقدسی

۲۱۸۸۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے ہر حصہ اول، اوسط و آخر میں وتر پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے وتر کی انتہا سحری تک ہوتی تھی۔ طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، الطحاوی، ابویعلی

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۸۸۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ احمد بن حنبل

۲۱۸۸۴۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں میں قصار مفصل میں سے نو (۹) سورتیں پڑھتے تھے چنانچہ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر" "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" "واذا زلزلت الارض" اور دوسری رکعت میں "والعصر" "اذا جاء نصر اللہ والفتح" "انا اعطینک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یا ایھا الکافرون" "تبت یدا ابی لھب" "قل ھو اللہ احد"۔

احمد بن حنبل، ترمذی، ابویعلی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، طحاوی، دورقی، طبرانی

۲۱۸۸۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

یا اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری عتاب سے تیری بخشش کی پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا جس طرح کہ تو اپنی تعریف خود کرتا ہے۔

ترمذی، وقال: حسن غریب، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی و قاضی یوسف فی سننہ، مالک وسعید بن منصور

اور طبرانی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

آخر رات میں وتر پڑھنا

۲۱۸۹۸ سنان بن حبیب کہتے ہیں میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وتروں کے لیے کونسی گھڑی بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ گھڑی وتروں کے لیے بہت اچھی ہے یعنی صبح سے پہلے جو اندھیرا ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر

۲۱۸۹۹ ازرق بن ابو مریم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۱۹۰۰ ابو مریم کہتے ہیں: ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں رات کو سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ اور تمہیں یاد آ جائے تو اسی وقت پڑھ لیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۱۹۰۱ اغر مزنی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! میں صبح کو بیدار ہوا اور رات کو وتر نہیں پڑھ سکا، آپ ﷺ نے فرمایا: وتر رات کے وقت پڑھے جاتے ہیں (تین بار فرمایا) لہٰذا اب جاؤ اور وتر پڑھ لو۔ رواہ ابو نعیم

۲۱۹۰۲ ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو محمد! مجھ سے لے لو میں نے یہ تحفہ رسول اللہ ﷺ سے لیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے لیا ہے۔ تم یہ تحفہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی سے نہیں لے سکتے ہو۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر چھ رکعات پڑھیں اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے رہے اور پھر تین وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔ رواہ ابن نصر و ابن عساکر

اس حدیث کے رجال ثقہ راوی ہیں۔

۲۱۹۰۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وتر اس آدمی پر واجب ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۴ عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عشاء کے بعد رات کے اول حصہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! آپ؟ انہوں نے جواب دیا: رات کے آخری حصہ میں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! رہی بات آپ کی سو آپ نے احتیاط کا راستہ مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور اے عمر! رہی بات آپ کی سو آپ نے قوت کا راستہ تھام لیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۱۹۰۵ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھے چنانچہ ان پر نکیر کی گئی اور اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: معاویہ نے سنت پر عمل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۱۹۰۶ عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۱۹۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں طلوع شمس سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون، قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

وتر میں پڑھی جانے والی سورتیں

۲۱۹۰۹ عبدالرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے، جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھتے "سبحان الملک القدوس"۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۱۹۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وتر دو نمازوں کے درمیان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۱۱ قبیلہ عبد قیس کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے بتائیں کیا وتر سنت ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے رہے اور مسلمان بھی وتر پڑھتے رہے۔ وہ آدمی بولا: نہیں کیا وتر سنت ہیں؟ فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ نبی

۲۱۹۲۴ ..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اول رات میں وتر پڑھتے تھے جب کہ حضرت عمر ؓ آخر رات میں وتر پڑھتے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں حضرات سے وتر کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ قوی ہے اور یہ محتاط ہے۔ پھر فرمایا کہ تم دونوں کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جو بیابان میں سفر کے خواہاں ہوں ایک کہے: میں اس وقت تک نہیں سوؤں گا جب تک اسے قطع نہ کرلوں دوسرا کہے: میں تھوڑی دیر سو جاتا ہوں اور پھر اٹھ کر اس بیابان کو قطع کروں گا چنانچہ وہ دونوں منزل مقصود پر صبح کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۵ ..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے علاوہ بقیہ نمازوں کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زیادہ گراں نہیں گزرتا تھا بجز وتر اور فجر کی دو رکعتوں کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وتر تاخیر سے پڑھنا زیادہ پسند تھا حالانکہ وتر رات کی نماز ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے حالانکہ یہ دو رکعتیں دن کی نماز میں سے ہیں۔ ابن جریر، عبدالرزاق

۲۱۹۲۶ ..... شعبی کہتے ہیں: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز وتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۱۹۲۷ ..... سعید بن مسیب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز جاری کی ہے جیسا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں جاری کیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۲۸ ..... ابراہیم کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر کی نماز پڑھتے درآں حالیکہ رات کا اتنا حصہ ابھی باقی ہوتا جتنا کہ سورج غروب ہونے کے بعد نماز کے قضاء کا وقت ہوتا ہے۔

۲۱۹۲۹ ..... حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے تینوں حصوں اول اوسط، آخر میں وتر کی نماز پڑھتے تھے۔

۲۱۹۳۰ ..... عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بسا اوقات وتر رات کے اول حصہ میں پڑھتے کبھی درمیان رات میں اور کبھی آخر رات میں تاکہ مسلمانوں کے لیے آسانی پیدا ہو جائے لہٰذا جس عمل کو بھی لیا جائے درست قرار پائے گا۔

۲۱۹۳۱ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات نماز وتر میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

ابن عساکر، عبدالرزاق

۲۱۹۳۲ ..... معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے وتروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے اور اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے اگر تم چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں آپ ﷺ نے دو رکعتیں ظہر سے قبل اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھی ہیں، اگر تم چھوڑ دو کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے چاشت کی نماز بھی پڑھی ہے اگر تم اسے چھوڑ دو کوئی حرج نہیں وہ آدمی بولا: اے ابومحمد! یہ سب ہم نے جان لیا ہمیں وتروں کے متعلق کچھ بتائیے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتروں کو پسند فرماتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

وتر کے بارے میں شیخین رضی اللہ عنہم کی عادات مبارکہ

۲۱۹۳۳ ..... ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابن شہاب نے بتایا ہے کہ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس وتروں کا تذکرہ کرنے لگے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اور اگر بیدار ہو جاؤں تو صبح تک دو رکعت پڑھ لیتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے میں دو رکعتیں پڑھ کر سو جاتا ہوں اور پھر سحری کے وقت وتر پڑھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر محتاط ہیں اور عمر قوی شخص ہیں۔

۲۱۹۳۴ مسند ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" "قل یا ایھا الکافرون" اور "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے، پھر تین بار یہ تسبیح پڑھتے سبحان الملک القدوس تیسری بار آواز بلند کرتے۔

ابن حبان، الدار قطنی، ابن عساکر، الضیاء المقدسی وابن النجار۔

۲۱۹۳۵ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

ابو داؤد، نسائی وابن ماجہ

۲۱۹۳۶ اسی طرح حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ابو داؤد وابن ماجہ

۲۱۹۳۷ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سلام پھیرتے تو کہتے: سبحان الملک القدوس۔

رواہ ابو داؤد

۲۱۹۳۸ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک جماعت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے وتر کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: اذان کے بعد وتر نہیں ہوتے چنانچہ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال کیا انہوں نے جواب دیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بڑی سختی کا مظاہرہ کیا ہے اور فتویٰ میں افراط سے کام لیا ہے، وتر کی ادائیگی کا وقت عشاء کی نماز سے فجر کی نماز تک ہے۔

عبدالرزاق، ابن جریر

دعائے قنوت کے متعلق

۲۱۹۳۹ "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

الدار قطنی و بیہقی

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لیے دیکھئے ضعاف دار قطنی ۴۰۹

۲۱۹۴۰ ابو عثمان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

رواہ الدار قطنی، بیہقی

۲۱۹۴۱ طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۴۲ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۴۳ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ عوام بن حمزہ کہتے ہیں: میں نے ابو عثمان سے فجر کی نماز میں دعائے قنوت کے متعلق پوچھا کہتے ہیں فجر میں دعائے قنوت رکوع کے بعد پڑھی جائے گی میں نے عرض کیا آپ کو کس سے یہ خبر پہنچی ہے؟ کہنے لگے: ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سے۔

ابن عدی و بیہقی

بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے چونکہ یحییٰ بن سعید صرف ثقہ راویوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲۱۹۴۴ ابراہیم، علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی و بیہقی

۲۱۹۴۵ اسود بن یزید نخعی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لشکر سے نبرد آزما ہوتے تو (فجر کی نماز میں) دعائے قنوت پڑھتے اور جب لشکر کشی نہ ہوتی تو قنوت نہ پڑھتے۔ طحاوی

قنوت نازلہ کا ذکر

۲۱۹۴۶ ... طارق بن شہاب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اور پھر رکوع کیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی

۲۱۹۴۷ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعاء قنوت میں دو سورتیں پڑھتے تھے (۱) اللّٰھم انا نستعینک (۲) اللّٰھم ایاک نعبد۔ ابن ابی شیبہ ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوۃ والطحاوی

۲۱۹۴۸ ... عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی ہے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں سورت سے فارغ ہوئے تو رکوع سے پہلے یہ سورت پڑھی:

اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر کلہ ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد، والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق. ابن ابی شیبہ، وابن الضریس فی فضائل القرآن، بیھقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۹۴۹ ... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد ولک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

عبید کہا کرتے تھے کہ مصحف ابن مسعود میں یہ دو قرآن کی سورتیں ہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ محمد بن نصر والطحاوی، بیھقی

۲۱۹۵۰ ... عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے قبل دو سورتیں اللّٰھم انا نستعینک اور اللّٰھم ایاک نعبد پڑھتے۔

رواہ طحاوی

۲۱۹۵۱ ... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کے قرآن مجید سے سو آیات پڑھنے کے بقدر فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۱۹۵۲ ... اسود بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۵۳ ... ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھاتے تھے اور فجر کی قنوت میں رفع یدین کرتے حتی کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ ﷺ کی آواز مسجد کے پیچھے سے سنائی دیتی۔ ابن ابی شیبہ وبیھقی

۲۱۹۵۴ ... طارق کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے دعائے قنوت پڑھی۔ رواہ بیھقی

۲۱۹۵۵ ... اسود کہتے ہیں میں نے سفر وحضر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں قنوت پڑھتے تھے (بقیہ نمازوں میں قنوت نہیں پڑھتے تھے)۔

۲۱۹۵۶ ... ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد رفع یدین کرکے با آواز بلند دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

بیھقی وصححہ

۲۱۹۵۷ ... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد یہ قنوت پڑھی۔

اللھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم

وانصرهم على عدوك وعدوهم، اللهم العن كفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسك الذي لا ترده عن القوم المجرمين. رواہ البیہقی

یا اللہ! ہماری مغفرت فرما، مومن مرد، مومن عورتوں، مسلمان مرد، مسلمان عورتوں اور ان کے دلوں میں محبت ڈال دے ان کے آپس کے تعلقات بہتر کر دے دشمن کے خلاف ان کی مدد فرما، یا اللہ! کفار اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں تیرے اولیاء کو قتل کرتے ہیں یا اللہ! کافروں کے کلام میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہلا دے اور ان پر اپنا عذاب نازل کر جو مجرموں سے ہٹایا نہیں کرتا۔

۲۱۹۵۸ ابو رافع صائغ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سال نماز پڑھی ہے چنانچہ وہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۱۹۵۹ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں یہ دعائے قنوت پڑھتے تھے

اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات واصلح ذات بينهم والف بين قلوبهم وانصرهم على عدوك وعدوهم. رستہ فی الایمان

یا اللہ مومن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں، مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما، ان کی آپس کے تعلقات درست کر دے ان کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے اور دشمن کے خلاف ان کی مدد کر۔

۲۱۹۶۰ حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کو امامت کرائی وہ نصف رمضان تک دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے جب نصف رمضان گزر جاتا تو پھر رکوع کے بعد قنوت پڑھتے جب آخری عشرہ آیا تو الگ ہو کر خلوت نشین ہو گئے اور لوگوں کو قاری معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۱ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا کیا رمضان کے مہینہ میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قنوت پڑھی ہے۔ میں نے کہا: کیا رمضان کے نصف آخر پورے میں پڑھی جائے گی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۲۱۹۶۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں اور انہیں یہ بھی حکم دیا کہ نصف آخر میں صرف ان راتوں میں قنوت پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۳ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور عمر دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی عمر رضی اللہ عنہ کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا اگر عمر رضی اللہ عنہ قنوت پڑھیں گے تو عبداللہ بھی قنوت پڑھے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۵ زید بن وہب کہتے ہیں کہ بعض اوقات عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۶ عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۷ زید بن وہب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۲۱۹۶۸ ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۱۹۶۹ شعبی کی روایت ہے کہ حصین کہتے ہیں ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھائی میرے پیچھے لوگوں میں زیاد بھی کھڑے ہو رہے تھے

صبح کو جب روشنی پھیل جائے تب نماز پڑھو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۰۱۸ ابوبکر بن مبارک بن کامل بن ابی غالب خفاف اپنی معجم میں عبیداللہ علی حمزہ بن اسماعیل موصلی نجیب بن میمون بن سہل منصور بن عبد اللہ ذہلی عثمان بن احمد بن یزید الدقاق محمد بن عبیداللہ بن ابی داؤد حرانی شبابہ بن سوار محمد بن منکدر جابر بن عبداللہ ابوبکر صدیق بلال رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کی نماز روشنی پھیل جانے پر پڑھو چونکہ یہ زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۲۰۱۹ ابوحاتم جعفی کی روایت ہے کہ قیس بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد قباء میں داخل ہوئے روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ، ابونعیم

۲۲۰۲۰ عمر بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بلال صبح کی نماز اتنی روشنی کرکے پڑھو کہ لوگ اپنے تیروں کے نشانات دیکھ سکیں۔ سعید بن منصور، مسدد، بغوی، وطبرانی

۲۲۰۲۱ محمد بن سیرین کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی روشنی کرکے پڑھنا پسند کرتے تھے کہ بعد از فراغت تیروں کے نشانات کو دیکھ سکیں۔

سعید بن منصور

۲۲۰۲۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبح کی روشنی پھیل جانے کے بعد فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ سعید بن منصور

۲۲۰۲۳ عاصم بن عمرو بن قتادہ اپنی قوم کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح اچھی طرح ہوجائے تب فجر کی نماز پڑھو بلاشبہ تم جب تک فجر کی نماز اچھی طرح روشنی کرکے پڑھو گے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

سعید بن منصور

۲۲۰۲۴ عاصم بن عمرو بن قتادہ کی روایت ہے ان کی قوم کے ایک آدمی جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں کا کہنا ہے کہ صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کرکے پڑھو جب تک تم صبح کی نماز اچھی طرح روشنی کرکے پڑھو گے اس میں تمہارے لیے بہت بڑا اجر وثواب ہے۔

سعید بن منصور

فجر کی سنتوں کے بیان میں

۲۲۰۲۵ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتوں کے متعلق فرمایا: یقیناً فجر کی دو سنتیں مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۶ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فجر کی سنتوں کے بعد لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسے کنکریاں مارو (یا فرمایا کہ) تم لوگ اسے کنکریاں کیوں نہیں مارتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۷ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں میں دیکھتا کہ کوئی آدمی مسجد میں آتا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے ہوتے وہ آدمی مسجد کے کسی کونے میں پہلے دو سنتیں پڑھتا پھر جماعت میں شریک ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۲۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی چنانچہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ اس کی انتظار میں بیٹھ گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوا اسے اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: فرض نماز کے بعد یہ تمہاری کونسی نماز ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا آپ جماعت کرا رہے تھے اور میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا چنانچہ میں آپ کے ساتھ جماعت میں شریک ہوگیا اور فرضوں کو سنتوں پر ترجیح دی چنانچہ جب میں نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو دو رکعتوں کے لیے کھڑا ہوگیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس آدمی پر نکیر کی اور نہ ہی اس کی توثیق کی۔ رواہ ابن جریر

رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۶ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۷ ۔۔۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب دو رکعتوں میں کھڑے ہوتے تو تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۰۶۸ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ جب نماز میں تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے اور ہاتھوں کو کاندھوں تک لے جاتے اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کرتے اور جب ایک رکعت سے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے رفع یدین کرتے۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۰۶۹ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۰۷۰ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تکبیرات میں کمی نہیں کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ "تکبیرات تمام کرتے تھے، چنانچہ جب رکوع میں جاتے، رکوع سے اوپر اٹھتے اور جب سجدہ میں جاتے تکبیر کہتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۲۲۰۷۱ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

ثناء کے بیان میں

۲۲۰۷۲ ۔۔۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ایک صادق راوی نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے متعلق بتایا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نماز شروع کرتے تو کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك

یا اللہ تو پاک ہے اور تعریف کے لائق تو ہی ہے تیرا نام برکت والا ہے تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تیرے سوا عبادت کے لائق نہیں

الهيثمي في مجمع الزوائد، والطبراني في الاوسط و الكبير

کلام: ۔۔۔۔ اس حدیث کی سند میں مسعود بن سلیمان نامی ایک راوی ہے جس کے متعلق ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔

۲۲۰۷۳ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تکبیر کہنے کے بعد کہتے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتعالى جدك ولا اله غيرك

اور تعوذ کے وقت کہتے!

اعوذ بالله من همزات الشيطان ونفخه ونفثه

میں شیطان کے خطرات اس کے وسوسوں اور اس کی جادوگری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ الدارقطنی

کلام: ۔۔۔ دارقطنی کہتے ہیں: عبدالرحمن بن عمرو بن شیبہ اپنے والد سے اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت عمر رضی اللہ عنہ کی اور یہی صواب ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ راوی کا نام عمرو بن شیبہ ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ مجہول راوی ہے۔

حافظ ابن حجر لسان المیزان میں لکھتے ہیں کہ عمرو بن شیبہ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے منذری نے ابوحاتم سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن شیبہ ثقہ راوی ہے یہ بھی احتمال ہے کہ منذری کی مراد ابوحاتم سے ابن حبان ہو چونکہ ابن حبان کی ابوحاتم بھی کنیت ہے۔ لہٰذا ذہبی نے ابوحاتم رازی سے

۲۲۰۸۹ ــــ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قیام کی جستجو میں رہتے تھے اور خصوصاً ظہر اور عصر کی نماز میں اس کا انتظار کرتے چنانچہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ تیس آیات کے بقدر لگایا جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ پہلی دو رکعتوں کے نصف کے برابر لگایا۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی پچھلی دو رکعتوں میں قیام کے برابر لگایا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ عصر کی پہلی دو رکعتوں کے برابر لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۹۰ ــــ صبیح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی چنانچہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ کوکھ پر رکھ لیے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز میں ایسا کرنا سولی کے مترادف ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۰۹۱ ــــ روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنے قدموں کو ملایا ہوا تھا۔ اس کو دیکھ کر فرمایا: اس آدمی نے سنت کا خیال نہیں رکھا۔ اگر دونوں قدموں میں تھوڑا فاصلہ رکھ لیتا مجھے بہت پسند تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۰۹۲ ــــ ابو جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب تم دو رکعتوں میں قعدہ کے بعد کھڑے ہو تو چاہو تو اپنے ہاتھوں پر سہارا مت لو۔ ابن عدی فی الکامل وبیہقی

فائدہ: ...... ہاتھوں پر سہارا نہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے اور ہاتھوں کو زمین پر نہ ٹیکے۔

نماز میں ہاتھوں کی وضع کے بیان میں

۲۲۰۹۳ ــــ آل دراج کے آزاد کردہ غلام ابوزیاد کہتے ہیں میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جسے بھول گیا ہوں یا شب میں نہیں بھولا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں کھڑے ہوتے چنانچہ انہوں نے دائیں ہتھیلی سے بائیں بازو کو پکڑا اور پہونچے سے ہتھیلی کو چمٹالیا۔ رواہ مسدد

۲۲۰۹۴ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ العدنی، ابوداؤد، عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن شاھین فی السنۃ وبیہقی

کلام: ...... امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۵ ــــ جریر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پہونچے سے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا ہوا ہے اور ہاتھ ناف کے اوپر رکھے ہوئے ہیں۔ رواہ ابوداؤد

۲۲۰۹۶ ــــ غزوان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہمہ وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹے رہتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پہونچے کو پکڑ لیتے اور پھر رکوع تک یہی کیفیت رہتی۔ الا یہ کہ بدن کو خارش کرنا مقصود ہوتا یا کپڑے کو کہیں سے درست کرنے کی نوبت آتی جب سلام پھیرتے تو دائیں جانب سلام پھیرتے اور کہتے سلام علیکم پھر بائیں جانب سلام پھیرتے صرف اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ پھر کہتے: لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لانعبد الا ایاہ ۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں اس کی پرواہ نہ ہوتی کہ آیا دائیں طرف سے مڑے ہیں یا بائیں طرف سے۔ ابوالحسن فی فوائدہ وبیہقی

امام بیہقی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۲۰۹۷ ــــ یونس بن سیف عبسی نے حارث بن غطیف یا غطیف بن حارث کندی (معاویہ کو ان راویوں میں شک ہے) سے روایت کیا ہے کہ بسا اوقات مجھے باتیں بھول جاتی ہیں تاہم مجھے یہ نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا تھا یعنی

۲۲۱۱۱ـــــ خرشہ بن حرکی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کبھی تاریکی میں پڑھ لیتے اور کبھی روشنی پھیل جانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سورت یوسف، سورت یونس قصار مثانی اور قصار مفصل پڑھتے۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ:ـــــ قصار مثانی سے مراد ابتدائی لمبی سورتیں ہیں۔

۲۲۱۱۲ـــــ عبدالرحمن بن حاطب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعتوں میں سورت آل عمران پڑھی بخدا میں آپ رضی اللہ عنہ کی قرأت نہیں بھولا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قرأت اس آیت سے شروع کی:

الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم بیہقی فی شعب الایمان

۲۲۱۱۳ـــــ سلیمان بن عتیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بسا اوقات) فجر کی نماز میں سورت آل عمران پڑھ لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ یوسف

۲۲۱۱۴ـــــ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورت یوسف پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت نجم پڑھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر کھڑے ہو کر سورت اذا زلزلت الارض پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۵ـــــ ابو منہال سیار بن سلامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو تہجد پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ پر ایک مہاجر صحابی گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ تکبیر اور تسبیح کہتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے جب اس آدمی نے صبح کی اور اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری ماں کے لیے ہلاکت کیا یہ فرشتوں کی نماز نہیں ہے۔ ابو عبد فی فضائلہ

یہ حدیث مرتبہ میں مرفوع کے حکم میں ہے۔

۲۲۱۱۶ـــــ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورت تین اور دوسری رکعت میں "سورت فیل اور سورت قریش پڑھی۔ عبدالرزاق وابن انباری فی المصاحف

۲۲۱۱۷ـــــ صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورت کہف یا سورت یوسف اور دوسری رکعت میں سورت ھود پڑھی راوی کو سورت یوسف میں شک ہے جب اس میں تردد ہے تو پہلی سورت کی طرف رجوع ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۱۸ـــــ ابو عثمان نہدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قرأت کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۱۱۹ـــــ فرافصہ بن عمیر حنفی کہتے ہیں کہ میں نے سورت یوسف حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یاد کی ہے چونکہ آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں سورت یوسف پڑھتے تھے۔ مالک وشافعی وبیہقی

۲۲۱۲۰ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے نماز پڑھ لی ہے اور قرأت نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رکوع اور سجدہ کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری نماز مکمل ہوگئی پھر فرمایا: ہر آدمی اچھی قرأت نہیں کر سکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۱ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۲۲ـــــ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورت ق والقرآن المجید اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھتے

۲۲۱۷۳ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی قراءت سن لیتی تھی حالانکہ میں اپنے بستر پر ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۷۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

تسمیہ کے بیان میں

۲۲۱۷۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب حضرات بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔ مالک وبیہقی

۲۲۱۷۶ ابو وائل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھتے تھے اور الحمد للہ رب العالمین کو جہراً پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۷۷ شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جہراً پڑھتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۲۱۷۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نماز کیسے شروع کرتے ہو اے جابر؟ میں نے عرض کیا: میں الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتا ہوں، مجھے حکم دیا: بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھا کر۔ رواہ ابن النجار

۲۲۱۷۹ موسیٰ بن ابی حبیب، حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رات کی نماز میں، صبح کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جہراً پڑھتے تھے۔

کلام: یہ حدیث ضعاف دارقطنی میں ہے ۳۳۲

۲۲۱۸۰ عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نماز شروع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جہراً پڑھنا دیہاتیوں کی قراءت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۲ عبداللہ بن ابی بکر بن حفص بن عمر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بعض تکبیریں نہ کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی قراءت کو سننے والے بعض مہاجرین وانصار نے پکار کر کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز میں سے چوری کی یا آپ بھول گئے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور سجدہ میں جاتے وقت کی تکبیر کیا ہے؟ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد یہ نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جہراً پڑھا۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۱۸۴ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہما قراءت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۱۸۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ قراءت بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ذخیرۃ الحفاظ میں یہ حدیث تھوڑے سے تغیر الفاظ کے ساتھ آئی ہے چنانچہ اس میں قراءت کی بجائے صلوٰۃ کا لفظ ہے دیکھئے ۹۱۸۰۔

۲۲۱۸۶ قیس بن عبایہ کہتے ہیں ابن عبداللہ بن مغفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

سے بدعت کے خلاف اپنے والد سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (جہرا) پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے بیٹے! بدعت سے بچو میں نے نبی کریم ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان سے کسی کو بھی یوں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا جب تم قراءت کرنا چاہو تو الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرو۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

ذیل القراءۃ

۲۲۱۸۷۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں وہ آدمی بولا: ہیں ممکن ہے کہ آپ ﷺ دل ہی دل میں آہستہ قراءت کرتے ہوں۔ فرمایا: یہ پہلی صورت سے زیادہ باعث شر ہے چنانچہ، رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مامور بندے تھے انہیں جو پیغام دیا جاتا وہ ٹھیک ٹھیک ہم تک پہنچاتے تھے نیز آپ ﷺ نے لوگوں کے سوا ہمیں کسی چیز میں خصوصیت نہیں بخشی بجز تین چیزوں کے وہ یہ کہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اچھی طرح سے وضو کریں اور یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھے کو گھوڑی پر جفتی کے لئے نہ کدوائیں۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:۔۔۔۔ گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کا مطلب یہ ہے کہ جب ان دو مختلف الاجناس جانوروں سے جفتی کروائی جائے تو ان سے ایک تیسری مخلوط جنس یعنی خچر پیدا ہوتی ہے اور حدیث میں بھی خچر کی نسل بڑھانے سے منع کیا گیا ہے۔

علامہ خطابی کہتے ہیں: جب گدھے کو گھوڑی پر کدوایا جائے گا تو تیسری نسل ان سے پیدا ہوگی اور یوں گھوڑوں کی نسل کے منقطع ہونے کا خدشہ ہے اور گھوڑوں کے منافع ختم ہو جائیں گے چونکہ گھوڑے سواری، بار برداری، جہاد و مال غنیمت کے جمع کرنے کے کام آتے ہیں حالانکہ خچر میں یہ سارے منافع نہیں پائے جاتے اسی طرح شوافع کے نزدیک گھوڑوں کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے جب کہ خچر کا گوشت بالاتفاق حرام ہے۔

انتهى النهاية ۵ : ۱۱

جب کہ بعض دوسری احادیث میں گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت آئی ہے اور اسی طرح بعض کتب فقہ میں اس امر کو مباح کہا گیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ واللہ اعلم! اس شبہ کا ازالہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ پوری شد و مد کے ساتھ کلی طور پر رواج نہ پھیلایا جائے البتہ کبھی کبھار گدھے کو گھوڑی پر کدوانے کی اجازت ہے تاکہ گھوڑوں کی نسل بھی منقطع نہ ہو اور خچر بھی ناپید نہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آمین کے بیان میں

۲۲۱۸۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب "ولا الضالین" کہتے تو اس کے بعد "آمین" کہتے اور اونچی آواز سے کہتے۔

ابن ماجۃ، ابن جریر

ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ و ابن شاهین

۲۲۱۸۹۔۔۔ حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے آمین نہ کہہ دیا کرو۔ ابو الشیخ

۲۲۱۹۰۔۔۔ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب پڑھی تو با آواز بلند آمین کہا اور پھر دائیں بائیں سلام پھیرا حتی کہ میں نے آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی۔ ابن ابی شیبہ

۲۲۱۹۱۔۔۔ اسی طرح وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو ہمیں سنانے کیلئے آمین کہتے۔

رواہ عبد الرزاق

۲۲۱۹۲۔۔۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ جب آپ ﷺ نے ولا الضالین کہا تو اس کے بعد "آمین" کہا اور آواز کو لمبا کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۰۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو (آپ کی پیٹھ اس قدر ہموار ہوتی کہ) اگر آپ کی پشت پر پانی سے بھرا برتن رکھ دیا جائے تو وہ نہ گرنے پائے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۲۲۰۶۔ نعمان بن سعد مرفوعاً حدیث بیان کرتے ہیں کہ تمہیں رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس پر انہوں نے فرمایا جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم بیان کر لیا کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا کیا کرو چونکہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ رواہ ابو یوسف

کلام:۔۔۔ مغنی میں لکھا ہے کہ نعمان بن سعد عن علی کا راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔

۲۲۲۰۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت تک ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی پیٹھ نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم سجدہ میں جاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۰۸۔ علی بن شیبان کی روایت ہے کہ ہم اپنے گھروں سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز کی حالت میں دوران رکوع آنکھوں سے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی کمر رکوع اور سجدہ میں سیدھی نہیں رکھتا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے جماعت مسلمین! اس آدمی کی نماز نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔ ابن ابی شیبہ عن علی بن شیبان

رکوع اور سجدہ کی مقدار

۲۲۲۰۹۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ کا رکوع قیام کے بقدر ہوتا تھا پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۱۰۔ مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا کہنے لگا

"الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کما ینبغی لکرم وجہ ربنا عز وجل"

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس آدمی نے کہے ہیں؟ خدا کی قسم میں نے بارہ فرشتوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خود کے ساتھ آنکھوں سے دیکھتے رہے حتیٰ کہ پردے بچھا گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات قیامت کے دن تک بند لیے ہوئے ذخیرہ بنا لیے گئے۔ طبرانی فی الاوسط

۲۲۲۱۱۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے کہتا

سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد لامانع

لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد

اور یہ کلمات آواز بلند کہتے تھے۔

ترجمہ:۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کرنے والے کی بات سن لی، اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، بھر کر آسمانوں اور زمین کے بقدر اور تیری مشیت کے بقدر جس چیز کو تو عطا کرے اسے کوئی نہیں روک سکتا اور جسے تو روک لے اسے کوئی نہیں عطا کرنے والا اور کسی دولت مند کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچا سکتی۔

۲۲۲۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے

اللھم ربنا ولک الحمد رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۱۳۔ سعید بن ابو سعید کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عامر دونوں کو امامت کراتے ہوئے دیکھا چنانچہ انہوں نے کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر کہا اللھم ربنا لک الحمد رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی گرمی یا سردی کی شدت کی وجہ سے سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرلے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۲۶ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں اپنے بالوں کو ہاتھ سے (گرد وغبار سے) بچا رہا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا اللہ! اس کے بالوں کو بھلائی سے محروم کردے چنانچہ اس آدمی کے بال جھڑ گئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:... اس جیسی احادیث کی روشنی میں فقہاء نے وضاحت کی ہے کہ نماز میں بالوں اور کپڑوں وغیرہ کو درست کرتے رہنا مکروہ ہے۔

۲۲۴۲۷ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین طرح کی پھونکیں مکروہ سمجھی گئی ہیں (۱) سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا (۲) پینے کی چیز میں پھونک مارنا (۳) اور کھانے میں پھونک مارنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۲۸ روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) کہا کرتے تھے۔

رب اغفرلی وارحمنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی.

اے میرے پروردگار میری بخشش فرمادے مجھ پر رحم کر میرے درجات بلند فرما میری حاجات پوری کردے اور مجھے رزق عطا کردے۔

۲۲۴۲۹ "مسند براء بن عازب" ابواسحاق کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدے کا طریقہ بتایا چنانچہ انہوں نے اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر سہارا لیا اور سرینوں کو بلند کیا پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۹۰

سجدہ میں چہرہ کی جگہ

۲۲۴۳۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ (سجدہ میں) چہرہ مبارک کہاں رکھتے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ چہرہ مبارک سجدہ میں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۳۱ "مسند ثوبان بن سعد بن تمیم" عمران بن تمیم بن ثوبان اپنے دادا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی طرح خرخراہٹ کرنے اور درندے کی طرح بازو بچھا کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم وابونعیم

۲۲۴۳۲ "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازوؤں کو پہلو سے جدا کرکے سجدہ کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی جاتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۳ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتدال کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم دیتے تھے اور کتے کی طرح بازو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۳۴ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حالانکہ کسی نماز کا بھی وقت نہیں تھا انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی اور جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو سیدھے بیٹھ گئے اور پھر زمین پر سہارا لے کر کھڑے ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۳۵ "مسند وائل بن حجر" حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ میں دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب رکھا ہوا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۳۶ اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشانی اور ناک پر سجدہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:... پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا واجب ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر صرف پیشانی یا صرف ناک پر سجدہ کیا جائے تو بھی کافی ہے۔

اور حجرے کے پاس ڈالا اور پھر لگایا اور کھنکھارے تاکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی آمد کا پتہ چل جائے نیز اس کا بھی انہیں علم ہو جائے کہ عبدالرحمن کو ان سے کوئی ضروری کام ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب ملا: میں عبدالرحمن بن عوف۔ فرمایا: کیا آپ کو کوئی کام ہے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہونے کا حکم دیا چنانچہ حضرت عبدالرحمن اندر داخل ہوئے اور کہا مجھے تو بہت تعجب ہے کہ جو کچھ آپ نے ابھی ابھی (نماز میں) کیا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا پھر آپ نے اپنی طرف سے ایسا کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا میں نے کیا کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ نے عشاء کی نماز میں قراءت نہیں کی فرمایا: کیا واقعی میں نے قراءت نہیں کی؟ عرض کیا: جی ہاں آپ نے قراءت نہیں کی۔ فرمایا: میں بھول گیا ہوں چنانچہ میں نے شام سے ایک قافلہ تیار کیا تھا کہ جس میں مدینہ پہنچ گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے دوبارہ نماز کھڑی کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا جو آدمی نماز میں قراءت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی بات یہ ہے کہ مجھ سے ابھی ابھی مرتدہ ہوا وجہ لے سے ہوا۔ چنانچہ میں نے (نماز میں کھڑے کھڑے مختلف خیالات کی دنیا میں) شام سے سازوسامان سے لدا ہوا ایک قافلہ تیار کیا تھا کہ میں مدینے پہنچ گیا اور وہاں سب کچھ تقسیم کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۵۹۔۔ سمرۃ بن معبد لخمی کہتے ہیں کہ یزید بن ابی کبشہ نے ایک مرتبہ ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم کے پیچھے نماز پڑھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کیے تھے، پھر مروان نے کہا تھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کئے تھے پھر مروان نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انہوں نے اسی طرح دو سجدے کیے تھے۔ حضرت عثمان فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا وہ کہنے لگا یا نبی اللہ! میں نے نماز پڑھی ہے اور مجھے علم نہیں آیا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ میں نے پھر نماز پڑھی مجھے پتہ نہیں کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ چنانچہ اس آدمی نے تین بار اسی طرح بیان کیا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس سے بچا کرو کہ نماز میں شیطان تم سے کھیلا کرے چنانچہ تم میں سے جو آدمی نماز پڑھے اور اسے یاد نہ رہے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اسے چاہئے کہ وہ دو سجدے کرے یا شیطان اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ احمد بن حنبل، طبرانی فی الافراد، ابو داؤد، ضیاء المقدسی وابو نعیم فی المعرفۃ

کلام:...... ابونعیم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سوار بن عمارہ رملی سمرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

مغنی میں ہے کہ سمرہ بن معبد لخمی منکر روایات نقل کرتا تھا۔

میزان میں ہے ابن حبان کہتے ہیں کہ اس حدیث سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔

جب کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلی دو رکعت میں قراءت بھول جائے

۲۲۲۶۰۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ظہر، عصر یا عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا بھول جائے تو اسے چاہئے کہ آخری دو رکعتوں میں قراءت کرے اور یہ قراءت اسے کافی ہو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۱۔۔ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی فجر کی ایک رکعت میں قراءت کرے اور ایک میں قراءت چھوڑ دے اسے چاہئے کہ اس نے جس رکعت میں قراءت نہیں کی اسے لوٹائے اور قراءت کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۲۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں یہ شک ہو کہ تم نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو جو بات تمہیں درست معلوم ہو اسے یقینی قرار دے کر اس پر عمل کرو اور پھر ایک رکعت اور پڑھو اور پھر دو سجدے کر لو چنانچہ اللہ تعالیٰ زیادتی پر عذاب نہیں دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۶۳۔۔۔ مسیب ،حارث بن ہشام مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کئے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۲۶۴۔۔۔ ”مسند حذیفہ“ قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں تین رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۶۵۔۔۔ ”مسند رافع بن خدیج“ روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز میں بھول گئے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھول رہا ہوں پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ ان دونوں حضرات نے جواب دیا: یا رسول اللہ! ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ واپس لوٹ آئے اور لوگ بھی جمع ہوگئے اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کیے۔

احمد بن حنبل وطبرانی عن ذی الیدین وبخاری بنحوھا

۲۲۲۶۶۔۔۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ مغرب کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے پھر انھوں نے سہو کے دو سجدے کیے درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے کہا: ابن زبیر نے ٹھیک کیا۔

۲۲۲۶۷۔۔۔ ”مسند ابی ہریرۃ“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سلام اور کلام کرنے کے بعد دو سجدے کیے اور آپ ﷺ نے تکبیر کہی درآں حالیکہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہا۔ پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوپر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۶۸۔۔۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر نماز ختم کردی۔ اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے جنھیں ذوشمالین کہا جاتا تھا آپ ﷺ سے وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے یا پھر آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نماز میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھ سے بھول ہوئی عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق معبوث کیا ہے کچھ تو ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

۲۲۲۶۹۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کسی آدمی کو یاد نہ ہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں؟ اسے چاہیے کہ جس بات پر اس کا غالب یقین ہو اس پر بنا کرلے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۰۔۔۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا چنانچہ آپ ﷺ سے ایک آدمی جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا کہنے لگا: کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نہیں پھر آپ ﷺ نے دوسری دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۱۔۔۔ عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی ہمارا گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ دوسری رکعت سے فارغ ہوئے تو بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے۔ پھر سلام پھیرنے سے پہلے پہلے دو سجدے کرلیے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سجدۂ سہو کا سلام ایک طرف

۲۲۲۷۲۔۔۔ اسی طرح عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوسری رکعت کے بعد سیدھے کھڑے ہوگئے اور بیٹھنا بھول گئے چنانچہ ہم نماز کے آخر میں سلام کی انتظار میں بیٹھ گئے اتنے میں آپ ﷺ نے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۳ اسی طرح عبداللہ بن مالک بحینہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے اور جب نماز کے آخر میں سلام کے انتظار میں بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے سلام سے قبل دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۴ عبداللہ بن مالک بحینہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہوگئے اور جب نماز مکمل کی تو بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور یہ سجدہ کرنے سے پہلے آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدے کیے اور یہ سجدے بھولنے کی جگہ تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ دیں بعد میں آپ ﷺ کو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کر لیے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ

۲۲۲۷۶ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلام کرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لیے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۲۷۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں بعد میں آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے کر لیے پھر ارشاد فرمایا: یہ دو سجدے اس آدمی کے لیے ہیں جسے گمان ہو جائے کہ اس نے نماز میں کمی یا زیادتی کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۷۸ طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ سے بھول ہو گئی ہے یا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کی گئی ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! وہ درست کہہ رہا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بقیہ نماز ادا کی۔ دار قطنی و عبدالرزاق

۲۲۲۷۹ طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے چار رکعتی نماز آدھی پڑھ کر سلام پھیر دیا اس پر ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: یا نبی اللہ! کیا ہمارے لیے نماز میں تخفیف کر دی گئی ہے یا آپ سے بھول ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے نماز میں کمی کی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۰ حمید بن ہلال کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر کر اپنی اہلیہ کے پاس واپس لوٹ گئے جب اس بارے میں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا تو آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پالیا انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا آپ بھول چکے ہیں یا نماز میں تخفیف کی جا چکی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیوں؟ عرض کیا: چونکہ آپ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے نماز کی طرف دوبارہ بلاتے ہوئے فرمایا: حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلاۃ پھر لوگوں کو دو رکعتیں اور پڑھا کر واپس لوٹ گئے۔ دار قطنی، عبدالرزاق

۲۲۲۸۱ ..... عطاء کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ چار رکعتی نماز میں سے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اتنے میں ایک آدمی آپ ﷺ کی طرف اٹھا اور کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے نماز میں تخفیف کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا: آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں تخفیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۲ ..... ”مسند سعد“ قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہوگئے پیچھے کھڑے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے حتیٰ کہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے گویا ان سے آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔

۲۲۲۸۳ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ فرض نماز میں بھول گئے اور فرض کی بجائے نفل شروع کر دیے آپ رضی اللہ عنہ

عنہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ بقیہ نماز مکمل کی اور دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۸۴۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ تصفیق کا معنی ہے کہ "آہستہ سے تالی بجا دینا"۔

۲۲۴۸۵۔۔۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا، آپ ﷺ اٹھ کر چل دیے اتنے میں ایک آدمی اٹھا جسے خرباق رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ قدرے لمبے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ غصہ کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے حتی کہ لوگوں تک پہنچے اور فرمایا: کیا یہ آدمی سچ کہتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت جو باقی رہتی تھی ادا کی پھر سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

ابن ابی شیبہ وطبرانی

۲۲۴۸۶۔۔۔ حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر واپس لوٹ گئے حالانکہ نماز کی ابھی ایک رکعت باقی تھی۔ اتنے میں ایک آدمی نے آپ ﷺ کو آن لیا اور عرض کیا: کیا آپ نماز میں سے ایک رکعت بھول چکے ہیں؟ آپ ﷺ واپس لوٹے مسجد میں داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دوبارہ نماز کھڑی کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نماز کھڑی کی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی میں نے لوگوں کو اس کی خبر دی تو لوگوں نے کہا: کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا اور یہ کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ وہ میرے پاس سے گزرا تھا۔ میں نے کہا وہ یہ آدمی ہو سکتا ہے۔ لوگوں نے کہا: طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۴۸۷۔۔۔ شعبی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیحات کہنی شروع کر دیں مگر وہ نہ بیٹھے جب انہوں نے سلام پھیرا تو سجدے کیے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی کرتے دیکھا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وترمذی

۲۲۴۸۸۔۔۔ "مسند سہل بن سعد ساعدی" ابو حازم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ان سے کسی نے کہا کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف اور اہل قباء کے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ پرانی ناچاقی ہے چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کو بتایا گیا کہ اہل قباء کی آپس میں ناچاقی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لے گئے تاکہ ان کی آپس میں صلح کروا دیں آپ ﷺ کو واپسی میں تاخیر ہو گئی بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں نماز نہ کھڑی کر دوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جیسے تمہاری مرضی چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا اسی دوران وہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیر کر آگے بڑھنا شروع کر دیا حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جا کر کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے التفات کیا کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہیں نبی ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف نماز جاری رکھنے کا ارشاد کر دیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ پیچھے کھسک آئے اور نبی ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہیں کس چیز نے نماز جاری رکھنے سے روکا جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت کرے پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں یہ تصفیق کیسی تھی؟ حالانکہ مردوں کے لیے تو تسبیح ہے اور تصفیق تو عورتوں کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۴۸۹۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا: دوسی نوجوان کہاں ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ مسجد کی آخر میں اور بخار میں جلتا ہے پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھ سے اچھی اچھی باتیں کیں اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میں نماز میں بھول جاؤں تو مردوں کو تسبیح کرنی چاہیے اور عورتوں کو تصفیق (تالی بجانا) آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور بھولے نہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھائی صفیں مردوں کی اور دو صفیں عورتیں کی تھیں یا مردوں کی دو صفیں اور عورتوں

۲۲۳۰۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورت "والنجم اذا ھویٰ" پڑھی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور ایک دوسری سورت بھی پڑھی۔ مالک، ومسدد، والطحاوی والبیھقی

۲۲۳۰۱ عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ کر آیت سجدہ تلاوت کی آپ رضی اللہ عنہ نے منبر سے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا اگلے جمعہ میں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہی آیت سجدہ تلاوت کی لوگ سجدہ کرنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی حالت پر بیٹھے رہو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر سجدہ واجب نہیں کیا الا یہ کہ ہم خود ہی چاہیں تو سجدہ کریں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا اور لوگوں کو بھی سجدے سے منع کیا۔ مالک وطحاوی

۲۲۳۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے "سورت ص" میں سجدہ تلاوت کیا۔ مسدد

۲۲۳۰۳ ابومریم عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورت "ص" پڑھی اور سجدہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

سورۂ ص کا سجدہ

۲۲۳۰۴ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے سورت "ص" پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ سورت پڑھی اور پھر رکوع کیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کیا سجدہ تلاوت فرائض میں سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا ہے۔ سعید بن منصور

فائدہ:... یعنی ہمیں سجدہ تلاوت کے فرض یا واجب یا سنت ہونے سے بحث نہیں کرنی چاہیے۔ چونکہ قطع نظر اس کے جب رسول اللہ ﷺ نے سجدہ تلاوت کیے ہیں تو ہمیں بھی کرنے چاہئیں۔ الغرض سجود تلاوت بعض آیات میں واجب ہیں اور بعض آیات میں مسنون۔ تفصیل کے لیے بحر الرائق، فتح القدیر اور بدائع الصنائع کو دیکھا جائے۔

۲۲۳۰۵ سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورت "ص" پڑھی اور پھر منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ رواہ بیھقی

۲۲۳۰۶ مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے سورت نجم پڑھی اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر بقیہ سورت پڑھی۔ رواہ طحاوی

۲۲۳۰۷ "مسند حنظلہ بن ابی حنظلہ انصاری" چنانچہ جبلہ بن سحیم کہتے ہیں میں نے حضرت حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ ان دنوں مسجد قباء کے قریش امام تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورت "مریم" پڑھی جب آیت سجدہ تک پہنچے تو سجدہ کیا۔ بخاری فی الصحابۃ والبغوی

۲۲۳۰۸ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورت "النجم" سنائی تاہم آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۰۹ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ سجدے کیے ہیں ان میں ایک سجدہ سورت نجم کا سجدہ بھی ہے۔ ابن عساکر

۲۲۳۱۰ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ "سورت ص" لکھ رہے ہیں لکھتے لکھتے جب آیت سجدہ پر پہنچے تو قلم کو تو ہے چھوڑ کر سجدہ کیا اور ان کے ساتھ ساتھ قلم دوات اور گھر میں موجود ہر چیز نے سجدہ کیا اور ہر چیز کہہ رہی تھی:

اللھم اغفر بھا ذنبا واحطط بھا وزرا واعظم بھا اجرا

ترجمہ:...... یا اللہ اس سجدہ کے ذریعے گناہ معاف فرما اور یہ مجھ کو بنا کر اور اجر وثواب کو زیادہ فرما۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں صبح کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے سارا ماجرا سنایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! ایک سجدہ ہے جسے ایک نبی علیہ السلام نے بھی کیا ہے اور ان سے ان کی توبہ قبول ہوئی میں بھی یہ سجدہ کرتا ہوں جیسے انہوں نے کیا تھا۔

رواہ ابن عساکر

۲۲۳۱۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورت "اذا السماء انشقت" اور "اقرأ باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ تلاوت کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

سورہ انشقاق کا سجدہ

۲۲۳۱۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورۃ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۱۳ ابو رافع کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مدینہ میں عشاء کی نماز پڑھی اس میں انہوں نے سورت "اذا السماء انشقت" پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ اس سورت میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے خلیل ابو القاسم ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے لہٰذا اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سورت "ص" میں سجدہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۱۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ "النجم" میں سجدہ کیا چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ ہر آدمی نے سجدہ کیا بجز ایک بوڑھے کے چونکہ اس نے مٹی اٹھا کر پیشانی کے ساتھ لگالی میں نے اس بوڑھے کو دیکھا کہ وہ حالت کفر میں قتل کیا گیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورت "تنزیل السجدہ" پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔

طبرانی فی الاوسط

کلام:...... اس حدیث کی سند ضعیف ہے

۲۲۳۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار سجدے فرض ہیں (۱) الم تنزیل (۲) "حم السجدہ" (۳) "اقرأ باسم ربک" اور (۴) "والنجم"۔ ضیاء المقدسی، طبرانی فی الاوسط وابن مندہ فی تاریخ اصبہان وبیہقی

سجدہ شکر کے بیان میں

۲۲۳۱۸ ابو عون ثقفی محمد بن عبید اللہ ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام نہیں لیا روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فتح یمامہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے سجدہ شکر بجا لایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ وبیہقی

۲۲۳۱۹ منصور کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۲۰ اسلم کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کی فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے سجدہ کیا۔ ابن ابی شیبۃ وبیہقی

قعدہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۲۱ مالک بن نمیر خزاعی البصری کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا آپ

جانب آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا تھا اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اوپر اٹھائی ہوئی تھی اور قدرے جھکائی ہوئی تھی اور آپ دعا میں مصروف تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۹۹

۲۲۳۲۲ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب نماز میں پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔ جب آخری دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو سرین کو زمین سے لگا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۳ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اعتدال کے ساتھ جلسہ کیا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۳۲۴ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں ایڑیوں پر بیٹھنا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۵ طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں کے بل بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پر جفا کشی کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو یوں لگتا گویا کہ آپ ﷺ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں حتیٰ کہ فوراً کھڑے ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ذیل القعدہ

۲۲۳۲۷ وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کو چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ جب تھک جاتے تو ایسی ہی نشست سے بیٹھتے۔ رواہ ابو نعیم

۲۲۳۲۸ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں بیٹھنے کا طریقہ ایک ایسی قوم کا ہے جن پر عذاب دیا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۰ نافع روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان لوگوں کی طرح کیوں بیٹھے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔ رواہ عبدالرزاق

قعدہ کے مکروہات

۲۲۳۳۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ بیٹھنے کا یہ طریقہ ایسی قوم کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۲ عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں پاؤں کے بل بیٹھنے کے متعلق فرمایا کہ یہ مغضوب علیہم کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) بندر کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۳۴ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز میں چار زانو بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

تشہد اور اس کے متعلقات کے بیان میں

۲۲۳۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی منبر پر ہمیں اسی طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جس طرح مدرسوں میں بچوں کو کوئی چیز سکھائی جاتی ہے۔ مسدد، طحاوی

۲۲۳۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ مجھے تشہد سکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ بھی پکڑ کر تشہد سکھایا تھا اور وہ یہ ہے۔

التحیات للہ الصلوات الطیبات المبارکات للہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بدنی اور مالی عبادتیں بھی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ حاکم فی المستدرک، دار قطنی

دار قطنی کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

۲۲۳۳۷ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے والد صاحب نے تشہد کے کلمات سکھائے جو انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سکھائے تھے وہ یہ ہیں۔

التحیات للہ والصلوات الطیبات المبارکات للہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

تمام تعریفیں اور بابرکت بدنی ومالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہمارے اوپر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

طبرانی فی الاوسط

۲۲۳۳۸ عبدالرحمن بن قاری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے فرمایا کہو:

التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تمام تعریفیں، اچھے اعمال مالی اور بدنی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اے نبی آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ مالک وشافعی وعبدالرزاق، طحاوی والحاکم فی المستدرک وبیہقی

۲۲۳۳۹ عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ آپ لوگوں کو منبر پر سے تشہد سکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

بسم اللہ خیر الاسماء التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

جب تم یہ کہہ لوگے تو یہ ہر نیک صالح بندے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اسے سلام پہنچ جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب تم یہ کہہ لوگے تو ہر مقرب فرشتے ہر پیغمبر اور ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۵۴۔۔۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جوامع الخیر اور فواتح الخیر سکھائے ہیں، ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم تشہد میں کیا کہا کریں چنانچہ رسول اللہ نے ہمیں سکھایا کہ یوں کہو:

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا روایت میں دو طرح کا تشہد روایت کیا گیا ہے چنانچہ اوپر کی دو روایتوں میں جو تشہد ذکر ہوا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک راجح ہے جب کہ ماقبل میں جو ذکر ہوا ہے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنایا ہے تاہم چند وجوہ ترجیح کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تشہد کو راجح قرار دیا ہے تفصیل کے لیے کتب فقہ ہدایہ، بدائع الصنائع اور بحر الرائق وغیرھا کو دیکھا جائے۔

۲۲۳۵۵۔۔۔ اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہمیں اس طرح تشہد تعلیم کرتے تھے جس طرح کہ قرآن مجید کی کوئی سورت اور ہمیں الف اور واؤ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ رواہ ابن نجار

۲۲۳۵۶۔۔۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ ہمیں عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے یوں سلام بھیجتے تھے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہنے لگے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشہد سکھا رہے تھے ایک آدمی کہنے لگا: واشھد ان محمدا رسولہ وعبدہ (یعنی اس نے رسول کو عبد پر مقدم کرکے کہا) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں رسول ہونے سے پہلے عبد (بندہ) تھا لہٰذا یوں کہا کرو واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ بعض لوگوں نے تشہد سے نبی کریم ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال کیا ہے لیکن یہ استدلال بے معنی اور لغو ہے چونکہ حدیث بالا اور ماقبل کی تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں ہی تشہد پڑھتے رہے ہیں فی الواقع تشہد کے کلمات آپ ﷺ کو دوران معراج عرش معلی پر اللہ رب العزت نے تحفہ وہدیہ پیش کیے تھے پھر یہی کلمات تشہد میں پڑھنے کا حکم ہوا لہٰذا اب جو کہا جاتا ہے کہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی صیغہ خطاب کے ساتھ یہ حکایۃ کہا جاتا ہے یا یہ مقام مشاہدہ ہے یہاں محبوبیت کو خطاب کے معنی لطافت کر اس پر حکم لگایا جاتا ہے اس کا حاضر و ناظر سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

۲۲۳۵۷۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھتے تو کہتے: بسم اللہ وباللہ۔ بیھقی فی سنن الکبری

۲۲۳۵۸۔۔۔ ہجری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تشہد کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کا تشہد در اصل رسول اللہ ﷺ کا تشہد ہی ہے وہ یہ ہے۔

التحیات للہ والصلوات والغادیات والرائحات والزاکیات والناعمات السابغات الطاھرات للہ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور تمام بدنی و مالی عبادتیں صبح کی اور شام کی عمدہ اور پاکیزہ اور کامل عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

تشہد کی دعا کے بیان میں

۲۲۳۵۹۔۔۔ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولایغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

یا اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرتا پس میری مغفرت کر دے اور اپنے پاس سے مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وابن خزیمہ وابوعوانہ، ابن حبان ودارقطنی فی الافراد وبیہقی

۲۲۳۶۰ روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم تقبل شفاعۃ محمد الکبری وارفع درجتہ العلیا وآتہ سؤلہ فی الآخرۃ والاولی کما آتیت ابراھیم وموسی وعیسی

یا اللہ محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ قبول فرما اور ان کے درجات بلند فرما اور دنیا وآخرت میں ان کا مقصود انہیں عطا فرما جس طرح تو نے ابراہیم وموسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا تھا۔

۲۲۳۶۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھو تو نبی کریم ﷺ پر اچھی طرح سے درود بھیجا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

تشہد کے متعلق

۲۲۳۶۲ ابن تیمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز میں انگلی کو حرکت دینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اخلاص ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر تلوار کے وار سے بھی زیادہ گراں گذرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۳۶۴ عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اپنی شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ کرتے تھے عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔ رواہ عبدالرزاق

نماز سے خروج (نکلنے) کرنے کے بیان میں

۲۲۳۶۵ ابو مروان اسلمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان سب حضرات کو دیکھا ہے کہ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔ الحارث

۲۲۳۶۶ "مسند سائب بن یزید" حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز سے دوسری نماز کو اس وقت تک نہ ملائیں جب تک کہ ہم کلام نہ کرلیں یا پہلی نماز سے خروج نہ کرلیں۔ ابن عساکر

۲۲۳۶۷ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سلام کو پھیرنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رکوع وسجدہ مکمل ہو جائیں اور اس کے بعد نمازی کو کوئی حدث لاحق ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

فائدہ:... یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ جب رکوع وسجدہ کے بعد تشہد میں بقدر واجب بیٹھنے کے بعد نمازی کو حدث لاحق ہو تو اس کی نماز مکمل ہوگی۔

پاؤں کو کھڑا کرلیا، پھر دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیا اور دو انگلیوں کو ہتھیلی میں پکڑا اور تیسری انگلی سے حلقہ بنالیا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تھے انھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ چادروں سے ہاتھ نکال کر رفع یدین کرتے تھے۔ ضیاء المقدسی

۲۲۳۸۹۔۔۔ عبدالرحمن بن غنم کی روایت ہے کہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہوجاؤ تاکہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھاؤں پس ہم نے ابو مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں درست کیں پھر انھوں نے تکبیر کہہ کر سورت فاتحہ پڑھی اور اتنی اونچی آواز سے پڑھی کہ ان کے پاس کھڑا آدمی سن سکے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تکبیر ہی کہہ کر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا۔

عبدالرزاق، عقیلی فی الضعفاء

۲۲۳۹۰۔۔۔ سالم براد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز دکھادیں چنانچہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا پھر جب سجدہ کیا تو کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھا اور ہاتھوں کو سر کے قریب رکھا اور پھر کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۹۱۔۔۔ سالم براد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتایئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھنے لگے جب انھوں نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے کرلیا اور کہنیوں کو پہلو سے دور رکھا حتیٰ کہ جسم کے ہر عضو کو (کمر بازو اور ٹانگوں کو) بالکل سیدھا رکھا پھر سر اوپر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور بالکل سیدھے کھڑے ہوگئے پھر انھوں نے اسی طرح عمدگی سے سجدہ کیا اور یوں دو رکعتیں پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

تکبیرات انتقال

۲۲۳۹۲۔۔۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یاد تازہ ہوگئی سو یا تو ہم اسے (نماز کو) بھول چکے ہیں یا ہم نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوپر نیچے اور اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہی اور پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام:۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں آخری جملہ زائد ہے جو قابل غور ہے۔ ابن ماجہ، ۱۹۲

۲۲۳۹۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے اور قرات الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر مبارک نہ تو (بہت زیادہ) بلند کرتے تھے اور نہ (بہت زیادہ) پست بلکہ درمیان درمیان میں رکھتے تھے (یعنی پیٹ اور گردن برابر رکھتے تھے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا کھڑے ہوئے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو بغیر سیدھا بیٹھے ہوئے دوسرے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے (اور (بیٹھنے کے لئے) اپنا بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے تھے اور آپ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور مرد کو دونوں ہاتھ سجدہ میں اس طرح بچھانے سے منع کرتے تھے جس طرح درندے بچھا لیتے ہیں اور آپ ﷺ نماز کو سلام پر ختم کرتے تھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ ومسلم وابوداؤد

۲۲۳۹۴۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ (تھوڑی دیر کے بعد) قبیلہ بنی ثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! چند کلمات کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم پر سبقت لے گیا

ہے انصاری بولا: یہ آدمی غریب الوطن ہے اور بلاشبہ غریب الوطن کا احترام کرنا ہوتا ہے چنانچہ اسی سے ابتدا کیجئے چنانچہ آپ ﷺ ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود ہی تمہیں بتلا دوں کہ تم کس چیز کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو۔ اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں جواب دوں گا؟ ثقفی نے کہا: یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی میرے سوال کے متعلق مجھے آگاہ کر دیجئے، ارشاد فرمایا: تم اس لیے آئے ہو کہ رکوع، سجدہ، نماز اور روزے کے متعلق سوال کرو۔ ثقفی بولا: بخدا آپ نے میرے دل کی بات سے آگاہ کرنے میں ذرہ برابر بھی خطا نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رکوع کیا کرو تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا کرو اور اپنی انگلیوں کو کھول دیا کرو اطمینان سے رکوع کرو حتیٰ کہ ہر عضو اپنے جوڑ میں پیوست ہو جائے اور جب سجدہ کرو تو پیشانی کو اچھی طرح سے زمین پر ٹکاؤ اور کوے کی طرح ٹھونگیں مت مارو دن کے اول اور آخری حصہ میں نماز پڑھا کرو عرض کیا: یا نبی اللہ! اگر میں درمیان دن میں نماز پڑھوں؟ فرمایا: تب تو تم بہت نمازی ہوئے اور ہر مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔ ثقفی اپنے سوالات کے جوابات سن کر کھڑا ہو گیا اور پھر آپ ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں خود تمہیں تمہارے سوالات سے آگاہ کر دوں یا چاہو تو مجھ سے سوالات کرو اور میں جواب دوں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود ہی مجھے آگاہ کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس لیے آئے ہو کہ حاجی کے بارے میں سوال کرو کہ جب کوئی حج کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ عرفات میں قیام، رمی جمار، سر منڈوانے اور بیت اللہ کے آخری طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟ انصاری نے عرض کیا: یا نبی اللہ! بخدا آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرہ بھی خطا نہیں کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی حج کی غرض سے اپنے گھر سے نکلتا ہے اس کی سواری جو قدم بھی اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں جب میدان عرفات میں حاجی قیام کرتے ہیں تو اللہ جل آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو (میرے لیے کیسے) پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں (اے فرشتو!) گواہ رہو میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے گو کہ ان کے گناہ آسمان سے برسنے والی بارش اور ریت کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، حاجی جب رمی جمار (شیطان کو کنکریاں مارتا ہے) کرتا ہے تو کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لیے کتنی نیکیاں ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے دیتے ہیں اور جب آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔ رواہ البزار، عبدالرزاق والطبرانی

۲۲۳۹۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تکبیر نماز کی کنجی ہے اور سلام نماز میں ممنوع چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۶۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر نماز کی حد ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں کو نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ بتایا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے پھر رکوع کیا اور سر کو بہت زیادہ بلند کیا اتنی زیادہ دیر تک جھکائے بغیر درمیان میں رکے پھر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہیں بھول نہ گئے ہوں پھر اطمینان سے سجدہ کیا اور سجدے سے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ کہیں بھول نہ گئے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

معذور کی نماز کے بیان میں

۲۲۳۹۸۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... اس حدیث کے مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ جو آدمی کھڑے ہو کر نماز کی طاقت نہ رکھتا ہو یعنی قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ

لے چونکہ آخری ایام میں نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی کیونکہ آپ ﷺ کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

عورت کی نماز کے بیان میں

۲۲۲۹۹۔۔۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورتوں کو سواریوں پر نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا عورتوں کو سواریوں پر نماز ادا کرنے کی رخصت نہیں دی گئی ہے نہ شدت میں اور نہ تو فراخی میں۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔ شدت اور فراخی کا مطلب یہ ہے کہ خواہ حالت جنگ وجدل میں ہوں اور خواہ معمول کے حالات میں۔

۲۲۳۰۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی رانوں کو ملا کر سجدہ کرے۔ رواہ البیہقی

فصل..... نماز کے مفسدات، مکروہات اور مستحبات کے بیان میں

نماز میں حدث لاحق ہونے کے بیان میں

۲۲۳۰۱۔۔۔ شعبی بن اسود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر انہیں یاد آیا کہ رات کو انہیں احتلام ہوا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹا لی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ البیہقی

۲۲۳۰۲۔۔۔ شرید ثقفی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی بعد میں یاد آنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز لوٹا لی لیکن لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ البیہقی

۲۲۳۰۳۔۔۔ خالد بن لیلاج کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو کافی دیر تک بیٹھے رہے جب کھڑے ہوئے تو پیچھے ہٹے اور ہاتھ سے ایک آدمی کو پکڑ کر آگے بڑھایا اور اپنی جگہ کھڑا کیا پھر عصر کی نماز کے لیے تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر کھڑے ہو کر حمد وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد! اے لوگو! میں نے نماز کے لیے وضو کیا تھا کہ اسی اثناء میں میں اپنے اہل خانہ کی ایک عورت کے پاس سے گزرا اور میں تھوڑی دیر کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو گیا چنانچہ جب میں نماز میں تھا تو میں نے بلغوری (تری) محسوس کی تو میں نے اپنے آپ کو دو اختیار دیئے ایک یہ کہ میں تم سے حیاء کر جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جرأت کا اظہار کروں۔ دوم یہ کہ یا تو میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کروں اور تمہارے سامنے جرأت کا اظہار کروں حالانکہ یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے حیاء کروں اور تمہارے سامنے جرأت کروں چنانچہ میں (نماز) سے باہر نکلا اور وضو کیا پھر از سر نو نماز پڑھی، لہٰذا تم میں سے کسی کو بھی میرے جیسی کیفیت لاحق ہو اسے میرے ہی جیسا معاملہ کرنا چاہیے۔ سنن البیہقی وابن ابی شیبہ

۲۲۳۰۴۔۔۔ مجاہد بن عوام حجاج سے وہ ایک آدمی اور عمرو بن حوشت بن ابی ضرار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس آدمی کو نماز میں نکسیر آ جائے پس وہ واپس لوٹ جائے اور وضو کرے دوبارہ نماز میں شریک ہو جائے اور جو نماز رہ گئی ہو اسے شمار میں لائے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۰۵۔۔۔ عباد بن عوام کی روایت ہے کہ حجاج کہتے ہیں کہ ایک شیخ نے بعض محدثین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۰۶۔۔۔ محمد بن عمرو بن حوشت روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بحالت جنابت لوگوں کو نماز پڑھا دی جب صبح کو اچھی طرح سے روشنی پھیل گئی تو اپنے کپڑوں پر احتلام کا اثر دیکھا اور فرمایا: بخدا! مجھ سے چوک ہو گئی۔ میں تو جنبی ہوں، پھر مجھے معلوم بھی

ذیل مفسدات

۲۲۳۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے نماز پڑھ لی اور بعد میں اس نے اپنے کپڑوں پر خون دیکھا یا احتلام کا اثر پایا تو اسے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۲۸ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن نباح کو حکم دیا کہ اعلان کر دو کہ جس نے بھی میرا اقتدا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی ہے وہ نماز کا اعادہ کرے چونکہ انہوں نے بحالت جنابت نماز پڑھائی ہے۔ عبدالرزاق، بیہقی

۲۲۳۲۹ قاسم بن ابی امامہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی چنانچہ انہوں نے نماز کا اعادہ کر لیا لیکن لوگوں نے نماز نہیں لوٹائی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مناسب یہ تھا کہ آپ کے ساتھ جن لوگوں نے بھی نماز پڑھی ہے وہ بھی لوٹاتے چنانچہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتویٰ پر عمل کیا، قاسم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول بھی ہے۔ عبدالرزاق، بیہقی

مکروہات کے بیان میں

۲۲۳۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اقعاء (کتے کی طرح بیٹھنا) شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۱ "مسند خالد بن ولید" ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ پوری طرح رکوع نہیں کرتا تھا اور سجدے میں بھی کوے کی طرح ٹھونگیں مار رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو اطمینان سے رکوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اگر یہ آدمی اسی حالت پر مر گیا تو اس کی موت ملت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اہتمام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی کوے کی طرح ٹھونگیں مار دیتا ہے اس کی مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو اسے بھوک سے بے نیاز نہیں کرتیں ابوعبداللہ سے کہا گیا کہ تمہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ حدیث لشکروں کے سپہ سالاروں نے سنائی ہے جن میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان سب حضرات نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سن رکھی ہے۔

بخاری فی تاریخہ وابو یعلیٰ وابن خزیمۃ وابن مندہ وطبرانی، ابن عساکر

۲۲۳۳۲ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس نے نماز پڑھتے ہوئے اپنا کپڑا لٹکا رکھا تھا (یعنی سدل کیا ہوا تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے کپڑے کو ایک طرف سے اس پر لپیٹ دیا۔ ابن نجار

۲۲۳۳۳ "مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

ابن ابی شیبہ ومسلم فی کتاب المساجد

۲۲۳۳۴ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آدمی کو نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۳۵ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رخ تھوک دیکھی آپ ﷺ نے کنکری کے ٹکڑے سے یا کسی اور چیز سے تھوک صاف کی پھر فرمایا کہ جب بھی تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہو وہ اپنے سامنے کی طرف تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف چونکہ (سامنے قبلہ ہے اور) دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یہ حکم اس وقت ہے جب مسجد میں مٹی ریت یا کنکریاں بچھائی ہوئی ہوں اور تھوکنے سے کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچتی ہو۔ ورنہ عام طور پر مساجد میں قالین اور کارپٹ بچھائے جاتے ہیں اور مساجد میں فرش کیا جاتا ہے اس حالت میں یا تو قالین آلودہ ہو نے کا خدشہ ہے یا پختہ فرش پر تھوک کے باقی رہنے کا اندیشہ ہے جس سے نمازیوں کو سخت اذیت پہنچ سکتی ہے لہٰذا اب یہ حکم نہیں رہا ہاں البتہ کسی کے پاس رومال ہے اس میں وہ تھوک اور بلغم کو صاف کر سکتا ہے۔

۲۲۳۳۶ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی دوران سجدہ پھونک مار کر گرد وغبار ہٹانے کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی نماز میں تورک کر کے بیٹھے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۲۲۳۳۷ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو بھی نماز میں ہو وہ ہاتھوں کو پہلوؤں میں نہ رکھے چونکہ شیطان اپنے پہلوؤں میں ہاتھوں کو رکھ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۸ ـــــ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے قبلہ رو تھوک دیکھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب آدمی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں لہٰذا کوئی بھی قبلہ رو ہرگز نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں جانب تھوکے پھر آپ ﷺ نے لکڑی منگوا کر اس سے تھوک کھرچ ڈالی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۳۹ ـــــ نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی (مرد) نقاب کر کے نماز پڑھے (یعنی ڈھاٹا مار کر نماز پڑھنا بایں طور کہ منہ تک چہرہ ڈھانپا ہو مکروہ ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ نوافل میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگالینا جائز ہے اس فرض نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۳۴۰ ـــــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازی کو (نماز میں) جب کوئی سلام کرے تو اسے نہ کلام کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی قسم کا اشارہ کرنا چاہیے چونکہ کلام اور اشارہ بھی سلام کے جواب کے حکم میں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... بدائع الصنائع میں سترہ مقام ایسے بیان کیے گئے ہیں کہ جہاں سلام کرنا ممنوع ہے ان میں سے ایک جگہ یہ بھی ہے کہ جو آدمی نماز پڑھ رہا ہو اسے سلام نہ کیا جائے اور سلام کا جواب دینا خواہ کسی طرح بھی ہو کلام کے زمرہ میں آتا ہے اور نماز میں کلام کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۲۳۴۱ ـــــ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں اونگھ کا آنا شیطان کی طرف سے ہے جب کہ دوران جنگ اونگھ کا آنا رحمت خدائے تعالیٰ ہے۔ عبدالرزاق، وعبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وطبرانی

۲۲۳۴۳...... اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۴۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کشادہ جگہ ہو۔

فائدہ:...... یعنی آدمی سترہ دیوار یا ستون سے دور ہو کر کھڑا نہ ہو کہ اس کے آگے سے آدمی گزر جائے جو اس کی نماز میں خلل ڈال دے۔

۲۲۳۴۵...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ستونوں کے درمیان صفیں مت بناؤ اور نہ ہی باتوں میں مشغول لوگوں کو امامت کراؤ۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی مسجد میں صفیں بنائی ہوں تو پہلے پہلی صف کو مکمل کیا جائے پھر دوسری کو یوں نہ کیا جائے کہ صرف ستونوں کے درمیان درمیان

۲۲۳۵۶ یحییٰ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز میں مشغول تھا اور اس نے بالوں کی چوٹی باندھی تھی چنانچہ ان دونوں حضرات نے اسے دیکھ کر سخت ناگواری کا اظہار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۳۵۷ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز پڑھے اور اس نے سر کے بالوں سے چوٹی باندھی ہو یا وہ کنگھی بالوں سے کھینچے یا ماتھے کی طرف موڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۵۸ زید بن وہب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ سجدہ میں تھا اور اس نے سر کے بالوں سے چوٹی باندھی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی چوٹی کھول دی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالوں سے چوٹی مت باندھو چونکہ تمہارے ساتھ تمہارے بال بھی سجدہ کرتے ہیں اور ہر بال کے لیے اجر ہے۔ وہ آدمی بولا: آپ نے میرے بالوں کی چوٹی اس لیے کھولی ہے کہ بال مٹی سے آلودہ ہوں حالانکہ بالوں کا مٹی میں آلودہ ہونا تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۶۰ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے درآں حالیکہ میں سجدہ میں تھا اور میں نے بالوں کی چوٹی باندھی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے چوٹی کھول دی اور مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

نماز میں پیشاب یا پاخانے کو بتکلف روکنے کا حکم

۲۲۳۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب و پاخانے کو زبردستی نہ روکے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن منصور

فائدہ: ... مطلب یہ ہے کہ پیشاب یا پاخانے سے آدمی کو پہلے کسی طرح سے فارغ ہو لینا چاہیے اور پھر نماز پڑھنی چاہیے اگر دوران نماز پیشاب کی حاجت پیش آجائے تو تکلف کر کے پیشاب کو نہیں روکنا چاہیے بلکہ نماز توڑ کر ناک پر ہاتھ رکھ کر مسجد سے باہر نکل جانا چاہیے اور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پھر نماز پڑھنی چاہیے۔

۲۲۳۶۲ زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس نے اپنی سرین کو تکلف سے جوڑا ہوا ہو۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۳۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پیشاب و پاخانے سے مدافعت مت کرو۔ رواہ مسدد

۲۲۳۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ وہ پیشاب اور پاخانے سے مدافعت کر رہا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہ وقت کے بیان میں

۲۲۳۶۵ مسند عمر رضی اللہ عنہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چند پسندیدہ شخصیات کے پاس تھا جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ ان تمام حضرات کا بیان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب اور فجر کے بعد سورج کے چمکنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ الطیالسی والامام احمد بن حنبل والدارمی والبخاری ومسلم والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ وابو یعلی وابن خزیمہ وابن حبان وابو عوانہ والطحاوی والبیہقی

۲۲۳۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز مت پڑھو چونکہ طلوع آفتاب کے ساتھ ساتھ شیطان کے سینگ بھی طلوع ہوتے ہیں اور غروب آفتاب کے ساتھ اس کے سینگ بھی غروب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ مالک۔

٢٢٣٦٧ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مار رہے تھے۔ مالک، والطحاوی

٢٢٣٦٨ اسود کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعات پڑھنے پر مارتے تھے۔ مسدد

٢٢٣٦٩ عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے سے مارا اس پر تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! آپ مجھے اس نماز پر کیوں مارتے ہیں جسے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تمیم! سب لوگ وہ کچھ نہیں جانتے جو تم جانتے ہو۔ العدنی، وابو یعلی

٢٢٣٧٠ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے خبر دی یا مجھے خبر دی گئی کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبل ازیں اس نماز سے منع کر چکے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں درے کے ساتھ مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور جب تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے عمر! آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: چونکہ تم نے عصر کے بعد دو رکعات پڑھی ہیں حالانکہ میں ان سے منع کر چکا ہوں۔ تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا تو کوئی خوف نہیں ہے لیکن تمہارے بعد ایسے لوگ آنے والے ہیں جو (تمہیں دیکھ کر) عصر اور مغرب کے درمیان نماز پڑھیں گے حتی کہ وہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھیں گے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان اسی طرح نماز پڑھیں گے جس طرح ظہر اور عصر کے درمیان پڑھتے ہیں۔ الطبرانی فی الاوسط

٢٢٣٧١ سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کے بعد (فرض نماز کے علاوہ کوئی اور) نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد نفل کی ممانعت

٢٢٣٧٢ زہری کہتے ہیں کہ آزاد کردہ غلام سائب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ چل کر زید بن خالد کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارا حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے امیر المومنین! آپ مجھے مارتے رہیں میں ان دو رکعتوں کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور فرمایا: اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ ان دو رکعتوں کو رات کی نماز کے لیے ایک طرح کی سیڑھی بنالیں گے میں ہرگز تمہیں نہ مارتا۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

٢٢٣٧٣ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے یہ دو رکعات چھوڑ دیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے پھر سے دو رکعتیں پڑھنی شروع کردیں جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دو رکعتوں پر مارا کرتے تھے۔ عبدالرزاق

٢٢٣٧٤ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تم عصر کے بعد بھی نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے ایک نماز فوت ہوگئی تھی جسے اب پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بعد میں پڑھ لیتے تو اچھا ہوتا۔ اخرجه ابو الطیب بن سعد بن سلمة

٢٢٣٧٥ مقدام بن شریح اپنے والد شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کیسی نماز

کیسے پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر اس کے بعد دو رکعت اور پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھتے اور عصر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا عصر کے بعد نماز پڑھنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارا کرتے تھے اور اس نماز سے منع کرتے تھے۔ لیکن اہل یمن کے لوگ کمینے ہیں وہ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں پھر ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں اور پھر عصر پڑھتے ہیں اور پھر عصر اور مغرب کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کرتے تھے وہ بہت اچھا کرتے تھے۔ اخرجہ ابوالعباس السراج فی مسندہ

۲۲۲۷۶ ـــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دن اور رات کو نماز پڑھنے پر کسی کو بھی اپنی گرفت میں نہیں لوں گا بشرطیکہ جب تک غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے سوائے اس کے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہو۔

ابن مندہ فی الناسخ من حدیثہ

۲۲۲۷۷ ـــ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر رات کا وقت افضل وقت ہے۔ پھر فجر تک نماز مقبول ہوتی ہے پھر فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ پھر عصر تک نماز مقبول ہے (سوائے زوال کے وقت کے) پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کو نماز کیسے پڑھی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے میں نے عرض کیا دن کو کیسے نماز پڑھی جائے۔ ارشاد فرمایا: دن کو چار چار رکعت کر کے نماز پڑھی جائے۔ پھر فرمایا کہ جو نماز پر نماز پڑھتا ہے اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور قیراط کی مقدار احد پہاڑ کے برابر ہے۔ آدمی جب وضو کے لیے تیاری کرتا ہے اور ہاتھوں کو دھوتا ہے اس کے گناہ ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب کلی اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے گناہ ناک کے بانسے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے چہرے کانوں اور آنکھوں سے خارج ہو جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے گناہ سر کے راستے سے نکل جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ پاؤں کی طرف سے نکل جاتے ہیں اور پھر جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

رواہ عبدالرزاق وسندہ حسن

۲۲۲۷۸ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے دراں حالیکہ سورج اچھی طرح چمک رہا ہو۔

الامام احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابویعلی وابن الجارود وابن خزیمہ وابن حبان وسعید بن المنصور

۲۲۲۷۹ ـــ بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجز طلوع آفتاب کے وقت میں نماز پڑھنے سے اور کسی وقت نماز پڑھنے سے ہمیں منع کیا گیا چونکہ اس وقت سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۸۰ ـــ ''مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ'' عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جب کہ قبل ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کر چکے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں درے سے مارا تمیم رضی اللہ عنہ نے نماز ہی میں عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے حتی کہ تمیم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے مجھے کیوں مارا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حالانکہ میں ان سے منع بھی کر چکا ہوں تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ دو رکعتیں آپ سے بہتر ہستی یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کی جماعت (جماعت صحابہ) کا مجھے خوف نہیں ہے مجھے تو بعد میں آنے والے لوگوں کا خوف ہے کہ وہ عصر تا مغرب نماز پڑھتے رہیں گے حتی کہ اس گھڑی میں بھی نماز پڑھیں گے جس میں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور پھر یہ لوگ کہیں گے ہم نے فلاں فلاں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۸۱ ـــ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا ہوں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ رات کے کس حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رات کا آخری تہائی حصہ پھر فجر کی نماز پھر جب سورج

کی نماز پڑھ چکو تو اس کے بعد نماز چھوڑ دو حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے چونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد نماز پڑھو یہ نماز مقبول ہے حتیٰ کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے تو اس وقت میں بھی نماز چھوڑ دو چونکہ اس وقت جہنم کو دھکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب سورج ڈھلنے لگے تو عصر تک نماز پڑھ سکتے ہو پھر عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز چھوڑ دو۔ ابن جریر وابن منده وقال هذا حديث صحيح عزيز غريب و البيهقي وابن عساكر

۲۲۲۸۶ ... اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے عصر کے بعد حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ عبدالرزاق وابن جریر

۲۲۲۸۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے طلوع آفتاب کے وقت غروب آفتاب کے وقت اور نصف نہار کے وقت۔ رواہ ابن جریر

۲۲۲۸۸ ... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے کہا: یہ کونسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے چنانچہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں: ابن زبیر نے سچ کہا ہے، میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو جائے اور فجر کے بعد بھی طلوع آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے پس رسول اللہ ﷺ وہی کچھ کرتے تھے جس کا انہیں حکم دیا جاتا تھا اور ہم بھی وہی کچھ کریں گے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۸۹ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی تلاش میں مت رہو چونکہ شیطان کے سینگ طلوع آفتاب کے ساتھ طلوع ہوتے ہیں اور پھر آفتاب کے ساتھ غروب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

عصر کے بعد کے نفل

۲۲۲۹۰ ... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھتے دیکھا بجز ایک مرتبہ کے کہ آپ ﷺ کے پاس ظہر کے بعد کچھ لوگ آئے تھے جن کی وجہ سے آپ کسی کام میں مشغول ہو گئے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکے پھر عصر کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد میرے حجرے میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۹۱ ... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور انہوں نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کرو چنانچہ کثیر بن صلت کے ساتھ میں بھی (ابوسلمہ) کھڑا ہوا اور کثیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن حارث کو بھیجا چنانچہ یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نہیں جانتی اور جاؤ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک دن عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی تھیں حالانکہ قبل ازیں میں نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا تھا ہم میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ایک وفد آیا تھا یا فرمایا کہ میرے پاس صدقے کا مال آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا جواب پڑھ رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۲۹۲ ... عبداللہ بن حارث کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا چنانچہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے قریب بٹھایا اور پھر کہا لوگ عصر کے بعد کیسی دو رکعتیں پڑھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا لوگوں کو ابن زبیر فتویٰ دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھا انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انہوں نے جواب دیا کہ اس بارے میں مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے چنانچہ قاصد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی حقیقت دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے میں نے تو انہیں یہ خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا اور آپ ﷺ کے پاس مہاجرین کافی تعداد میں جمع تھے اور ان سے پہلے آپ ﷺ نے ایک عامل کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور اس نے تاخیر کر دی تھی اسی اثناء میں دروازے پر دستک ہوئی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز پڑھی نماز کے بعد آپ ﷺ مال تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کے وقت فارغ ہوئے آپ ﷺ کو بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے اقامت کہہ کر عصر کی نماز کھڑی کر دی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے گھر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے ان رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو رکعتیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا جنہیں میں نہیں پڑھ سکا ہوں اور اب عصر کے بعد پڑھ رہا ہوں مجھے ناگوار گزرا کہ میں یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھوں اور آل جانب لوگ مجھے دیکھ رہے ہوں چنانچہ میں نے تمہارے پاس آ کر پڑھی ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۳ ... عبداللہ بن شداد بن ہاد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان دو رکعتوں کو میں عصر سے پہلے پڑھتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۹۴ ... عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: میں نبی ہوں عرض کیا: آپ کو کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا سرخ و سیاہ (عرب و عجم) کی طرف عرض کیا کس وقت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ ارشاد ہوا: صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے۔ اور جس وقت سورج زرد پڑ جائے تاآنکہ غروب نہ ہو جائے۔ عرض کیا: کس وقت دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے ارشاد ہوا کہ رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ عرض کیا: آفتاب کس وقت غروب ہونا شروع ہوتا ہے؟ حکم ہوا کہ سورج کے زرد مائل ہونے سے غروب ہونے تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۹۵ ... عطاء کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ نفل نماز آدھے دن کے وقت مکروہ ہے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت بھی نفل پڑھنا مکروہ ہیں۔ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۹۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نصف نہار (آدھے دن) کے وقت نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک پڑھتے تھے اور نہ ہی فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

نماز کے مستحب اوقات کا بیان

۲۲۳۹۷ ... محمد بن عبد الرحمٰن کی روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ مروان کی مخالفت کرتے تھے اس پر مروان نے ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نمازیں ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر تم رسول اللہ ﷺ کی موافقت کرو گے تو ہم بھی تمہاری موافقت کریں گے اور اگر تم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرو گے تو ہم بھی تمہاری مخالفت کریں گے

الروبانی وابن عساکر

۲۲۴۹۸۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! عنقریب میرے بعد کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نماز کو وقت پر نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھتے رہنا سو اگر تم نے نماز وقت پر پڑھی تمہارے لیے نماز کے علاوہ اضافی اجر وثواب بھی ہوگا ورنہ تمہارے لیے صرف نماز ہی کا ثواب ہوگا۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ذر

۲۲۴۹۹۔۔۔ ابو عالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے سے امراء کے متعلق پوچھا جو کہ نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے چنانچہ انہوں نے میرے گھٹنوں پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی ایسا سوال حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا انہوں نے بھی میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے تیرے ساتھ کیا ہے (یعنی انہوں نے بھی مجھے گھٹنوں پر تھپیڑ مارا تھا) چنانچہ انہوں نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھو اور اگر تم ان امراء (کی اقتداء میں ان) کے ساتھ نماز کو پالو تو دوبارہ پڑھ لو اور مت کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا اب نہیں پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۰۔۔۔ ''مسند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ'' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو مختلف امور میں مشغول ہو جائیں گے اور وقت پر نماز نہیں پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا ایک آدمی بولا: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ حکم ہوا جی ہاں ان کے ساتھ پڑھ لو۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا وقت پر نماز پڑھ لینا اس کے اہل وعیال اور مال سے بدرجہا بہتر ہے۔ رواہ سعید بن منصور

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۵۔

۲۲۵۰۲۔۔۔ عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں ایک مرتبہ علقمہ اور اسود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہونے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی اور فرمایا: عنقریب کچھ ایسے امراء آنے والے ہیں جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ہمارے سامنے نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ

۲۲۵۰۳۔۔۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: مجھے وقت کے متعلق تمہاری کوئی پرواہ نہیں اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سمیت زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر کچھ ایسے لوگ حکمران ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھنا اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز کو پالو تو پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۴۔۔۔ مہدی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے مہدی! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے خیار (افضل وبہترین) لوگوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا اور تمہارے اوپر عمر اور شریر لوگ حکمران بن بیٹھیں گے اور نماز کو وقت پر نہیں پڑھا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس وقت لوگوں سے ٹیکس وصول نہ کرنا، جاسوس نہ بننا، شرطی (پولیس کا آدمی) نہ بننا اور نہ ہی سرکاری ڈاکیا بننا (یعنی کسی قسم کا کوئی بھی سرکاری عہدہ نہ لینا) اور تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے رہنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۵۔۔۔ قاسم بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے نماز میں تاخیر کر دی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے نماز کھڑی کرنے کا اعلان کر دیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی جب ولید بن عقبہ کو پتہ چلا تو اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین کا کوئی نیا حکم پہنچا ہے یا پھر آپ سے بدعت سرزد ہوگئی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم اپنی نماز میں تمہارا انتظار کریں درآں حالیکہ تم اپنے کام میں مشغول ہو۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۶۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے وقت پر نماز نہ پڑھی ہو۔

البتہ آپ ﷺ میدانِ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرکے پڑھتے تھے اور مغرب و عشاء کی نماز کو مزدلفہ میں جمع کرکے پڑھتے تھے اور اس دن فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۰۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلاشبہ تم ہمارے اس زمانہ میں علماء کثیر ہیں اور خطباء تھوڑے ہیں تو نماز اول وقت (میں) پڑھتے ہیں اور مختصر خطبے دیتے ہیں جبکہ عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں خطباء کثیر ہوں گے اور علماء قلیل ہوں گے اور وہ خطباء لمبی لمبی تقریریں کریں گے اور نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے حتی کہ کہا جانے لگے گا کہ یہ تو شرق الموتی ہے آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ شرق الموتی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا جب سورج بہت زرد ہو کر زائل ہو جائے اسے شرق الموتی کہتے ہیں چنانچہ تم میں سے جو بھی اس زمانہ کو پائے وہ وقت پر نماز پڑھے اور اگر جماعت کی نماز پڑھنے سے روک دیا جائے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز کو فرض شمار کرے اور ان (امراء و تکبر والوں) کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل شمار کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یقیناً نماز کا وقت مقرر ہے جس طرح حج کا وقت مقرر ہے لہٰذا نماز کو وقت پر پڑھو۔
رواہ عبدالرزاق

"مباح جگہ"

۲۲۵۰۹۔ مسند ابی سعید: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قالین دری اور چٹائی خواہ کسی قسم کی بھی ہو جب اس کے پاک ہونے کا یقین ہو تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔

جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۲۲۵۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا در آں حالیکہ میں ایک قبر کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز پڑھ رہے ہو حالانکہ تمہارے سامنے قبر ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

عبدالرزاق وابن ابی شیبہ و [illegible]

غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے

۲۲۵۱۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو چنانچہ جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا پھر آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو حکم دیا کہ اب پھر لوگوں کو اندر لاؤ میں لوگوں کو اندر لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس قوم پر لعنت کرے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ مرض وفات میں آپ ﷺ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا۔ رواہ البزار

فائدہ: ... یعنی آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہ میرے بعد میری امت کہیں میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنا دے تب ہی آپ ﷺ نے مرض وفات میں اس خدشہ کو شدت سے ظاہر کیا۔

۲۲۵۱۲۔ ابوصالح غفاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بابل (شہر) سے گزر ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مؤذن آیا اور عصر کی نماز کے لیے اجازت چاہی۔ آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور جب بابل سے گزر گئے تو مؤذن کو حکم دیا اور نماز کھڑی کی۔ جب آپ

رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے مجھے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے چونکہ بابل کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے۔ابو داؤد والبیھقی

۲۲۵۱۳۔۔۔"مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز مت پڑھو آپ ﷺ سے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیا کرو چونکہ ان میں برکت ہے۔ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

فائدہ:۔۔۔یعنی بسا اوقات بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز جائز ہے یہ مطلب نہیں کہ اس کے متبادل جگہ موجود ہوتے ہوئے بھی یہاں پڑھی جائے یا اہتمام کے ساتھ معمول بنالیا جائے چونکہ ظاہر ہے کہ متبادل جگہ بکریوں کے باڑے سے بہتر ہے۔

۲۲۵۱۴۔۔۔براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا پوچھا گیا: کیا ہم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا پھر پوچھا گیا کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا: پھر پوچھا گیا کیا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۵۱۵۔۔۔"مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیتے تھے جب کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۱۶۔۔۔جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کریں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۵۱۷۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ اور بکریوں کی رینٹ وغیرہ بھی صاف کرلیا کرو اور ان کے باڑے میں نماز بھی پڑھا کرو چونکہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۸۔۔۔عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں چہرہ اقدس پر چادر کا پلو رکھ لیتے پھر جب افاقہ ہوتا تو کپڑا ہٹا کر فرماتے: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے چونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ایسا کرنے سے ڈراتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۱۹۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم بائیں حمام اور قبرستان میں ہرگز نماز مت پڑھو۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۰۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے کنیسہ میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے جس میں مورتیاں رکھی ہوں (یا تصویریں بنی ہوں)۔

عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۲۱۔۔۔حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے درمیان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۲۔۔۔حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۳۔۔۔"مسند اسامہ بن زید" حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے مرض وفات میں فرمایا کہ میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چہرہ اقدس پر معافری چادر ڈال رکھی تھی پھر آپ نے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹا کر فرمایا اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

الطبرانی، الامام احمد بن حنبل وابو نعیم فی المعرفۃ وسعید بن المنصور واخرجہ مسلم فی کتاب المساجد

۲۲۵۲۴۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرگاہ (راستہ) میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

مکروہات متفرقہ

۲۲۵۲۵ ۔۔۔ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشوع نفاق سے پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! خشوع نفاق کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خشوع بدن اور دل کا نفاق۔

الحکیم والعسکری فی الامثال والبیہقی فی شعب الایمان

۲۲۵۲۶ ۔۔۔ ابوحازم اپنی آزاد کردہ باندی عزہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: پالان کے اوپر بچھائے جانے والی چادر پر بالکل بھی نماز مت پڑھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۲۷ ۔۔۔ عبدالرحمن بن زید بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں سجدہ کی جگہ سے ہاتھ سے کنکریاں ہٹانے لگا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۲۸ ۔۔۔ محمد بن عبداللہ قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس نے سر جھکا رکھا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا حالت ہے اپنا سر اوپر اٹھاؤ اس طرح کی ظاہری عاجزی کیا ہے؟ جو تمہارے دل کے خشوع میں اضافہ نہیں کرے گی جس آدمی نے بھی دل میں پائے جانے والے خشوع سے زیادہ ظاہر کرنے کی کوشش کی اس نے نفاق در نفاق کو ظاہر کیا۔ المروزی

۲۲۵۲۹ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لیے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ رکوع اور سجدہ میں قرأت مت کرو، سر پر بالوں کا جوڑا بنا کر نماز مت پڑھو چونکہ یہ شیطان کی عادت ہے شیطان کی طرح مت بیٹھو، سجدوں میں بازو زمین پر مت بچھاؤ اور سجدوں کی جگہ سے کنکریوں کو مت ہٹاؤ، سجدوں کے درمیان کتے کی طرح مت بیٹھو، امام کو لقمہ مت دو، اور سونے کی انگوٹھی مت پہنو، کتان اور حریر سے بنا ہوا کپڑا مت پہنو اور ریشم سے بنی ہوئی زین پر مت سواری کرو۔

العدنی والدورقی والبیہقی

کلام: ۔۔۔ امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۳۰ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔ العسکری فی المواعظ

کلام: ۔۔۔ اس حدیث کی سند میں زیاد بن منذر ایک راوی ہے جو متروک ہے۔

۲۲۵۳۱ ۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور سدل (کپڑے لٹکائے ہوئے) کیے ہوئے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ تو یوں لگتے ہیں گویا کہ یہ یہودی ہیں جو اپنی عبادت گاہ سے نکل آئے ہوں۔ رواہ ابوعبید

۲۲۵۳۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں سدل کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں نے یہود کی مشابہت کر رکھی ہے جو ابھی ابھی اپنے کنیسوں سے باہر آئے ہوں۔ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۳۳ ۔۔۔ "مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" شقیق کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے نماز ہی میں اپنے سامنے تھوک دیا جب نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: نہ اپنے سامنے تھوک پھینکو اور نہ ہی دائیں جانب چونکہ تمہارے دائیں جانب نیکیوں کو لکھنے والے فرشتے ہوتے ہیں بلکہ اپنی بائیں طرف تھوکو یا پیچھے تھوکو، آدمی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے توجہ نہیں ہٹاتے جب تک کہ وہ خود اللہ کی طرف سے

تجہد بنالے یا اس سے کوئی بری الذمہ ہوجائے۔ ابن عساکر

۲۲۵۳۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رکوع میں قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

مستحبات نماز حضور قلب

فائدہ: نماز میں حضور قلب کو وہ حیثیت حاصل ہے جو سر میں دماغ کو اور بقیہ اعضاء جسمانی میں دل کو چنانچہ دل یا دماغ مختل ہوجائے تو انسان چند گھڑی کا مہمان ہوجاتا ہے چنانچہ اسی طرح اگر نماز کی ظاہری صورت موجود ہو اور حضور قلب سے خالی ہو تو وہ نماز ذمہ سے تو ساقط ہوجائے گی لیکن تمام تر خوبیوں سے خالی ہوگی نماز میں یہی حضور قلب تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم تیروں سے چھلنی ہوجاتے مگر انہیں خبر تک نہ ہوتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسد اطہر میں تیر کا پھل پھنس گیا جو نماز میں نکالا گیا اسی حضور قلب کے متعلق درج ذیل میں احادیث لائی جارہی ہیں۔

۲۲۵۳۵ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حکم بن عبداللہ قاسم بن محمد اسماء بنت ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام رومان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مجھے نماز میں دائیں بائیں جھکتے ہوئے دیکھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے شدت سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب تم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو تو سکون و وقار کے ساتھ کھڑے ہو اور یہودیوں کی طرح کاندھوں کو دائیں بائیں جھکایا نہ کرو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابو نعیم فی الحلیہ وابن عساکر

۲۲۵۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شام کا کھانا (کھانے کے لئے) رکھ دیا جائے اور ادھر نماز بھی کھڑی کردی گئی ہو تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ وذخیرة الحفاظ ۳۳۳ وکشف الخفاء ۲۲۵

۲۲۵۳۷ یحییٰ بن کثیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے کھانا تناول کرکے نماز کے لیے اچھی طرح سے فارغ ہولیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۳۸ جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میمون بن مہران نے ہمیں دعوت پر بلایا چنانچہ جب دسترخوان پر رکھ دیا گیا تھا کہ اتنے میں اذان ہوگئی ہم کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے میمون بن مہران بولے: بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسے ہی ہوتا تھا اور ہم پہلے کھانا کھاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۳۹ عیاض بن خلیفہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خزانہ تھے کہتے ہیں کہ کھانا اگر تیار ہوتا اور ادھر سے نماز کا بھی وقت ہوجاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں پہلے کھانا تناول کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۰ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ بسا اوقات نماز کھڑی کردی جاتی اور عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی آدمی پیش آجاتا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے باتوں میں مشغول ہوجاتے حتیٰ کہ کافی دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ بیٹھ جاتے۔ ابوالربیع الزہرانی فی الجزء الثانی من حدیثه

۲۲۵۴۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی آدمی کھانے پر بیٹھا ہو اور ادھر نماز کھڑی کی جاچکی ہو تو اسے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ آرام سے کھانے سے فارغ ہولے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۲ "مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" زید بن وہب کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نماز میں مشغول ہے لیکن رکوع و سجود کا اہتمام نہیں کرتا ہے اور جلدی جلدی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم کتنے عرصے سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تب تو تم نے چالیس سال سے نماز ہی نہیں پڑھی اور بالفرض اگر اسی حالت پر تمہاری موت ہوگئی تو تمہاری موت سنت محمد ﷺ پر نہیں ہوگی جسے آپ ﷺ نے قائم کیا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ سمجھایا اور پھر فرمایا: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز تو خفیف (ہلکی سی) پڑھتے ہیں لیکن رکوع وسجود اہتمام سے کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبخاری فی کتاب الصلوۃ والنسائی

۲۲۵۴۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز تو ناپ تول کا پیمانہ ہے جو پورا پورا دیتا ہے اسے پورا پورا دیا جاتا ہے اور اگر کمی کرے تو کمی کرنے والوں کے بارے میں تم جانتے ہو کہ ان کے لیے کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ دو رکعتیں پڑھی ہوئی بدون حضور قلب کے رات بھر کے قیام سے بہتر ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر

۲۲۵۴۵ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو شیطان کے وسوسے ڈالنے سے پہلے پہلے ختم کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۶ ابن سیرین کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز میں ہوتے آپ ﷺ خشوع کا حکم نازل ہوا آپ ﷺ اپنی نظریں سجدہ کی جگہ پر جمالیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۷ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھالیتے اور آپ ﷺ نماز میں ہوتے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

الذین ھم فی صلاتھم خاشعون

وہ جو اپنی نماز میں خشوع کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کو نیچے کرلیا (یعنی نظریں سجدہ گاہ پر جھکالیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۴۸ ابن سیرین کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نماز میں ادھر ادھر دیکھے جب نظر کا ہو تو اسے حکم دیا جائے کہ اپنی آنکھوں کو بند کرلے۔ رواہ عبدالرزاق

مستحبات نماز کے متعلقات

۲۲۵۴۹ "مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما" مسروق کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نماز کو سکون واطمینان سے پڑھا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز میں رکوع اور سجدہ اطمینان سے نہیں کررہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۱ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے جسے میں نماز میں پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو۔

اللھم لک الحمد کلہ ولک الشکر کلہ ولک الملک کلہ ولک الخلق کلہ بیدک الخیر کلہ والیک یرجع الامر کلہ اسالک من الخیر کلہ واعوذبک من الشر کلہ

یا اللہ! ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور شکر تیرے ہی لیے ہے بادشاہت صرف تیری ہے اور مخلوق بھی ساری تیری ہی ہے ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور تیری ہی طرف تمام امور نے لوٹنا ہے میں ہر طرح کی ساری بھلائی تجھ سے مانگتا ہوں اور سارے کے سارے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابن ترکان فی الدعاء والدیلمی

۲۲۵۵۲ حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو اطمینان سے نہ رکوع کررہا تھا اور سجدہ بھی کوے کی ٹھونگوں کی طرح کررہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسی حالت پر اسے موت آگئی تو ملت محمد ﷺ پر اس کی موت واقع نہیں ہوگی پھر ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اطمینان سے رکوع کرے اور کوے کی طرح سجدے میں ٹھونگیں نہ مارے اس آدمی کی

مثال بھوکے کی سی ہے جو ایک دو کھجوریں کھالے یا اس کی مثال مرغ کی سی ہے جو خون میں چونچ مار لیتا ہے چنانچہ نہ وہ آدمی بھوک سے سیر ہو پاتا ہے اور نہ ہی مرغ۔ رواہ ابن عساکر

فجر کی نماز میں سورۃ المؤمنون

۲۲۵۵۳ ـــــ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے کعبہ کی اگلی طرف نماز پڑھی اور جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے تھے پھر آپ ﷺ نے سورت "المومنون" شروع کردی اور جب موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۵۵۴ ـــــ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن نماز پڑھی اور نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ دیں۔ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۵۵ ـــــ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورت "المومنون" شروع کردی حتیٰ کہ جب آپ ﷺ موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پر پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی لگ گئی اور قراءت میں تخفیف کر کے رکوع کردیا۔ عبدالرزاق سعید بن المنصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۵۶ ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کسی کو نماز میں جمائی آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے چونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۵۷ ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر پر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے انبجانیہ (ایک قسم کی چادر) میرے پاس لیتے آؤ چونکہ اس (منقش چادر) نے مجھے نماز سے غافل کردیا تھا۔ عبدالرزاق واخرجہ البخاری فی کتاب الصلوۃ ۱۰۳

۲۲۵۵۸ ـــــ طاؤس کہتے ہیں: فرشتے بنی آدم کے اعمال لکھتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں فلاں شخص نے اپنی چوتھائی نماز میں کمی کردی فلاں نے آدھی نماز میں کمی کردی اور فلاں نے اتنی نماز میں کمی کردی۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۲۵۵۹ ـــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ جس آدمی نے فرض نماز میں اپنے ہاتھوں کو کھیلنے سے روکے رکھا تو اس کا اجر وثواب اتنا اور اتنا سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ عبدالرزاق و بیہقی

کلام: ...... امام بیہقی کہتے ہیں اس حدیث میں دو راوی مجہول ہیں اور یہ غیر محفوظ حدیث ہے میزان میں ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

سترہ کا بیان

۲۲۵۶۰ ـــــ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابن جریج کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک نوجوان کے پاس سے ہوا جو نماز میں مشغول تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے نوجوان استون کی طرف آگے بڑھ جاؤ تاکہ تمہاری نماز سے شیطان نہ کھیلنے پائے اور یاد رکھو میں تمہیں یہ تاکید اپنی رائے سے نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۶۱ ـــــ اسحاق بن سوید کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قبلہ رو دیوار سے دور نماز پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے بڑھ جاؤ تاکہ کہیں تمہاری نماز فاسد ہو جائے اور میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے۔

رواہ الحارث

کلام: ...... یہ حدیث منقطع ہے۔

کوشش کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو تسبیحات میں مشغول ہوتے درآں حالیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے (قبلہ کی طرف) لیٹی ہوئی ہوتیں۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والحارث وابن خزیمہ والقطعی فی القطعیات والطحاوی والدورقی

۲۲۵۷۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کی طرف نماز پڑھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا، وہ آدمی بولا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔ البزار

کلام:۔۔۔ بزار نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۵۷۵۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی آگے سے گزرنے والے کو حتی المقدور روکنے کی کوشش کرو۔

رواہ عبدالرزاق

کلام:۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے۔ المتناہیہ ۷۶۸۔

۲۲۵۷۶۔۔۔ "مسند فضل بن عباس رضی اللہ عنہ" فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے ہم اس وقت بادیہ (دیہات) میں تھے آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے جب کہ آپ ﷺ کے سامنے ہماری ایک کتیا تھی اور ایک گدھا بھی چر رہا تھا اور آپ کے سامنے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو آپ کے اور ان جانوروں کے درمیان حائل ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۷۔۔۔ مطلب بن ابی وداعہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد حرام میں باب بنی سہم کے قریب نماز پڑھتے دیکھا درآں حالیکہ لوگ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور بیت اللہ اور آپ ﷺ کے درمیان سترہ نہیں تھا اور لوگ آپ ﷺ کے سامنے سے طواف کرتے ہوئے گزر جاتے۔ رواہ عبدالرزاق وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۲۵۷۸۔۔۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کالا کتا شیطان ہے وہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۷۹۔۔۔ "مسند حکم بن عمرو غفاری" حسن کہتے ہیں حکم غفاری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور انہوں نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا چنانچہ لوگوں کے سامنے سے کتا یا گدھا گزرا تو حکم غفاری جب نماز سے فارغ ہوئے ساتھیوں سے کہا: اس جانور نے میری نماز تو نہیں توڑی لیکن تمہاری نماز توڑ دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۰۔۔۔ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں حکم غفاری نے لوگوں کو نماز پڑھائی حکم غفاری نے اپنے سامنے نیزہ گاڑ رکھا تھا اتنے میں لوگوں (مقتدیوں) کے سامنے سے گدھے گزرے حکم غفاری نے دوبارہ نماز پڑھائی۔ بعد میں لوگوں نے آپس میں باتیں کیں کہ حکم غفاری بھی ولید بن عقبہ کی طرح فجر کی چار رکعتیں پڑھنا چاہتے ہیں، عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حکم سے ملا اور اس کا تذکرہ کر دیا حکم تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے حتی کہ لوگ جب ان سے آملے تو کہا: میں نے اس وجہ سے نماز کا اعادہ کیا ہے چونکہ سامنے سے گدھوں کا گزر ہوا تھا اور تم نے ابن ابی معیط کے ساتھ میری مثال بیان کر دی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارا یہ سفر اچھا رکھے، منزل مقصود تک تمہیں اچھی طرح پہنچا دے دشمن کے خلاف تمہیں فتح عطا فرمائے اور پھر میرے اور تمہارے درمیان جدائی کر دے لوگ یہ باتیں سن کر آگے کو چل پڑے اور اس کے بعد اپنے چہروں سے ان کے متعلق خوشی ہی محسوس کرتے رہے اور جب جنگ سے فارغ ہوئے تو حکم غفاری وفات پا گئے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۵۸۱۔۔۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ جاتے ہوئے راستے میں نماز پڑھا رہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی اپنے اونٹوں کو ہانکتا ہوا آیا (قریب تھا کہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزر جاتا) نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اونٹوں کو واپس کر لیکن وہ آپ ﷺ کے اشارہ کو نہ سمجھ سکا اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے کہا: اے اونٹوں والے! اپنے اونٹوں کو واپس کر چنانچہ اس آدمی نے اونٹوں کو واپس کیا جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلام کس نے کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی

رضی اللہ عنہ کو آواز بلند اذان دیتے سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ہلاکت (کلمہ تعجب)! کیا اسے خوف نہیں کہ اس کا پیٹ پھٹ جائے گا حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا امیرالمومنین! میں نے تو آپ کی آمد کی وجہ سے آواز بلند کی ہے فرمایا: تم گرمی والی سرزمین میں ہو لہٰذا نماز کو ٹھنڈا کرو اور پھر ٹھنڈا کرو آپ رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار فرمایا پھر دو رکعتیں پڑھو اور پھر اقامت کہہ کر نماز کھڑی کر دو۔

رواہ البیھقی

۲۲۶۳۰۔۔۔"مسند ابوذر رضی اللہ عنہ" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کو ٹھنڈی کرو پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اور ٹھنڈی کرو حتیٰ کہ ہم ٹیلوں کا سایہ دیکھنے لگے۔ پھر (کچھ دیر کے بعد) بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کے اثر سے ہوتی ہے، جب گرمی کی شدت بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۶۳۱۔۔۔ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمہاری نسبت ظہر کی نماز کو زیادہ ٹھنڈی کر کے پڑھتے تھے۔

رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۲۶۳۲۔۔۔ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے عصر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جب کہ بارش والے دن مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور فی شبہ

۲۲۶۳۳۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بارش کے دن ظہر کی نماز کو جلدی اور عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ فی مشکلہ

۲۲۶۳۴۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش والے دن عصر کی نماز جلدی پڑھو اور ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

متعلقات تبرید

فائدہ:۔۔۔۔۔۔علامہ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ باب قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھنے کے متعلق کچھ مسائل ومزید ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

۲۲۶۳۵۔۔۔"مسند خباب بن ارت رضی اللہ عنہ" حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل ومسلم فی کتاب المساجد والنسائی

۲۲۶۳۶۔۔۔اسی طرح حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دوپہر کو شدید گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی اور ارشاد فرمایا: جب زوال شمس ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ رواہ ابن المنذر فی الاوسط والطبرانی

۲۲۶۳۷۔۔۔حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت گرمی کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہ سنی۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۲۶۳۸۔۔۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ سجدہ میں ہماری پیشانیوں کو شدید تپش محسوس ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ نے ہماری شکایت نہیں سنی۔ رواہ الطبرانی

تکبیرات صلوٰۃ

۲۲۶۳۹۔۔۔"مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ" مطرف بن شخیر کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا

والارض وما شئت من شیء بعد.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لے آیا، تو ہی میرا رب ہے اور تیرے ہی لیے میری سماعت، بصارت، قوت، ہڈی، میرا گوشت پوست، میرا خون، میرے پٹھے، میری ہڈیاں، میرا دماغ اور میرے قدموں کا استقلال جھکا ہوا ہے، اللہ رب العالمین کی ذات تمام جہانوں کی پالنہار ہے۔

رکوع سے اپنا سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے ہوئے یہ دعا پڑھتے اے ہمارے رب! آسمانوں اور زمین کے بقدر تیرے لیے حمد ہے اور ان کے بعد جس چیز کو تو چاہے اس کے بقدر تیری حمد ہے۔

پھر جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ رب العلمین.

یا اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے اسلام لایا تو ہی میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اسے صورت عطا کی اس میں کان پیدا کیے اور آنکھ عطا کی۔

اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۶۶۶ ... مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گزاری چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اللھم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل امامی نورا واجعل خلفی نورا واجعل من تحتی نورا واعظم لی نورا. رواہ ابن ابی شیبۃ

یا اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما، میرے کانوں اور آنکھوں میں بھی نور پیدا فرما، میرے آگے اور پیچھے نور روشن فرما، اور میرے پاؤں کے نیچے نور رکھ دے اور میرے لیے نور کا ایک بڑا حصہ مقرر فرما۔

۲۲۶۶۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

سمع اللہ لمن حمدہ

پھر کہتے۔

اللھم ربنا ولک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد

اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد کرنے والے کی حمد سن لی اے اللہ اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے برابر اور ان کے بعد جو کچھ پیدا کرے اس کے برابر۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۶۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر گم پایا میں آپ کو تلاش کرنے لگی کہ اتنے میں میرے ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر پڑے درآں حالیکہ آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ ﷺ جائے نماز پر تھے سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

یا اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عفو و درگزر کے ذریعے تیری عقوبت سے پناہ مانگتا ہوں میں تیرے غیظ و غضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں اس طرح سے تیری ثنا نہیں کر سکتا ہوں جس طرح تو نے اپنی ثنا کی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۷۳۸۔۔۔ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چار برد کی مسافت کے فاصلہ پر قصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳۹۔۔۔ سالم کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پورے ایک دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھتے تھے۔

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ احادیث مذکورہ بالا پر غور کیا جائے تو مقدار مسافت کے متعلق تین عدد سامنے آتے ہیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پورے ایک دن کی مسافت پر قصر کیا جائے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ۴ برد کی مسافت جو ۴۸ میل بنتی ہے پر قصر کیا جائے۔ جب کہ قبل ازیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین دن کی مسافت پر قصر کیا جائے اب ان تمام احادیث میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ اگر پورا ایک دن یعنی ۲۴ گھنٹے پیدل سفر کیا جائے تو ۴۸ میل (۴ برد) کا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ منزل بہ منزل دن دن کو سفر کیا جائے اور رات کو قیام کیا جائے تو اونٹ پر ۴۸ میل کا سفر تین دن میں طے ہوگا اسی کو فقہاء کرام نے لیا ہے۔ جب کہ ۴ برد کا فاصلہ ۴۸ میل کے برابر ہے گویا مرجع سب اعداد کا ایک ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ پیدل یا اونٹ پر پورے ایک دن میں ۴۸ میل کا فاصلہ کیسے طے ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ممکن ہے چونکہ ۱۸ اکتوبر کے زلزلہ کے دوران اس کا بخوبی مشاہدہ ہوا ہے چنانچہ آزاد کشمیر میں واقع سری نگر روڈ کوہالہ تا چناری چکو ٹھی مکمل بند تھی، ہمارے بہت قریبی عزیزوں نے ظہر کے وقت بھوکے پیٹ حالت روزہ میں کوہالہ سے سفر شروع کیا اور دوسرے دن ظہر کے وقت سے پہلے پہلے ہٹیاں بالا اور چناری چکو ٹھی پیدل چلتے ہوئے پہنچ گئے جب کہ انہیں سڑک سڑک پر ہی چلنا تھا بلکہ کہیں ٹیلے پر چڑھنا ہے کہیں سڑک میں سلائیڈ تھی ہوری ہے تو متبادل راستہ اوپر نیچے سے اختیار کررہا ہے۔ جب کوہالہ تا ہٹیاں بالا اور چناری چکو ٹھی ۹۰۰ (ساٹھ) میل (نوے کلومیٹر) سے زائد فاصلہ ہے۔ لہٰذا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پورے ایک دن سفر ۴۸ میل کیا ۴ برد بھی ۴۸ میل کے برابر ہیں اور یہی ۴۸ میل کا فاصلہ اگر منزل بہ منزل معتدل چال سے طے کیا جائے تو تین دن میں طے ہوگا لہٰذا احادیث میں آنے والے مختلف اعداد میں کوئی فرق نہیں سب کا مرجع ایک ہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲۷۴۰۔۔۔ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم کسی جگہ بارہ (۱۲) دن قیام کا ارادہ کرلو تو نماز پوری پڑھو گے۔ رواہ عبدالرزاق

قصر کی مدت کا بیان

۲۲۷۴۱۔۔۔ نافع کی روایت ہی کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آذربیجان میں چھ (۶) مہینے تک قیام کیا اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نماز کی قصر کرتے رہے اور فرماتے تھے کہ جب میں قیام کا پختہ ارادہ کرلوں گا تو نماز پوری پڑھوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۲۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی جگہ چلا جاؤں اور وہاں ٹھہرنے کا پختہ ارادہ نہ کرلوں تو میں دو رکعتیں پڑھوں گا گوکہ میں بارہ دن قیام کیوں نہ کرلوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۳۔۔۔ ابومجلز کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اگر میں مقیمین کے ساتھ دو رکعتیں پالوں اور میں مسافر ہوں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مقیمین کی نماز پڑھو گے۔ یعنی بقیہ دو رکعتوں میں تم مسبوق کے حکم میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۴۴۔۔۔ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم تو کتاب اللہ میں صلوۃ خوف کا حکم پاتے ہیں جب کہ صلوۃ مسافر کے متعلق کچھ نہیں پاتے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم نے نبی کریم ﷺ کو جیسا کرتے پایا ہے ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۷۴۵۔۔۔ وارد بن ابی عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منیٰ میں ملاقات ہوئی میں نے ان سے سفری نماز کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفر میں (چار رکعت والی نماز) دو رکعت پڑھی جائے گی۔ میں نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے جب کہ ہم یہاں منیٰ میں ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: تیری ہلاکت! کیا تو نے رسول کریم ﷺ کو نہیں سن رکھا؟ میں نے کہا: جی

۲۲۸۶۷ ۔۔۔ مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میرے والد گھر میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے جب کہ لوگوں کو ہلکی (مختصر) نماز پڑھاتے میں نے پوچھا اے ابا جان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: ہم امام ہیں اور ہماری اقتداء کی جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۶۸ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سنت میں سے ہے کہ امام جب سلام پھیر لے اور جس جگہ نماز پڑھی ہے وہاں سے اٹھنے کی گنجائش اگر نہ ہو اور اس نے نوافل پڑھنے ہوں تو اس جگہ سے تھوڑا سا کھسک لے یا چہرہ دوسری طرف پہلے موڑ لے یا کوئی کام کرکے دونوں نمازوں میں فرق کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والدارقطنی والبیہقی

۲۲۸۶۹ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سلام پھیر کر دائیں طرف سے (مقتدیوں کی طرف) مڑتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۲۸۷۰ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کو موخر کرتے اور پھر مختصر کرکے پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ

۲۲۸۷۱ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی اور مختصر نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

نماز کے اختصار کا بیان

۲۲۸۷۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ پڑھی ان کے پیچھے ایک اعرابی تھا اس نے اپنے ہمراہ ایک اونٹنی لائی تھی (جو مسجد کے باہر تھی) جب دوسری رکعت شروع ہوئی تو اعرابی نے الگ اپنے طور پر جلدی جلدی پڑھ دی اور معاذ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس اعرابی کی شکایت کی آپ ﷺ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگا: مجھے اپنی اونٹنی کا ڈر تھا کہ کہیں چلی نہ جائے اور میرے گھر پر میرا عیال ہے جن کی میں نگرانی کرتا ہوں اس پر نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سختی سے تاکید کی کہ لوگوں کو کمزور تر آدمی کی سی نماز پڑھایا کرو چونکہ مقتدیوں میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا مت کرو۔ رواہ ابن منیع

۲۲۸۷۳ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آدمی کو کسی ضروری کام کی وجہ سے جلدی ہو تو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ رکوع میں یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

اللھم لک رکعت ولک سجدت وبک آمنت وعلیک توکلت. رواہ یوسف.

یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تیرے ہی لیے سجدہ کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں نے تجھی پر بھروسہ کیا۔

۲۲۸۷۴ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز لوگوں میں سب سے زیادہ مکمل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۵ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کامل اور مختصر ہوتی تھی۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۶ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں سب سے زیادہ تخفیف کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۸۷۷ ۔۔۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عزم کیا کہ میں رات کو ضرور رسول کریم ﷺ کی نماز دیکھوں گا چنانچہ میں چوکھٹ یا ستون کا سہارا لے کر انتظار میں بیٹھ گیا رات کو رسول کریم ﷺ اٹھے اور دو مختصری رکعتیں پڑھیں پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے والی دو رکعتوں سے قدرے ہلکی تھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر ان سے ہلکی دو رکعتیں اور پڑھیں پھر آخر میں وتر پڑھے اور کل ملا کر تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۷۸ ۔۔۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فجر کی نماز میں طوال مفصل میں سے پڑھتے تھے لیکن ایک دن آپ ﷺ نے قصار مفصل میں سے قرات کی آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو میں نے چاہا کہ اس کی ماں جلدی فارغ ہو کر اس کی گود نے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المعارف

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوھارون عبدی ایک راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۲۸۷۹..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قصار مفصل کی مختصر ترین سورتیں پڑھیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا

جماعت کی نماز میں اختصار

۲۲۸۸۰ . اسماعیل بن ابی خالد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ رکوع اور سجدہ پورے اہتمام سے کرتے تھے اور نماز مختصر پڑھتے تھے اس پر آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم ﷺ کی نماز بھی ایسی ہی ہوا کرتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ کی نماز بہت مختصر ہوا کرتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۸۱ . سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ نماز جو لوگوں کے قیام کے مختصر ہو اجر و ثواب میں عظیم تر ہوتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۲۸۸۲ .. عبدالرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اتنے میں کسی بچے کے رونے کی آواز آئی تو آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں صرف تین آیتیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۳ . عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو انھیں حکم دیا کہ لوگوں کو مختصر ترین نماز پڑھاؤ چونکہ ان میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں ناتواں بھی ہوتے ہیں اور ضرورتمند بھی ہوتے ہیں۔ اور جب تم اکیلے ہو تو جتنی چاہو نماز لمبی پڑھو اور جب مؤذن تمہارے پاس آئے اور اس کا ارادہ اذان دینے کا ہو تو اسے اذان سے مت روکو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۴ عطاء کی روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں چونکہ مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کی ماں کہیں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۵ ..زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۶ .. ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۸۷ . حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی نماز سے خفیف تر نماز نہیں پڑھی جس میں رکوع وسجدہ پورے اہتمام سے کیا گیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

مکروہات امام

۲۲۸۸۸ غالب بن هذیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور ہم نے مسجد میں موجود لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا امام نابینا شخص ہے نماز سے فارغ ہو کر جب اس (امام) کی مذمت کرنے لگے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نابینے کی امامت اور اذان کو مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۲۸۸۹ .. روایت ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ ایک آدمی کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: یہ شخص ہماری امامت کرتا ہے حالانکہ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تو اسے بیوقوف آدمی ہے کیا تو ان لوگوں کا امام ہے حالانکہ یہ تجھے ناپسند کرتے ہیں۔

رواہ ابو عبید

۲۲۸۹۰ .. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کو مؤذن بننے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابوالشیخ فی الاذان

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الطیبہ ۳۶۔

آداب مقتدی اور اس کے متعلقات

۲۲۸۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی بھی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے وہ اسی کے بقدر سر کو نیچے کرے (یعنی اس نے جتنی دیر سر اٹھایا ہے اتنی دیر سر نیچے کرے)۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۲۸۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی آدمی کو گمان ہو جائے کہ امام نے سر اٹھا لیا ہے اور اس نے (یعنی جھک کر سر اٹھایا دیکھا) تو امام نے ابھی سر نہیں اٹھایا تو وہ واپس لوٹ جائے اور جب امام سر اٹھائے تو یہ آدمی اپنا سر نہ اٹھائے چنانچہ جتنی دیر اس نے پہلے سر اٹھایا تھا اسی کی بقدر سر جھکائے رکھے۔ رواہ البیہقی

۲۲۸۹۳ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں میں امام اخفاء کرے گا (یعنی آہستہ کہے جہر نہ کرے) وہ یہ ہیں: تعوذ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، آمین اور اللھم ربنا ولک الحمد۔ رواہ ابن جریر

۲۲۸۹۴ ابوعبدالرحمن نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت میں سے ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو تم اسے لقمہ دیدو۔ ابو عبدالرحمن سے کسی نے پوچھا امام کا لقمہ مانگنا کیسے ہوتا ہے؟ جواب دیا کہ جب امام خاموش ہو جائے۔ رواہ ابن منیع والحاکم فی المستدرک

۲۲۸۹۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۸۹۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بہت پسند تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف نماز پڑھوں تاکہ جب آپ ﷺ سلام پھیریں تو آپ ﷺ کا چہرہ اقدس میرے سامنے ہو۔ یا کہا: تاکہ آپ ہم سے سلام کی ابتدا کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۸۹۷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم غزوہ بطن بواط میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ محو سفر تھے اسی دوران آپ ﷺ نے فرمایا: کون آدمی تیار ہے جو آگے جائے اور ہمارے لیے حوض میں مٹی سے پانی دے، خود بھی پیے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ میں تیار ہوں۔ ارشاد فرمایا: جابر کے ساتھ دوسرا آدمی کون تیار ہے؟ چنانچہ جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ ہم حوض پر آئے اور مٹی سے اس کا منہ بند کر دیا ہمارے پاس سب سے پہلے رسول کریم ﷺ رونما ہوئے آپ ﷺ نے حوض پر آ کر وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا اتنے میں جبار رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی بائیں طرف کھڑا کر دیا پھر ہم دونوں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وعبدالرزاق

۲۲۸۹۸ جبار بن صخر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے مجھے اپنی بائیں طرف کھڑا کر دیا۔

رواہ ابن منده وابونعیم وابن النجار

نماز میں امام کو لقمہ دینا

۲۲۸۹۹ مسور بن یزید کاہلی کہتے ہیں ایک دفعہ میں صبح کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا آپ ﷺ ایک آیت پر رک گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابی! تم نے مجھے فتح (لقمہ) کیوں نہیں دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۲۹۰۰ مسور بن یزید اسدی کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور کچھ آیتیں چھوڑ دیں (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیتیں چھوڑ دی ہیں۔ حکم ہوا: تم نے مجھے (نماز ہی میں) کیوں نہیں یاد کرایا۔

رواہ عبداللہ بن احمد وابن عساکر

جانے سے منع کیا گیا ہے کہ امام سے قبل نماز سے جانے والے مت ہو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تمہیں سامنے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

مکروہات مقتدی

۲۲۹۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھر سے باہر تشریف لائے اور لوگ کھڑے ہو کر نماز کا انتظار کر رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہیں سر اوپر اٹھائے ہوئے اور جیسے سر نکالے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابوعبید

مواقع اقتداء

۲۲۹۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی کے درمیان اگر نہر یا راستہ یا دیوار ہو تو اس مقتدی کی اقتداء درست نہیں ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۲۹۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمم کرنے والا پانی سے طہارت حاصل کرنے والے کی امامت نہ کرے اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا کھلے ہوئے شخص کی بھی امامت نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے الضعیفہ ۴۸

قرأۃ امام کا بیان

۲۲۹۱۵ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے سورت آل عمران شروع کردی عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے قریب ہے کہ آپ کے سلام پھیرنے سے قبل سورج طلوع ہو جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر سورج طلوع ہو بھی گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔ رواہ ابن حبان والطحاوی

۲۲۹۱۶ عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھی اور اس کی دو رکعتوں میں سورت بقرہ تلاوت کی۔

رواہ الامام مالک وعبدالرزاق والبیہقی

۲۲۹۱۷ ابوعبداللہ صنابحی کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مدینہ منورہ آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور قصار مفصل میں سے ایک ایک سورت پڑھی اور تیسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی "ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب" یعنی اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت سے سرفراز کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی رحمتوں کے خزانوں سے مالا مال کردے بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الامام مالک وعبدالرزاق وابوداؤد والبیہقی

۲۲۹۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (بالفرض) اگر طلوع بھی ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق والضیاء المقدسی فی المختارہ وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۲۹۱۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عید کے موقع پر نماز میں سورت بقرہ تلاوت

کی حتیٰ کہ عمر نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ طول قیام کی وجہ سے جھکا پڑ رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بغض مت ڈالو وہ اس طرح کہ تم میں سے کوئی امام ہو اور پھر وہ لمبی قراءت کرے حتیٰ کہ لوگوں کے دلوں میں بغض ڈال دے یا یہ کہ تم میں سے کوئی قاضی ہو اور فیصلے کو زیادہ طوالت دیتا رہے حتیٰ کہ وہ اس کے بغض میں مبتلا ہو جائیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الصلاۃ والبیہقی فی شعب الایمان

۲۲۹۲۱ زہری عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا کر پڑھتے تھے جب کہ دوسری دو رکعتوں میں قراءت نہیں کرتے تھے زہری کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھتے تھے جب کہ دوسری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

دوران سفر عشاء کی قراءت کا ذکر

۲۲۹۲۲ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سفر کے دوران رسول کریم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورت "والتین والزیتون" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۲۹۲۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں چھوٹی چھوٹی دو سورتیں تلاوت کیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے اس لیے جلدی کی ہے تاکہ بچے کی ماں فارغ ہو کر اپنے بچے کی خبر لے۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وسندہ صحیح

۲۲۹۲۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جائے چنانچہ ہم کہا کرتے تھے کہ سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی فی کتاب القراءۃ فی معناہا

۲۲۹۲۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو مغرب کی نماز پڑھائی ان کے پاس سے ایک انصاری لڑکا گزرا وہ دن بھر اونٹ لیکر کسی کام میں مشغول رہا تھا وہ بھی نماز میں شامل ہو گیا چنانچہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بہت لمبی کر دی تو نماز کو وہیں چھوڑ کر اونٹ کی طلب میں چل پڑا جب اس واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو؟ تم میں سے جو آدمی بھی مغرب کی نماز پڑھائے وہ صرف "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور "والشمس وضحٰھا" پڑھا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسلم فی صحیحہ

۲۲۹۲۶ اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں سورت بقرہ تلاوت کی اس پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۲۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری نوجوان اپنی اونٹنی کے لئے چارہ لا رہا تھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی نوجوان نے چارہ وہیں چھوڑا، وضو کیا اور نماز میں حاضر ہو گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورت بقرہ شروع کر دی نوجوان نے الگ سے اپنی نماز پڑھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وہیں چھوڑا اور اپنی اونٹنی کو چارہ دینے چل پڑا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو نوجوان ان کے پاس آیا اور انہیں برا بھلا کہا۔ پھر بولا بخدا! میں ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور تمہاری شکایت کروں گا۔ چنانچہ صبح کو دونوں نبی کریم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنا موقف بیان کیا پھر نوجوان بولا: ہم مصروف کار لوگ ہیں اور دن بھر کام کاج میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اس نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی اور سورت بقرہ شروع کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنے کا باعث بننا چاہتے ہو؟ جب لوگوں کو امامت کراؤ تو سبح اسم ربک الاعلیٰ والليل اذا يغشى واقرأ باسم ربک والضحیٰ ان جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرو عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے نوجوان کو بلایا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا کی پھر نوجوان سے کہا: تم دعا کرو اس نے جواب دیا مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن بخدا! اگر دشمن سے میرا مقابلہ ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کو ضرور سچ کر دکھاؤں چنانچہ دشمن سے اس کا مقابلہ ہو گیا اور شہادت کی موت پائی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس نے سچا کر دکھایا۔ رواہ عبدالرزاق وھو صحیح

۲۲۹۲۸۔۔۔ قطبہ بن مالک ثعلبی ؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں "ق والقرآن المجيد" پڑھی حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے آیت "والنخل باسقات لها طلع نضيد" پر پہنچ گئے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ

۲۲۹۲۹۔۔۔ حزم بن ابی بن کعب کی روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے دریں حالیکہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور سورت بقرہ شروع کر رکھی تھی حزم رضی اللہ عنہ نے الگ سے اپنی نماز پڑھی اور چلتے بنے۔ صبح کو معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! حزم نے رات کو اپنی طرف سے ایک نئی بات گھڑی ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے؟ اتنے میں حزم رضی اللہ عنہ آگئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! میرا گزر معاذ کے پاس سے ہوا انہوں نے ایک لمبی سورت شروع کر رکھی تھی اور میں نے الگ اچھی طرح سے اپنی نماز پڑھ لی اور پھر میں چل پڑا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! فتنے کا باعث مت ہو یا شب تمہارے پیچھے تو اس کی ہو سکتا تھا بوڑھا بھی ہو سکتا ہے اور حاجتمند بھی ہو سکتا ہے۔ رواہ الرویانی والبغوی وابونعیم وسعید بن المنصور

کلام:۔۔۔۔۔۔ امام بغوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کی اس کے علاوہ کوئی اور سند بھی ہو۔

۲۲۹۳۰۔۔۔ معبد بن خالد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں سبع طوال (ابتدائی سات لمبی سورتیں) پڑھیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۱۔۔۔ ابوالاحوص کی روایت ہے کہ ایک صحابی کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کی نمازوں میں نبی کریم ﷺ کی قراءت کو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے پہچان جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۳۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ امام ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور مزید کوئی اور سورت بھی پڑھے اور قراءت سرا (آہستہ سے) کرے اور اس کے پیچھے مقتدی خاموش رہیں اور دل ہی دل میں قراءت کرتے رہیں اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھے نیز استغفار اور اللہ کا ذکر بھی کر سکتا ہے۔ عصر کی نماز میں بھی اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ رواہ البخاری ومسلم فی القراۃ

۲۲۹۳۳۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور نماز میں دو سکتے کرتے تھے۔

۱۔۔۔ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے وقت۔

۲۔۔۔ اور جب سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے۔

ایسا کرنے کی وجہ سے لوگ آپ کو عیب کی نظر سے دیکھتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ایسا کرنے پر لوگ مجھے عیب کی نظر سے دیکھتے ہیں: شاید حقیقت حال میں بھول چکا ہوں اور انہیں یاد ہو یا مجھے یاد ہے اور یہ بھول چکے ہیں۔ حضرت

۲۲۹۴۶۔۔۔ ”مسند بلال بن ابی رباح“ اسماعیل بن فضل عیسیٰ بن جعفر، سفیان ثوری اعمش حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلی کے سلسلہ سند سے بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کروں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیھقی

کلام:۔۔۔ حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس حدیث سے معافی مانگی ہے۔ تلخیص میں حاکم لکھتے ہیں: یہ حدیث اس قسم حدیث سے ہے کہ جس کا سماع جائز نہیں۔

بیہقی کہتے ہیں: عیسیٰ بن جعفر جو کہ رے کے قاضی ہیں ثقہ اور ثبت راوی حدیث ہیں وہ اس دنس (گندگی) کا بوجھ اپنے ذمہ نہیں لے سکتے۔ لہٰذا عیسیٰ بن جعفر سے اس حدیث کو روایت کرنے والا (یعنی اسماعیل بن فضل) یا تو کذاب (جھوٹا) ہے اور اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر عیسیٰ بن جعفر ثقہ راوی کی طرف نسبت کر دی ہے یا پھر یہ راوی صدوق ہے اور اس نے ایک حدیث میں دوسری حدیث کو داخل کر دیا ہے۔

۲۲۹۴۷۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے پیچھے کس نے ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھی ہے؟ کسی نے بھی جواب نہ دیا آپ ﷺ نے تین بار پوچھا پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے پڑھی ہے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہے ہو، لہٰذا تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے امام کی قراءت اس کی قراءت کی طرح ہے۔ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۸۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کر دی اسے ایک (دوسرے) آدمی نے ایسا کرنے سے منع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں جھگڑ پڑے اور معاملہ رسول کریم ﷺ تک جا پہنچا آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

۲۲۹۴۹۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو (تو اسے سورت فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:۔۔۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۰۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ رواہ البیھقی فی کتاب القراۃ

کلام:۔۔۔ بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۹ والتنزیہ ۲/۱۱۳

۲۲۹۵۱۔۔۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھی ہے؟ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے پڑھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تبھی میں سمجھ گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اس سورت میں میرے ساتھ خلل ڈال رہا ہے ایک روایت میں ہے: میں نے کہا: مجھ سے منازعت کیوں کی جا رہی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والطبرانی وابن عدی فی الکامل والدار قطنی والبیھقی فی القراۃ

جب کہ ابن عدی، دار قطنی اور بیہقی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا نیز ان حضرات نے اس اضافہ کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۲۔۔۔ قاضی ابو عمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم ابو الحسن عبد الواحد بن حسن (جندیسا پور میں) حسن بن ریان عسکری عبد اللہ بن حماد سلیمان بن سلمہ محمد بن اسحاق اندلسی مالک بن انس یحییٰ بن سعید انصاری سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نواس بن سمعان کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی چنانچہ میری دائیں طرف انصار کا ایک آدمی تھا اس نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت شروع کر دی جب کہ میری بائیں طرف قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی تھا وہ کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا

میرے پیچھے کسی نے قراءت کی ہے؟ انصاری بولا: یارسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: امامت کرو اور جو آدمی کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اس سے کہو یہ تیرا حصہ ہے۔ رواہ البیہقی

کلام: ... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند اور متن باطل ہے چونکہ اس میں غیر معروف راوی بھی ہیں چنانچہ محمد بن اسحاق اکرعاشی ہے تو وہ جھوٹا کذاب ہے اور وہ اپنی طرف سے حدیث گھڑ کر امام اوزاعی اور دیگر محدثین کی طرف منسوب کردیتا تھا۔

۲۲۹۵۲ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراءت نہ کی اس کی نماز ناقص ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۵۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۵۴ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہر نماز میں قراءت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ایک انصاری نے کہا: واجب ہے۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے: دوران ملاقات میں لوگوں کی نسبت آپ ﷺ کے زیادہ قریب تھا میں یہی سمجھتا ہوں کہ امام جب قوم کی امامت کررہا ہو تو وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیہقی

کلام: بیہقی کہتے ہیں: اس حدیث کا اول حصہ محفوظ ہے اور آخر حصہ غلط ہے۔

۲۲۹۵۵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: رسول کریم اللہ ﷺ! ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، ایک آدمی بولا: واجب ہے واجب ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ امام جب لوگوں کی امامت کررہا ہو مگر یہ کہ وہ ان کے لیے کافی ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

فائدہ: ..... ان دونوں حدیثوں میں حضرت ابودرداء نے امام کو مقتدیوں کے لیے کافی سمجھا ہے یعنی امام کی قراءت مقتدیوں کی قراءت کے لیے کافی ہے مقتدیوں کو قراءت کی ضرورت نہیں۔

۲۲۹۵۶ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آدمی جب امام کے پیچھے قراءت نہ کرے تو یہ اسے کافی ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

کلام: بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۹۵۷ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: بجز سورت فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

۲۲۹۵۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ چنانچہ بعض لوگوں نے کہا: جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں اور بعض نے کہا: ہم قراءت نہیں کرتے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (صرف) فاتحۃ الکتاب پڑھا کرو۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی القراۃ

۲۲۹۵۹ حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور اس میں جہراً قراءت کی پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن میں میرے ساتھ منازعت کیوں کی جارہی ہے؟ چنانچہ رسول کریم ﷺ سے جب سے لوگوں نے یہ بات سنی اس وقت سے جہری نمازوں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے سے باز آگئے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں برابر ہے کہ نماز جہری ہو یا سری۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۶۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ رہا ہو وہ امام کی قراءت کے درمیان وقفوں میں سورت فاتحہ پڑھ لیا کرے اور جس نے سورت فاتحہ پوری پڑھ لی تو وہ اسے کافی ہے۔ رواہ البیہقی فی القراۃ

مقتدی کو قراءت سے ممانعت

کلام: ۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۸۶

۲۲۹۷۳ حضرت عبداللہ بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی ابھی نماز میں قراءت کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن مجید میں مجھ سے منازعت کیوں کی جارہی ہے۔ اس کے بعد لوگ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے باز آگئے۔ رواہ البیہقی فی القراءۃ

۲۲۹۷۴ "مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہما" فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کرتے تھے تو آپ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ (میرے پیچھے قراءت کرکے) مجھے قرآن میں گڈمڈ کردیتے ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۹۷۵ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۷۶ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں ام الکتاب (سورت فاتحہ) اور کوئی دیگر سورت پڑھ لیتا ہوں۔ رواہ البیہقی فی القراءۃ

فائدہ: ...... بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کی سند دیگر کی اسانید سے صحیح ترین ہے۔ بہرحال اس حدیث کی سند سے انکار ہے جہاں قراءت خلف الامام میں وارد احادیث کی اسناد ہیں وہاں عدم قراءت میں بھی صحیح ترین احادیث ہیں۔ یہ امام بیہقی کا طرز ہے کہ جہاں اپنے مسلک کے موافق حدیث آتی ہے تو بے طرح جذبات میں آجاتے ہیں اور جہاں مخالف حدیث میں معمولی سا نقص نظر آجائے تو کھل کر تنقید کرتے ہیں جیسے کہ بلال بن ابی رباح کی حدیث ۲۲۹۶۹ میں اس کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ الغرض دونوں طرف مضبوط دلائل بھی موجود ہیں اور کمزور بھی وسعت قول من فعل فقد احسن ومن لا فهو ايضا فقد احسن۔

۲۲۹۷۷ حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ خاموش رہو چونکہ امام کی قراءت تمہیں کافی ہے۔ رواہ البیہقی فی القراءۃ

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۱۲۸۔

۲۲۹۷۸ قتادہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو تو کیا تم بھی قراءت پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ جی ہاں۔ حکم ہوا: بجز ام القرآن کے کچھ نہ پڑھو۔ رواہ البیہقی فی القراءۃ

۲۲۹۷۹ ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قراءت کرتے ہو حالانکہ امام بھی قراءت کر رہا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ سوال دہرایا۔ پھر عرض کیا: جی ہاں ہم قراءت کرتے ہیں۔ حکم ہوا: ایسا مت کرو، ہاں تم میں سے جو پڑھے بھی تو دل ہی دل میں پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیہقی

۲۲۹۸۰ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی امام کے پیچھے قراءت کرتا ہو میں چاہتا ہوں کہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۸۱ "مسند ابی رضی اللہ عنہ" عبداللہ بن ابی الہذیل نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق فی القراءۃ

۲۲۹۸۲ عبادہ بن ابی الہذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ البیہقی فی القراءۃ

۲۲۹۸۳ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو دراں حالیکہ امام بھی قراءت کر رہا ہوتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے تین بار پوچھا اس پر کسی ایک نے یا سب نے جواب دیا: ہم قراءت کرتے ہیں حکم ہوا امام کی پیچھے قراءت مت کرو ہاں جو کرنا بھی چاہے تو دل ہی دل میں فاتحۃ الکتاب پڑھ لیا کرے۔ رواہ البیهقی فی القراۃ

تلقین امام کا بیان

۲۲۹۸۴ ۔۔۔ محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کی ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نماز میں نسیان ہو گیا۔ چنانچہ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلقین کرنی شروع کر دی جب وہ سجدہ کرنے یا اوپر اٹھنے کا اشارہ کرتا آپ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کر دیتے۔ رواہ ابن سعد

۲۲۹۸۵ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے دے دیا کرو۔ رواہ البیهقی

۲۲۹۸۶ ۔۔۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم امام کو لقمہ دے دیا کریں اور یہ کہ ہم آپس میں محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں نیز ہمیں ایک دوسرے پر لعنت کرنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ہم ایک دوسرے کو اللہ کے غضب اور دوزخ سے لعنت نہ کریں۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۱۲۰۔

۲۲۹۸۷ ۔۔۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور نماز میں ایک سورت پڑھی اس میں سے ایک آیت چھوڑ دی جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں بھول چکا ہوں۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل وابن خزیمہ وابن حبان و الدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۲۹۸۸ ۔۔۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہو چکی ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا! آپ نے تو پھر یہ آیتیں نماز میں نہیں پڑھیں فرمایا: تم نے مجھے تلقین کیوں نہیں کی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

طبرانی کہتے ہیں زہری سے یہ حدیث صرف سلیمان بن ارقم نے روایت کی ہے۔

۲۲۹۸۹ ۔۔۔ حضرت ابی بن کعب اور آل حکم بن ابی العاص کا ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے ایک سورت پڑھی اور اس میں سے ایک آیت بھول گئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا میں نے کوئی آیت چھوڑ دی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا انہیں کتاب اللہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے اور انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے سامنے کیا پڑھا گیا اور کیا چھوڑ دیا گیا۔ یہی حال بنی اسرائیل کا تھا ان کے دلوں سے خوف خدا نکل چکا تھا ان کے دل غائب ہوتے تھے اور ان کے بدن حاضر رہتے تھے خبردار اللہ عزوجل کسی کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ دل سے اسی طرح حاضر نہ ہو جیسا کہ بدن سے حاضر رہتا ہے۔ رواہ الدیلمی

صفوں کے سیدھا کرنے کا بیان اور پہلی صف کی فضیلت

۲۲۹۹۰ ۔۔۔ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے، امام رکوع میں تھا ان دونوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا پھر رکوع کی حالت ہی میں صف کے ساتھ آملے۔
رواہ سمویہ والبیهقی

۲۲۹۹۱۔ ۔۔۔ معمر کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے اپنی صفیں سیدھی کرلو ایسے طور کہ کاندھے سے کاندھا ملا ہوا ہو کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے بیچ میں داخل نہ ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۲۔ ۔۔۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جیسے چنائی ہوئی دیوار کی مانند صفوں میں کھڑے ہو جاؤ ورنہ تمہارے درمیان بکریوں کے بچوں کی مانند شیاطین کھڑے ہو جائیں گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں سیدھی رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۳۔ ۔۔۔ ابوعثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کرنے کا حکم دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اے فلاں! آگے ہو جاؤ اے فلاں آگے ہو جاؤ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرما رہے تھے جو قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے پیچھے کر دیتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۴۔ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف سیدھی رکھنے والے پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الحارث

۲۲۹۹۵۔ ۔۔۔ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی رکھنے کا حکم دیتے تھے چنانچہ جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو بتاتے کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیتے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیہقی

۲۲۹۹۶۔ ۔۔۔ ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لاتے تو کاندھوں اور قدموں کی طرف دیکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۹۹۷۔ ۔۔۔ ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی کر دی جاتی تو عمر رضی اللہ عنہ فرماتے استووا یعنی سیدھے کھڑے ہو جاؤ اے فلاں آگے ہو جاؤ اے فلاں پیچھے ہو جاؤ اپنی صفوں کو سیدھی کرلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں فرشتوں کی طرف پر دیکھنا چاہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے ”وانا لنحن الصافون انا لنحن المسبحون“ یعنی بلاشبہ ہم صف بستہ ہیں اور حق تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

رواہ عبد ابن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم

۲۲۹۹۸۔ ۔۔۔ ابوسہیل بن مالک اپنے والد مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اتنے میں نماز کھڑی کی گئی اور میں ان سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کر رہا تھا میں ان سے مسلسل باتیں کرتا رہا اور وہ پاؤں سے کنکریوں کو ہموار کرتے رہے حتیٰ کہ کچھ لوگ آگئے جنہیں صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا صف میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر تکبیر کہہ دی۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

صف سیدھا کرنے کی تاکید

۲۲۹۹۹۔ ۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے صفوں میں سیدھے ہو جاؤ چاہئے کہ تمہارے دل بھی سیدھے رہیں اور آپس میں مل مل کر کھڑے ہو جاؤ اور ایک دوسرے پر رحم کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ۔۔۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۸۳۶

۲۳۰۰۰۔ ۔۔۔ ”مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ کہ نبی کریم ﷺ ہماری صفوں کو یہاں سے لے کر یہاں تک سیدھا کرتے تھے اور فرماتے تھے اپنی صفوں کو سیدھی کرلو اور مختلف مت ہو کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۱۔ ۔۔۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۲۔ ۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے آپ

ﷺ نے ہمیں ارشاد کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ ہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح صفیں بنانے میں تمہارے لیے کون سی چیز رکاوٹ بن رہی ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فرشتوں نے صفیں بنا رکھی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں فرمایا فرشتے صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صفیں بناتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد ابن ماجہ

۲۳۰۰۳ ۔۔۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنے علاقہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے ایک آدمی کو صفوں کے پیچھے دیکھا آپ ﷺ رک گئے اور پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم دوبارہ نماز پڑھو چونکہ جو آدمی صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ۔۔۔ صفیں بنانے میں یہ اصول ہے کہ ہر صف درمیان سے شروع کی جائے اور پھر دائیں بائیں سے برابر بڑھتی چلی جائے۔ جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے دوسری صف نہ بنائی جائے گو کہ اگلی صف میں صرف ایک ہی آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ کیوں نہ ہو۔ اگر اگلی صف بالکل مکمل ہو جائے کہ اس میں ایک آدمی کی بھی جگہ نہیں رہی تو آنے والے اگر زیادہ ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ) تو نئی صف بنالیں اگر آنے والا ایک ہی شخص ہے تو دیکھے کہ امام کو رکوع میں جانے کے لئے ابھی وقت لگے گا وہ تھوڑا انتظار کرے تاکہ کوئی اور آجائے اس کے ساتھ مل کر نئی صف بنائے۔ اگر امام کو رکوع کرنے میں زیادہ وقت نہیں رہا تو وہ اگلی صف سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور اس کو ساتھ کھڑا کر کے صف بنائے اور اگر اسے خدشہ ہو کہ اگلی صف میں کھڑا آدمی مسئلہ سے واقف نہیں یا کھینچنے سے اسے اذیت پہنچے گی اور ادھر رکعت کے فوت ہو جانے کا خوف ہے تو پھر اکیلا ہی کھڑا ہو جائے۔

حدیث بالا میں آپ ﷺ نے جس صحابی کو از سر نو نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ صف بندی کے لیے شدت اہتمام کے لیے تھا اس سے آگے والی صف میں ابھی گنجائش تھی یا اس کو تنہا حکم دیا تاکہ بقیہ لوگوں کو بھی عبرت ہو جائے۔

۲۳۰۰۴ ۔۔۔ "مسند نعمان" رسول کریم ﷺ نماز میں ہمیں (جماعت صحابہ) اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسے کہ تیر سے ہمیں سیدھا کر رہے ہوں، ہمارے ساتھ کئی مرتبہ ایسا کرتے۔ حتیٰ کہ جب دیکھتے کہ ہم سمجھ چکے ہیں تو آگے بڑھ جاتے اور اگر کسی آدمی کا سینہ باہر نکلا ہوا دیکھتے تو فرماتے: اے مسلمانو! اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان نا اتفاقی ڈال دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۰۵ ۔۔۔ مسند رفاعہ بن رافع زرقی" کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھی کرو۔ رواہ ابوداؤد والبیہقی عن انس

کلام: ۔۔۔ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی مع ۲۳۶

۲۳۰۰۶ ۔۔۔ وابصہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وابوداؤد والترمذی

۲۳۰۰۷ ۔۔۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی صف اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ پہلے اسے مکمل کیا جائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن یحییٰ بن جعدۃ بلاغا وسندہ صحیح

۲۳۰۰۸ ۔۔۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصہ میں کھڑے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم مسلسل پیچھے ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بس اسے پیچھے کر دیتا ہے میرے قریب ہو جاؤ اور میری اقتداء کرو تاکہ بعد میں آنے والے تمہاری اقتداء کریں۔ رواہ ابو عوانہ

۲۳۰۰۹ ۔۔۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز میں اہتمام کے ساتھ ہمارے کاندھوں کو سیدھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے مختلف مت ہو جاؤ کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے چاہیے کہ تم میں سے جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہوں وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

۲۳۰۱۰ ۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صف میں خالی جگہ پر کرنے کے لئے آدمی کے جو قدم اٹھتے ہیں وہ اجر و ثواب میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ کوئی قدم بھی ان کے مقابل کے نہیں ہو سکتے۔

فائدہ:۔۔۔۔۔۔اس مضمون کی ایک حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے بہر حال حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا اس میں ترتیب یہ ہے کہ صف میں کھڑے ہو کر تکبیر کہنی ہے اور پھر اگر رکوع مل جائے تو فبہا ورنہ سجدہ میں چلا جائے اور اس رکعت کی قضا کرے۔ مندرجہ ذیل حدیث اسی کی مؤید ہے۔

۲۳۰۲۲۔۔۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ حالت رکوع میں جھکے جھکے جلدی سے صف کی طرف چل رہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے بہر حال دوبارہ ایسا نہیں کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۳۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا چنانچہ وہ آدمی اپنی جگہ پر جم گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۴۔۔۔ جمیر وابن مریم، حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: جس نے پہلی رکعت (رکوع میں) نہ پائی تو وہ سجدہ سے اس رکعت کو شمار میں نہ لائے۔ یعنی اس کی یہ رکعت فوت ہو چکی۔ رواہ عبدالرزاق

مسبوق کا بیان

۲۳۰۲۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی یا اس کی ایک رکعت فوت ہوگئی وہ امام کے ساتھ تشہد نہ پڑھے بلکہ تہلیل کرتا رہے حتی کہ امام (نماز سے فارغ ہو کر) کھڑا ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن الشرید

۲۳۰۲۶۔۔۔ بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی آدمی (مسجد میں) داخل ہوتا دراں حالیکہ اس کی نماز میں سے ایک دو رکعتیں فوت ہو چکی ہوتیں تو لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے کہ پہلے فوت شدہ نماز پڑھ لو اور پھر جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤ چنانچہ ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا لیکن انہوں نے لوگوں کی اشارے کی طرف مطلق دھیان نہ دیا اور فوراً جماعت کے ساتھ شریک ہوئے جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے معاذ بن جبل نے اچھی سنت جاری کر دی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن ابی لیلی

۲۳۰۲۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (شروع میں) جب لوگوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوتی اور امام دو رکعتیں پڑھ چکا ہوتا تو لوگ کھڑے ہو جاتے اور امام بیٹھا رہتا یا لوگ بیٹھے ہوتے اور امام کھڑا ہو جاتا (یعنی ایسی حالت میں) لوگ امام کی اقتدا نہیں کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے ایک سنت جاری کی ہے تم بھی اسے اپناؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی جریج عن عطاء

۲۳۰۲۸۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی نماز میں شریک ہونے کے لیے آ رہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کر دی جائے وہ ابھی راستے میں ہو تو اسے جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وقار و سکون کے ساتھ چلتا رہے جس قدر نماز پالے امام کے ساتھ پڑھ لے اور جو نماز نہیں پاسکا اسے بعد میں پوری کرے اور جب نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے چہرے کو نہ پونچھے اگر چہرے کو پونچھنا ضروری سمجھے بھی تو صرف ایک بار اور اگر صبر کرے تو اس کے لیے سو اونٹنیوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۲۹۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے آ رہا ہو کہ اتنے میں نماز کھڑی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ وقار و سکون کے ساتھ چلتا رہے چونکہ وہ نماز کے حکم میں ہے (یعنی نماز کے لیے آنا نماز کے حکم میں ہے) سو جس قدر نماز پائے (امام کے ساتھ) پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے اسے بعد میں قضا کرلے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۳۰۔۔۔ عبدالعزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک آدمی جس کا تعلق انصار سے تھا کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے میرے پاؤں کی چاپ سنی آپ ﷺ سجدہ میں تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے کس کے قدموں کی چاپ سنی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ فرمایا: تم نے کیا کیا؟ کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں پایا لہٰذا میں بھی سجدہ میں چلا گیا ارشاد فرمایا: تم بھی اسی طرح کیا

۲۳۰۴۱۔۔۔ قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ان کی امامت کرتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۲۔۔۔ مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیج کر اپنے ہاں منگوایا چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی درانحالیکہ ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ رواہ الطبرانی

۲۳۰۴۳۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری دادی ملیکہ نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کھانا تناول کیا اور پھر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے لیے نماز پڑھیں۔ ہمارے ہاں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہی مائل ہوگئی تھی میں نے اسے پانی سے صاف کیا رسول کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے جب کہ میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر ہمارے ہاں سے تشریف لے گئے۔

عورت کی امامت

۲۳۰۴۴۔۔۔ "مسند خلاد انصاری" عبدالرحمن بن خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائے چنانچہ ان کا ایک موذن بھی تھا۔ رواہ ابونعیم

نماز میں خلیفہ مقرر کرنا

۲۳۰۴۵۔۔۔ محمد بن حارث بن ابوضرار روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آگئی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے (امامت کے لیے) آگے بڑھا دیا آپ رضی اللہ عنہ وضو کے لیے چلے گئے واپس آئے لیکن پھر دوبارہ وضو کرنے چلے گئے اب آئے تو بقیہ نماز پڑھی اس دوران آپ نے کلام نہیں کیا۔ رواہ البیھقی فی جزئہ

۲۳۰۴۶۔۔۔ ابورزین روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اسی اثناء میں آپ رضی اللہ عنہ کو نکسیر آگئی ایک آدمی کو آگے بڑھایا اور آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر نکل گئے۔ رواہ البیھقی

۲۳۰۴۷۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی کسی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے اگر دوسرے کی طرف سے کوئی عمل کرنا بھی چاہے تو صدقہ کر دے یا اس کی طرف سے ہدیہ کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۸۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے کپڑوں میں خون کا اثر دیکھے درانحالیکہ وہ نماز میں ہو وہ نماز سے لوٹ جائے اور خون کو دھولے بقیہ نماز کو پڑھی ہوئی نماز پر مکمل کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۴۹۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی کو جب نماز میں نکسیر آجائے یا قے ہو جائے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ واپس لوٹ جائے اور وضو کرے پھر جائے نماز پر آئے اور بقیہ نماز کو پڑھی نماز پر مکمل کرے بشرطیکہ اس نے (اس دوران) کلام نہ کیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۰۵۰۔۔۔ قیس بن سکن اور ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان نماز میں آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا رہتا ہے تاکہ اس کی نماز توڑ ڈالے چنانچہ شیطان جب نمازی کو ورغلانے سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس کے دبر میں پھونک مار جاتا ہے لہٰذا جو شخص بھی اپنے پیٹ میں ایسا محسوس کرے وہ نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز سن لے یا ہوا خارج ہوتی نہ محسوس کرے۔ رواہ عبدالرزاق

عذر ہائے جماعت

۲۳۰۵۱۔۔۔ عبداللہ بن جعفر عبدالرحمن بن مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سعید بن یربوع

٢٣٠٦١ ... اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تھوڑی سی بارش برسی۔ حتیٰ کہ ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ گیلے ہوئے، ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی

٢٣٠٦٢ ... اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے دوران سفر ایک دن بارش ہوگئی آپ ﷺ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نماز اپنے اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

٢٣٠٦٣ ... اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ حنین میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا چنانچہ (اس دن) تھوڑی سی بوندا باندی ہوئی آپ ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ جو آدمی اپنے کجاوہ میں نماز پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

متابعت امام کا حکم منسوخ

مسلمانوں کا پہلے یہ طریقہ تھا اور اس کا نبی کریم ﷺ نے حکم بھی دیا تھا کہ امام اگر کھڑا ہو تو مقتدیوں کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے۔ امام اگر بیٹھا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہیے۔ جیسا کہ ترجمۃ الباب کے ذیل میں احادیث آرہی ہیں لیکن آپ ﷺ کا مستحکم ثبوت فیہا میں آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ بیٹھے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے گویا امام بیٹھا تھا اور مقتدی کھڑے تھے لہٰذا اس دوسرے عمل سے پہلا منسوخ ہوگیا اب فتویٰ یہ ہوگا کہ امام بیٹھا ہو یا کھڑا مقتدیوں کو ہر حال میں کھڑا رہنا ہوگا۔ جیسا کہ باب کے ذیل میں آخری حدیث اس کی موید ہے۔

٢٣٠٦٤ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گھوڑے سے نیچے گر گئے اور آپ ﷺ کا جسم اطہر ایک تنے کے ساتھ جا لگا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں چوٹ آئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہی چنانچہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے ہم دوسری بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس بار بھی) آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے چنانچہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے، امام جب کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر امام بیٹھا ہو تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اور امام اگر بیٹھا ہو تو تم مت کھڑے ہوا کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے بڑوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

٢٣٠٦٥ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ علیل ہو گئے آپ ﷺ کی عیادت کے لیے آپ کی خدمت میں لوگ حاضر ہو گئے آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان

٢٣٠٦٦ ... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے چنانچہ آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ چند اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی درایں حالیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ اہل فارس کا طریقہ ہے چنانچہ ان کے بادشاہ ان پر اپنی برتری ظاہر کرنا

۲۳۰۷۴ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدیں زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں چنانچہ میزبان کا حق ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ: ..... لہٰذا آدمی جب نماز کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جاتا ہے تو وہ مہمان کی حیثیت سے جاتا ہے اور حق تعالیٰ خود اس کے میزبان ہوتے ہیں لہٰذا جب بھی آداب حقوق کی رعایت کرکے میزبان مسجد میں جاتا ہے اللہ رب العزت اسے نظر کرم سے دیکھتے ہیں۔

۲۳۰۷۵ ..... عثمان بن عطاء کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہروں کے شہر فتح کر لیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو مختلف خطوط لکھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو بصرہ کے امیر تھے کو خط لکھ کر حکم دیا کہ ایک جامع مسجد بناؤ اور مختلف قبیلوں کے لیے بھی مسجدیں بناؤ جب جمعہ کا دن ہو تو سب (قبائل) جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جمع ہو جائیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو کوفہ کے گورنر تھے کی طرف بھی ایسا ہی خط لکھا حضرت عمرو بن العاص جو مصر کے گورنر تھے کی طرف بھی اسی مضمون میں خط لکھا اور امراء اجناد کی طرف لکھا کہ دیہاتوں کی طرف مت نکل جاؤ بلکہ شہروں میں رہو اور ہر شہر میں صرف ایک ہی مسجد بناؤ اور قبیلے اپنی الگ الگ مسجدیں نہ بنائیں جیسے کہ اہل کوفہ، اہل بصرہ اور اہل مصر نے بنا رکھی ہیں راوی کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان کا حکم فوراً نافذ کرتے تھے اور اس پر عمل پیرا ہو جاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۰۷۶ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائیں اور شہر آباد کریں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

کلام: ..... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۳۷۱۔

۲۳۰۷۷ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مسجد بنائی گو کہ وہ قطاۃ پرندے کے گڑھے کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (یعنی چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں عالی شان گھر بنا دیتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے پر جو مسجدیں آتی ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں یہ مسجدیں بھی جو مکہ مکرمہ کے راستے میں آتی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر

۲۳۰۷۸ ..... قتادہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ایک طرف خالی جگہ تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو جو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے لیے جنت میں بھی ایسا ہی ہوگا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ خریدی اور مسجد میں توسیع کر دی۔ رواہ ابن عساکر

حقوق المسجد

۲۳۰۷۹ ..... "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" ابوضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: عنقریب تمہارے لیے ملک شام فتح کیا جائے گا اور تم (شام کی) مانوس سرزمین میں قدم رکھو گے (اس میں آباد ہو کر) تم روٹی اور تیل سے پیٹ بھرو گے سرزمین شام میں تمہارے لیے مسجدیں بنائی جائیں گی اس سے بچنا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان مساجد میں لہو ولعب کے لیے آتا دیکھے چونکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ رواہ الامام احمد بن حنبل

۲۳۰۸۰ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ میں اپنے قبلہ میں اضافہ کروں تو میں اضافہ نہ کرتا۔ رواہ ابویعلی وسمویہ وابن جریر فی تهذيب الآثار

۲۳۰۸۱ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ میں مسجد کو دھونی دے کر معطر کیا کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۰۸۲ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں شور کرنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے ہماری مسجد کے شایان شان نہیں کہ اس میں آوازیں بلند کی جائیں۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

۲۳۱۰۴۔۔۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے درانحالیکہ سلیک رضی اللہ عنہ نے (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور ان میں اختصار کو ملحوظ رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۰۵۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہوا تا کہ نماز پڑھے اور اس نے نفل پڑھے اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو حج سے پہلے عمرہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

مسجد میں داخل ہونے کے آداب

۲۳۱۰۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم افتح لی ابواب رحمتک۔ یعنی یا اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکل رہے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔۔۔ اللھم افتح لی ابواب فضلک یعنی یا اللہ میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۱۰۷۔۔۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جوتے اتار دیے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم لوگوں نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم نے جو آپ کو جوتے اتارتے دیکھا لہٰذا ہم نے بھی جوتے اتار دیے آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے جوتوں پر گندگی لگی ہوئی ہے سو تم میں سے جو آدمی بھی مسجد کی طرف آئے وہ اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرے اگر انہیں کوئی گندگی پائے تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۸۔۔۔ عمرو بن دینار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ یعنی ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۰۹۔۔۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو یا اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والضیاء المقدسی فی مختارۃ

۲۳۱۱۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک

اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم افتح لی ابواب رزقک۔ رواہ الضیاء المقدسی فی مختارۃ

۲۳۱۱۱۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک۔

۲۳۱۲۱۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنبی مسجد کو عبور کرنے کے لیے مسجد سے گزر جاتا تھا۔ ابن ابی شیبۃ

۲۳۱۲۲۔۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور نسخہ ہائے قرآن کی (سونا چاندی سے) تزیین کرنے لگو اس وقت تمہیں مر جانا چاہئے۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۳۱۲۳۔۔۔۔ ابوسلمہ، عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل صفہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے دعوت دی اور میرے ساتھ اہل صفہ کی ایک جماعت بھی تھی چنانچہ ہم نے رات کا کھانا آپ ﷺ کے ہاں کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں جا کر سو جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم مسجد میں جائیں گے چنانچہ ہم مسجد میں سویا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

وہ امور جن کا کرنا مسجد میں مکروہ ہے

۲۳۱۲۴۔۔۔۔ ''مسند بنہ جہنی'' ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں بنہ جہنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپس میں ننگی تلوار لے دے رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بھی ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو، کیا میں نے منع نہیں کیا؟ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس امر سے منع نہیں کیا؟ جب کسی کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو اور وہ دوسرے کو دینا چاہتا ہو تو پہلے تلوار کو نیام میں ڈالے اور پھر دوسرے کو دے۔

رواہ البغوی وقال لا اعلم لہ غیر والباوردی وابن السکن وابن قانع والطبرانی وابو نعیم

۲۳۱۲۵۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو اور مصاحف (قرآنی نسخوں) کو زیور سے آراستہ کرنے لگو تو اس وقت تمہیں ہلاک ہو جانا چاہئے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی المصاحف

کلام:۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ضعیف ہے۔ دیکھئے الاتقان ۱۰۶ وتذکرۃ الموضوعات ۳۶

۲۳۱۲۶۔۔۔۔ ''مسند جابر رضی اللہ عنہ'' کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درانحالیکہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی اٹھا رکھی تھی اس سے ہمیں مارا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ مسجد میں مت سوؤ۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

کلام:۔۔۔۔۔ اس حدیث کی سند میں حرام بن عثمان انصاری ہے جو بالاتفاق متروک راوی ہے۔

۲۳۱۲۷۔۔۔۔ سلیمان بن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں تلوار ننگی کرنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسے مکروہ سمجھتے تھے چنانچہ جب کوئی آدمی اپنے نیزے کو صدقہ کرنے کے لیے مسجد میں آتا تو نبی کریم ﷺ اسے حکم دیتے کہ نیزے کے پھل کو اچھی طرح سے مٹھی میں پکڑو اور پھر مسجد سے گزرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۲۸۔۔۔۔ اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں: میں نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مسجد میں تھوکنا سخت غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دفن کر دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

مسجد میں عورتوں کو نماز کے لئے اجازت

۲۳۱۲۹۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھی جو فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں۔ چنانچہ ان سے کسی نے کہا: آپ گھر سے باہر کیوں نکلتی ہیں حالانکہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نماز کے لیے) عورتوں کے نکلنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اسے باعث غیرت سمجھتے ہیں؟ وہ بولیں: پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھے براہ راست منع کیوں نہیں کرتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں آنے سے مت روکو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری والبیہقی واخرجہ مسلم

۲۳۴۳۰۔ یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگتی رہتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے اور کچھ جواب نہ دیتے اہلیہ نے کہا: میں ضرور مسجد میں جاؤں گی الا یہ کہ آپ مجھے منع کر دیں۔ یعنی کھلے لفظوں میں مجھے مسجد جانے سے منع کر دیں۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۴۳۱۔ ام حبیبہ خولہ بنت قیس کہتی ہیں کہ ہم (عورتیں) نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں نماز پڑھنے مسجد میں جاتی تھیں۔ چنانچہ عورتوں کا یہ حال ہو گیا کہ بسا اوقات مردوں سے دوستی کرنے لگیں بھی عشق بازی کی باتیں کرتیں اور بسا اوقات ہاتھ سے ایک دوسرے کے ہاتھ تک جاتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی حالت دیکھ کر فرمایا: تم ضرور واپس کرنے کا بینا نچہ ہم عورتوں کو مسجد سے نکال دیا گیا الا یہ کہ ہم وقت پر نمازوں میں حاضر ہو جاتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ہاتھ میں چھوٹی سی چھڑی لے کر مسجد میں چکر لگاتے لوگوں کو پہچانتے ان کی حاضری لیتے اور ان سے پوچھتے کیا تم نے عشاء کی نماز پڑھی ہے ورنہ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکل جاتے۔ رواہ ابن سعد

کلام:...... اس حدیث کی سند میں واقدی ہیں جن کی مرویات کو ضعیف کہا گیا ہے۔

۲۳۴۳۲۔ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی بیوی نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتی اور پہچان لی جاتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا: آپ اسے (مسجد میں آنے سے) روکتے کیوں نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جواب دیتے: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں آنے سے مت روکو تو میں ضرور اسے منع کرتا۔ رواہ ابو الحسن البکالی

۲۳۴۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتیں رسول کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے مسجد میں جایا کرتی تھیں پھر مسجد سے باہر نکلتیں بوجہ اندھیرے کے وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی تھیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

یہ حدیث امام مالک نے بھی موطا میں ذکر کی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ عورتیں تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

متعلقات مسجد

۲۳۴۳۴۔ جابر بن اسامہ جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بازار کی طرف گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا کہ آپ ﷺ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچ رہے ہیں۔ میں واپس لوٹا اور اپنی قوم کے لوگوں کو ایک جگہ کھڑے دیکھا میں نے کہا: تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی سمت میں ایک لکڑی گاڑی ہے۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم

۲۳۴۳۵...... حضرت جابس بن سعد طائی رضی اللہ عنہ (انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے) کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ظہر کے وقت مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو پچھلی صف میں نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو اللہ کا خوف دلاؤ سو جس نے بھی ان کو اللہ کا خوف دلایا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ فرمایا: کہ بلاشبہ فرشتے ظہر کے وقت سے مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ ابو سعید وابن عساکر

۲۳۴۳۶۔ ابو عالیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تمہیں بتاتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) مسجد میں وضو کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۴۳۷...... معاذ بن عبداللہ بن خبیب ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ صحابہ کی جماعت میں رسول کریم ﷺ سے بازار میں میری ملاقات ہوئی میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: آپ ﷺ تمہاری قوم کے لیے مسجد کے خطوط کھینچنا چاہتے ہیں چنانچہ میں واپس اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے مسجد کے خطوط کھینچے ہیں اور قبلہ کی طرف ایک لکڑی کھڑی کردی ہے۔ رواہ الماوردی

فصل ...... اذان کے بیان میں

اذان کا سبب

۲۳۱۳۸ ۔۔۔ "مسند رافع بن خدیج" جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی (یعنی واقعہ اسراء پیش آیا) تو آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اذان کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو اذان کے کلمات سکھائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی عمر

۲۳۱۳۹ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زید انصاری کہتے ہیں مجھے خواب میں اذان سکھائی گئی صبح ہوتے ہی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو بتاؤ چنانچہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان بتائی انہوں نے اذان دی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اقامت کہو۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۱۴۰ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، اچانک میں نے (خواب میں) ایک آدمی کو دیکھا اس کے پاس دو لکڑیاں تھیں، میں نے اس سے کہا: نبی کریم ﷺ ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں انہیں ناقوس کے طور پر استعمال کریں گے اور نماز کے لے بلائیں گے لکڑیوں والے نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا میں تجھے ان لکڑیوں سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اذان دو عرض کیا: یا رسول اللہ! میری آواز اونچی نہیں ہے۔ حکم ہوا کہ یہ کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ چنانچہ عبداللہ نے اذان کے کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائے اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۴۱ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (نماز کے اعلان کے لیے) نرسنگھا کا ارادہ کیا اور پھر ناقوس بجانے کا حکم دیا چنانچہ ناقوس بنایا گیا اسی دوران میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے ہیں اس نے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس تو بیچتا ہے؟ اس نے کہا: تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: اس کے ذریعے ہم نماز کے لیے اعلان کریں گے۔ کہا: کیا میں اس سے بہتر چیز تمہیں نہ بتادوں؟ میں نے کہا: ضرور بتاؤ وہ آدمی بولا تم یہ کلمات کہو۔

اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لاالہ الااللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ

پھر وہ آدمی پر سکون چل پڑا اور جاتے جاتے پھر بولا تم یہ کلمات بھی کہو۔

اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہدان لاالہ الااللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمد رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ.

میں بیدار ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کو کہہ سنایا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے بھائی نے خواب دیکھا ہے (پھر مجھے حکم دیا کہ) تم بلال کے ساتھ مسجد میں جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاتے رہو تاکہ ان کلمات کے ساتھ وہ صدا بلند کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو وہ بھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور عبداللہ بن زید تمہیں حکم کرتا ہے وہ بجا لاتے رہو چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی ابو عمر کہتے ہیں: انصار کا گمان ہے کہ اس دن اگر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو رسول کریم ﷺ انہیں موذن مقرر فرماتے۔

رواہ سعید بن المنصور

عبداللہ بن زید کا خواب

۲۳۱۴۶ــــ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آدمی دیوار کے ایک کونے پر کھڑا ہے اور اس پر دو سبز رنگ کی چادریں ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا پھر اقامت کہی اور اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا بلال رضی اللہ عنہ نے خواب سنا تو اذان دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اقامت کہی اس کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے۔ ابن ابی شیبہ وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۴۷ــــ ابن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے ساتھیوں نے حدیث سنائی ہے کہ ایک انصاری رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! رات کو جب میں گھر واپس لوٹا تو میں بھی آپ کے غم میں فکر مند تھا میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی مسجد پر کھڑا ہے اور اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں چنانچہ اس نے اذان دی اور پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح کلمات دہرائے صرف اس کلمہ کا اس نے اضافہ کیا قد قامت الصلوٰۃ اگر تم لوگ میرا مذاق نہ اڑاؤ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں خیر ہی خیر دکھائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا ہے الا یہ کہ انصاری مجھ پر سبقت لے گیا پھر مجھے حیا آنے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ اذان دے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۴۸ــــ ”مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو اکٹھے ہو جاتے اور نماز کا انتظار کرتے رہتے اور کوئی بھی نماز کے لئے صدا بلند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن سب نے اس مسئلہ پر گفت وشنید کی بعض نے کہا نصرانیوں کی طرح ناقوس بجانا چاہیے بعض نے کہا یہودیوں کی طرح نرسنگھا بجانا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کسی آدمی کو نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے صدا بلند کرے اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے اذان دو۔ رواہ عبدالرزاق وابو الشیخ

۲۳۱۴۹ــــ زہری سالم کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ لیا کہ نماز کے لیے کیسے جمع ہوا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نرسنگھے کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ نے اسے یہودیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا پھر ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اسے بھی نصرانیوں کی وجہ سے مکروہ سمجھا چنانچہ اسی رات ایک انصاری کو خواب میں اذان دکھائی گئی اس (انصاری) کو عبداللہ بن زید کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اسی طرح کا خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دیکھا لیکن انصاری صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔

زہری کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا اور رسول کریم ﷺ نے اس کی تقریر (توثیق) فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا لیکن انصاری مجھ پر سبقت لے گیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان وسندہ علی شرط مسلم

۲۳۱۵۰ــــ عبداللہ بن نافع اپنے والد کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شروع میں جب اذان دی تو یوں کہتے تھے اشہد ان لا الہ الا اللہ حی علی الصلوٰۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ کے بعد

اشہدان محمدا رسول اللہ کہا نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی تائید کی اور فرمایا اے بلال! تم تمہیں پہلے قسم دیتے ہیں ایسے ہی کہو۔ رواہ ابوالشیخ
کلام:۔۔۔۔ عبداللہ بن نافع ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۸۷۔

۲۳۱۵۱۔۔۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے اعلان کے بارے میں شدید فکر مند ہوئے چنانچہ آپ ﷺ نماز کے لیے ناقوس کا مشورہ دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے نصاریٰ اپناتے ہیں پھر آپ ﷺ نے چاہا کہ کچھ لوگوں کو بھیجیں جو راستوں میں نماز کا اعلان کریں لیکن فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ کچھ لوگ دوسروں کی نماز کے لئے اپنی نماز سے غافل رہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غم کو لیے ہوئے گھر واپس لوٹے رات کو سوئے خواب دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور بولا

رسول کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی آدمی کو حکم دیں جو نماز کے وقت اذان دے اور اذان میں یہ کلمات کہے

اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ

اس کو دو مرتبہ دہرائے۔

اشہد ان محمد رسول اللّٰہ اشہد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوۃ حی الصلوۃ حی علی الفلاح

حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

پھر (مؤذن) توقف کرے حتیٰ کہ سویا ہوا آدمی بیدار ہو جائے اور وضو کرنے والا وضو کرلے پھر اذان کے یہی کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچے تو کہے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے بھی اسی جیسا خواب دیکھا لیکن عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن زید تمہیں جو کچھ کہے وہی کرو۔ رواہ الخطیب البغدادی

۲۳۱۵۲۔۔۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ غمگین ہوئے کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے چاہا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو بھیجوں جو مدینے کے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر ہر قریب والے کو نماز کی اطلاع دیں لیکن مجھے یہ طریقہ اچھا نہیں لگا لوگوں نے ناقوس کا مشورہ دیا لیکن آپ ﷺ کو وہ بھی پسند نہ آیا چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے غم میں غمگین گھر واپس لوٹے انہوں نے رات کو خواب میں اذان دیکھی صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی چھت پر کھڑا دیکھا اس پر سبز رنگ کے دو کپڑے تھے اس نے صدائے اذان بلند کی اور اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا اور پھر اذان کی طرح کلمات کہے اور جب حی علی الفلاح حی علی الفلاح پر پہنچا تو اس نے یہ کلمات کہے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ! رات کو میرے پاس بھی (خواب میں) اسی طرح ایک آدمی آیا ہے جس طرح ان کے پاس آیا ہے حکم ہوا پھر تم نے ہمیں خبر کیوں نہیں کی؟ عرض کیا چونکہ عبداللہ بن زید مجھ پر سبقت لے گئے اور مجھے حیا آئی نماز کے اعلان کا یہی طریقہ مسلمانوں کو اچھا لگا اور اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہوا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۳۱۵۳۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی ایک آدمی راستے میں نکلتا اور الصلوۃ الصلوۃ کہہ کر نماز کے لئے بلاتا لیکن یہ طریقہ لوگوں پر کافی گراں گزرتا اس لیے بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ناقوس بجانا نصرانیوں کا طریقہ کار ہے بعض نے نرسنگھا بجانے کا مشورہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: نرسنگھا یہودیوں کا ہے۔ بعض نے کہا نماز کے لئے ہم آگ روشن کرتے جلد کر دیا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آگ جلانا مجوسیوں کا شعار ہے چنانچہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہو اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہو۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

اذان کی حقیقت اور اس کی کیفیت

۲۳۱۵۴ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے اور اذان یوں دیتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہدان لاالہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ پھر قبلہ رو سے دائیں طرف رخ موڑ کر کہتے اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر قبلہ کی مخالف سمت مڑ جاتے اور کہتے حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ پھر بائیں طرف مڑ جاتے اور کہتے حی علی الفلاح حی علی الفلاح پھر قبلہ رو ہو کر کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اقامت بھی کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک (منفرد) مرتبہ کہتے تھے جو کہ یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لاالہ الا اللہ اشہدان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قدقامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ۔

رواہ الطبرانی

اذان کی فضیلت اور اس کے احکام وآداب

۲۳۱۵۵ ۔۔۔ ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے کسی شیخ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مؤذنین کا گوشت پوست جہنم کی آگ پر حرام ہے۔ ثوری کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل آسمان اہل زمین کی صرف اذان ہی سنتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۵۶ ۔۔۔ بیت المقدس کے موذن ابوزبیر کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور حکم دیا کہ اذان آہستہ آہستہ دیا کرو اور اقامت جلدی جلدی کہا کرو۔ رواہ الدار قطنی والبیہقی

کلام: ۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۵ واللآلی مع المصنف ۳۰۲۔

۲۳۱۵۷ ۔۔۔ ابو معشر کہتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: اگر میں موذن ہوتا تو مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں حج کروں یا نہ کروں عمرہ کروں یا نہ کروں سوائے حج اسلام کے (چونکہ وہ فرض ہے) نیز فرشتوں کے نازل ہونے کا علم جو اذان کے وقت ہوتا ہے وہ کسی کو نہیں ہوتا۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۳۱۵۸ ۔۔۔ معمر، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن مؤذنین کا حصہ مجاہدین کے حصے کے برابر ہوگا اور موذنین کی اذان واقامت میں مثال ایسی ہے جیسے کوئی مجاہد اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔ حسن کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: اگر میں موذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں موذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہو چکا ہوتا پھر مجھے راتوں کے قیام اور دن کے روزوں کی کچھ پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یا اللہ موذنین کی بخشش کر دے یا اللہ موذنین کی بخشش کردے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں چھوڑ دیا ہم تو اذان کے لیے تلواروں سے جھگڑیں گے ارشاد ہوا اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اذان کی ذمہ داری معاشرہ کے ضعیف (نچلے درجے کے) لوگوں کے سپرد ہوگی حالانکہ موذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ موذنین کی شان میں یہ آیت ہے۔

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحا وقال اننی من المسلمین

اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو اور کہتا ہو کہ میں بلاشبہ مسلمان ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس آیت کا مصداق موذن ہے چنانچہ جب وہ حی علی الصلوۃ کہتا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف

آنے کی دعوت دی اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس نے نیک عمل کر لیا اور جب وہ اشهد ان لا اله الا الله کہتا ہے تو اس نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر لیا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۳۱۵۹　حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان آہستہ آہستہ دو اور اقامت جلدی سے کہو۔

رواہ الضیاء المقدسی وابن ابی شیبۃ وابو عبید فی الغریب والبیہقی

۲۳۱۶۰　قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا مؤذن کون ہے؟ ہم نے عرض کیا ہمارے غلام ہمارے مؤذن ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تمہارے اندر یہ سخت قسم کا نقص ہے اگر میں خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ اذان دینے کی بھی طاقت رکھتا میں ضرور اذان دیتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والضیاء المقدسی وابن سعد ومسدد والبیہقی

۲۳۱۶۱　حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اذان کبھی نہ چھوڑتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

فائدہ… یعنی مجھے خوف ہے کہ میرے بعد آنے والے خلفاء سنت نہ لیں گے کہ اذان خلیفہ خود دیا کرے۔

۲۳۱۶۲　ابو الشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ ہمیں اسحاق بن احمد نے بنت حمید ہارون بن مغیرہ رصافی زیاد بن کلیب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو گوشت جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے وہ مؤذنین کا گوشت ہے اور جو آدمی بھی صدق نیت سے سات سال تک اذان دیتا ہے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔

۲۳۱۶۳　ابو الشیخ نے کتاب الاذان میں کہا ہے کہ محمد بن عباس نے ابو عبداللہ بن ابی داؤد صالح بن سلیمان صاحب قراطیس غیاث بن عبدالحمید ابو الحسن رصافی کے سلسلہ سند سے حدیث ذکر کی کہ قیامت کے دن مؤذنین کا حشر مجاہدین کے حشر کے برابر ہوگا اذان اور اقامت کہنے میں ان کی مثال اس شہید کی سی ہے جو خون میں لت پت ہو۔

۲۳۱۶۴　حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں مؤذن ہوتا تو مجھے حج عمرہ اور جہاد کرنے کی کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

رواہ ابو الشیخ

۲۳۱۶۵　ابو الشیخ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں مؤذن ہوتا تو میرا معاملہ مکمل ہو چکا ہوتا اور مجھے رات کے قیام اور دن کے روزہ رکھنے کی پرواہ نہ ہوتی چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: یا اللہ! مؤذنین کی بخشش فرما۔ سو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی دعا میں ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہم اذان پر تلواروں سے لڑیں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! ہرگز ایسا نہیں ہوگا عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ وہ اذان کی ذمہ داری اپنے کمزوروں (نچلے درجے کے لوگوں) کو سونپ دیں گے حالانکہ مؤذنین کے گوشت پوست کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤذنین کی شان میں یہ آیت ہے:

ومن احسن قولا ممن دعا الى الله وعمل صالحا وقال اننى من المسلمين

یعنی اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو اور کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ مؤذن ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مؤذن جب حی علی الصلوۃ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو اس نے نیک عمل کر لیا اور جب اشهد ان لا اله الا الله کہتا ہے تو گویا اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

(یہ حدیث ۲۳۱۵۸ پر گزر چکی ہے)

۲۳۱۶۶　حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے۔ یا اللہ! ائمہ کو رشد و ہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں چھوڑ دیا اس کے بعد ہم تو آپس میں

اذان کے لیے جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نچلے درجے کے لوگ موذن ہوں گے۔

رواہ ابوالشیخ فی الاذان

کلام: ... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۱۲۵ وتحذیرات سفر السعادۃ ۳۶۹۱

۲۳۱۶۷ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے سنت بن جانے کا خوف نہ ہوتا تو میرے سوا کوئی اور اذان نہ دیتا۔

رواہ الضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۱۶۸　مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ یعنی نماز کا وقت ہو چکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ۔ کیا ہم تمہاری اس دعا میں شامل نہیں جو تو نے ہمارے لیے کی ہم تیرے پاس نہیں آئیں گے حتی کہ تو ہمارے پاس دوسری مرتبہ آجائے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۶۹ ... اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کہتے ہیں: سرکاری طور پر سب سے پہلے موذنین کو وظیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

آپ علیہ السلام کا اذان دینا

۲۳۱۷۰ ... ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اذان دی اور کہا حی علی الفلاح۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۱ ... "مسند بلال" حفص انصاری اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادا کو اہل قباء کا موذن مقرر کیا تھا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں (ان کے لیے) اذان دیتے رہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتے رہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہیں دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اذان کیوں نہیں دیتے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اذان دیتا رہا ہوں اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں بھی اذان دیتا رہا ہوں چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا تھا) چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے بلال! تیرے عمل سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں بجز جہاد فی سبیل اللہ کے۔ لہذا اب میں جہاد کے لیے جا رہا ہوں چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ شام کی طرف کوچ کر گئے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۱۷۲ ... رسول کریم ﷺ کے موذن بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر کے آثار دیکھ لیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اقامت کے وقت اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۱۷۳ ... روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتے جب کہ سایہ تسمے کے بقدر ہوتا تھا اور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۴ ... روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی اذان دیتے اور کہتے حی علی خیر العمل یعنی بہترین عمل کی طرف آؤ۔ رواہ الطبرانی

۲۳۱۷۵ ... رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اذان دی اور پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول ﷺ میں نے اذان دے دی ہے۔ حکم ہوا اذان مت دو حتی کہ تم صبح کے آثار دیکھ لو۔ میں پھر اسی طرح آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں اذان دے چکا ہوں فرمایا اذان مت دو حتی کہ فجر کو دیکھ لو میں پھر آپ ﷺ کے پاس تیسری بار حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اذان دے چکا ہوں۔ فرمایا اذان مت دو حتی کہ تم یوں فجر کو دیکھ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے پھیلا دیے۔

رواہ عبدالرزاق

حی علی الفلاح پھر قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے لیے اقامت کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۱۸۸ سعد قرظ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دیتے تھے اور اذان کے آخر میں حی علی خیر العمل (یعنی بھلائی کے کام کی طرف آؤ) کہتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کی جگہ الصلوۃ خیر من النوم کہا کریں اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حی علی خیر العمل کہنا چھوڑ دیا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۱۸۹ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابن النجار

۲۳۱۹۰ ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو وہی اذان کے کلمات جواب میں دہراتے تھے اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ اس کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے تھے۔ ابو الشیخ وابن النجار

۲۳۱۹۱ ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے اذان دیتے دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۲ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس (۱۹) کلمات سکھائے ہیں اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے ہیں۔ اذان کے کلمات یہ ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

اور اقامت یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ ابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۳۱۹۳ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اذان کے آخری کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۴ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اذان دی ہے اور وہ (فجر کی) اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۵ مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فجر کے سوا کسی اور وقت کے لیے تثویب نہیں کہتے تھے اور طلوع فجر جب تک نہ ہو جاتا اذان نہیں دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۱۹۶ عطاء روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے لیے اذان دیتا تھا اذان کے آخر میں کہتا تھا حی علی الفلاح حی علی الفلاح الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۱۹۷ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تقریباً بیس (۲۰) آدمیوں کو اذان دینے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے اذانیں دیں لیکن آپ ﷺ کو حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان بہت اچھی لگی آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں۔ رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۱۹۸ اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ رسول کریم ﷺ کے لیے کیسے اذان دیتے تھے اور اذان کے آخر میں کیا کہتے تھے؟ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اذان اور اقامت کے دو دو کلمات کہا کرتا تھا اور اذان کے آخر میں لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا۔ رواہ ابو الشیخ

ایک ایک مرتبہ ہیں۔ اور اذان کے آخر میں لا الہ الا اللہ کہا جائے گا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۰۳ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے موذن حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۰۴ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اذان و اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ہوتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۰۵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس قوم میں رات کو (عشاء و مغرب) اذان دی جائے وہ صبح تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے اور جس قوم میں دن کو اذان دی جاتی ہے وہ شام تک عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۰۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو کہ وضو کرنے والا اپنے وضو سے فارغ ہو سکے اور بھوکا کھانا کھا سکے۔ رواہ ابوالشیخ

کلام: ... اس حدیث کی سند میں مبارک بن حیان اور عبداللہ بن سعید دو راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۳۲۰۷ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موذن باوضو اذان دے۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۲۰۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اقامت واحد ہے اور کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان بھی اسی طرح ہوتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۱۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت فجر کی اذان دیتے تھے جب فجر کی پو پھوٹ جاتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۲۱۱ یعلی بن عطا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اذان کا حکم دیا اور فرمایا: آواز بلند کر کے اذان دو اور آواز خوب لمبی کرو چونکہ جو پتھر، درخت اور ڈھیلا تیری آواز سنے گا وہ قیامت کے دن تیرے حق میں گواہی دے گا اور جو شیطان بھی تیری (اذان کی) آواز سنے گا فوراً دم دبا کر کھڑا ہوگا۔ ہم کہتے ہیں شیطان اذان کی آواز سنتے ہی گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور وہاں جا کر رکتا ہے جہاں اذان کی آواز سنائی نہ دیتی ہو۔ نیز قیامت کے دن موذنین سب سے نمایاں ہوں گے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۲۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ (جوڑا جوڑا) کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابن النجار

کلام: ... اس حدیث کی سند ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۹۶ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۲۱۳ عروہ بن زبیر بنی نجار کی ایک عورت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں: مسجد نبوی کے ارد گرد واقع گھروں میں سب سے لمبا گھر میرا تھا چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ میرے گھر پر کھڑے ہو کر اذان دیتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سحری کے وقت آتے اور گھر پر بیٹھ جاتے جب فجر کو طلوع ہوتے دیکھ لیتے تو انگڑائی لے کر پھر اذان دیتے۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۱۴ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کی کسی بات کو نہیں سنتے سوائے موذنین کی اذان کے اور حسن صوت کے ساتھ تلاوت قرآن مجید کے۔ رواہ الخطیب عن معقل بن یسار

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۹۲ والمتناہیة ۶۵۹

فائدہ: ... اللہ تعالیٰ اہل زمین کی ہر بات سنتے اور ہر بات کو دیکھتے ہیں حدیث بالا میں جو سننے کا بیان کیا گیا ہے وہ اس معنی میں ہے کہ

۲۳۴۳۱..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ دو فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور جو شخص اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ ستر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۳۴۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر جب وضو کرتا ہے اور پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اور اگر اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتے بہت ساری صفیں بنالیتے ہیں۔

رواہ عبداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی جزئہ

۲۳۴۳۳..... "مسند ابن شریک" بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور کلمات شہادت بھی دو دو مرتبہ کہتے اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ یہ کلمات قبلہ رو ہو کر کہتے تھے پھر دائیں طرف مڑ کر کہتے: حی علی الصلوۃ دو مرتبہ پھر بائیں جانب مڑ کر کہتے حی علی الفلاح دو مرتبہ اور پھر قبلہ رو ہو کر کہتے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ بلال رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے اور قد قامت الصلوۃ بھی ایک ہی مرتبہ کہتے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سعد القرظ

۲۳۴۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو مرتبہ دیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

کلام:..... یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۸۷ والوقوف ۱۵۱۔

۲۳۴۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے البتہ قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ندامت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے مطالبہ نہ کر سکا کہ حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو مؤذن مقرر فرمادیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۳۴۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۴۳۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۴۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔ رواہ ابوالشیخ

کلام:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں احادیث ضعیف ہیں۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ (۹۸۷ والوقوف ۱۵۱)

۲۳۴۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ البتہ الصلوۃ خیر من النوم۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۴۴۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم کہے۔ رواہ ابوالشیخ

تثویب کا بیان

۲۳۴۴۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن کو حکم دیا کہ جب تم فجر کی اذان میں حی علی الصلوۃ پر پہنچو تو کہو: الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی وابن ماجہ

۲۳۲۴۳ ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موذن انہیں فجر کی نماز کی اطلاع کرنے آیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ سوتے ہوئے دیکھا تو موذن نے کہا: الصلوۃ خیر من النوم یعنی نماز سونے سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمہ صبح کی اذان میں کہا کرو۔ اخرجہ الامام مالک فی الموطا

۲۳۲۴۴ سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صرف فجر کی اذان میں تثویب کہتے تھے اور فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ فجر (کی پو) پھوٹ نہ جاتی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۴۵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں فجر میں تثویب کہا کروں اور مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابو الشیخ فی الاذان

کلام: ۔۔۔ اس حدیث میں ضعف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۸۰۔

۲۳۲۴۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس نماز کی اطلاع دینے آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ آپ ﷺ سو رہے ہیں بلال رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا: الصلوۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ فجر کی اذان کا مقرر کر دیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن سعید بن المسیب

۲۳۲۴۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع کرنے آئے لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ الصلوۃ خیر من النوم پکار کر کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال یہ کلمہ کتنا اچھا ہے جاؤ صبح کی اذان کا حصہ بنا لو۔ رواہ الطبرانی عن بلال رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴۸ ۔ سعید بن مسیب حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صبح کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے ان سے کہا گیا کہ رسول کریم ﷺ سو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آواز بلند پکار کر کہا: الصلوۃ خیر من النوم۔ سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر یہ کلمہ فجر کی اذان میں شامل کر دیا گیا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۴۹ ۔ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تاکہ نبی کریم ﷺ کو فجر کی نماز کی اطلاع کر دیں لیکن انہوں نے آپ ﷺ کو سوئے ہوئے پایا بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: الصلوۃ خیر من النوم۔ چنانچہ یہ کلمہ فجر کی اذان میں رکھ لیا گیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۵۰ مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک آدمی کو تثویب کہتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بدعتی کے پاس سے میرے ساتھ باہر نکلو۔ رواہ عبدالرزاق والضیاء المقدسی فی المختارۃ

۲۳۲۵۱ ۔ ۔ ابن جریج حسن بن مسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ الصلوۃ خیر من النوم کب سے فجر کی اذان میں کہا جانے لگا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں نہیں کہا جاتا تھا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی آدمی کے منہ سے سن لیا تھا اور وہ آدمی موذن بھی نہیں تھا بلال رضی اللہ عنہ نے اس سے سن کر اختیار کر لیا اور اذان میں اس کلمہ کو کہتے رہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تھوڑا ہی عرصہ ملا تھا حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا اور انہوں نے کہا: اگر ہم بلال کو اس نئی بات سے منع کر دیں تو اچھا ہوگا گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھول گئے اور آج تک لوگ اس کلمے کو اذان میں شامل کیے ہوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۲ ۔ ۔ ۔ ابن جریج عمر بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے الصلوۃ خیر من النوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سعد نے کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بدعت ہے پھر یہ کلمہ ترک کر دیا گیا اور بلال رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اذان میں یہ کلمہ نہیں کہتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۵۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو فجر کی نماز کی

اطلاع کی اور کہا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز کا وقت ہو چکا ہے دو یا تین مرتبہ کہا لیکن رسول کریم ﷺ برابر سوتے رہے بلال رضی اللہ عنہ دوسری بار آئے اور کہا الصلوۃ خیر من النوم رسول کریم ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا صبح کی نماز کے لیے جب تم اذان دو تو بیچ میں الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہا کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ جب بھی فجر کی اذان دیتے تو بیچ میں یہ کلمہ رسول کریم ﷺ کے مطابق ضرور کہتے تھے۔

رواہ ابو الشیخ والضیاء المقدسی

۲۳۲۵۴..... حشام اشعب بن سوار کے سلسلہ سند سے زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع کریں آگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ سو رہے ہیں اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا الصلوۃ خیر من النوم چنانچہ یہ کلمہ اذان میں شامل کر لیا گیا۔

۲۳۲۵۵..... ابن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تھویب فجر کی اذان میں ہوگی۔ چنانچہ موذن جب حی علی الصلوۃ کہہ دے تو اس کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہے۔ رواہ سعید بن المنصور

اذان کا جواب

۲۳۲۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اذان ہو جائے درحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوں تو میں اس کی پاداش میں ضرور روزہ رکھوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۲۵۷..... حضرت بر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، موذن اذان دے رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ عورتوں کی طرف مڑ گئے اور انہیں حکم دیا کہ اگر تم اذان کے جواب میں وہی کلمات دہراؤ گی تو تمہارے لیے ہر حرف کے بدلہ میں دو ہزار نیکیاں ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ثواب تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اے ابن خطاب مردوں کے لیے اس کا دگنا ثواب ہے۔

رواہ الخطیب وسندہ ضعیف لکن ورد من طریق آخر مرسل ذسالی

۲۳۲۵۸..... عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے اذان دینے والوں کو مرحبا اور نماز کو بھی مرحبا اور خوش آمدید۔

رواہ ابن منیع و سھویہ

۲۳۲۵۹..... نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اذان سنتے تو کہتے میں ہر گواہ کو اس پر گواہ بناتا ہوں اور ہر منکر کی طرف سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۲۶۰..... "مسند تیہان انصاری والد اسعد" محمد بن سوقہ، اسعد بن تیہان سے ان کے والد تیہان رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اذان سنی اور جواب میں اذان کے کلمات ہی دہرائے۔ رواہ ابو نعیم وقال فیہ مقال ونظر

۲۳۲۶۱..... عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں موذن آیا اور اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمات دہرائے، موذن نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کلمہ دہرایا موذن نے کہا: اشھد ان محمدا رسول اللہ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کہا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا ہے۔ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۳۲۶۲..... مجمع انصاری روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف کو موذن کی اذان کا جواب دیتے سنا کہ انہوں نے تکبیر کہی اور اسی طرح کلمہ شہادت کہا جس طرح کہ ہم کلمہ شہادت کہتے ہیں پھر کہا کہ ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو اذان کا جواب ایسے ہی دیتے سنا ہے جیسے کہ موذن اذان دیتا ہے۔ چنانچہ جب موذن اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتا تو آپ

دہراتے رہتے تاوقتیکہ موذن خاموش ہوجاتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۷۳۔۔۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر پر تھے اتنے میں موذن کی اذان سنی تو آپ ﷺ نے جواب میں اذان ہی کے کلمات دہرائے جب مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

رواہ عبدالرزاق وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۷۴۔۔۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری باری والے دن کو یا رات کو جب موذن کی اذان سنتے تو جواب میں اذان ہی کے کلمات دہراتے حتی کہ موذن اذان سے فارغ ہوجاتا۔ اور جب موذن کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے سنتے تو جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔ سعید بن المنصور

۲۳۲۷۵۔۔۔ عامر بن سعد اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس نے اشھدان لا الٰہ الا اللہ موذن سے سن کر یہ دعا پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا وبمحمد نبیا

یعنی میں اللہ کے رب ہونے سے راضی ہوں اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہوں ایک آدمی نے کہا اے سعد! یہ دعا پڑھنے پر کیا اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جیسے میں نے کہہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۷۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو جواب میں وہی کلمات دہراتے اور جب موذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ ﷺ جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے۔

محظورات اذان

فائدہ:۔۔۔۔ اذان کے کچھ ممنوعات و مکروہات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں مثلاً جو آدمی اذان کے کلمات کی ادائیگی سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ اذان نہ دے جو آدمی اذان کے کلمات میں فرق نہ کرسکتا ہو وہ بھی اذان نہ دے، اندھا کو اذان نہیں دینی چاہیے جنبی کو اذان نہیں دینی چاہیے نشے میں دھت انسان کو اذان نہیں دینی چاہیے اسی طرح جس کی آواز بھی ہو اسے اذان نہیں دینی چاہیے۔ نیز بے ڈھنگی آواز والے کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے چونکہ بے ڈھنگی آواز میں اگر اذان دی جائے گی تو ممکن ہے کہ کوئی شعار دین کی توہین نہ کر بیٹھے بدعتی کا اذان دینا مکروہ ہے نیز قوم کے نچلے طبقے کے لوگوں کو بھی اذان نہیں دینی چاہیے۔

۲۳۲۷۷۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پسند نہیں کہ تمہارے موذن نابینے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات اذان

۲۳۲۷۸۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا موذن اذان کے بعد وقفہ کرتا تھا اور اذان کے فوراً بعد اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتی کہ موذن جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لاچکے ہیں پھر اقامت کہتا تھا۔ رواہ الطبرانی

۲۳۲۷۹۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرتے تھے۔ رواہ الطبرانی

۲۳۲۸۰۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا موذن اذان کے بعد توقف کرتا تھا فوراً اقامت نہیں کہہ دیتا تھا حتی کہ جب دیکھتا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لاچکے ہیں پھر نماز کے لیے اقامت کہتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۸۱   سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا صرف ایک ہی مؤذن ہوتا تھا اور جب آپ ﷺ (جمعہ کے لیے) منبر پر تشریف فرما ہوتے تو اذان دیتا تھا اور جب آپ منبر سے نیچے اتر آتے تو مؤذن اقامت کہہ دیتا حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگ پھیل گئے اور لوگوں کی تعداد بھی بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مقام زوراء کے پاس تیسری اذان کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۸۲   حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ جب منبر پر تشریف فرما ہوتے بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی طریقہ رہا پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا یعنی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (خطبہ کے لیے منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۸۳   مجاہد روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے مؤذن تھے حالانکہ وہ نابینا بھی تھے۔ رواہ ابوالشیخ

فائدہ:۔۔۔ اوپر حدیث نمبر ۲۳۲۸۲ میں تین اذانیں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک جمعہ کی پہلی اذان دوسری خطبہ کے لیے جب امام منبر پر بیٹھتا ہے اور تیسری اقامت گویا تغلیباً اقامت کو بھی اذان سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ نیز حدیث نمبر ۲۳۲۷۷ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ نابینا تمہارا مؤذن ہو۔ اور حدیث بالا میں نابینا کا مؤذن ہونا ثابت ہو چکا ہے بظاہر حدیث اور اثر میں تعارض ہے۔ جواب یہ ہے کہ اثر میں حکم کو بیان کیا گیا ہے اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا مؤذن ہونا واقعہ جزئیہ ہے نیز اگر نابینا بھی ہو تو ابن ام مکتوم جیسا ہی ہو۔ حدیث میں جواز ہے اور اثر میں کراہت اولیٰ کو ذکر کیا گیا ہے۔

۲۳۲۸۴   حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیے کہ وضو کرنے والا وضو سے فارغ ہو لے اور کھانے والا کھانے سے فارغ ہو لے۔

رواہ ابوالشیخ فی کتاب الاذان وفیہ معارک ابن عباد وھو ضعیف

۲۳۲۸۵   حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے اچانک ہم نے آواز سنی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اعلان فطرت کے عین مطابق ہے پھر کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ فرمایا: یہ آدمی شرک سے بری الذمہ ہوگیا۔ کہا: اشھد ان محمدا رسول اللہ فرمایا: یہ جہنم کی آگ سے خلاصی پا گیا۔ کہا: حی علی الصلوۃ فرمایا: یہ (مؤذن) یا تو بکریوں کا چرواہا ہے یا سفر سے لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آ رہا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے پتہ چلا کہ وہ سفر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس آ رہا تھا۔ رواہ ابوالشیخ

۲۳۲۸۶   ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۳۲۸۷   ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو مؤذن تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۲۸۸   حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی جنگل میں اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ چار ہزار فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۸۹   حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین پر جو مؤذن بھی نماز کے لیے اذان دیتا ہے اس کے مقابل آسمان پر بھی ایک منادی پکارتا ہے کیا ہے ابن آدم! اٹھو اور اپنی آگ بجھاؤ چنانچہ مؤذن کھڑا ہوتا ہے اور پھر لوگ بھی نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۰   سلم بن عمران بطین کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو پکارتے سنا کہ وہ اقامت

دو مرتبہ کہتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۲۹۲۔۔۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز صرف ایک ہی اقامت سے پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۲۹۳۔۔۔ ''مسند ابن شریک'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب نماز کھڑی کرنا چاہتے تو کہتے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ

۲۳۲۹۴۔۔۔ ''مسند انس'' نماز کا وقت ہو جاتا اور اقامت کہہ دی جاتی تھی کوئی آدمی نبی کریم ﷺ سے اپنے کسی ضروری کام کے متعلق بات چیت کرتا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے قبلہ کی طرف کھڑا ہو جاتا چنانچہ آپ ﷺ اس آدمی کے ساتھ برابر گفتگو رہتے حتیٰ کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے بعض لوگ اونگھنے لگتے۔ رواہ عبدالرزاق وابو الشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۵۔۔۔ عروہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے موذن کے اقامت کہنے اور لوگوں کے خاموش ہو جانے کے بعد کسی ضروری کام کے متعلق بات کی جاتی تو آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک لاٹھی ہوتی یعنی آپ ﷺ اسے ٹیک لیتے تھے۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان

۲۳۲۹۶۔۔۔ عروہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دوران سفر کسی آدمی کو اذان دیتے سنا موذن نے جب اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اپنی فطرت کو پہنچا جب کہا اشھدان لا الہ الا اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جہنم کی آگ سے خلاصی مل گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی طرف لپکے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بکریوں کا چرواہا ہے نماز کا وقت ہونے پر وہ اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۹۷۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے ایک موذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی فطرت کو پہنچا پھر کہا اشھدان لا الہ الا اللہ فرمایا: اسے جہنم سے خلاصی مل گئی ہم فوراً اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک حبشی نوجوان ہے اور اپنی بکریوں کو ایک وادی میں چرا رہا ہے مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور وہ اپنے لیے اذان دے رہا تھا۔ رواہ ابو الشیخ

۲۳۲۹۸۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عشاء کی نماز کھڑی کر دی جاتی اور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر کسی آدمی کے ساتھ باتیں کرنے لگتے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونگھنے لگتے اور پھر نماز کے لیے بیدار ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

چھٹا باب...... جمعہ اور اس کے متعلقات کے بیان میں

فصل...... جمعہ کی فضیلت

۲۳۲۹۹۔۔۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ کی نماز دوسرے جمعہ تک اور پانچ نمازیں درمیانی وقفوں (میں صادر ہونے والے صغیرہ گناہوں) کے لیے کفارہ ہیں: ارشاد فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: جمعہ کے دن غسل بھی (صغائر کے لیے) کفارہ ہے اور جمعہ کے لیے چلنا حتیٰ کہ ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہے اور جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو دو سو سال کے عمل کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔

رواہ ابن راھویہ وابن زنجویہ فی ترغیبہ والدارقطنی فی العلل وقال ضعیف والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان

۲۳۳۰۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور دعا کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے لہٰذا اللہ چاہے تو اسے عطا کرے چاہے نہ کرے۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۲۳۰۱ ۔۔۔ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے چنانچہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور میں پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت برپا ہوگی لہٰذا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا حالانکہ آپ مٹی کے ساتھ مٹی ہو چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھائے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابو نعیم

فصل ...... احکام جمعہ کے بیان میں

۲۲۳۰۲ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کا خطبہ چار رکعتوں میں سے بقیہ دو رکعتوں کے قائم مقام ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

فائدہ: ۔۔۔ یعنی جمعہ کی فی الواقع چار رکعتیں ہیں جیسا کہ ظہر میں پڑھی جاتی ہیں ان میں سے دو رکعتیں تو باجماعت پڑھی جاتی ہیں اور بقیہ دو کے قائم مقام خطبہ ہے۔

۲۲۳۰۳ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن بھیڑ زیادہ ہو جائے اور کسی آدمی کو سجدہ کے لیے جگہ میسر نہ ہو تو وہ اپنے سامنے والے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر سکتا ہے۔ رواہ الطیالسی وعبدالرزاق والامام احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۲۳۰۴ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: تم جہاں کہیں بھی ہو جمعہ قائم کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۳۰۵ ۔۔۔ مالک بن عامر اصبحی کہتے ہیں: میں عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ایک چٹائی دیکھا کرتا تھا جو جمعہ کے دن مسجد کی مغربی دیوار کے نیچے بچھا دی جاتی تھی چنانچہ جب دیوار کا سایہ پوری چٹائی کو ڈھانپ لیتا تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور نماز جمعہ پڑھاتے، نماز کے بعد ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ الامام مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۳۰۶ ۔۔۔ ابن ابی سلیط روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں جمعہ کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز مقام ملل میں جا کر پڑھی۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۳۰۷ ۔۔۔ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یقیناً رسول کریم ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے تمہارے روزوں کے بعد افطار کے دن (عید الفطر کے دن) اور اس دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (عید الاضحی کے دن) ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آج دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں اہل عوالی کے والوں میں سے جو پسند کرتا ہو کہ وہ جمعہ کا انتظار کرے سو وہ جمعہ کے انتظار میں بیٹھا رہے اور جو واپس جانا چاہتا ہو میں نے اسے اجازت دے دی وہ واپس چلا جائے۔ ابو عبید کہتے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عید کے موقع پر حاضر ہوا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے خطاب کیا۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی وابو یعلی وابن حبان والبیہقی

۲۲۳۰۸ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: نماز جمعہ میں ضرور حاضر ہو گو کہ تمہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ چل کر آنا پڑے۔

رواہ المروزی فی کتاب الجمعۃ

۲۲۳۰۹ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی قوم بھی جمعہ کے دن ایسی جگہ نماز ظہر نہ پڑھے جہاں ان پر جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہو۔

رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ

۲۳۳۱۰ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز جمعہ اور تکبیرات تشریق صرف مصر جامع میں ہو سکتی ہیں۔

رواہ ابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب الجمعة والبیہقی

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۷۱۹۔

۲۳۳۱۱ ۔۔۔ نمر کے بھانجے سائب کہتے ہیں کہ میں نے مقصورہ (محل) میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر اٹھا اور نماز پڑھنے لگا جب آپ رضی اللہ عنہ مسجد سے نکل کر گھر میں تشریف لے گئے تو مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں حاضر ہوا تو فرمایا: دوبارہ ایسا نہیں کرنا جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس کے بعد مزید نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کہ کلام نہ کرلو یا مسجد سے نہ نکل جاؤ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم (نماز کے بعد مزید) نماز اس وقت تک نہ پڑھیں جب تک کہ کلام نہ کر لیں یا باہر نکل نہ جائیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۳۳۱۲ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے اور دوپہر کا قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۳ ۔۔۔ زیادہ بن جاریہ تمیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دمشق کی مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں ہوئی تھی حتی کہ عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بخدا اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کے بعد کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا جس نے تمہیں اس طرح سے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۱۴ ۔۔۔ "مسند سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ" ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز زوال شمس ہوتے ہی پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے تو ہم سائے کے پیچھے ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱۵ ۔۔۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جمعہ کے لیے گھروں سے چل پڑتے تھے اور پھر نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۳۳۱٦ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

خطبہ کا سننا

۲۳۳۱۷ ۔۔۔ ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت ہے کہ لوگ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں) نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے اور مؤذن اذان دینے لگتا ہم لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے حتی کہ جب مؤذن خاموش ہو جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تو تب لوگ خاموش ہوتے کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ دونوں خطبوں سے فارغ ہو جاتے۔ رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیہقی

۲۳۳۱۸ ۔۔۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوتے تھے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھ جاتے ہم نماز پڑھنا ختم کر دیتے اور آپس میں باتوں میں مشغول ہو جاتے۔ بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے بازار کے متعلق یا خادموں کے متعلق سوال کر دیتے جب مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اس دوران کوئی آدمی بات نہیں کرتا تھا حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہو جاتے۔

رواہ ابن راہویہ والبیہقی

۲۳۳۱۹ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھا اور ادھر امام جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کنکری ماری۔ رواہ الصابونی فی المائتین

آداب خطبہ

۲۳۳۲۵۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (یعنی نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر)۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۶۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن بھی پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت بھی کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۷۔۔۔ سماک بن حرب جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی تمہیں بتائے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس کی تکذیب کرو چونکہ میں آپ کو خطبہ دیتے وقت حاضر رہتا تھا چنانچہ آپ ۔۔۔ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔ سماک کہتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ ﷺ کا خطبہ کیسا ہوتا تھا؟ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ خطبے میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے اور قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے نیز آپ کا خطبہ درمیانہ (نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر) ہوتا تھا (اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔ مثلاً آپ نماز میں "والشمس وضحها" اور "والسماء والطارق" پڑھتے تھے ہاں البتہ فجر کی نماز قدرے طویل ہوتی تھی۔ اور ظہر کی نماز کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے تھے جب زوال شمس ہو چکا ہوتا چنانچہ پھر اگر رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے ہوتے تو بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے ورنہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے آتے آپ عصر کی نماز ایسے ہی پڑھتے جیسے کہ تم پڑھتے ہو اور مغرب کی نماز بھی تمہاری طرح پڑھتے۔ البتہ عشاء کی نماز تمہاری نسبت تھوڑی مؤخر کر کے پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۲۸۔۔۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں طویل خطبے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۲۹۔۔۔ حصین کہتے ہیں کہ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے دیکھا اس پر انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو تباہ و برباد کرے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ شہادت کی انگلی کھڑی کرنے سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۰۔۔۔ محمد بن قاسم اسدی، مطیع ابو یحییٰ انصاری اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر تشریف لے جاتے ہم آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۲۳۳۳۱۔۔۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو کہیں امیر (گورنر) مقرر کر کے بھیجتے تو آپ ﷺ اسے تاکید کرتے تھے کہ خطبہ مختصر دیا اور کلام کم سے کم کرنا چونکہ کلام میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

کلام:۔۔۔۔۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۳۳۲۔۔۔ "مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما" کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۳۔۔۔ "مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۳۴۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ جمعہ کے دن جب منبر کے قریب ہوتے تو آس پاس بیٹھے لوگوں کو سلام کرتے۔ جب آپ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے لوگ آپ ﷺ کی طرف چہرے کر کے متوجہ ہو جاتے اور آپ ﷺ پھر سلام کرتے۔

رواہ ابن عساکر و ابن عدی

کلام:۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے: الالحاظ ۵۰۵۔

کی حاجت یاد دلاتے ہیں پھر انہیں جمعہ کے لیے آنے سے روک دیتے ہیں۔ فرشتے بھی اپنے جھنڈے لے کر مساجد کے دروازوں پر آجاتے ہیں ایک ساعت اور دو ساعتوں میں آنے والوں کے نام لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آجائے پس جب کوئی آدمی بیٹھ جاتا ہے خطبہ سنتا اور اپنی نظر بھی امام پر جمائے رکھتا ہے لیکن اس سے کوئی لغو حرکت سرزد ہو جاتی ہے اور خاموش نہیں رہتا اس پر گناہ کا ایک حصہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن اپنے کسی ساتھی سے ”خاموش رہو“ کہا اس نے بھی لغو کا ارتکاب کیا اور جس سے لغو حرکت سرزد ہو اس کے لیے جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں کہا میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ رواہ ابوداود والبیھقی وضعیف ابی داود ۲۵۷

جمعہ کی سنتیں

۲۲۳۴۴ ... ”مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۲۳۴۵ ... ”ایضاً“ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

غسل جمعہ

۲۲۳۴۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا مہاجرین اور انصار کو حکم دیا گیا یا عام لوگوں کو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں پتہ۔

رواہ ابن منیع وسندہ حسن

۲۲۳۴۷ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے جمعہ کا غسل کیا تو اس نے افضل عمل کیا اور جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو وہ بھی اچھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۴۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تاخیر ہو جانے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں نماز سے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے جواب دیا: جب میں نے اذان سنی تو وضو کیا اور چل پڑا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہمیں وضو کا حکم نہیں دیا گیا (بلکہ غسل کا دیا گیا ہے)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر اس دن کے بعد میں نے جمعہ کا غسل نہیں چھوڑا۔ رواہ الخطیب

۲۲۳۴۹ ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان کچھ منازعت تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ تو کہتا ہے تو میری مثال اس آدمی کی سی ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۰ ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کیا کرو، جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس کا غسل ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۲۳۵۱ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل کیا کرو گو کہ تمہیں ایک دینار کے بدلے میں ایک گلاس پانی کا خرید کر کیوں نہ غسل کرنا پڑے۔ رواہ ابن جریر

کلام: ... یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۲۳۸ والتحذیر ۱۳۰۴

۲۲۳۵۲ ”مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ“ مجھے میرے خلیل ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کی وصیت کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وذخیرة الحفاظ ۲۱۳۵

۲۲۳۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن غسل واجب نہیں ہے البتہ غسل کرنا افضل ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں لوگ صوف (اون) کے کپڑے پہنتے تھے اور مسجد تنگ تھی رسول کریم ﷺ سخت گرمی میں ایک دن خطبہ دینے لگے صوف کے کپڑوں میں

اور چار رکعت پڑھتے اور جب سورج زائل ہو جاتا تو ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے پھر ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے عصر سے پہلے بھی چار رکعت پڑھتے، ہر دو رکعتوں میں فرق مقرب فرشتوں مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی یہ رکعتیں نفل تھیں جن پر کہ مداومت کرنے والے کم ہی ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل وابن منیع والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ وابو یعلی وابن جریر و صححہ وابن خزیمۃ والبیھقی والضیاء المقدسی

فائدہ: ۔۔۔۔۔ ہر فرض نماز کے ساتھ معروف سنتوں کو کتب فقہ وحدیث میں نفل کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے لہٰذا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں جو نفل کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد بھی معروف عند نا سنن ہیں۔

نوافل (سنن) کی گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۲۳۳۹۰ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے لیکن گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ فرض نماز ہو تو وہ ہر حال میں مسجد میں ادا کی جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۹۱ ۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مغرب اور جمعہ کے بعد نماز گھر میں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۳۳۹۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بجز عصر اور فجر کے ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والامام احمد بن حنبل والعدنی وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابو یعلی وابو سعید بن الاعرابی فی معجمہ والطحاوی والبیھقی وسعید بن المنصور

۲۳۳۹۳ ۔۔۔ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں میں نے ایسی تین جماعتوں سے حدیث سنی ہے جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسجد میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرض نماز مسجد میں اور نفل (سنت) نماز گھر میں پڑھی جائے۔ رواہ ابو یعلی

۲۳۳۹۴ ۔۔۔ عباس بن سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں سلام پھیرتے لوگ فوراً مسجد کے دروازوں کی طرف لپکتے اور مسجد سے نکل جاتے اور بقیہ نماز اپنے گھروں میں جا کر پڑھتے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۹۵ ۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے فرض نماز شروع کی لیکن اسی دوران اس نے نوافل پڑھنے کا فیصلہ کیا تو اسے چاہیے کہ کلام کرلے یا چل لے یا اس سے پہلے نماز پڑھ لے میں تو باندی سے کہتا ہوں کہ ذرا دیکھو کتنی رات گزر چکی ہے یہ بات کہنے سے صرف ان دو نمازوں کے درمیان فصل کرنا میرا مقصود ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

نفل نماز میں قراءت

۲۳۳۹۶ ۔۔۔ مسیب بن رافع ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل نفل نماز میں سورت ”ق“ پڑھتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم ۔۔۔۔۔ اس میں رخصت

”مسند جابر بن عبداللہ“ رسول کریم ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے تھے، گو کہ سواری جس طرح بھی جاری ہوتی اور جب فرض نماز

۲۳۳۸۲ ..... عبداللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ رات کو کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے تھے اور پھر دوسری رات کو بیٹھ کر لمبی نماز پڑھتے تھے، میں نے پوچھا آپ نماز میں کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۳ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۸۴ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہو کر رات کی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے تھی کہ جب تیس یا چالیس (۳۰-۴۰) آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۳۳۸۵ ..... عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی تھی اسوقت بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۸۶ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے جتنی دیر میں انسان چالیس آیتیں پڑھ سکتا ہے پھر آپ ﷺ رکوع کرتے۔ رواہ البزار

۲۳۳۸۷ ..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ آپ نے اکثر نمازیں بیٹھ کر کے نہیں پڑھ لیں سوائے فرض نمازوں کے وہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کو محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

۲۳۳۸۸ ..... عطاء کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ لی۔

رواہ عبدالرزاق

فصل ...... جامع نوافل کے بیان میں

تہجد کا بیان

۲۳۳۸۹ ..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" یحییٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۳۹۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کی تہجد کی نماز فوت ہو جائے اسے چاہیے کہ ظہر سے پہلے کی نماز میں سو (۱۰۰) آیتیں پڑھے بلاشبہ یہ قیام اللیل (تہجد) کے برابر ہیں۔ رواہ ابراھیم بن سعد فی نسخته

۲۳۳۹۱ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کا رات کا ورد (وظیفہ یعنی صلوٰۃ تہجد) فوت ہو جائے وہ زوال شمس سے لے کر ظہر تک پڑھ لے یوں سمجھا جائے گا گویا اس کی نماز تہجد فوت ہی نہیں ہوئی یا اس نے پالی۔

رواہ مالک وابن المبارک فی الزھد وابو عبید فی فضائل القرآن والبیھقی

۲۳۳۹۲ ..... عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی سو جائے اور نماز تہجد پوری یا کچھ نہ پڑھ سکے اسے چاہیے کہ فجر تا ظہر کسی وقت بھی پڑھ لے چنانچہ نماز تہجد اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائے گی گویا کہ اس نے رات ہی کو

پڑھنا کی۔ رواہ ابن المبارک

۲۳۳۹۳ حمید بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا رات کا وظیفہ (نماز تہجد) فوت ہو جائے وہ ظہر سے پہلے پڑھ لے اس کی یہ نماز رات کی نماز کے برابر ہوگی۔ رواہ ابن المبارک وابن جریر

۲۳۳۹۴ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ درمیان رات میں نماز کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

رواہ ابن سعد

۲۳۳۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز تہجد سے واپس آئے تو فرمایا رات کا قلیل حصہ ہی اتنا گزر چکا ہے اس قدر باقی نہیں۔ رواہ مسدد

۲۳۳۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو نبی کریم ﷺ میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب ہمیں اٹھانا چاہے تو ہم اٹھ جائیں گے۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور میری طرف کوئی جواب نہیں پلٹے پھر میں نے آپ ﷺ کو سنا آپ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔

وکان الانسان اکثر شیء جدلاً

یعنی انسان جھگڑوں میں بہت بڑھ کر ہے۔

۲۳۳۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ہمیں نماز کے لیے جگایا اور پھر اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گئے اور رات کو کافی دیر تک نماز پڑھتے رہے اس دوران آپ ﷺ نے ہماری کوئی حرکت محسوس نہ کی (جس سے پتہ چل سکتا کہ ہم نماز کے لیے اٹھ گئے ہیں) چنانچہ آپ ﷺ ہماری طرف پھر لوٹے اور ہمیں جگایا اور فرمانے لگے: دونوں اٹھو اور نماز پڑھو میں اٹھ کر آنکھیں ملنے لگا اور میں نے کہا: بخدا! ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی پڑھیں گے چونکہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا ہم اٹھ جائیں گے رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرما رہے تھے: ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ہی پڑھیں گے ہم صرف اللہ کی فرض کردہ نماز ہی پڑھیں دو مرتبہ فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی۔

وکان الانسان اکثر شیء جدلا

یعنی انسان جھگڑے میں بہت بڑھ کر ہے۔ رواہ ابو یعلی وابن جریر وابن خزیمۃ وابن حبان

۲۳۳۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو آٹھ رکعات نفل پڑھتے تھے اور دن کو بارہ (۱۲) رکعات پڑھتے تھے۔

رواہ ابو یعلی وسعید بن المنصور

تہجد کی طویل قراءت

۲۳۳۹۹ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کر دی میں نے (دل میں) کہا شاید اس کو ختم کر کے رکوع کریں لیکن اس کے بعد آپ ﷺ نے سورت آل عمران شروع کر دی میں نے کہا شاید اسکو ختم کر کے رکوع کریں لیکن آپ ﷺ نے سورۃ نساء شروع کر دی میں نے کہا شاید آپ ﷺ اس میں رکوع کریں چنانچہ آپ ﷺ نے پوری سورت پڑھ کر ختم کر لی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۰۰ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے یہاں رات گزاری چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے جا کھڑا ہوا میرا خیال ہے کہ شاید آپ ﷺ کو میرا علم نہیں ہوا تھا

چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی میں سمجھا شاید سوآیات پڑھنے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے رکوع نہ کیا میں نے کہا شاید دو سوآیات پڑھ لینے کے بعد رکوع کرلیں لیکن آپ ﷺ نے پھر بھی رکوع نہ کیا میں نے کہا: جب سورت ختم کرلیں گے تو رکوع کریں گے چنانچہ سورت تو ختم کی لیکن رکوع نہ کیا جب سورت ختم کی تو کہا: اللهم لک الحمد وتر پھر سورت آل عمران شروع کردی میں سمجھا جب یہ ختم کریں گے تو رکوع کرلیں گے لیکن یہ بھی ختم کرکے آپ نے رکوع نہ کیا اور کہا: اللهم لک الحمد (تین بار کہا) پھر آپ نے سورت نساء شروع کردی میں نے کہا: اس کو ختم کرکے رکوع کرلیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے سورت ختم کی اور رکوع کیا میں نے سنا کہ آپ رکوع میں کہہ رہے تھے سبحان ربی العظیم، آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے میں نے کہا: آپ اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں کہا: سبحان ربی الاعلی آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے رہے مجھے یقین ہے کہ آپ نے کچھ اور بھی پڑھا لیکن میں اسے نہ سمجھ سکا پھر آپ نے سورت انعام شروع کردی لیکن میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر چل دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۳۰۱...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فلاں آدمی رات بھر صبح تک سوتا رہا اور اس نے کچھ بھی نماز نہیں پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کردیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۰۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کا حکم دیا اور خوب ترغیب دی حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صلوٰۃ اللیل تمہارے اوپر لازمی ہے گوکہ ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۰۳...... "مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" رسول کریم ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کو سناتا: میں نے تمنا کی کہ اگر مجھے بھی کوئی خواب دکھائی دے جسے میں رسول اللہ ﷺ کو سناؤں۔ چنانچہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا: گویا کہ دو فرشتے ہیں اور مجھے پکڑ کر جہنم کے پاس لے گئے کیا دیکھتا ہوں کہ کنویں کے منڈیر کی طرح جہنم کا بھی منڈیر ہے اور کنویں کے دو کونوں کی طرح جہنم کی بھی کوئی چیز ہے اور اس میں لوگ جل رہے ہیں جنھیں آگ نے بے حال کررکھا ہے میں یہ کہنے لگا: جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اسی اثناء میں مجھے ایک اور فرشتہ ملا اس نے کہا: تجھے ہرگز نہیں ڈرایا جائے گا میں نے اس خواب کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ

۲۳۳۰۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کے بارے میں سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: رات کو دو دو رکعتیں پڑھی جائیں اور جب تمہیں صبح ہوجانے کا خدشہ ہو تو ایک ہی رکعت پڑھ لو اور اس سے تمہاری نماز طاق ہوجائے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی طاق ہے اور طاق (عدد) کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۰۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول کریم ﷺ کو پکارا میں دونوں کے درمیان موجود تھا۔ کہا: کہ آپ صلوٰۃ اللیل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت کرکے پڑھی جائے گی اور جب تمہیں صبح کا اندیشہ ہو یا صبح کو محسوس کرلو تو فجر کی نماز سے پہلے پہلے دو سجدے کرلو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۰۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا نبی اللہ! آپ ہمیں صلوٰۃ اللیل کا حکم کیسے دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم دو دو رکعت کرکے نماز پڑھو اور اگر تمہیں صبح ہوجانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور اس سے قبل پڑھی گئی نماز کو طاق بنالو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۰۷...... عقبہ بن حریث روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو دو رکعت ہے اور اگر تمہیں صبح ہوجائے تو ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا: دو دو رکعتیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر لو۔ رواہ ابن جریر

۲۳۳۰۸...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات پر غالب آنے کی تم کوشش نہ کرو بلاشبہ تم رات پر غلبہ نہیں پاسکتے لہٰذا تم میں

۲۲۳۲۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے لیے رات کو تین برتن ڈھانپ دیئے جاتے تھے ایک برتن میں طہارت کے لئے پانی ہوتا، دوسرے برتن میں پینے کے لئے پانی ہوتا اور تیسرے برتن میں آپ کا مسواک ہوتا۔ رواہ ابن النجار

۲۲۳۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سوتے تھے اور نہ ہی اس کے بعد باتیں کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

نماز چاشت کا بیان

۲۲۳۳۰ مورق عجلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں، میں نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ فرمایا: نہیں، میں نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے؟ فرمایا: میرے خیال میں وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر والحاکم فی الکنی

۲۲۳۳۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مسلمان بھی زمین پر کسی جگہ سے اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے

اللھم لک الحمد اصبحت عبدک علی عھدک ووعدک انت خلقتنی ولم اک شیئا استغفرک لذنبی فانہ قد ارھقتنی ذنوبی واحاطت بی الا ان تغفرھا لی فاغفرھا یا ارحم الراحمین۔

یا اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے تیرے وعدے کے مطابق صبح کی ہے اور تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے حالانکہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں یا اللہ مجھے گناہوں نے گھیر رکھا ہے اور ان کو تو ہی بخشنے والا ہے تو ارحم الراحمین ہے۔

اسی جگہ بیٹھے بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے گو کہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ ابن جریر وابن ابی الدنیا فی الدعاء

کلام: ... بوصیری نے زوائد میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی نضر واسدی بھی ہے جو مجہول ہے [illegible] ہیں میں ان کی عدالت و جرح سے واقف نہیں ہوا جب کہ سند کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۲۲۳۳۲ مسلم بن لحیف کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے اللہ کے بندو! نماز چاشت پڑھا کرو۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۲۳۳۳ مسلم بن لحیف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا: جب تم ایسا کرو ہی تو چاشت کی نماز پڑھو۔ رواہ ابن سعد وابن جریر

۲۲۳۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز چاشت پڑھتے تھے۔

رواہ الطبرانی والامام احمد بن حنبل والنسائی وابن خزیمۃ وابو یعلی والضیاء المقدسی

۲۲۳۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز پڑھتے تھے جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا کہ عصر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل

۲۲۳۳۶ عطاء ابو محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔

رواہ الطبرانی عن جریر عن اسحاق عن عطاء

۲۲۳۳۷ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو طلوع شمس کے وقت نماز چاشت پڑھتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے نماز اوابین کا انتخاب کر لیا لوگوں نے پوچھا نماز اوابین کیا ہے؟ فرمایا نماز اوابین دو رکعت ہے [illegible] چار رکعت سے [illegible]

خاشعین چھ رکعت ہے اور نماز فتح آٹھ رکعات ہے، رسول اللہ ﷺ کی نماز فتح مکہ کے موقع پڑھی مریم بنت عمران کی نماز بارہ رکعت ہے، جس نے بھی یہ نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔ رواہ ابو القاسم الصابونی فی جزئہ

نماز چاشت کی رکعتیں

۲۳۴۲۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے نماز چاشت آٹھ رکعات پڑھی۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۲۹..... جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز چاشت پڑھی اور نماز شروع کرتے وقت تین بار اللہ اکبر کبیرا کہا تین بار الحمد للہ کثیرا کہا اور تین بار سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہا اس کے بعد یہ دعا پڑھی: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ یا اللہ میں شیطان کے وسوسوں اور حیلے بہانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ رواہ الضیاء المقدسی

۲۳۴۳۰" مسند حنظلۃ ثقفی" الغضیف بن حارث قدامہ ثقفی وحنظلہ ثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب سورج بلند ہو جاتا اور لوگ اپنے کاموں پر نکل جاتے تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں آجاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے جب آپ ﷺ کسی کو دیکھتے تو واپس لوٹ آتے۔ رواہ ابو نعیم

۲۳۴۳۱..... عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا تو فرمایا یہ نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اور نہ آپ ﷺ کے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پڑھی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۲..... عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے کچھ وصیت کریں ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جس نے (چاشت کی) چار رکعات پڑھیں اسے عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا جس نے آٹھ رکعات پڑھیں اسے فرماں برداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۳..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ چھوڑیں گے ہی نہیں پھر آپ ﷺ کی نماز چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ پڑھیں گے ہی نہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو بجز ایک مرتبہ کے کبھی چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۴۳۵..... عکرمہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن چاشت کی نماز پڑھتے اور دس دن چھوڑ دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کو چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ بہت ساری چیزوں کو اس وجہ سے چھوڑ دیتے تھے کہ سنت سمجھ کر اپنا نہ لی جائیں۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز نہ سفر میں پڑھی اور نہ ہی حضر میں البتہ میں پڑھتی تھی۔

رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۸..... عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں الا یہ کہ آپ اگر کہیں سفر پر ہوتے تو تشریف لانے پر پڑھ دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۴۳۹..... ام ھانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ کے لیے پانی رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے غسل کیا پھر چادر لپیٹی جسے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال دیا پھر آپ نے نماز چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۴۷۰ ابن ابی ملیکہ روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو (قیام اللیل کے لیے ایک امام کے پیچھے) جمع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سائب قاری کو حکم دیا کہ وہ اہل مکہ کو جمع کرکے تراویح پڑھائیں۔

رواہ ابن سعد

۲۳۴۷۱ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں رات کو نماز پڑھائیں فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو اچھی طرح سے قراءت نہیں کر سکتے لہٰذا تم انہیں نماز پڑھاؤ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا اس چیز کا تو پہلے وجود نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں جانتا ہوں لیکن یہ بہت اچھا طریقہ ہے چنانچہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات پڑھائیں۔ رواہ ابن منیع

۲۳۴۷۲ زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمیں ترویحتین (چار رکعات تراویح) کے بعد آرام کا وقفہ دیتے تھے اتنی دیر میں کوئی آدمی مسجد سے مقام سلع تک جا سکتا۔ رواہ البیہقی وقال ہکذا قال: ولعلہ اراد من یصلی بہم التراویح بامر عمر

۲۳۴۷۳ عبداللہ بن سائب کہتے ہیں: میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کی غرض سے (مکہ مکرمہ) تشریف لائے مسجد کے دروازے پر آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر مسجد میں داخل ہوئے اور میرے پیچھے نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۳۴۷۴ ابوحسناء کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویحے یعنی بیس رکعات نماز پڑھائے۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۲۳۴۷۵ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ابی لیلیٰ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں نماز پڑھائیں۔

ابن شاہین

۲۳۴۷۶ ابن سائب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کراتے تھے۔ ابن شاہین

۲۳۴۷۷ ابواسحاق ہمدانی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں رات کے اول حصہ میں گھر سے باہر نکلے اور مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ چراغ جل رہے ہیں کتاب اللہ کی تلاوت کی جا رہی ہے تو فرمایا: اے ابن خطاب اللہ تعالیٰ تیری قبر کو نور سے بھر دے جس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے منور کیا۔ رواہ ابن شاہین

۲۳۴۷۸ عرفجہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ایک امام مردوں کے لیے مقرر فرماتے تھے اور ایک امام عورتوں کے لئے عرفجہ کہتے ہیں: مجھے عورتوں کا امام مقرر کیا گیا تھا۔ رواہ البیہقی

۲۳۴۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں قیام پر ابھارا کرتا تھا اور انہیں خبر دیتا تھا کہ ساتویں آسمانوں پر ایک مبارک مقام ہے جسے حظیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں ایک قوم رہتی ہے جسے روح کہا جاتا ہے چنانچہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے یہ قوم اپنے رب تعالیٰ سے آسمان دنیا پر اترنے کی اجازت طلب کرتی ہے رب تعالیٰ انہیں اجازت مرحمت فرما دیتا ہے چنانچہ یہ جس نمازی کے اوپر سے گزرتے ہیں اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن تو لوگوں کو نماز پر ابھار تاکہ وہ ان کی برکت کا حصول ہو سکے (چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قیام اللیل کا حکم دیا)۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وسندہ ضعیف

متعلقات قیام رمضان

۲۳۴۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ رمضان کی ہر رات میں پڑھ لی حتی کہ دن رات سے الگ ہو گیا گویا اس نے قیام اللیل کر لیا۔

صلوٰۃ خوف کا بیان

۲۲۳۸۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعت صلوٰۃ خوف پڑھی ہے البتہ مغرب کی تین رکعتیں پڑھی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع ومسدد والبزار وضعفہ

۲۲۳۸۳ ۔۔۔ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز خوف پڑھنے کا حکم دیا لوگوں نے اپنے اپنے ہتھیار تھام لیے (دو جماعتیں بنالی گئیں) ایک جماعت دشمنوں کے بالمقابل کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت نماز پڑھنے آگئی چنانچہ اس جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ جماعت اس جماعت کی طرف چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہی پہلی جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ آگئی اور نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کیے اور پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر یہ جماعت بھی دشمن کی طرف چلی گئی اور سب نے تکبیر کہہ کر ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔

رواہ البزار

۲۲۳۸۴ ۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ الخوف ایک رکعت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۸۵ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک رکعت نماز خوف پڑھائی درانحالیکہ آپ ﷺ ہمارے اور دشمن کے درمیان تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۳۸۶ ۔۔۔ مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سعید بن عاص روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غزوہ کے دوران کہا اور ان کے ساتھ حضرت حذیفہ بھی تھے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو حکم دیا کہ اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لو اور اگر تم دشمن کی طرف سے کوئی حرکت محسوس کرو تو اس وقت تمہارے لیے جنگ حلال ہو جائے گی پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی دو جماعتیں بنا کر ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی رہی پھر پہلی جماعت چلی گئی اور دوسری جماعت کی جگہ (دشمن کے مدمقابل) کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت آگئی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابوداؤد والنسائی وابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان والحاکم

۲۲۳۸۷ ۔۔۔ زیاد بن نافع حضرت کعب رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر ان کا ہاتھ کٹ گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ نماز خوف ایک رکوع اور دو سجدے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۸۸ ۔۔۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک رکعت پڑھائی ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہی اس صف کو آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھائی اور پھر یہ صف چلی گئی اور دشمن کے مدمقابل والی صف آگئی آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر وہ چلی گئی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۲۳۸۹ ۔۔۔ سہل بن ابی حثمہ صلوٰۃ خوف کا طریقہ یوں بتاتے ہیں صلوٰۃ خوف کے لئے امام کے پیچھے ایک صف کھڑی ہو جائے اور ایک صف دشمن کے مدمقابل رہے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں اور امام بھی کھڑا ہو جائے وہ اپنے تئیں ایک رکعت پڑھ لیں اور پھر اس صف کی جگہ چلے جائیں اور وہ آجائیں اور امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور یہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکعت کی قضا کر لیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۲۳۹۰ ۔۔۔ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے مشرکین

پیچھے ایک جماعت نے صف بنالی جب کہ دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دو سجدے کرائے جیسا کہ فجر کی نصف نماز ہوتی ہے پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوگئے دوسری جماعت آگئی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی آپ ﷺ نے انہیں بھی پہلے کی طرح نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور پھر دونوں جماعتوں کا ہر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اپنے طور پر ایک رکوع اور دو سجدے کر لیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۷..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو پیچھے کھڑی صف نے بھی تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آگئے آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے جنہیں آپ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھائی تھی انہوں نے اپنی جگہ پر صف بنالی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آگئے انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۸..... طاؤوس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی چار رکعات پڑھیں آپ ﷺ (بمعہ مجاہدین کے) اور دشمن ایک ہی میدان میں تھے دشمن کہنے لگے: مسلمانوں کی دوسری نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے انہیں نماز دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ محبوب ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو پہلی صف نے بھی رکوع کیا جب کہ دوسری صف والے کھڑے رہے پھر یہ پہلی صف والے سجدے کھڑے ہوئے اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور دوسری صف کی جگہ کھڑے ہوگئے اور دوسری صف والے ان کی جگہ آکھڑے ہوئے پھر نبی کریم ﷺ نے رکوع کیا اور پہلی صف نے بھی رکوع کیا، یوں نبی کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہوگئیں اور ہر ایک صف کی ایک ایک رکعت ہوگئی پھر انہوں نے اپنی اپنی صف میں ایک ایک رکعت پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۴۹۹..... مجاہد روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صرف دو مرتبہ صلوٰۃ خوف پڑھی ہے ایک مرتبہ مقام ذی الرقاع سرزمین بنو سلیم میں دوسری مرتبہ مقام عسفان میں (چنانچہ اس دوسری مرتبہ میں نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ) مشرکین مقام ضجنان میں مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا۔ یہ واقعہ عسفان کا ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور سب کو ایک رکوع کرایا اور جو آپ ﷺ کے قریب تھے انہیں اپنے ساتھ سجدہ کروایا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے ان کی نگرانی کرتے رہے جب آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سجدہ کیا تو یہ لوگ کھڑے ہوگئے اور دوسروں نے جو پیچھے کھڑے رہے تھے انہوں نے سجدہ کیا اور پھر آگے بڑھ کر پہلی صف میں آگئے اور پہلی صف والے پیچھے ہوگئے اور پھر آپ ﷺ کے ساتھ سب نے رکوع کیا اور جو آپ ﷺ کے قریب کھڑے تھے انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جب کہ دوسرے پیچھے کھڑے نگرانی کرتے رہے جب ان لوگوں نے سجدہ سے سر اٹھائے تو پیچھے کھڑے رہے لوگوں نے سجدہ کیا پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ سب نے سلام پھیرا اور یوں سب کی نماز مکمل ہوگئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۳۵۰۰..... ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ "ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا" (یعنی اگر تمہیں خوف ہو کر کفار تمہیں فتنہ میں مبتلا کریں گے) اس دن نازل ہوئی جس دن نبی کریم ﷺ مقام عسفان میں تھے جب کہ مشرکین مقام ضجنان میں دونوں فریق باہم مقابل تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز چار رکعات پڑھائی رکوع سجود اور قیام سب نے اکٹھے مل کر کیا اسی دوران مشرکین نے مسلمانوں کے ساز و سامان پر چھاپہ مارنا چاہا اور مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا کہ اللہ عزوجل نے آیت "فلتقم طائفہ" (یعنی ایک جماعت دشمن کے مدمقابل کھڑی رہے) نازل فرمائی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے ساتھ تو تکبیر تحریمہ کہی لیکن پہلی صف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے کھڑے رہے اور انہوں نے سجدہ نہ کیا حتی کہ نبی کریم ﷺ اور پہلی صف والے کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سب نے مل کر رکوع کیا پھر پچھلی صف آگے آگئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی یوں آگے والوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا جیسا کہ پہلی مرتبہ آگے والوں نے کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز قصر کر کے دو رکعتیں پڑھی۔ رواہ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وعبد الرزاق

۲۲۵۰۶ ۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سورج گرہن میں نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے پانچ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۲۵۰۷ ۔۔۔ حنش بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت جس قدر لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے انہیں لے کر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف پڑھی جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ حج اور سورۃ یٰسین تلاوت کی مجھے معلوم نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے کونسی سورت پڑھی۔ البتہ آپ رضی اللہ عنہ نے جہراً (آواز بلند) قراءت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا جو قیام کے بقدر طویل تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور اسی کے بقدر قیام کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور رکوع کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا پھر سر اٹھایا قیام کیا اور اس کے بعد پھر اسی کے بقدر رکوع کیا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے اور چوتھے رکوع کے بعد سجدہ کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سورۃ حج اور سورۃ یٰسین تلاوت کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا یوں آپ رضی اللہ عنہ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے اور دعا کی اور دعا کے بعد اٹھ کر چلے گئے آپ رضی اللہ عنہ کو جاتا تھا کہ سورج بھی تاریکیوں سے چھٹ چکا تھا۔ رواہ ابن جریر والبیہقی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کسوف کی نماز پڑھانا

۲۲۵۰۸ ۔۔۔ ابوشریح خزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سورج گرہن ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر عثمان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے رہے ہم بھی ان کے پاس جا بیٹھے انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ سورج اور چاند گرہن کے وقت ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم سورج یا چاند گرہن ہوتا دیکھو تو فوراً نماز کے لیے آجاؤ اور اگر وہ بات ہوئی جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ ہو جائے گی اور تم غافل نہیں ہو گے اور اگر اس کا وقوع نہ ہوا تو تم بھلائی کو پا لو گے یا تمہاری کفایت کر دی جائے گی۔

رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلی والبیہقی

۲۲۵۰۹ ۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حنش کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورت یٰسین اور اس جیسی کوئی اور سورت پڑھی۔ ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سورت حجر اور سورت یٰسین پڑھی ایک روایت میں ہے کہ سورۃ یٰس اور سورۃ روم پڑھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورت کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا پھر اسی طرح سورت کے بقدر قیام کیا پھر اسی کے بقدر رکوع کیا اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے چار رکوع کیے پھر سمع اللہ لمن حمدہ" کہا اور پھر ایک سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور اسی طرح پڑھی جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ان دو سورتوں یعنی یٰسین اور حجر میں سے ایک سورت پڑھی پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ ایسے موقع پر اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ والطحاوی وابن جریر وابو القاسم بن مندہ فی کتاب الخشوع والبیہقی

۲۲۵۱۰ ۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے دور میں جس دن آپ ﷺ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اس دن سورج گرہن ہوا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے چھ رکوع اور چار سجدے کیے نماز میں آپ ﷺ نے لمبی قراءت کی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا رکوع سے اوپر اٹھے اور پھر قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اوپر اٹھے اور قراءت کی جو دوسری قراءت سے قدرے کم تھی پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے اور سجدے

پر بھی کی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ جھک جاتی ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابن جریر

۲۳۵۱۶۔۔۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرہن کے وقت تمہاری نماز ایسی ہی ہے جیسی کہ تم اس کے علاوہ پڑھتے ہو یعنی ایک رکوع اور دو سجدے۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۷۔۔۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف کے متعلق فرمایا: یہ نماز بھی تمہاری عام نماز کی طرح دو رکعت ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۸۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورۃ "الصافات صفا" پڑھی پھر رکوع کیا جب رکوع سے اٹھے سجدہ نہیں کیا اور پھر سورۃ النجم پڑھی اور پھر رکوع کیا اور رکوع سے اٹھے اور سجدہ کیا پھر مسلسل سجدے میں رہے حتیٰ کہ سورج چھٹ گیا یوں آپ ﷺ نے دو قراءتیں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۱۹۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورج گرہن کے موقع پر صفہ زمزم میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں چار رکوع کیے۔

۲۳۵۲۰۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جس میں آپ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے۔ رواہ ابن جریر

کلام:۔۔۔۔۔۔یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۸۲

۲۳۵۲۱۔۔۔عطاء کی روایت ہے کہ عبید بن عمیر کہتے ہیں مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں عطا کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ خبر یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز میں طویل قیام کیا پھر رکوع کیا پھر قیام کیا اور پھر رکوع کیا اس طرح آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے آپ ﷺ رکوع میں کہتے: اللہ اکبر جب رکوع سے اٹھتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے، آپ اس وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ سورج چھٹ نہیں گیا۔ طویل قیام کی وجہ سے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ان پر پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دیا جاتا انہیں پتہ نہ چلتا پھر آپ ﷺ اٹھے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: سورج اور چاند کسی آدمی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب بھی سورج یا چاند گرہن ہو جائے فوراً اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کے علاوہ دوسرے محدثین کو کہتے سنا ہے کہ صلوٰۃ کسوف پڑھتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ لائے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ دوزخ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے اور لوگ بھی پیچھے ہو گئے اور ایک دوسرے پر چڑھ گئے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: دوزخ میرے سامنے لائی گئی میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا چنانچہ آگ میں اس کی انتڑیاں کھینچی جا رہی تھیں وہ ایک ٹیڑھے سر والے ڈنڈے سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا وہ کہہ رہا تھا اے میرے رب میں نے چوری نہیں کی چوری تو میرے ڈنڈے نے کی ہے۔ اسی طرح میں نے بلی والی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی باندھ رکھی تھی اسے نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی کھولا تاکہ خود کھا پی لیتی اور یوں بندھی بندھی بھوکوں مر گئی پھر آپ ﷺ آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ سے آگے بڑھنے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے جنت لائی گئی اگر میں چاہتا تو میوہ ہائے جنت کے خوشے توڑ کر تمہیں دکھا سکتا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۳۵۲۲۔۔۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف پڑھی جس میں آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر اوپر اٹھے اور طویل سجدہ کیا پھر اوپر اٹھے اور پھر طویل سجدہ کیا پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جنت میرے قریب لائی گئی تھی اگر میں چاہتا تو اس کے میوہ جات میں سے خوشے توڑ کر تمہارے پاس لے آتا اس کے بعد دوزخ میرے قریب لائی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار میں تو انہیں قریب سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے جسے ایک بلی بار بار نوچ رہی ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟

کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھائے تکبیر وتہلیل اور تحمید وتسبیح کررہے ہیں پھر یہ ادعیہ کرتے رہے حتی کہ سورج چھٹ گیا چنانچہ آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکوع کیے۔رواہ ابن جریر

۲۲۵۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی رات شدید آندھی چلتی رسول کریم ﷺ فوراً مسجد میں آجاتے جب تک آندھی رک نہ جاتی مسجد ہی میں رہتے اور جب آسمان میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوتا مثلاً سورج یا چاند گرہن ہو جاتا تو تب بھی آپ ﷺ مسجد میں آ جاتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا وسندہ حسن

صلوٰۃ استسقاء

استسقاء کا معنی

استسقاء کا لغوی معنی "پانی طلب کرنا" ہے اصطلاح میں صلوٰۃ استسقاء اس نماز کو کہا جاتا ہے جو خشک سالی اور قحط کے موقع پر مخصوص طریقہ سے پڑھی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرمائے۔

۲۲۵۳۴ شعبی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ نے دعا واستغفار سے زیادہ کچھ نہ کیا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: ہم نے تو آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آسمان کے مخفی ذخیروں سے بارش طلب کی ہے جن سے بارش کا نزول کیا جاتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدارا

یعنی اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو وہ پھر اس کے حضور توبہ کرو وہ تمہارے اوپر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابن سعد وابوعبید فی الغریب وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وجعفر الفریابی فی الذکر والبیہقی

۲۲۵۳۵ مالک دار روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا جس سے لوگ کافی متاثر ہوئے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے بارش طلب کیجئے بلاشبہ آپ کی امت ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکی ہے چنانچہ اس آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور انہیں خبر دو کہ لوگوں پر بارش برسائی جانے کی اور ان سے کہو کہ عقلمندی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو چنانچہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سارا ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر رو پڑے اور پھر فرمایا اے میرے پروردگار جس کام کو بجا لانے سے میں عاجز رہا اس میں کوتاہی نہیں کروں گا۔رواہ البیہقی فی الدلائل

۲۲۵۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آ گیا اور کہنے لگا: یا امیر المومنین! بادل رک گئے ہیں دیہاتی بھوک کی شدت چڑھے ہوئے ہیں حتی کہ وہ پانی بھی تلاش کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب بادل مینہ برسائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ دیہاتی شکم سیر ہوں گے اور کوہان بھی دنبوں سے بڑی ہو جائیں گی مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس تیز رفتار سواریاں ہوں اور دیہاتی کھانے سے محروم ہو جائیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: موسم بہار کا عطیہ کتنا باقی رہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کچھ تھوڑا بہت شور باقی رہ گیا ہے۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کرنے لگے مسلمانوں نے بھی دعا کی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے موسلا دھار بارش نازل فرمائی۔رواہ ابن جریر والحسن

۲۲۵۳۷ ... ابو مروان سلمی کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ استسقاء (طلب بارش) کے لیے باہر آئے چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ جو نہی اپنے گھر سے باہر نکلے مسلسل کہتے رہے یا اللہ ہماری مغفرت کر چونکہ تو مغفرت کرنے والا ہے آپ یہ کلمات آواز بلند کہتے رہے حتی کہ کہتے کہتے عیدگاہ تک پہنچ گئے۔ رواہ جعفر الفریابی فی الذکر

۲۳۵۳۸..... خوات بن جبیر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں کو سخت قحط پیش آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر گھمائی دونوں کے دایاں کونا گھما کر اپنے بائیں مونڈھے پر لائے اور چادر کا بایاں کونا گھما کر اپنے دائیں مونڈھے پر لائے پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: یا اللہ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابھی نماز گاہ سے نہیں ہٹے تھے کہ بارش برسنے لگی اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے ہم اپنے دیہاتوں میں فلاں دن اور فلاں وقت تھے کہ اچانک بادلوں نے ہم پر سایہ کر دیا ہم نے بادلوں کے بیچ سے آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے ابو حفص تمہاری مدد آرہی ہے اے ابو حفص تمہاری مدد آرہی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا ابن عساکر

۲۳۵۳۹..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک ایسے آدمی نے خبر دی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صلوٰۃ استسقاء کے وقت موجود تھا چنانچہ جب حضرت عمر نے بارش طلب کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ اے رسول اللہ کے چچا ثریا کی کتنی مدت باقی ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ثریا کا علم رکھنے والوں کا گمان ہے کہ وہ ساتویں ستارے کے سقوط کے بعد افق میں معترض ہوگی چنانچہ ثریا کا ساتواں ستارہ ساقط نہیں ہوا تھا کہ بارش برس پڑی۔

رواہ سفیان بن عیینہ فی جامعہ وابن جریر والبیہقی

۲۳۵۴۰..... "مسند کعب بن مرۃ البہزی" کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش طلب کیجئے چنانچہ رسول اللہ نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگی:

اللهم اسقنا غيثا مريعا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار

یعنی یا اللہ! تو ہمیں بارش سے سیراب فرما جو فریاد رسی کرے جو ارزانی کرنے والی ہو جلدی آنے والی ہو دیر سے آنے والی نہ ہو جو نفع پہنچانے والی ہو نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ چنانچہ جمعہ بھی نہیں آیا تھا کہ زوردار بارش برسی حتی کہ لوگ بارش کی شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر منہدم ہو چکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اب بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر نہ برسا چنانچہ بادل کٹ کٹ کر دائیں بائیں ہونے لگے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجۃ

۲۳۵۴۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کسی کونے پر بارش سے بھرے ہوئے بادل دیکھتے تو جس کام میں بھی مصروف ہوتے وہ کام چھوڑ دیتے گوکہ نماز میں کیوں نہ ہوتے پھر قبلہ رو ہو کر کہتے: یا اللہ جو بادل بھیجے گئے ہیں ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں، پھر اگر بارش برس جاتی تو کہتے: یا اللہ اس بارش کو نفع بخش بنا دے یہ کلمہ آپ دو یا تین مرتبہ فرماتے اگر بادل چھٹ جاتے اور بارش نہ برستی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۴۲..... ابی اللحم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو مقام "احجار زیت" کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا دراں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور دعا مانگ رہے تھے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم والبغوی وابونعیم

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابی اللحم کی صرف یہی حدیث معروف ہے۔ ورواہ سمویۃ فی فوائدہ اس میں ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے۔ ورواہ الباوردی "اس میں یہ الفاظ ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو بازار میں احجار زیت کے پاس دیکھا۔ الحدیث

۲۳۵۴۳..... "مسند ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف" "ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز استسقاء پڑھی۔

رواہ البخاری فی تاریخہ الاوسط

ابراہیم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے بقول بعض ابراہیم ہجرت سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۳۵۴۴..... عباد بن تمیم روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اس دن دیکھا جس دن آپ ﷺ نماز

استسقاء کے لیے عیدگاہ میں تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر پلٹی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں جہراً قراءت کی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۳۵۔۔۔ کنانہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک امیر (گورنر) نے حضرت ابن عباس کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے متعلق سوال کروں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ خشوع وخضوع عاجزی وانکساری کے ساتھ نماز گاہ میں تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسا کہ تم عید میں پڑھتے ہو یہ جو خطبہ تم دیتے ہو آپ ﷺ نہیں دیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی حسن صحیح رقم ۵۵۹

۲۳۵۳۶۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قحط پڑا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے چنانچہ رسول کریم ﷺ مدینہ سے بقیع غرقد میں تشریف لائے آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا اور اس کا شملہ سامنے لٹکا رکھا تھا جب کہ دوسرا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا آپ ﷺ ایک عربی کمان کا سہارا لیتے ہوئے تشریف لائے چنانچہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو رکعتیں پڑھائیں اور جہراً قراءت کی پہلی رکعت میں سورۃ اذا الشمس کورت اور دوسری رکعت میں سورۃ والضحیٰ پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے چادر پلٹی تاکہ خشک سالی بھی پلٹ جائے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ یا اللہ ہمارا ملک کچھ بھی اگانے کے قابل نہیں رہا، ہماری زمین غبار آلود ہو چکی ہے ہمارے چوپائے شدت پیاس کی وجہ سے سرگرداں ہیں اے اللہ اپنے خزانوں سے برکات کے نازل کرنے والے اور رحمت کے خزانوں سے رحمت پھیلانے والے! ہمیں فریادرسی والی بارش عطا فرما تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے ہم اپنے سارے گناہوں کے لیے تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں ہم اپنی خطاؤں سے تیرے حضور توبہ کرتے ہیں یا اللہ ہمارے اوپر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل فرما جو ہر طرف بہہ جانے والی ہو جو تیرے عرش کے نیچے سے کثرت سے برسے جو بارش ہمیں نفع پہنچائے اور اس کا انجام بھی اچھا ہو، جو غلہ اور گھاس اگانے والی ہو جو عمدہ اور شادابی والی ہو جو زمین کو بھرپور بھر دے جو موسلا دھار ہو اور سبزہ اگانے والی ہو جو گھاس اور سبزے کو جلدی جلدی اگا دے اور جو ہمارے لیے برکات کی کثرت کر دے جو بھلائیوں کے لیے قبولیت کا درجہ رکھتی ہو یا اللہ تو نے ہی اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ”وجعلنا من الماء کل شیء حی“ یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا یا اللہ! پانی سے پیدا کی جانے والی چیز میں برائے نام زندگی بھی نہیں رہی اب ہر چیز کی زندگی صرف اور صرف پانی سے باقی رہ سکتی ہے یا اللہ! لوگ مایوس ہو چکے ہیں اور بدگمان ہو چکے ہیں ان کے چوپائے شدت پیاس سے سرگرداں ہیں یا اللہ جب تو نے بارش بند کر دی تو ماں کی اولاد پر رونے کی وجہ سے ہچکی بندھ جائے گی، اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی اس کے بدن کا گوشت ختم ہو جائے گا اس کی چربی پگھل جائے گی یا اللہ! رونے والی پر رحم فرما منمنانے والی پر رحم فرما کون ایسا ہے جس کے رزق کا بیڑا تو نے اپنے ذمہ نہ لیا ہو یا اللہ! سرگرداں بہائم اور چرنے والے چوپاؤں پر رحم فرما روزہ دار بچوں پر رحم فرما یا اللہ! کوزہ پشت بوڑھوں پر رحم فرما دودھ پیتے بچوں اور چرنے والے چوپایوں پر رحم فرما یا اللہ! ہماری قوت میں اضافہ فرما اور ہمیں محروم واپس نہ لوٹا بے شک تو دعاؤں کو سننے والا ہے اے ارحم الراحمین! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ دعا سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آسمان نے سخاوت کے دریا بہا دیئے حتی کہ ہر شخص پریشان ہو گیا کہ اپنے گھر کیسے واپس لوٹ کر جائے، جانوروں میں نئی زندگی آگئی زمین سرسبز وشاداب ہو گئی لوگوں میں زندگی کی چہل پہل آگئی یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے تھا۔

رواہ ابن عساکر ورجالہ ثقات

۲۳۵۳۷۔۔۔ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے یوں دعا فرمائی: یا اللہ! گھنے بادلوں سے ہمیں ڈھانپ دے جو ہمارے اوپر موسلا دھار مینہ برسائیں، جو جل تھل کر دے اور نفع بخش ہو اے جلال اور عزت والے۔

رواہ الدیلمی

بارش کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۳۵۲۸ ... "مسند انس رضی اللہ عنہ" حمید روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ دعا کرتے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، کہنے لگے یا رسول اللہ! خشک سالی نے سخت متاثر کر دیا ہے، زمین نے سبزہ اگانا بند کر دیا ہے اور سارا مال ہلاک ہو گیا ہے، رسول کریم ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ مبارک اٹھائے۔ حتی کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام ونشان بھی نہیں تھا ہم نے نماز نہیں پڑھی تھی کہ قریب ہی سے ایک نوجوان آیا ہوا تھا وہ موسلادھار بارش کی وجہ سے گھر واپس جانے کے لیے پریشان ہو گیا جمعہ تک (چھ دن تک) بارش برستی رہی مکانات منہدم ہو گئے راستے بند ہو گئے جس کی وجہ سے مسافروں کا آنا جانا موقوف ہو گیا، اس قوم کے جلدی سے اکتا جانے پر حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا یا اللہ! بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے تاکہ ہم پر نہ برسے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۳۵۲۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور بارش کی قلت اور خشک سالی کی شکایت کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں ہمارے پاس کوئی اونٹ نہیں جسے باندھا جائے اور کوئی بچہ نہیں جو صبح کو چیخ چلائے پھر دیہاتی نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک والعذراء یدمی لبانہا
وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں درآنحالیکہ دوشیزہ (عورت باکرہ) کے پستانوں سے دودھ کی بجائے خون بہہ رہا ہے بچے کی ماں اپنے بچے سے منہ موڑ چکی ہے۔

والقت بکفیہا الفتی لاستکانہ
من الجوع ضعفا ما یمر وما یحلی

بھوک نے ماں اتنی کمزور بے ہمت اور سست کر دی ہے کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا بچہ دور پھینک دیا ہے اس کے پاس اتنی چیز بھی نہیں جو اس کے منہ کو کڑواہٹ یا مٹھاس دے سکے۔

ولا شیء مما یاکل الناس عندنا
سوی الحنظل العامی والعلہز الفسل

ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جسے لوگ کھاتے ہوں ہمارے پاس اگر کچھ ہے بھی تو وہ عام قسم کا اندرائن اور ردی قسم کا علہز ہے (جسے کھایا نہیں جاتا)۔

ولیس لنا الا الیک فرارنا
واین فرار الناس الا الی الرسل

ہم بھاگ کر صرف آپ کے پاس آسکتے ہیں چونکہ لوگ اللہ کے پیغمبروں کے پاس بھاگ کر آتے ہیں۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک پھیلائے اور دعا کی حتی کہ آپ ﷺ کے ہاتھ اپنے سینے کی طرف واپس نہیں آئے تھے کہ آسمان ابر آلود ہو گیا اور موسلادھار بارش برسنے لگی اتنے میں اہل بطاح چیختے ہوئے آگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! راستے بند ہو چکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ بارش کا رخ ہمارے مضافات کی طرف موڑ دے اور ہمارے اوپر سے بارش بند کر دے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے بادل چھٹ گئے اور مدینہ

کتاب ثانی... حرف صاد

کتاب الصوم از قسم اقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول ..... فرض روزہ کے بیان میں

اس میں نو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... مطلق روزہ کی فضیلت

۲۳۵۹۱ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۵۹۲ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے اس کی خاموشی تسبیح ہے اس کے عمل کا ثواب دوچند ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن ابی اوفی وھو ضعیف ۲۰۰۱

۲۳۵۹۳ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے جیسے جنگ میں تمہاری ڈھال ہوتی ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۵۹۴ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کے لیے قلعہ ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۷

۲۳۵۹۵ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے اور دوزخ سے بچاؤ کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۳۵۹۶ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے بشرطیکہ روزہ دار اسے پھاڑ نہ ڈالے۔ رواہ النسائی والبیہقی فی السنن عن ابی عبیدۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۸۔

۲۳۵۹۷ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے جب تک کہ روزہ دار اسے جھوٹ یا غیبت سے پھاڑ نہ دے

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۷۹ والضعیفہ ۱۲۳۰۔

۲۳۵۹۸ جس نے ایک دن روزہ رکھا اور ضائع نہیں کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن البراء

کلام: یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۴۳ والضعیفہ ۱۳۴۷۔

۲۳۵۹۹ روزہ ڈھال ہے اور مومن کے مضبوط قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے اور ہر عمل اس کے کرنے والے کے لیے ہوتا ہے سوائے روزے کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۳۶۰۰ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے جو دن کو روزہ کی حالت میں صبح کرے وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اور جب کوئی شخص اس کے ساتھ جہالت کرے تو یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں اسے گالی نہ دے اور بدکلامی نہ کرے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

رواہ البیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۳۵۷۱ ... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوۃ واجب ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۲۔

۲۳۵۷۲ ... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔

رواہ ابن ماجة عن ابی هريرة رضی الله عنه والطبرانی عن سهل بن سعد

کلام: ...... یہ حدیث بھی ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ وذخیرۃ الحفاظ ۴۲۴۷۔

۲۳۵۷۳ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۲ والضعیفة ۱۳۲۹۔

۲۳۵۷۴ ... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ میں ریاکاری نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا چونکہ میری ہی وجہ سے اس نے کھانا پینا چھوڑا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة

کلام: ...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۸۰۔

۲۳۵۷۵ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ہی اس کو دن کے وقت کھانے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا تھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ جبکہ قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب! رات کو میں نے اس کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ابن عمر

۲۳۵۷۶ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے وقت قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی هريرة وابی سعید معا

۲۳۵۷۷ ... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہوتو فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں تاآنکہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہوجائے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن ام عمارة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۸۲۔

۲۳۵۷۸ ... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جارہا ہوتو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ البیهقی وابن ماجة عن ام عمارة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۷ ضعیف الجامع ۳۵۹۵۔

۲۳۵۷۹ ... جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا چنانچہ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں روزہ دار کھڑے ہوں گے اور اس دروازے سے داخل ہوں گے جب داخل ہوجائیں گے تو دروازے پر تالا لگا دیا جائے گا پھر ان کے علاوہ کوئی بھی داخل نہیں ہونے پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والبیهقی عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۰ ... روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور نہیں داخل ہوگا چنانچہ جب آخری روزہ دار اس دروازے میں داخل ہوجائے گا پھر اسے تالا لگا دیا جائے گا جو اس دروازے سے داخل ہوگا جنت کا پانی یا شراب پیئے گا جس نے ایک بار پی لیا پھر سے پیاس کبھی نہیں لگے گی۔ رواہ النسائی عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۱ ... جنت کے آٹھ دروازے ہیں جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ رواہ البخاری عن سهل بن سعد

۲۳۵۸۲ جنت میں ایک دروازہ ہے جس سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا جو کوئی اس دروازے سے داخل ہوا اسے پیاس کبھی نہیں لگے گی اور اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۲۳۵۸۳ نیکی کے ہر دروازے کے لیے ایک دروازہ ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ہے اور روزے کے دروازہ کو ریان کہا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد

کلام:...... یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۳۔

۲۳۵۸۴ ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سارے جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۲۳۵۸۵ ہر روزہ دار کی افطاری کے وقت کوئی نہ کوئی دعا ہوتی ہے جو کسی صورت میں بھی رد نہیں کی جاتی۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۰ نیز دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۶۔

۲۳۵۸۶ جیسا کہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادات کا دروازہ روزہ ہے۔ رواہ ہناد عن ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۹۔

۲۳۵۸۷ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو بتادو کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جو کسی دن میری رضامندی کے لیے روزہ رکھے مگر یہ کہ میں اس کے جسم کو صحت بخشتا ہوں اور اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہوں۔ رواہ البیہقی عن علی

۲۳۵۸۸ رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دوزخ سے بچاؤ کی ایک ڈھال ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے اگر کوئی جاہل تم پر جہالت کا مظاہرہ کرے جبکہ تم روزہ سے ہو تو تم کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۵۶۔

روزہ ڈھال ہے

۲۳۵۸۹ روزہ ڈھال ہے جب تم روزہ کی حالت میں ہو تو کوئی گناہ کی بات کی جائے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کیا جائے روزہ دار کے ساتھ اگر کوئی آدمی لڑائی کرے یا اسے کوئی گالی دے روزہ دار کہہ دے: میں روزہ سے ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے چنانچہ روزہ دار میری خاطر کھانا پینا اور دیگر خواہشات کو چھوڑتا ہے روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۹۰ ابن آدم کا ہر عمل دوچند ہوتا ہے، نیکی دس گنا سے کر سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اس سے بھی آگے جتنا اللہ چاہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں: بجز روزہ کے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چونکہ روزہ دار نے میرے لیے کھانا اور دیگر خواہشات کو چھوڑا ہے روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت افطاری کے وقت اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کرنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ مسلم والامام احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۹۱...... ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۰۲۔

۲۳۵۹۲ افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ رواہ الطیالسی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

۲۳۶۰۸ تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ کی کوئی مثال نہیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان واحمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن ابی امامۃ

۲۳۶۰۹ تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ یہ خاص عبادت ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن قدامۃ ابن مظعون عن اخیہ عثمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۶۱۔

۲۳۶۱۰ تم اپنے اوپر روزہ لازم کرلو چونکہ روزہ مستی کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے اور رگوں کا خون کم کرتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الطب عن شداد بن عبداللہ

۲۳۶۱۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ ڈھال ہے اور اس کے ذریعے بندہ آگ سے اپنے آپ کو بچاتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ الامام احمد بن حنبل والبیهقی عن جابر

۲۳۶۱۲ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے۔ بجز روزہ کے بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا، روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب بھی تم میں سے کوئی آدمی روزہ میں ہو وہ نہ بیہودہ گفتگو کرے اور نہ ہی شور مچائے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے کوئی جھگڑے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں چنانچہ جب وہ افطار کرتا ہے تو روزہ افطار کرکے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ سے اسے بے حد فرحت نصیب ہوگی۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی هریرۃ

روزہ دار کی دعا

۲۳۶۱۳ ہر روزہ دار بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے یا تو وہی چیز جو اس نے دعا میں طلب کی ہے اسے دنیا میں مل جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کردی جاتی ہے۔ رواہ الحکیم عن ابی هریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۳۳۔

۲۳۶۱۴ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے اور روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ امام احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن زید بن خالد

کلام:......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۳۷۔

۲۳۶۱۵ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو ساز وسامان فراہم کیا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیهقی فی السنن عن زید بن خالد

۲۳۶۱۶ روزہ ڈھال ہے۔ رواہ الترمذی عن معاذ الشذرۃ ۵۵۳

۲۳۶۱۷ روزہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۸ روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے بندہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عثمان بن ابی العاص

۲۳۶۱۹ موسم سرما کا روزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھنڈی غنیمت ہے۔ رواہ الامام احمد بن حنبل وابویعلی والطبرانی والبیهقی فی السنن عن عامر بن مسعود والطبرانی فی السنن الصغری والبیهقی فی شعب الایمان وابن عدی فی الکامل عن انس وجابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے، دیکھئے اسنی المطالب ۸۳۶ وتمییز الطیب ۲۸۰۔

۲۳۶۲۶ رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ آگ سے بچنے کی ایک ڈھال ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا چنانچہ روزہ دار اپنی خواہشات کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑتا ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے۔

رواہ البغوی وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن بشیر بن الخصاصیۃ

۲۳۶۲۷ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۲۸ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: بجز روزہ کے ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے چنانچہ جب کسی کا روزہ ہو وہ بیہودہ گوئی اور فضول شور شغب سے گریز کرے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ میں ہوں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی افضل ہے روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری فرحت اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔

رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ ومسلم والنسائی وعبدالرزاق وابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۲۹ روزہ ڈھال ہے اس کے ذریعے میرا بندہ بچاؤ کرتا ہے اور روزہ میرے لیے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۳۰ جو بندہ بھی روزہ کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اس کے سب اعضاء تسبیحات میں مشغول رہتے ہیں آسمان دنیا کے رہنے والے (فرشتے) اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہوجائے اگر روزہ دار ایک رکعت یا دو رکعتیں پڑھتا ہے اس کے لیے سب آسمان نور سے بھر جاتے ہیں اور حوریں اس کی بیویاں ہوں گی وہ کہتی ہیں: یا اللہ! اسے (روزہ دار کو) پکڑ کر ہمارے پاس لے آ ہم اسے دیکھنے کے لیے مچل رہی ہیں روزہ دار اگر تسبیح وتہلیل یا تکبیر کہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے لے لیتے ہیں اور اس کا اجر وثواب لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج پردوں میں چھپ جائے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی الافراد والبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۸۱ والمتناہیۃ ۸۹۸۔

۲۳۶۳۱ روزہ دار کی خاموشی تسبیح ہے اس کا سونا عبادت ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کا عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۳۔

۲۳۶۳۲...... روزہ دار کی افطاری کے وقت دعا رد نہیں ہوتی۔ رواہ ابن زنجویہ عن ملیکۃ عمرو

۲۳۶۳۳...... اللہ تعالیٰ نے انجیل میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جماعت بنی اسرائیل سے کہو کہ جو آدمی میری رضا کے لیے روزہ رکھے گا میں اس کے جسم کو صحت بخشوں گا اور اس کے اجر وثواب کو بڑھا دوں گا۔

رواہ الشیخ فی الثواب والدیلمی والرافعی عن ابی الدرداء

۲۳۶۳۴...... اے ابن مظعون! تم اپنے اوپر روزہ لازم کرو چونکہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ بنت قدامۃ بن مظعون عن ابیہا عن اخیہ عثمان بن مظعون

۲۳۶۳۵...... جس شخص کو روزے نے کھانے پینے اور مرغوب اشیاء سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل اور جنت کی شراب پلائے گا۔

رواہ البیہقی عن علی

۲۳۶۳۶ ... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے افضل ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۶۳۷ ... تین اشخاص ایسے ہیں جن سے کسی نعمت کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا کھانا کھلانے والا سحری کے وقت اٹھنے والا اور مہمان نواز اور تین اشخاص کو بدخلقی پر ملامت نہیں کی جاتی مریض روزہ دار حتی کہ افطار کرے، عادل حکمران۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ
کلام: ... حدیث موضوع ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰ والمتنزیہ ۱۹۲۲۔

۲۳۶۳۸ ... اپنے اوپر روزہ لازم کرلو کیونکہ روزے کے برابر کوئی عبادت نہیں۔ رواہ النسائی عن ابی امامۃ

۲۳۶۳۹ ... روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے بھی افضل ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والخطیب عن ابن مسعود

۲۳۶۴۰ ... اللہ تبارک وتعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کی عصر کے بعد کوئی برائی نہ لکھو۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن انس

۲۳۶۴۱ ... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ ابن المبارک فی الزھد وعبدالرزاق فی المصنف عن ام عمارۃ

۲۳۶۴۲ ... روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ام عمارۃ بنت کعب

۲۳۶۴۳ ... جو شخص روزہ کی حالت میں مرگیا قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے روزہ ثابت کردیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
فائدہ: ... اس حدیث سے یہی مطلب مترشح ہوتا ہے کہ روزہ دار اگر مر جائے تو قیامت تک روزہ دار کے حکم میں رہتا ہے اور اسے روزے کا برابر ثواب ملتا رہتا ہے واللہ اعلم۔

۲۳۶۴۴ ... قیامت کے دن روزہ دار اپنی قبروں سے باہر آئیں گے انہیں روزہ کی بو سے پہچان لیا جائے گا ان کی منہوں سے مشک سے بھی عمدہ اور افضل خوشبو مہک رہی ہوگی ان کا استقبال عمدہ دسترخوانوں اور لبالب بھرے ہوئے جاموں سے کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کھاؤ تم بھوکے تھے پیو تم پیاسے تھے لوگوں کو رہنے دو وہ آرام کررہے ہیں اور تم تھکے ہوئے ہو جب لوگ آرام کرلیں گے پھر کھائیں گے اور پئیں گے چنانچہ لوگ حساب وکتاب میں پھنسے ہوں گے اور سخت تھکاوٹ اور پیاس میں ہوں گے۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۴۵ ... قیامت کے دن روزہ داروں کے لیے سونے سے بنا ہوا دسترخوان لگایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے جبکہ بقیہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ رواہ الشیخ والدیلمی عن ابن عباس

۲۳۶۴۶ ... جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ چنانچہ اس دروازے سے جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے پھر اسے بند کردیا جائے گا روزہ دار داخل ہوتے وقت پانی پئیں گے جس نے ایک مرتبہ پانی پی لیا پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ رواہ ابن زنجویہ عن سہل بن سعد

۲۳۶۴۷ ... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان (سیرابی کا دروازہ) کہا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے لہٰذا جو بھی روزہ داروں میں سے ہوگا وہ اس دروازہ سے داخل ہوگا اور پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد

۲۳۶۴۸ ... جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کے نام سے پکارا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ والصفار ۲۰۰

۲۳۶۴۹ ... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن آواز لگائی

جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں آجاؤ باب ریان کی طرف چنانچہ اس دروازے سے روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۰ ۔۔۔ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۲۳۶۵۱ ۔۔۔ میں اس آدمی سے بہتر ہوں جو صبح کو روزہ کی حالت میں نہ اٹھے اور کسی بیمار کی عیادت نہ کرے۔

رواہ عبد بن حمید وابن ماجہ وابو علی سعید بن المنصور عن جابر

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۶۵۲ ۔۔۔ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۳۶۵۳ ۔۔۔ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہوگا الا یہ کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کسی مجاہد کو اللہ کی راہ میں سامان فراہم کیا یا جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی اس کے پیچھے دیکھ بھال کی اس کے لیے بھی اسی جیسا اجر وثواب ہے الا یہ کہ مجاہد کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والبیہقی فی شعب الایمان وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن زید بن خالد الجہنی

۲۳۶۵۴ ۔۔۔ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا کسی حاجی کو سازو سامان دیا یا کسی مجاہد کو سامان دیا یا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی اس کے لیے اسی جیسا اجر وثواب ہے مگر اس (روزہ دار حاجی مجاہد) کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن قانع والطبرانی عن زید بن خالد

۲۳۶۵۵ ۔۔۔ جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اس کے لیے بھی روزہ دار جیسا اجر وثواب ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۶ ۔۔۔ جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے روزہ دار کا سا اجر وثواب ہے الا یہ کہ روزہ دار کے اجر وثواب سے کمی نہیں کی جائے گی چنانچہ روزہ دار نیکی کا جو عمل بھی کرتا ہے کھانا کھلانے والے کو اس جیسا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک کہ روزہ دار میں کھانے کی قوت باقی رہتی ہے۔ رواہ ابن مصری فی امالیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶۵۷ ۔۔۔ جس نے کسی روزہ دار کو رمضان میں افطار کرایا اسے حلال کی کمائی سے کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو اس کے لیے ماہ رمضان کی گھڑیوں میں فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۵۶۔

۲۳۶۵۸ ۔۔۔ جس نے ماہ رمضان میں کسی روزہ دار کو حلال کمائی سے روزہ افطار کرایا رمضان بھر میں فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور لیلۃ القدر میں جبرئیل امین اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں جس آدمی کے ساتھ جبرئیل امین مصافحہ کرتے ہیں اس کے آنسو کثرت سے بہتے ہیں اور وہ نرم دل ہو جاتا ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جسے افطاری کے لیے اس قدر سامان میسر نہ ہو سکے اس کے بارے میں بتایئے؟ ارشاد فرمایا: اس کے لیے روٹی کا ایک لقمہ بھی کافی ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا: جس آدمی کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: مٹھی بھر کھانا کافی ہے۔ عرض کیا مجھے بتایئے کہ جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: گھونٹ بھر دودھ سے افطاری کرادے۔ عرض کیا: جس کے پاس یہ بھی نہ ہو: فرمایا کہ پانی کے ایک گھونٹ سے افطاری کرادے۔ رواہ ابن حبان فی الضعفاء والبیہقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام: ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۳۳۳۔

فائدہ: ۔۔۔۔۔۔ حوالہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ۴ کا نشان دیا ہے جو اس امر کا غماز ہے کہ یہ حدیث سنن اربعہ میں ذکر کی گئی ہے لیکن محشی کہتا ہے کہ تحقیق کے باوجود حدیث سنن میں نہیں پائی گئی۔

دوسری فصل..... ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت

۲۳۶۵۹ رمضان کے روزے تمہارے اوپر فرض کر دیے گئے ہیں اور میں قیام رمضان (قیام اللیل) کو سنت قرار دیتا ہوں۔ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کیا وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

رواہ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۹۲ وضعیف النسائی ۱۴۳۔

۲۳۶۶۰ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور قیام رمضان کو تمہارے لیے بطور سنت مقرر کرتا ہوں جس نے ایمان ویقین کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا تو یہ سب اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے۔

رواہ النسائی عن عبدالرحمن بن عوف

۲۳۶۶۱ تمہارے اوپر رمضان کا مبارک مہینہ آ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض کیے ہیں، ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین اور سرکش (اور جنات) بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و بھلائی سے محروم رہا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبیہقی عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۶۲ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۶۳ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۶۴ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ رمضان کی ہر رات ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار آ جا اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۳۶۶۵ تمہارے اوپر ایک مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرا جو رمضان سے افضل ہو منافقین پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو اس سے برا ہو (ان کے حق میں) اللہ تعالیٰ اس مہینے کے آنے سے پہلے ہی اجر و ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کے داخل ہونے سے پہلے ہی گناہ اور بدبختی کو لکھ دیتے ہیں۔ اس مہینے میں مومن اس لیے خرچ کرتا ہے تاکہ اسے عبادت کے لیے قوت حاصل ہو جب کہ منافق مومنین کو دھوکہ دینے کے لیے خرچ کرتا ہے اور ان کی عیب جوئی کے لیے خرچ کرتا ہے۔ سو رمضان کا مہینہ مومن کے لیے غنیمت ہے جب کہ کافر کے لیے زحمت ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۲۱۔

۲۳۶۶۶ بلاشبہ تمہارے اوپر تمہارے اہل خانہ کا بھی حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور اس کے ساتھ جو مہینہ ملا ہوا ہے اس کے بھی روزے رکھو اور ہر بدھ و جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح تم پوری عمر روزہ رکھنے کے حکم میں ہو جاؤ گے جب کہ تم افطار بھی کرتے رہو گے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن مسلم القرشی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۱۴۔

بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہو جائے اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت ہو جائے اس مہینہ میں عزت والی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ حقیقۃً ہر بھلائی سے محروم ہی ہے۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود

۲۳۶۹۱۔۔۔ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳۔

۲۳۶۹۲۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو برکت کا مہینہ ہے اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رحمت نازل فرماتے ہیں اور خطائیں معاف کرتے ہیں اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہاری باہمی رغبت کی طرف دیکھتے ہیں اور تمہاری عبادت پر فرشتوں سے فخر کرتے ہیں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی خیر و بھلائی دکھلاؤ بلاشبہ بدبخت وہ ہے جو اس مہینہ میں اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم ہے۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن عبادۃ بن الصامت

۲۳۶۹۳۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۴۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب ماہ رمضان آتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۵۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۶۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۳۶۹۷۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور (رمضان میں) ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طالب آجا اور اے برائی کے طالب رک جا۔ رواہ النسائی والطبرانی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۸۔۔۔ رمضان میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کو ہتھکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے رمضان کی ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آجا اور اے شر کے طلبگار رک جا۔

رواہ النسائی عن عقبۃ بن فرقد

۲۳۶۹۹۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان برکت والا مہینہ ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین ہتھکڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے خواستگار آجا اور اے شر کے طلبگار رک جا حتیٰ کہ رمضان ختم ہی ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی والبیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الصحابۃ یقال لہ عبداللہ

۲۳۷۰۰۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی شروع رات سے آخری رات تک جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس مہینہ میں سرکش شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو بھیجتے ہیں جو آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار آجا اور آگے بڑھ کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ ہر رات افطاری کے وقت جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ وابن النجار عن ابی عمر رضی اللہ عنھما

٢٣٧٠١۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کا مہینہ بہت اچھا مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس مہینہ میں سرکش شیاطین آہنی زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اور اس میں بجز کافر کے ہر شخص کی بخشش کی جاتی ہے۔ رواہ الخطیب، وابن النجار عن ابی ھریرۃ

٢٣٧٠٢۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے بہشت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہو جا اور اے شر و برائی کے طالب رک جا پکارنے والا مسلسل پکارتا رہتا ہے حتیٰ کہ یہ مہینہ بیت جائے۔ رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن عبد

٢٣٧٠٣۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اور سرکش جنات قید کر لیے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا بہشت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور ہر رات ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طلبگار اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جا اور اے برائی کے طلبگار رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک کی) ہر رات جہنم سے بے شمار جہنمیوں کو آزاد کرتے ہیں۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

یہ حدیث ٢٣٦٩٧ نمبر پر گزر چکی ہے۔

٢٣٧٠٤۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے بہشتوں کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا یہ حال پورے رمضان میں رہتا ہے سرکش جنات قید کر لیتے جاتے ہیں آسمان دنیا سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے رات سے لے کر صبح تک کہ اے خیر و بھلائی کے طلبگار دربار خداوندی میں حاضر ہو جا اور اے شر و برائی کے طلبگار (برائی سے) رک جا کیا ہے کوئی بخشش کا خواستگار کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ اور اللہ تعالیٰ افطار کے وقت ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

٢٣٧٠٥۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو پورا مہینہ جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ پورا مہینہ دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے اور کوئی دروازہ مہینہ بھر کھولا نہیں جاتا سرکش شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں ہر رات صبح تک آسمان دنیا سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے بھلائی کے طلبگار بھلائی کو مکمل کرلے اور خوش ہو جا اور اے برائی کی طلبگار رک جا اور بصیرت سے کام لے۔ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا مطلوب اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں افطاری کے وقت ہر رات ساٹھ ہزار جہنمیوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں، پھر جب رمضان کی آخری افطاری کی رات ہوتی ہے تو اس میں اتنے بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتے ہیں جتنے رمضان بھر میں (ایک ایک رات میں ساٹھ ساٹھ ہزار کو) آزاد کر چکے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

٢٣٧٠٦۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات تک آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو بندہ مومن رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو (١٥٠٠) نیکیاں لکھ دیتے ہیں (اللہ تعالیٰ جنت میں سرخ یاقوت سے عالیشان مکان اس کے لیے بناتے ہیں اس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں اس میں ایک عالیشان سونے کا محل ہوتا ہے جو سرخ یاقوت سے مزین ہوتا ہے چنانچہ جب وہ رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور ہر دن صبح کی نماز سے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور ماہ رمضان میں وہ جو سجدہ بھی کرتا ہے خواہ دن کو یا رات کو اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جو اتنا بڑا ہوتا ہے کہ سوار اس کے سائے تلے پانچ سو سال تک چلتا رہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

۲۳۷۰۷ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتے حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے (انتیسویں شب یا تیسویں شب) تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے فرشتے حرکت میں آجاتے ہیں حق تعالیٰ شانہ اپنے نور کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں باوجود اس کے کہ حق تعالیٰ شانہ کا وصف بیان کرنے والے اس کا وصف نہیں بیان کر سکتے چنانچہ حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں درحالیکہ لوگ صبح کو اپنی عید منا رہے ہوتے ہیں اے فرشتوں کی جماعت مزدور جب اپنی کام پورا کر لیتا ہے اس کی کیا مزدوری ہونی چاہیے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اسے پوری پوری اجرت مل جانی چاہیے حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے روزہ داروں کی بخشش کردی۔

رواہ ابن عساکر فی امالیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۷۰۸ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر عطا کی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔

۱ ۔۔۔ یہ کہ ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲ ۔۔۔ یہ کہ ان کے لیے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور افطار کے وقت تک کرتے رہتے ہیں۔

۳ ۔۔۔ جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اور اذیتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

۴ ۔۔۔ اس میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵ ۔۔۔ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لیے مغفرت کی جاتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مغفرت کی یہ رات شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ طریقہ یہ ہے کہ جب مزدور کام ختم کر لیتا ہے تو اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومحمد بن نصر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۳۷۰۹ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کو رمضان کے متعلق پانچ مخصوص چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں:

۱ ۔۔۔ یہ کہ جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ اپنے روزہ دار بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھ لیتے ہیں اسے کبھی عذاب نہیں دیتے۔

۲ ۔۔۔ یہ کہ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۳ ۔۔۔ یہ کہ روزہ داروں کے لیے فرشتے ہر دن و رات استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۴ ۔۔۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہیں کہ تیار رہو اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی تھکاوٹوں سے آکر تجھ میں آرام کریں تو میرا عزت والا گھر ہے۔

۵ ۔۔۔ یہ کہ جب رمضان شریف کی آخری رات ہوتی ہے حق تعالیٰ شانہ سب کی مغفرت کر دیتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یہ مغفرت والی رات شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ مزدور اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں انہیں اجرت مل جاتی ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ۔۔۔ یہ حدیث ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۱۴۰۳) ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث احمد و بزار نے بھی روایت کی ہے اور اس میں ہشام

اور اس کے عام جصے منکر ہیں البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طریق مروی ہے اسے ابن حبان نے "ضعفاء" میں روایت کیا ہے لیکن اس سند میں اصرم بن حوشب ایک کذاب راوی ہے جب کہ ابن جوزی نے اس طریق کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک تیسرا طریق بھی ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسے دیلمی نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں بھی ابان متروک راوی ہے)۔

۲۳۷۱۱۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کو شروع سال سے آخر سال تک آراستہ کیا جاتا ہے پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کے جھونکوں سے جنت کے درختوں کے پتے بجنے لگتے ہیں (جس سے دلکش آواز نکلتی ہے اس آواز کو سن کر) خوشنما آنکھوں والی حوریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے تاکہ وہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی کریں اور ہم ان کی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ رواہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ والدار قطنی فی الافراد والبیہقی فی شعب الایمان وابو داؤد والنسائی وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لیکن طریق بالا میں ولید دمشقی ایک راوی ہے اس کے بارے میں ابوحاتم کہتے ہیں یہ راوی صدوق ہے جب کہ دارقطنی نے اس کو متروک کہا ہے۔ یہ حدیث ایک طویل حدیث کا حصہ ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۱۵۴ والضعیفہ ۱۳۲۵۔

۲۳۷۱۲۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے اور خوشنما آنکھوں والی حوریں پورا سال رمضان کے روزہ داروں کے لیے مزین ہوتی رہتی ہیں چنانچہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کہتی ہے اے میرے پروردگار مجھے اپنے نیک بندوں کا ٹھکانا بنادے خوشنما آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں: یا اللہ اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں کو ہمارے شوہر بنادے چنانچہ اس مہینہ میں جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی پر بہتان نہ باندھے اور شراب نہ پیئے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں اور جس شخص نے کسی مسلمان پر بہتان باندھا یا شراب پی لی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ رمضان کے مہینے سے ڈرو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے جب کہ بقیہ گیارہ مہینے تم کھاتے پیتے ہو اور لذات سے لطف اندوز ہوتے ہو یہ ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے رکھا ہے اور یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ رواہ البیہقی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:۔۔۔ یہ حدیث ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/۱۴۱، ۱۴۲) میں ذکر کی ہے اور طبرانی نے بھی اسے کبیر میں روایت کیا ہے اس حدیث کی سند میں ہیاج بن بسطام ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

۲۳۷۱۳۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کے لیے جنت آراستہ کی جاتی ہے جس شخص نے رمضان شریف میں اپنے آپ کو اور اپنے دین کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ خوشنما آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کرادیتے ہیں اور اسے جنت کے عالیشان محلات میں سے ایک محل عطا فرماتے ہیں جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی برائی کی یا کسی مومن پر بے جا تہمت لگائی یا شراب پی لی اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے اعمال کو اکارت کردیتے ہیں ماہ رمضان سے ڈرو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور بقیہ گیارہ مہینے تمہارے لیے ہیں جس میں تم کھاتے ہو اور سیراب ہوتے ہو۔ ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ ابن منصور فی امالیہ عن ابی امامۃ واثلۃ وعبداللہ بن بسر معا

رمضان میں اجر وثواب کے کام کرنا

۲۳۷۱۴۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا ہے اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر

۲۳۷۱۸۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سبحان اللہ! کس چیز کا تم استقبال کر رہے ہو اور کونسی چیز تمہارا استقبال کر رہی ہے؟ وہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے اس کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اس قبلہ والوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! منافق کی مغفرت بھی ہو جاتی ہے؟ فرمایا منافق تو کافر ہے اور اس انعام میں کافر کا کچھ حصہ نہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۷۱۹۔۔۔آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف کی ہر رات چھ لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اس رات میں اتنی مقدار میں انسان آگ سے خلاص ہوتے ہیں جتنوں کو اس سے پہلے خلاصی مل چکی ہوتی ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۳۷۲۰۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر روز افطار کے وقت بے شمار لوگوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی ملتی ہے اور یہ امر رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامہ

۲۳۷۲۱۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں ہر رات افطاری کے وقت دس لاکھ انسانوں کو دوزخ کی آگ سے اللہ تعالیٰ خلاصی مرحمت فرماتے ہیں اور اگر جمعہ کی شب ہو تو یہ ساعت (گھڑی) میں ایسے دس لاکھ انسانوں کو آگ سے خلاصی ملتی ہے جو اپنے اعمال کی بدولت جہنم کے مستحق ہو چکے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۳۷۲۲۔۔۔رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور رمضان کے قیام (تراویح) کو میں سنت قرار دیتا ہوں پس جو شخص بھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کرے (تراویح پڑھے) وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۳۷۲۳۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ رمضان سے ڈرو بلاشبہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گیارہ مہینوں میں چھوٹ دے رکھی ہے جس میں تم کھاتے اور پیتے ہو رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں تم اپنی حفاظت کرو۔

رواہ الدیلمی عن طریق مکحول عن ابی امامة واللہ بن الاسقع وعبد اللہ بن بسر

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲/۱۰۴ وذیل اللآلی ۱۱۷۔

۲۳۷۲۴۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت جب تک ماہ رمضان میں قیام کرتی رہے گی رسوا نہیں ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رمضان میں آپ کی امت کی رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو رمضان میں توڑنا رمضان المبارک میں جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اور آسمانوں کے فرشتے کے پاس اس کی کوئی نیکی نہیں اپنی جس کے ذریعے وہ آگ سے بچاؤ کا سامان کرے ماہ رمضان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، چونکہ اس مہینہ میں نیکیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں جو غیر رمضان میں نہیں بڑھتی ہیں اور یہی حال برائیوں کا بھی ہے۔

رواہ الطبرانی واصحابہ السنن الاربعة عن ام ھانی واصحابہ السنن اربعة وابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرة

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۸۲۹ والمتناھیة ۸۸۳۔

۲۳۷۲۵۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کا اول حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اس آخری حصہ آگ سے خلاصی کا ہے۔

رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ھریرة

کلام:۔۔۔۔حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۱۲۸ وضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۲۳۷۲۶۔۔۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے نماز پنجگانہ پڑھے اور بیت اللہ کا حج کرے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مغفرت کر دیں۔ رواہ النسائی عن معاذ

میں روزہ رکھنے والوں کو جنت کی خوشخبری سناتے۔ رواہ الخطیب فی المتفق عن ابی هلبة عن انس

۲۳۷۳۰ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید الفطر کے دن فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں: اے جماعت مسلمین! اپنے رب تعالیٰ جو رحیم و کریم ہے کے دربار میں حاضر ہو جاؤ وہ خیر و بھلائی کا احسان کرتا ہے اور بے پناہ ثواب عطا فرماتا ہے، البتہ تمہیں قیام اللیل کا حکم دیا گیا سو تم قیام اللیل کر چکے تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا سو تم روزے رکھ چکے تم اپنے رب کی اطاعت بجا لائے لہٰذا انعامات وصول کرلو مسلمان جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ کامیاب و کامران اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ تمہارے سب گناہ بخشے جا چکے ہیں آسمان پر اس دن کا نام یوم الجوائز (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ والمعافی فی الجلیس والباوردی و الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن اوس الانصاری عن ابیه وضعفه

۲۳۷۳۱ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نصاریٰ پر ماہ رمضان کے روزے فرض تھے چنانچہ ان پر ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا وہ بیمار پڑ گیا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی تو میں (تیس روزوں میں) دس دن کا اضافہ کروں گا اس کے بعد ان کا ایک اور بادشاہ حکمران ہوا وہ کثرت سے گوشت کھاتا تھا جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخشی تو میں ضرور آٹھ دنوں کا اضافہ کروں گا اس کے بعد ایک اور بادشاہ ہوا اس نے کہا ہم ان دنوں کے روزے نہیں چھوڑیں گے البتہ ہم روزے بہار میں رکھیں گے یوں اس طرح پچاس دن کے روزے مکمل ہوئے۔ رواہ البخاری فی تاریخه والنحاس فی ناسخه والطبرانی عن مغفل بن حنظلة

۲۳۷۳۲ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی نہ کہے کہ میں نے رمضان کے روزے رکھے رمضان کا قیام کیا اور رمضان میں فلاں کام کیا چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے عظمت والے ناموں میں ایک نام ہے، لیکن یوں کہو ماہ رمضان (یا رمضان کا مہینہ) جیسا کہ رب تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں کہا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عمر

فائدہ: ۔۔۔۔۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن الآیة " اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شہر رمضان فرمایا ہے صرف "رمضان" نہیں فرمایا۔

۲۳۷۳۳ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ " رمضان" مت کہو چونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لیکن شہر رمضان یعنی ماہ رمضان یا رمضان کا مہینہ کہو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل وابو الشیخ و البیهقی و الدیلمی

کلام: ۔۔۔۔۔ بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے نیز دیکھئے الاباطیل ۲/ ۳۰، ۳۷۵ وتذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

تیسری فصل ۔۔۔۔۔۔ روزہ کے متعلق مختلف احکام کے بیان میں

روزے کا وقت

۲۳۷۳۴ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان شریف کے لیے شعبان کی گنتی شمار کرو۔ رواہ الدارقطنی عن رافع بن خدیج

۲۳۷۳۵ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کا مہینہ شمار کرو، رمضان شریف کو غلط مت کرو الا یہ کہ تم میں سے کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اس کا روزہ رمضان کے موافق آ جائے (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر (انتیس تاریخ کو ابر کی وجہ سے) تمہیں چاند نظر نہ آئے تو (رمضان کے) تیس (۳۰) دن پورے کرو چونکہ گنتی تمہارے اوپر مخفی نہیں رہ سکتی۔
رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة واخرجه الترمذی

۲۳۷۳۶ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آ جائے تو تیس دن کے روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے قبل (انتیس تاریخ کی شام کو) تم چاند دیکھ لو۔ رواہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۳۹۱۔

۲۳۷۶۰۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس دن تمہارا روزہ ہے جس دن تم سب روزہ رکھو اور اس دن تمہاری عیدالفطر ہے جس دن تم سب افطار کرلو اور اس دن تمہاری عیدالاضحیٰ ہے جس دن تم سب قربانی کرلو۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ

فائدہ:۔۔۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس دن جماعت مسلمین روزہ رکھے تم بھی روزہ رکھو جس دن جماعت مسلمین افطار کرے تم بھی افطار کرلو۔ اگر کوئی الگ سے روزہ رکھے یا افطار کرے جب کہ جماعت مسلمین نے روزہ نہ رکھا ہو یا افطار نہ کیا ہو تو اس ایک فرد کا شذوذ کسی معنی میں نہیں۔ لہٰذا روزہ وافطار اور قربانی جماعت کے ساتھ ہو۔

۲۳۷۶۱۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عیدالفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی دو اس دن تمہاری عیدالاضحیٰ ہے اور جسدن تم سب وقوف عرفہ کرو اس دن تمہارا وقوف عرفہ ہے۔ رواہ الشافعی عن عطاء مرسلاً

۲۳۷۶۲۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسدن تم سب افطار کرلو اس دن تمہاری عیدالفطر ہے اور جس دن تم سب قربانی دے دو اسدن تمہاری عیدالاضحیٰ ہے میدان عرفات سارے کا سارا جائے وقوف ہے منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے بلکہ مکہ مکرمہ کی ہر گھاٹی قربان گاہ ہے اور سارے کا سارا مزدلفہ جائے وقوف ہے۔ رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۶۔

۲۳۷۶۳۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن سب لوگ افطار کریں اس دن عیدالفطر ہے اور جس دن سب لوگ قربانی کریں اسدن عید الاضحیٰ ہے۔ رواہ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۶۱۸۔

۲۳۷۶۴۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس دن تم سب افطار کرو اسدن تمہاری عیدالفطر ہے اور جسدن تم سب قربانی کرو اس دن تمہاری عیدالاضحیٰ ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۶۵۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے لیے شعبان کے چاند کو شمار کرتے رہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۶۱۔

۲۳۷۶۶۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

رواہ البخاری والترمذی عن انس والبیہقی عن ام سلمۃ ومسلم عن جابر وعائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۶۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے اور تیس (۳۰) دنوں کا بھی لہٰذا جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرلو اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو گنتی پوری کرلو۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۳۷۶۸۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے آلۂ وقت بنایا ہے لہٰذا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر چاند ابر آلود ہو جائے تو تیس دن شمار کرلو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث قابل غور ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۷ وضعاف الدارقطنی ۵۵۲۔

۲۳۷۶۹۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھو کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس والطبرانی عن البراء

۲۳۷۷۰۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو چاند دیکھ کر افطار کرلو اور چاند دیکھ کر قربانی کرو اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند کھائی نہ دے تو تیس دن پورے کرلو اور مسلمانوں کی گواہی پر روزہ رکھو اور افطار کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن رجال من الصحابۃ

۲۳۷۷۱۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روشنی سے روشنی تک روزہ رکھو۔ رواہ الطبرانی عن والد ابی ملیح

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتہر وھ ۶۸۔

۲۳۷۸۳ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل امین نے کہا ہے کہ مہینہ انتیس (۲۹) دنوں پر بھی تمام ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۷۸۴ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عید کے دو مہینے رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابی بکرۃ

فائدہ:..... رمضان اور ذوالحجہ کے ناقص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دنوں کے نہیں ہوتے۔ یا حضور ﷺ کے زمانہ میں انتیس دنوں کے نہیں ہوتے ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ثواب کے اعتبار سے ناقص نہیں ہوتے۔

۲۳۷۸۵ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو مہینے سالم دنوں پر تمام نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۳ ترتیب الموضوعات ۳۹۵۔

۲۳۷۸۶ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم ان پڑھ قوم ہیں حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہوتا ہے آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ انگوٹھا بند کر لیا۔ پھر فرمایا مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے۔ (یعنی تیس دنوں کا) تین مرتبہ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم و النسائی عن ابن عمر

۲۳۷۸۷ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مہینہ قابل احترام ہے اور تیس دن اور تیس راتوں سے کم نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۳۷۸۸ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چاند اگر سرخی میں غائب ہو جائے تو وہ ایک رات کا ہوتا ہے اور اگر سفیدی میں غائب ہو تو دو راتوں کا ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

کلام:..... اس حدیث کی سند میں حماد بن ولید راوی ہے جو کہ ساقط الاعتبار اور متہم بالکذب ہے لہٰذا ضعیف ہے۔

روزہ کی نیت کا وقت

۲۳۷۸۹ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے رات کو روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

رواہ الدارقطنی و البیہقی فی السنن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۹۸۔

۲۳۷۹۰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص روزہ کی نیت فجر سے پہلے نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و النسائی و الترمذی عن حفصۃ

۲۳۷۹۱ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص (فجر سے قبل) رات کے وقت روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔

رواہ النسائی عن حفصۃ رضی اللہ عنہا

۲۳۷۹۲ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کا روزہ کامل نہیں ہوتا جو رات کو روزے کی نیت نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن حفصۃ

الاکمال

۲۳۷۹۳ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو روزہ کی نیت کرے اسے چاہئے کہ روزہ رکھ لے جس نے صبح کر دی اور رات کو روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ کامل نہیں ہوتا۔ رواہ الدارقطنی وابن البخاری عن میمونۃ بنت سعد

قضاء کے بیان میں

۲۳۷۹۴ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے رمضان شریف پایا حالانکہ اس کے ذمہ گزشتہ رمضان کے کچھ روزے تھے جن کی

ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے کسی نے ماہ رمضان کی تقطیع کے بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔

ورواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی والبیہقی عن ابن المنکدر وقال ابن المنکدر بلغنی وقال الدارقطنی اسنادہ حسن الا انہ مرسل وھو اصلح من الموصول ورواہ البیہقی عن صالح بن کیسان

۲۳۸۰۶۔۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک دن کے روزے کی جگہ کسی دوسرے دن روزہ رکھو۔ رواہ الترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ میں تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا چنانچہ کھانا ہم نے کھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا (راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی)۔

۲۳۸۰۷۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں اس دن کے روزہ کی بجائے کسی دوسرے دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن حبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا تھا ہمیں ہدیہ میں کھانا دیا گیا جو ہم نے کھالیا آپ ﷺ نے فرمایا (پھر راوی نے حدیث بالا ذکر کی)۔

روزہ کے مباحات ومفسدات

۲۳۸۰۸۔۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ کی حالت میں مرد کیلئے عورت کے ساتھ ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ حلال ہے سوائے مقام مخصوص کے۔

رواہ الطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۳۶۔

فائدہ:۔۔۔۔ یعنی شوہر روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے مباشرت کرسکتا ہے البتہ ہمبستری نہیں کرسکتا۔

۲۳۸۰۹۔۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بوڑھا شخص (روزہ کی حالت میں) اپنے نفس پر قابو پا سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۱۰۔۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص پر قے غالب آجائے (یعنی خود بخود قے آئے) اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص منہ میں انگلی وغیرہ ڈال کر (قصداً) قے کرے اسے چاہیے کہ روزہ کی قضا کرے۔ رواہ اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۳ والمعلۃ ۳۳۵۔

۲۳۸۱۱۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص (حالت روزہ میں) سو گیا یا جسے احتلام ہوگیا یا جس نے سینگی کھنچوائی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔

اخرجہ ابو داود عن رجل

فائدہ:۔۔۔۔ ایک روایت میں "نام" کی بجائے "قاء" آیا ہے یعنی جسے قے آئی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک روزہ دار کا سینگی کھنچوانا بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ امام احمد کے نزدیک سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ باطل ہو جاتا ہے دونوں پر قضاء ہے کفارہ نہیں۔ حدیث ضعیف بھی ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داود ۵۱۳۔

۲۳۸۱۲۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داود والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ثوبان وھو متواتر

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۷۵ والتنکیر والافادہ ۱۱۳۔

۲۳۸۱۳۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں روزہ دار کے روزہ کو توڑ دیتی ہیں اور وضو کو بھی توڑ دیتی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) چغلی (۴) شہوت سے دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔ رواہ الازدی فی الضعفاء والفردوسی عن انس

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۳۹ والکشف الالٰہی ۳۷۱۔

فائدہ:۔۔۔۔ گو کہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ روزہ کی پھر قضا بھی کی جائے بلکہ مذکورہ بالا امور صادر ہو جانے کے

دیکھنا (۵) اور جھوٹی قسم۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۴۷/۲ والفوائد المجموعہ ۲۷۲۔

روزے کا کفارہ

۲۳۸۴۱۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو تو اس کے والی (وارث) کو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ رواہ ابن ماجہ وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر وصحیح والترمذی وقفہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۳۸۴۲۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مرجانے والے کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (رواہ البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنھما) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو مرگیا تھا اور اس کے ذمہ رمضان کی قضاء واجب تھی تو راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۲۳۸۴۳۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر دن کے بدلہ میں نصف صاع گندم کھلائی جائے۔ رواہ البیھقی عن ابن عمر

۲۳۸۴۴۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور وہ گھر پر موجود تھا (سفر پر نہیں تھا) اسے چاہیے کہ وہ اونٹ فدیہ میں ذبح کرے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر وضعیف

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۹۱۔

۲۳۸۴۵۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بلاوجہ رمضان میں ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو اس کے بدلہ میں ایک ماہ کے روزے رکھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۷۰۔

۲۳۸۴۶۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر کسی رخصت اور عذر کے رمضان میں ایک دن کا روزہ ضائع کیا اس کے اوپر واجب ہے کہ وہ تیس (۳۰) دنوں کے روزے رکھے اور جو دو دن کے روزے ضائع کرے اس پر ساٹھ (۶۰) دنوں کے روزے واجب ہیں اور جس نے تین دن روزہ نہ رکھا اس پر نوے (۹۰) دنوں کے روزے واجب ہیں۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ وابن صصری فی امالیہ والدیلمی وابن عساکر عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۴۴/۲ وضعاف الدارقطنی ۵۸۶۔

وہ چیزیں جو روزہ کے لیے مفسد نہیں ۔۔۔۔۔۔ الاکمال

۲۳۸۴۷۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ دار کے روزہ کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ وہ یہ ہیں سینگی قے اور احتلام۔ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر قے نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ثوبان

۲۳۸۴۸۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے آپ کو تین چیزوں پر پیش نہ کرے وہ یہ ہیں: حمام سینگی اور جوان عورت۔

۲۳۸۴۹۔۔۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار رمضان میں دن کے آخری وقت سینگی لگوا سکتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن انس

۲۳۸۵۰۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں دن کے وقت اثمد سرمہ مت لگاؤ البتہ رات کو لگا سکتے ہو چونکہ سرمہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ رواہ البغوی و البیھقی والدیلمی عن عبدالرحمن بن نعمان بن معبد بن ھوذۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۰۱۳۔

۲۳۸۵۱۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ریحانہ (پھول) کو تم (بحالت روزہ) سونگھ سکتے ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں (رواہ الدارقطنی فی

۲۳۸۴۴ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۳۸۴۵ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت لازم ہے لہٰذا اسے قبول کرو۔
رواہ النسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۳۸۴۶ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس آدمی کے پاس بار برداری کے جانور ہوں اور وہ انہیں چارہ اور پانی پلانے کے لیے کہیں لے جاتا ہو اسے چاہیے کہ جہاں بھی رمضان کا مہینہ پائے روزہ رکھے۔ رواہ احمد وابوداؤد عن سلمۃ بن المحبق

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے عون المعبود ۲/۵۳ چونکہ اس کی سند میں عبدالصمد بن حبیب ازدی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۳۸۴۷ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا اور اس کی قضاء کرنے سے پہلے مرگیا تو اس کے ذمہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو ایک مد کھانا کھلانا واجب ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۸۴۸ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں بھول کر روزہ توڑ دیا اس کے ذمہ نہ قضاء واجب ہے اور نہ ہی کفارہ۔
رواہ الحاکم فی المستدرک البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۸۴۹ ۔۔۔ حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان والدار قطنی من طرق عن طرق عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی ورواہ ابوداؤد والحاکم عن حمزۃ بن محمد بن حمزۃ عن عمرو الاسلمی عن ابیہ عن جدہ ورواہ مالک واحمد والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۳۸۵۰ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مسافر کے متعلق نہ بتاؤں؟ اچھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔
رواہ البغوی عن ابی امیۃ

۲۳۸۵۱ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں مسافر کے متعلق خبر دوں بے شک اللہ عزوجل نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز کو ہٹا دیا ہے۔ رواہ النسائی عن عمرو بن امیۃ الضمری

۲۳۸۵۲ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بار برداری کے جانوروں کو چرانے کے لیے سفر پر ہو وہ جہاں بھی رمضان پائے روزہ رکھے۔
رواہ البیہقی وضعفہ عن المحبق

۲۳۸۵۳ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر میں روزہ افطار کرے تو اس نے رخصت پر عمل کیا اور جو روزہ رکھے تو (سفر میں) روزہ رکھنا افضل ہے۔
رواہ الضیاء المقدسی عن انس

۲۳۸۵۴ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنے والے کی مثال حالت حضر میں افطار کرنے والے کی سی ہے۔
رواہ الخطیب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرہ ۶۹ اور ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۲

۲۳۸۵۵ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ نہ رکھو چونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

۲۳۸۵۶ ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیس من امبر امصیام فی امسفر یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔
رواہ عبداللہ بن احمد وعبدالرزاق واحمد بن حنبل والطبرانی عن کعب بن عاصم الاشعری

الاکمال

۲۳۸۶۵۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ دار جب جھوٹی بات، جھوٹ پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۳۸۶۶۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صرف کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغویات اور بیہودہ گوئی سے رکنے کا نام ہے۔ اگر تمہیں کوئی گالی دے یا تمہارے اوپر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں۔ رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

۲۳۸۶۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کے اعضاء (بحالت روزہ) میری حرام کردہ حدود سے نہ رکیں تو مجھے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۸۶۸۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ کی حالت میں گالی مت دو اور اگر تمہیں کوئی گالی دے تو کہہ دو کہ میں روزہ میں ہوں اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

۲۳۸۶۹۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ میں ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے چاہیے کہ کہے میں روزہ میں ہوں۔
رواہ ابن حبان عن ابی هریرة

روزے کے افطار کا بیان

۲۳۸۷۰۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رات کو ادھر اور ادھر سے امڈتے ہوئے دیکھو تو سمجھو کہ روزہ افطاری کا وقت ہو چکا۔
رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۲۳۸۷۱۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کریں گے۔
رواہ مسلم عن ابی هریرة

فائدہ:۔۔۔۔۔ سنن ابن ماجہ میں ہے یہودی روزہ تاخیر سے افطار کرتے ہیں دیکھئے سنن ابن ماجہ رقم ۱۶۹۸ عجیب بات ہے شیعہ حضرات بھی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں جب کہ یہ مشہور ومتواتر حدیث ہے خدا جانے انھوں نے تاخیر سے روزہ افطار کرنے میں کونسی بھلائی دیکھی ہے۔

۲۳۸۷۲۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین اسلام اس وقت تک مسلسل غالب رہے گا جب تک اہل اسلام جلدی سے روزہ افطار کریں گے چونکہ یہودی اور نصرانی تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی هریرة

۲۳۸۷۳۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی روزہ دار کے قریب کھانا لایا جائے تو وہ یہ دعا پڑھ کر کھانا کھائے۔

بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحانک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں یا اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے روزہ افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے تو میرا روزہ قبول فرما بلاشبہ تو سننے والا اور علم والا ہے۔

۲۳۸۷۴۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی روزہ دار ہو وہ کھجور کے ساتھ افطار کرے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کر لے بلاشبہ پانی طاہر (پاک) ہے۔ رواہ ابو داؤد والحاکم والبیھقی فی السنن عن سلمان بن عامر

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۰۹۔

الاکمال

۲۳۸۸۷ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے۔

رواہ ابن حبان عن سلمان بن عامر

۲۳۸۸۸ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھجور پائے تو اس سے افطار کرے اور جو نہ پائے تو وہ پانی سے افطار کرے چونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

رواہ الترمذی والنسائی وابن خزیمۃ والحاکم والبیہقی عن شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب عن انس

امام نسائی کہتے ہیں اس سند میں خطاء ہے جب کہ درست اور صواب سلمان بن عامر کی حدیث ہے جب کہ امام ترمذی کہتے ہیں یہ طریق محفوظ نہیں ہے اور اس حدیث کی صحیح سند یہ ہے۔ عن شعبۃ عن عاصم عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر۔

کلام:ــــ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۰۹۔

۲۳۸۸۹ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (وقت ہوجانے پر) روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری تاخیر سے کھانا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔ سحری کھاؤ چونکہ یہ بابرکت کھانا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر وانس معاً

۲۳۸۹۱ــــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو (وقت ہونے پر) افطار میں جلدی کرے۔ رواہ احمد والترمذی وقال: حسن غریب وابن حبان والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۹۲ــــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہل مشرق کی طرح تاخیر نہیں کریں گے بھلائی پر قائم رہیں گے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد وابن حبان والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

پانچویں فصل......اوقات اور دنوں کے اعتبار سے ممنوع روزے کے بیان میں

۲۳۸۹۴ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ (لگاتار نفلی) روزے رکھے اس کا روزہ (کسی معنی میں) نہیں۔

رواہ البیہقی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۳۸۹۵ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا روزہ نہیں جو زمانہ بھر کے روزے رکھے چنانچہ تین دنوں کا روزہ زمانہ بھر کا روزہ ہوتا ہے۔

رواہ البخاری عن ابن عمرو

۲۳۸۹۶ــــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ پر روزہ رکھنے سے گریز کرو چونکہ تم میری طرح نہیں ہو چنانچہ رات کو میرا رب مجھے کھلاتا ہے مجھے پلاتا ہے اپنے اوپر اتنے عمل کا بوجھ ڈالو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۳۸۹۷ــــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے روزے پر روزہ رکھا گویا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

رواہ احمد والنسائی وابن والحاکم عن عبداللہ بن الشخیر

۲۳۸۹۸ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے میں وصال (روزے پر روزہ رکھنے) کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ الطیالسی عن جابر

۲۳۸۹۹ــــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ رکھنے کا طریقہ نصرانیوں کا ہے لیکن تم اس طرح روزے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ روزہ رات تک مکمل کرو چنانچہ جب رات آجائے تو روزہ افطار کرو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء المقدسی عن لیلی امراۃ بشیر بن خصاصیۃ

۲۳۹۰۰ــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزے پر روزہ مت رکھو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ بھی تو روزے پر روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: تم میری طرح نہیں ہو چونکہ مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ رواہ البخاری والترمذی عن انس

۲۳۹۱۴۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن۔ رواہ مسلم عن ابی سعید

۲۳۹۱۵۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عید الفطر عید قربانی کے دن اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ ہمارے کھانے پینے کے دن ہیں۔
رواہ احمد والحاکم عن عقبة ابن عامر

فائدہ:۔۔۔مصنف نے حوالہ میں ۳ کا نشان دیا ہے لیکن محشی لکھتا ہے کہ باوجود تتبع کے سنن میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۲۳۹۱۶۔۔۔حضرت نوح علیہ السلام نے عمر بھر کے روزے رکھے سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے مصنف نے حوالہ میں یہاں رکھا ہے جب کہ محشی لکھا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۳۹۱۷۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دنوں کے روزے سے منع کرتا ہوں۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے۔ رواہ ابو یعلی عن ابی سعید

کلام:۔۔۔حدیث کا یہ طریق ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۱۔

۲۳۹۱۸۔۔۔نبی کریم ﷺ نے سال میں چھ دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں: تین ایام تشریق عید الفطر کا دن عید الاضحیٰ کا دن اور دنوں میں سے جمعہ کا مخصوص دن۔ رواہ الطیالسی عن انس

۲۳۹۱۹۔۔۔نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور عید قربان کے دن روزے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمرو بن عن ابی سعید

۲۳۹۲۰۔۔۔نبی کریم ﷺ نے رمضان سے ایک روز قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۲۱۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزوں میں یہ دن بھی آجائے لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص انگور کے درخت کی چھال یا کسی دوسرے درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ پائے تو وہی چبالے۔
رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن الصماء بنت بسر

۲۳۹۲۲۔۔۔رسول کریم ﷺ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیھقی والضیاء عن عبداللہ بن بسر المازنی

۲۳۹۲۳۔۔۔رسول کریم ﷺ نے میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔
رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۴۳ وضعیف ابی داؤد ۵۲۸۔

۲۳۹۲۴۔۔۔رسول کریم ﷺ نے پورے ماہ رجب میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والطبرانی وابن حبان عن ابن عباس

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۷۔

۲۳۹۲۵۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رات کا روزہ فرض نہیں کیا جو شخص رات کو بھی روزہ رکھے اس نے سرکشی کی اور اس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ رواہ ابن قانع والشیرازی فی الالقاب عن سعید

الاکمال

۲۳۹۲۶۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے اور شب جمعہ قیام اللیل کے لیے مخصوص کی جائے۔
رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۳۹۲۷۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب جمعہ عبادات کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور جمعہ کا دن روزہ کے لیے مخصوص نہ کیا جائے۔
رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۳۹۲۸۔۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عویمر سلمان تم سے زیادہ جانتے ہیں شب جمعہ راتوں میں قیام لیل کے لیے مخصوص نہ کی جائے اور دنوں میں

۲۳۹۴۳۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں کوئی شخص بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔

رواہ الطبرانی عن علی

۲۳۹۴۴۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں صرف مؤمن (مان کر چلنے والا) ہی داخل ہوگا لہٰذا یہ (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں ان میں روزہ مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن بشر بن سحیم

۲۳۹۴۵۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کھانے پینے کے دن ہیں لہٰذا ان میں روزہ جائز نہیں ہے یعنی ایام تشریق میں۔ رواہ احمد بن حنبل عن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل والطبرانی والضیاء المقدسی عن عبداللہ بن حذافۃ

۲۳۹۴۶۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) روزہ رکھنے کے دن نہیں ہیں یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن علی

۲۳۹۴۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (ایام تشریق میں) روزہ رکھے اسے چاہئے کہ افطار کرے چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الحاکم عن بدیل بن ورقاء

۲۳۹۴۸۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایام تشریق) کھانے اور ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد عن ابن عمیر

۲۳۹۴۹۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن نبیشۃ الهذلی

کلام:۔۔۔ حدیث تخریج مسلم کے باوجود ذخیرۃ الحفاظ میں موجود ہے دیکھئے ۲۴۳۲ سند کے اعتبار سے قابل غور ہے۔

۲۳۹۵۰۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ بھر میں چھ دنوں کا روزہ مکروہ ہے شعبان کے آخری دن کا روزہ کہ اسے رمضان سے ملا لیا جائے عید الفطر قربانی کا دن اور ایام تشریق چونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی هریرۃ

فصل ۔۔۔۔۔ روزہ کے احکام کے بیان میں ۔۔۔۔۔ الاکمال

۲۳۹۵۱۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی لڑکا لگاتار تین دن روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر ماہ رمضان کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ والدیلمی عن یحییٰ بن عبدالرحمن ابن ابی لبیبۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتهر ۹۵۔

۲۳۹۵۲۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لگاتار تین دن روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر رمضان کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔

رواہ ابونعیم عن ابی لبیبۃ

۲۳۹۵۳۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھ اشخاص رمضان کا روزہ افطار کر (کھا) سکتے ہیں مسافر مریض، وہ حاملہ عورت جسے روزہ کی وجہ سے اپنے حمل (کے ضائع ہونے) کا خوف ہو دودھ پلانے والی عورت جسے اپنے بچے کی کمزوری کا خدشہ ہو شیخ فانی (بوڑھا شخص) جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ شخص جسے بھوک اور پیاس اس قدر ستا ڈالے کہ اگر اس نے روزہ نہ توڑا تو مر جائے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۳۹۵۴۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو رمضان میں (سخت بھوک پیاس کی وجہ سے) مشقت کا سامنا کرنا پڑا اس نے روزہ نہ توڑا اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الدیلمی والخطیب عن ابن عمر

۲۳۹۵۵۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک استعمال کر سکتا ہے اور دن کے اول حصہ میں بھی مسواک کر سکتا ہے اور آخری حصہ میں بھی۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ والبیهقی وقال غیر محفوظ عن انس

الاکمال

۲۳۹۷۱ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چار کام کرلیتا ہے اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے وہ یہ کہ پہلے پانی سے روزہ افطار کرے سحری کا کھانا نہ چھوڑے دوپہر کا قیلولہ نہ چھوڑے اور خوشبو لگائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن انس

۲۳۹۷۲ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پانی پینے سے پہلے کھانا کھایا سحری بھی کھائی اور خوشبو لگائی اسے روزے پر قوت حاصل ہوجاتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:ـــــ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۷۹۔

۲۳۹۷۳ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اسے روزہ پر قوت حاصل ہو اسے چاہیے کہ وہ سحری کھائے خوشبو لگائے اور پانی سے روزہ افطار کرے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۳۹۷۴ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

رواہ ابن النجاری عن ابی سوید و کان من الصحابۃ

۲۳۹۷۵ـــــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

۲۳۹۷۶ـــــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ اگرچہ ایک لقمہ ہی کھالو یا ایک گھونٹ پانی ہی پی لو چونکہ یہ (سحری) بابرکت کھانا ہے اور یہی تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ہے۔ رواہ الدیلمی عن میسرۃ الفجر من اعراب البصرۃ

۲۳۹۷۷ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے ثرید میں برکت ہے اور جماعت میں بھی برکت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۷۸ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے ان کی سحری میں برکت فرما تم سحری کھایا کرو اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لو یا ایک کھجور کھالو یا چند دانے کشمش کے کھالو بلاشبہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کرتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی امامۃ

۲۳۹۷۹ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرما۔ رواہ الطبرانی عن ابی سوید

۲۳۹۸۰ـــــ کھجور بہت اچھی سحری ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ الطبرانی عن السائب بن یزید

۲۳۹۸۱ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مومن کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ ابن حبان و البیہقی عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۸۲ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں کھالینا مسلمان کی بہت اچھی سحری ہے۔ رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۳۹۸۳ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھجوریں بہت اچھی سحری ہے اور سرکہ بہت اچھا سالن ہے اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرمائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۳۹۸۴ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بابرکت کھانے یعنی سحری کی طرف آؤ۔ رواہ احمد و ابن حبان عن عرباض بن ساریۃ

۲۳۹۸۵ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن عمرو بن العاص

سحری کھانے کا وقت

۲۳۹۸۶ـــــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم اذان دے تو اس کے بعد بھی کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو پھر کھانا پینا ختم کردو۔

رواہ احمد وابن خزیمۃ وعبدالرزاق عن انیسۃ بنت خبیب

۲۳۹۸۹ ـــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تاکہ سوئے ہوئے کو جگادیں اور عبادت میں مصروف کو واپس لوٹادیں۔

رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۳۹۹۰ ـــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھاؤ پیو اور تمہیں عمودی روشنی دھوکے میں نہ ڈالے لہٰذا کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم سرخ روشنی دیکھ لو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن طلق

۲۳۹۹۱ ـــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے میں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی افق میں مستطیل روشنی دھوکے میں ڈالے حتیٰ کہ پھیلی ہوئی روشنی نہ دیکھ لو۔ رواہ احمد واصحاب السنن الثلاثۃ عن سمرۃ

۲۳۹۹۲ ـــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے چونکہ بلال رضی اللہ عنہ (سحری کے وقت سے قبل) رات کو اذان دے دیتے ہیں تاکہ عبادت میں مصروف شخص (اپنے گھر کو) واپس لوٹ جائے اور سویا ہوا بیدار ہوجائے فجر صادق یوں (مستطیل) نہیں ہوتی بلکہ یوں افق میں معترض (پھیلی ہوئی) ہوتی ہے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۳۹۹۳ ـــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو، برتن کو ہاتھ سے چھوڑ نہ دے بلکہ (جلدی سے) اپنی حاجت سے فارغ ہولے۔ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۳۹۹۴ ـــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کے متعلق ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے۔ رواہ احمد وابو یعلی والطحاوی والضیاء المقدسی عن انس

۲۳۹۹۵ ـــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے چونکہ ان کی بصارت میں کچھ فرق ہے اور ابتداء سحری میں سفیدی دکھائی نہیں دیتی۔ رواہ احمد عن سمرۃ

۲۳۹۹۶ ـــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے چونکہ ان کی نظر میں کچھ فرق ہے۔

رواہ احمد والنسائی والطحاوہ عن انس

۲۳۹۹۸ ـــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے اور نہ ہی فجر مستطیل روکے لیکن (طلوع) فجر تو وہ ہے جو افق میں پھیلی ہوئی ہو۔ رواہ ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب

۲۳۹۹۹ ـــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور فجر مستطیل (فجر کاذب) سحری کھانے سے ہرگز نہ روکے لیکن فجر وہ ہے جو افق میں پھیلی ہو۔ رواہ الطبرانی واحمد والترمذی وقال حسن والدار قطنی والحاکم عن انس

۲۴۰۰۰ ـــ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے بلکہ کھانا کھالو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ ابوالشیخ فی الاذان عن ابن عمر

۲۴۰۰۱ ـــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں (یعنی طلوع فجر سے پہلے) لہٰذا جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس سے مانع نہیں ہے یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن المسیب مرسلاً

۲۴۰۰۲ ـــ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (طلوع فجر سے پہلے) رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ رواہ ابن سعد بن زید بن ثابت واحمد عن عمۃ حبیب بن عبدالرحمن

۲۴۰۰۳ ـــ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیتے ہیں لہٰذا (اس کے بعد بھی) تم کھا پی سکتے ہو یہاں تک

بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ رواہ ابن خزیمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۰۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا ہیں جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (اس کے بعد بھی) تم کھاتے پیتے رہو اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دے دیں پھر رک جاؤ اور کھانا مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن سعد بن ابراہیم وغیرہ

۲۴۰۰۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو قسمیں ہیں فجر اول (فجر کاذب) چنانچہ وہ تو کھانا حرام کرتی ہے اور نہ ہی نماز کو حلال کرتی ہے فجر ثانی (فجر صادق) جو کھانے کو حرام کردیتی ہے اور نماز کو حلال کردیتی ہے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ساتویں فصل ..... اعتکاف اور شب قدر کے بیان میں

اعتکاف

۲۴۰۰۶ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں دس دن اعتکاف کرے تو اس کا یہ عمل دو حج اور دو عمروں جیسا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسین بن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۱ والضعیفہ ۵۱۸

۲۴۰۰۷ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رواہ الفردوسی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۲

۲۴۰۰۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف (ثواب میں) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۴۳ اس حدیث کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمن قرشی ہے اور وہ متروک راوی ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۳

۲۴۰۰۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مسجد جس میں امام اور مؤذن ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔ رواہ الدارقطنی عن حذیفہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۵۷ وضعیف الجامع ۴۲۳۰

۲۴۰۱۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہے ہاں البتہ وہ خود ہی اپنے اوپر روزہ واجب کردے۔

رواہ الحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۶ والمتناہیہ ۳۷

۲۴۰۱۱ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف جنازوں کے پیچھے چل سکتا ہے اور مریض کی عیادت کرسکتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۳ وضعیف الجامع ۵۱۳۹

۲۴۰۱۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اس کے لیے اسی طرح اجر وثواب لکھا جاتا ہے جیسے وہ تمام نیکیاں کرتا ہو۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۱۴۔

۲۴۰۱۳ ..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف روزے کے بغیر درست نہیں۔ رواہ الحاکم والبیہقی والسنن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والمتناہیہ ۳۴

۲۴۰۱۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبادت کے لیے تنہائی کا مکمل نصاب چالیس دن ہے جس شخص نے چالیس دن عبادت میں گزارے اور وہ خرید وفروخت سے دور رہا اور کوئی بدعت بھی (اس دوران) اس سے سرزد نہیں ہوئی وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۶۰۔

۲۴۰۱۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا فرزند دور ہو جائے اور تم بوڑھے ہو جاؤ اور تمہیں معاف ہو جائیں پھر اس وقت عبادت کے لیے کنارہ کشی تمہارا بہترین جہاد ہے۔ رواہ الطبرانی وابن مندہ والخطیب وابو یعلی عن عتبۃ بن المنذر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۰۱ والضعیفۃ ۱۹۲۱

الاکمال

۲۴۰۱۶ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزے رکھو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۰۱۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کرے اس کے گزشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اعتکاف کرے وہ کلام کو خاموش رکھے۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۱۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد حرام میں یا فرمایا کہ اعتکاف صرف تین مساجد میں ہوتا ہے یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔ رواہ البیہقی عن حذیفۃ

۲۴۰۱۹ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے لیے چلتا ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اس کا یہ عمل بیس (۲۰) سالوں کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنادیں گے جن کی مسافت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی السنن وضعفہ والخطیب وقال غریب عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ۔

شب قدر کا بیان

۲۴۰۲۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب (رمضان کی) آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص شب قدر پانا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۰۲۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی تھی لیکن پھر مجھے میرے بعض اہل خانہ نے جگا دیا جس کی وجہ سے میں اسے بھول گیا لہٰذا اسے بقیہ راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۲۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی میں دیکھتا ہوں کہ اس شب کی صبح کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ رواہ مسلم عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۲۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) شب قدر دیکھی تھی لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی لہٰذا اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ اس شب کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی سعید

۲۴۰۲۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۰۲۵۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی نویں، ساتویں، پانچویں اور تیسری رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۲۶۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور جب تمہارے اوپر نیند غالب آجائے تو آخری سات راتوں میں نیند کو نہ غالب آنے دو۔ رواہ عبداللہ بن احمد عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔ اس حدیث کی سند میں عبدالحمید بن حسن ہلالی ہے ابن معین نے اسے ثقہ کہا ہے جب کہ اس میں ثقاہت کے اعتبار سے کچھ کلام ہے دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۳۔

۲۴۰۲۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا شبا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تمہیں شب قدر پر مطلع کرسکتا ہے اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الحاکم عن ابی ذر

لیلۃ القدر کی فضیلت

۲۴۰۲۸۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ حاضر ہو چکا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے وہ جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

۲۴۰۲۹۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر آیا ہوں کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہا تھا جس کی وجہ سے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی کیا بعید ہے اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہو لہٰذا اب تم اس رات کو ساتویں، نویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۳۰۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر پورے رمضان میں دائر رہتی ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۴۔

۲۴۰۳۱۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! شب قدر میرے لیے واضح کردی گئی تھی میں گھر سے باہر آیا تا کہ اس کی تمہیں خبر دوں لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے ان کے ساتھ شیطان بھی تھا چنانچہ شب قدر کی تعیین مجھے بھلادی گئی لہٰذا اب تم اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں۔ رواہ احمد ومسلم عن ابی سعید

۲۴۰۳۲۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ احمد بن نصر فی الصلوۃ عن ابن عباس

۲۴۰۳۳۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو ۲۹ ویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۲۴۰۳۴۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کی آخری رات میں تلاش کرو۔ رواہ ابن نصر عن معاویۃ

۲۴۰۳۵۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو مجھے اس کی تعیین بتلادی گئی تھی مگر پھر بھلادی گئی۔

رواہ احمد والطبرانی والضیاء عن جابر بن سمرۃ

۲۴۰۳۶۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آجائے وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۰۳۷۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً اکیسویں، تیئیسویں، اور پچیسویں شب میں۔

رواہ احمد والبخاری وابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۰۳۸۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو خصوصاً نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۴۰۳۹۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور آخری رات میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکرۃ

۲۴۰۲۰ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو چونکہ یہ رات طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات میں پائی جاتی ہے اس رات میں جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام: ... اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ہے جو مختلف فیہ راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۵۔

۲۴۰۲۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر عطا فرمائی ہے اور یہ رات تم سے پہلے کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔

رواہ الفردوسی عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۹۰۔

۲۴۰۲۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

شب قدر کی تلاش

۲۴۰۲۳ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ مالک ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۰۲۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو جو شخص اسے تلاش کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ ستائیسویں رات میں تلاش کرے۔

رواہ احمد عن ابن عمر

۲۴۰۲۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو تئیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۲۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گھر سے باہر نکلا تاکہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن دو آدمیوں کے بیچ جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے میں خلجان کا شکار ہو گیا اب تم اسے تئیسویں، اکیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطیالسی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۲۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابوداؤد عن معاویہ

۲۴۰۲۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چوبیسویں شب لیلۃ القدر ہے۔ رواہ احمد عن بلال والطیالسی عن ابی سعید واحمد عن معاذ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۷۔

۲۴۰۲۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر آخری عشرہ کی پانچویں یا تیسری شب میں ہو سکتی ہے۔ رواہ احمد عن معاذ

۲۴۰۳۰ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں یا انتیسویں شب لیلۃ القدر ہے اس رات میں کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ رواہ احمد عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۳۱ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی رات معتدل ہوتی ہے نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی اس رات میں نہ بادل ہوتے ہیں نہ بارش برستی ہے نہ ہوا تیز چلتی ہے اور نہ ہی اس میں ستارے پھینکے جاتے ہیں لیلۃ القدر کے دن کی علامت یہ ہے کہ اس دن بغیر شعاع کے سورج طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۵۸، اس حدیث کی سند میں بشر بن عون، بکار بن تمیم سے روایت کرتا ہے یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۷۸۔

۲۴۰۳۲ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی شب معتدل کھلی ہوئی ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے نہ زیادہ ٹھنڈی اس کی صبح کو سورج ہلکا سرخ طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطیالسی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۴۰۳۳ ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کی صبح سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور صاف شفاف طشتری کی مانند ہوتا ہے یہاں

۲۴۰۶۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں نے لیلۃ القدر دیکھی تھی مگر پھر مجھے بھلادی گئی لہٰذا وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔

ابن ابی عاصم وابن جریر معاً عن جابر

۲۴۰۷۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت (دجال) واضح کر دیا گیا تھا چنانچہ میں تمہیں خبر دینے کے لیے گھر سے باہر آیا مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں سے میری ملاقات ہوئی جو آپس میں جھگڑ رہے تھے ان کے ساتھ شیطان بھی شریک تھا میں (جھگڑا ختم کرنے کے لئے) ان دونوں کے درمیان مداخلت کرنے لگا جس کی وجہ سے لیلۃ القدر مجھے بھلادی گئی اور اس کی تعیین میرے دل سے اٹھا لی گئی البتہ عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح دجال) کے متعلق تمہیں آگاہ کروں گا رہی بات لیلۃ القدر کی سو تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو رہی بات مسیح ضلالت کی سو اس کی آنکھ کے دونوں جانب کے بال گرے ہوئے ہوں گے ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کا سینہ چوڑا ہوگا اور وہ کمر پشت سے جھکا ہوا ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن الفلتان بن عاصم

۲۴۰۷۱ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ رات رمضان میں دیکھی ہے لیکن دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کی وجہ سے اس رات کی تعیین اٹھا لی گئی۔ رواہ مالک والشافعی وابو عوانۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۰۷۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھ لی تھی لیکن پھر مجھے بھلادی گئی اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھا اور ہاتھوں سے انہیں پھونک دیا اور وہ مجھ سے دور ہو گئے میں نے کنگنوں کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے ایک یمامہ والا اور دوسرا یمن والا۔ رواہ احمد عن ابی سعید

۲۴۰۷۳ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرے اگر وہ کمزور پڑ جائے یا عاجز آ جائے تو آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر

۲۴۰۷۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر کا متلاشی ہو وہ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے۔

رواہ احمد وابو یعلی وابن جریر وسعید بن منصور عن عمر

۲۴۰۷۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جلدی سے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں لیکن وہ مجھے بھلادی گئی اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

جھگڑے کا نقصان

۲۴۰۷۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس آیا ہوں حالانکہ میرے لیے لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت واضح کر دیے گئے تھے لیکن مسجد کے دروازہ پر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا میں ان کے پاس آیا تاکہ ان دونوں کے بیچ رکاوٹ بن جاؤں (اور ان کا جھگڑا ختم کر دوں) اسی اثناء میں لیلۃ القدر کی تعیین مجھے بھلادی گئی، میں عنقریب ان دونوں (لیلۃ القدر اور مسیح ضلالت) کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رہی بات لیلۃ القدر کی سو اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور رہی بات مسیح ضلالت (دجال) کی سو وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کی پیشانی باہر نکلی ہوئی ہوگی اس کا سینہ چوڑا ہوگا وہ کبڑا ہوگا آگے کو جھکا ہوا ہوگا وہ دیکھنے میں عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہے۔ عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ ﷺ! کیا اس کی مشابہت میرے لیے باعث ضرر ہے؟ فرمایا: نہیں چونکہ تو مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔

رواہ احمد عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۷۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر چڑھا ہوں حالانکہ مجھے لیلۃ القدر (کی تعیین) کا علم ہو چکا تھا لیکن وہ مجھے بھلادی گئی لہٰذا تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن کعب بن مالک وعن کعب بن عجرۃ

۲۴۰۷۸ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں بوڑھا ہوں اور بیمار رہتا ہوں قیام اللیل مجھ پر شاق گزرتا ہے لہٰذا مجھے کسی

ایک رات کا حکم دیجئے تاکہ میں اس کا قیام کروں کیا بعید اللہ تعالیٰ اسی رات میں مجھے لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرما دے آپ ﷺ نے فرمایا تم ساتویں رات میں قیام کا اہتمام کرو۔ رواہ احمد عن ابن عباس

۲۴۰۷۹ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھلا دی گئی تھی لیکن پھر میرے دل و دماغ سے نکال دی گئی ہو سکتا ہے اسی میں تمہارے لیے خیر و بھلائی ہو نیز میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انہیں ناپسند سمجھ کر پھینک دیا وہ مجھ سے دور جا گرے میں نے ان دو کنگنوں کی تعبیر دو جھوٹے کذابوں سے لی ہے ایک یمن والا اور دوسرا یمامہ والا۔

رواہ ابو یعلی والضیاء المقدسی عن ابن سعید

۲۴۰۸۰ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں منبر پر کھڑا ہوا ہوں اور مجھے لیلۃ القدر کا علم ہے بس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رواہ الطبرانی عن علقمہ بن مالک

۲۴۰۸۱ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس جلدی سے آیا ہوں تاکہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دوں لیکن میں اسے بھول گیا ہوں اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ رواہ ابو یعلی والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابن عباس

۲۴۰۸۲ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ لوگ بجز اس رات کے (بقیہ راتوں میں) نماز چھوڑ دیں گے میں ضرور اس کی تمہیں خبر دے دیتا لیکن اسے مہینہ کی تیسویں رات میں تلاش کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۳ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیسویں شب میں نماز پڑھو اگر آخر مہینہ تک (رات بھر) نماز پڑھنا چاہو تو پڑھو اور اگر گھر والوں کے پاس واپس لوٹنا چاہو تو لوٹ سکتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن انیس

۲۴۰۸۴ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کھلی ہوئی معتدل رات ہوتی ہے نہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔

رواہ البزار عن ابن عباس

۲۴۰۸۵ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں ۲۱، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا رمضان کی آخری رات میں ہے جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کریگا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس رات کی علامت یہ ہے کہ وہ کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے صاف شفاف زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے اس رات میں صبح تک ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔

رواہ احمد والضیاء المقدسی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۶ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا آخری رات میں جس شخص نے حق تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات کا قیام کیا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۰۸۷ ...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۸ ...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اور اس کا قیام اس رات کے موافق بھی رہا اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۰۸۹ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شب قدر کو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھ لی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پا لیا۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۱۱۔

لیلۃ القدر کا اجر وثواب

۲۴۰۹۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شروع رمضان سے آخر رمضان تک عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۷۷۸

۲۴۰۹۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی حتی کہ ماہ رمضان اسی حال میں پورا ہوا اس نے لیلۃ القدر کا وافر حصہ پالیا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۴۰۹۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر پالی۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

آٹھویں فصل..... نماز عید الفطر اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید الفطر

۲۴۰۹۳ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات اور ان دونوں کے بعد قراءت ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۲۴۰۹۴ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عیدوں (نماز عید) کو تکبیرات سے زینت بخشو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۷۰۸ واسنی المطالب ۷۳۲۔

۲۴۰۹۵ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نماز) عیدین کو تہلیل، تکبیر، تحمید اور تقدیس کے ساتھ زینت بخشو۔

رواہ زاہر بن طاہر فی تحفۃ عید الفطر وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المغیر ۷۷ وضعیف الجامع ۳۱۸۳۔

۲۴۰۹۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز عیدین ہر بالغ پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ رواہ الفردوسی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۰ والکبیر ۷۸۔

۲۴۰۹۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم خطبہ دیں گے لہٰذا جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۰۹۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے نماز ادا کرلی ہے جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۰۹۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو دن ہوا کرتے تھے جن میں تم کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دن تمہیں عطا فرمائے ہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ رواہ النسائی عن انس

۲۴۱۰۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آزاد پردہ نشین اور حیض والی عورتیں ضرور گھروں سے باہر نکلیں بھلائی اور مسلمانوں کی دعاؤں میں حاضر ہوں اور حیض والی عورت عیدگاہ سے الگ رہیں۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ عن ام عطیہ

۲۴۱۰۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں جو شخص چاہے تو عید کی نماز اسے جمعہ کی طرف سے بھی کافی ہے اور ہم

انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ قائم کریں گے۔ رواہ ابن ماجہ وابو داؤد عن ابی ہریرۃ وابن ماجہ عن ابن عباس

۲۴۱۰۲ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (جب) میں مدینہ آیا تو اہل مدینہ کے دو (میلے کے) دن تھے جن میں وہ جاہلیت میں کھیلتے کودتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان (دونوں) کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۴۱۰۳ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو کمر بند باندھتی ہو اس پر عیدین کے لیے گھر سے باہر نکلنا واجب ہے۔

رواہ احمد عن عمرۃ بنت رواحۃ

۲۴۱۰۴ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کے موقع پر زمین کی طرف حق تعالیٰ شانہ خصوصی توجہ فرماتے ہیں لہٰذا اپنے گھروں سے باہر نکلا کرو تاکہ تمہیں رحمت حق تعالیٰ ڈھانپ لے۔ رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۱۔

۲۴۱۰۵ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ثواب کی نیت سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۵ والضعیفۃ ۵۲۱۔

الاکمال

۲۴۱۰۶ ۔۔۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کے بدلہ میں ان سے بہتر دن عطا فرمائے ہیں یعنی عیدالفطر کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن (رہی بات عیدالفطر کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور صدقہ کیا جاتا ہے رہی بات عیدالاضحیٰ کے دن کی سو اس میں نماز پڑھی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۴۱۰۷ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدین کی راتوں میں اور پندرہ شعبان کی رات میں عبادت کی اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہو جائیں گے۔ رواہ الحسن بن سفیان عن ابی کردوس عن ابیہ

۲۴۱۰۸ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات نماز پڑھی اس کا دل اس دن (قیامت کے دن) مردہ نہیں ہوگا جس دن اور دل مردہ ہوں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۱۰۹ ۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ سے باہر کا رہنے والا ہو وہ اگر بہتر سمجھے تو سوار ہو کے اور جب مدینہ میں داخل ہو جائے تو (سواری سے اتر کر) عیدگاہ تک پیدل چل کر آئے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور نماز کے لیے آنے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرلو چونکہ ہر شخص پر گندم یا آٹے کے دو مد واجب ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۴۱۱۰ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں۔

رواہ احمد والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۱۵ والمشرود ۳۵۔

۲۴۱۱۱ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کے دن امام کے نماز پڑھنے سے قبل (عیدگاہ میں) نماز جائز نہیں اور قربانی کے دن کے نماز پڑھنے سے قبل (قربانی کا) جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔ رواہ الدیلمی عن مقاتل بن سلیمان عن جریر بن عبداللہ بن جریر البجلی عن ابیہ عن جدہ

۲۴۱۱۲ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عیدین کی نمازوں کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عباس ورجالہ ثقات

۲۴۱۱۳ ۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خطبہ سننا چاہے وہ سن کر جائے اور جو (خطبہ سے پہلے) واپس لوٹنا چاہے وہ واپس لوٹ جائے یعنی عید میں۔

رواہ البخاری ومسلم عن عبداللہ بن السائب

۲۴۱۲۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام: یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۴۸ گو کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

۲۴۱۲۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور اوپر صرف صدقہ فطر سے ہی پہنچ پاتا ہے۔

رواہ ابن شاہین فی ترغیبہ والضیاء عن جریر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۹۵ وحسن الاثر ۲۰۰

۲۴۱۲۵ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر روزہ دار کو لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرتا ہے اور مساکین کے لیے کھانے کا سامان ہے لہٰذا جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرتا ہے اس کا صدقہ فطر (عنداللہ) مقبول ہوتا ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرتا ہے اس کی حقیقت نفسِ صدقہ کی سی ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۲۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے، فقیر، مالدار پر بطور صدقہ فطر کے ایک صاع کھجوریں یا نصف صاع گیہوں واجب ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۶۳۔

۲۴۱۲۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر ہر شخص پر واجب ہے خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۶۲۔

۲۴۱۲۸ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو فرض ہے۔

رواہ الدارقطنی والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

الاکمال

۲۴۱۲۹ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے آسمان و زمین کے درمیان معلق (لٹکے رہتے ہیں) یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا کردے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۱۳۰ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں یہاں تک کہ صدقہ فطر ادا کردے۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن انس

صدقۃ الفطر کی تاکید

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرہ ۶۰۱

۲۴۱۳۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع جو ہر ایک کی طرف سے ادا کرو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کی طرف سے ایک صاع گیہوں ادا کرو چاہے مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، غنی ہو یا فقیر، آزاد ہو یا غلام، رہے غنی تو اللہ تعالیٰ پاک کریں گے اور فقیر کو اس کے دیئے ہوئے صدقہ فطر سے کہیں زیادہ عطا کریں گے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ثعلبۃ بن عبداللہ او عبداللہ بن ثعلبہ

۲۴۱۳۳ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر میں ایک صاع کھانے کا دو۔ رواہ البیہقی فی السنن وابن عساکر عن ابن عباس

۲۴۱۳۴ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے، مرد و عورت، آزاد و غلام کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو یا ایک

صاع جَو یا کھجور صدقہ فطر ادا کرو۔ رواہ البیہقی عن ابی سعید

۲۴۱۳۵ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، شہری ہو یا دیہاتی، جس کی مقدار ایک صاع جو یا کھجور ہے۔ رواہ الحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۴۱۳۶ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانا ہو اسے چاہئے کہ وہ ایک صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع صاف کیے ہوئے ستو بطور صدقہ فطر کے ادا کرے۔ رواہ الحاکم عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۷ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن زید بن ثابت

۲۴۱۳۸ رسول کریم ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے لغویات اور بیہودہ گوئی سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے لیے کھانے کے طور پر فرض کیا ہے سو جس شخص نے (عید کی) نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کیا تو اس کا یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو اس کی حیثیت محض صدقہ کی سی ہی ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

۲۴۱۳۹ رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کے ساتھ تم بھی اپنے سر کی زکوٰۃ دو اور اپنی طرف سے ایک صاع گندم ادا کرو۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

دوسرا باب نفلی روزہ کے بیان میں

۲۴۱۴۰ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا مالک ہوتا ہے چاہے تو روزہ رکھے چاہے تو افطار کرے۔

رواہ احمد والترمذی والحاکم عن ام ھانی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے معرفۃ التذکرۃ ۵۵۵، امام ترمذی بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ دیکھئے ترمذی رقم الحدیث ۷۳۲۔

۲۴۱۴۱ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو آدھے دن تک اختیار ہے (چاہے شام تک پورا روزہ رکھے چاہے تو افطار کر دے)۔

رواہ البیہقی فی السنن عن انس وعن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۴۔

۲۴۱۴۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا اس شخص کی طرح ہے جو بھاگنے کے بعد واپس لوٹ آئے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۲۷۔

۲۴۱۴۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کا (سا) روزہ رکھو چونکہ یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معتدل ہے یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کر دو یوں اس طرح جب وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی نہیں کرے گا اور بوقت مصیبت بھاگے گا نہیں۔

رواہ النسائی عن ابن عمرو

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۴۳۔

۲۴۱۴۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صوم داؤدی (داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ) اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے نماز داؤدی بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے تھے تہائی رات عبادت کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۴۱۴۵ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے بہترین طریقے کے مطابق روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۶ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر یعنی رمضان کے روزے رکھو (کسی شخص نے) عرض کیا میرے لیے اضافہ کریں فرمایا ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد ایک دن کا اور روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے مزید اضافہ کیجئے فرمایا ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے مزید اضافہ کیجئے فرمایا رمضان کے روزہ رکھو اور اس کے بعد ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے اور اضافہ کریں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا حرمت والے مہینوں کا روزہ رکھو اور چھوڑ دو۔

رواہ احمد وابوداؤد والبغوی وابن سعد والبیھقی فی شعب الایمان وسندہ عن مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیھا او عمھا

۲۴۱۴۷ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ یعنی آدھی عمر روزہ رکھنے سے اوپر روزہ رکھنا درست نہیں ہے لہٰذا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۴۱۴۸ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مدمقابل ہوتے بھاگتے نہیں تھے۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو

۲۴۱۴۹ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ شعبان کا ہے جو رمضان کی تعظیم میں رکھا جائے اور افضل صدقہ وہ ہے جو رمضان میں کیا جائے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۲۳۔

۲۴۱۵۰ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالنا چاہتا ہو اسے اختیار ہو چاہے صدقہ نکال دے یا روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۴۱۵۱ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں نہ تمہارے لیے کچھ فائدہ ہے اور نہ تمہارے اوپر کچھ وبال۔

رواہ احمد عن امرأۃ

الاکمال

۲۴۱۵۲ ...... رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن نفلی روزہ رکھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوتا ہے اس کی حلاوت اور مٹھاس شہد جیسی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن روزہ دار کو اس درخت کا پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن قیس بن یزید الجھنی

۲۴۱۵۳ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے اتنا دور کردیں گے کہ اس کے اور جہنم کے درمیان چالیس خریف (سال) کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ رواہ ابن زنجویہ عن جریر

۲۴۱۵۴ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن نفلی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے پچاس سال کی مسافت جسے تیز رفتار سوار طے کرے کے بقدر دور کردیں گے۔ رواہ ابن زنجویہ عن عبدالرحمن بن غنم

۲۴۱۵۵ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اڑتے ہوئے کوے کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور رکھتے ہیں درانحالیکہ وہ کوا بچہ ہو اور بوڑھا ہو کر مرے۔

رواہ الحسن والبغوی وابن قانع وابن زنجویہ والطبرانی وابن النجار والبیھقی فی شعب الایمان عن سلامۃ ویقال سلمۃ بن قیصر

فائدہ: ...... حدیث میں کوے کی مثال دی گئی ہے جان لو کہ کوے کی عمر بہت لمبی ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض حضرات نے کوے کی عمر ایک ہزار سال

گے اور اسے گناہوں سے ایسا پاک کردیں گے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۴۱۶۸ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد سے عالیشان محل بنا دیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ سے براءت لکھ دیں گے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن انس وقال فیہ ابو بکر العنسی

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے چنانچہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابو بکر عنسی ہے اور وہ مجہول راوی ہے اور منکر احادیث بیان کرتا ہے جس کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

۲۴۱۶۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنائیں گے جس کا ظاہر باطن سے دکھائی دے گا اور باطن ظاہر سے۔ رواہ ابن منیع والطبرانی وسعید بن منصور عن ابی امامۃ

۲۴۱۷۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جمعرات اور پیر کے دن کا روزہ رکھو چونکہ میں پیر کے دن پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھی پیر کے دن بھیجی، میں نے پیر کے دن ہجرت کی اور پیر کے دن موت آئے گی۔ رواہ ابن عساکر عن مکحول مرسلاً

۲۴۱۷۱ ایک اعرابی نے رسول کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسی دن پیدا ہوا اسی دن مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل ہوئی ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد ومسلم وابن زنجویہ عن ابی قتادۃ

۲۴۱۷۲ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس دن لکھ دیتے ہیں جو آخرت کے دنوں کے برابر ہوں گے جو روشن اور چمکدار ہوں گے اور دنیا کے دنوں کے مشابہ نہیں ہوں گے۔ رواہ ابو الشیخ والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۴۱۷۳ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حرمت والے مہینہ میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو سال کی عبادت لکھ دیتے ہیں۔ رواہ ابن شاهین فی الترغیب عن انس وسندہ ضعیف

۲۴۱۷۴ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر ماہ حرام میں لگاتار تین دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرما دیں گے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۱۷۵ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے چاہے صدقہ کردے چاہے روک لے۔ رواہ النسائی وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۷۶ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غیر رمضان کے روزے رکھے یا قضاء رمضان کے علاوہ روزے رکھے یا نفلی روزے رکھے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے مال میں سے صدقہ کرنا چاہتا ہو اسے اختیار ہوتا ہے چاہے مال پر سخاوت کرے اور صدقہ کردے یا مال میں بخل کرے اور روک لے۔ رواہ النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۷۷ ۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نفلی روزہ رکھتا ہے نصف دن تک اختیار ہوتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی امامۃ

کلام: ۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو نصف دن تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔ رواہ البیهقی فی السنن وضعفہ عن ابی ذر

ایام بیض کے روزے

۲۴۱۷۹ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (تاریخوں) کا روزہ رکھو۔

رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۱۸۰ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم روزہ رکھنا چاہو تو تمہارے اوپر لازم ہے کہ ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے رکھو۔

رواہ النسائی عن ابی ذر

آدم علیہ السلام زمین پر اتر آئے اور ان کے چہرے کی رنگت سیاہ پڑ گئی تھی آدم علیہ السلام کی یہ حالت دیکھ کر فرشتے رو دیئے اور پکار کر کہنے لگے اے ہمارے پروردگار! ایک مخلوق کو تو نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اسے اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں سے اس کے آگے سجدہ کرایا بھلا اس کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کے چہرے کی سفیدی بدل ڈالی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ: اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی تیرا تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا چنانچہ آدم علیہ السلام کے چہرے کا تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا اے آدم میرے لیے اس دن یعنی ۱۴ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اور ان کا دو تہائی حصہ سفید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پھر حکم دیا کہ اے آدم! میرے لیے اس دن یعنی ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھو آدم علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا اور ان کا پورا چہرہ (اور پورا جسم) سفید ہو گیا اور چمکنے لگا اسی مناسبت سے ان دنوں کو ایام بیض کے نام سے موسوم کیا گیا۔ رواہ الخطیب فی امالیہ وابن عساکر عن ابن مسعود مرفوعاً وموقوفاً

کلام: ...... ابن جوزی نے یہ حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں بہت سارے مجہول راوی ہیں۔

۲۴۱۹۴ ...... رسول کریم ﷺ نے ایام بیض کی وجہ تسمیہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو سورج کی تپش نے ان کی رنگت جلا ڈالی اور وہ سیاہ ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل کی کہ بیض کے روزے رکھو چنانچہ انہوں نے پہلے دن روزہ رکھا ان کے جسم کا ایک تہائی حصہ سفید ہو گیا دوسرے دن روزہ رکھا تو دو تہائی حصہ سفید ہو گیا تیسرے دن روزہ رکھا تو پورا جسم سفید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دن ایام بیض کہلانے لگے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۱۹۵ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ اس کے سینے کا بغض ختم ہو جائے وہ رمضان اور ہر مہینے کے تین دنوں کا روزہ رکھے۔ رواہ احمد عن اعرابی

۲۴۱۹۶ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کہ مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ ایام بیض کے تین روزے رکھے یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے۔ رواہ الطبرانی عن اسماعیل بن جریر عن ابیہ

۲۴۱۹۷ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مہینے میں تین دن روزے رکھے سمجھو اس نے پورے مہینے کے روزے رکھے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۶۸۔

۲۴۱۹۸ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مہینہ میں روزہ رکھنا چاہے وہ ایام بیض کے تین روزے رکھ لے۔

رواہ احمد وابن زنجویہ وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۲۴۱۹۹ ...... ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض کے روزے رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۲۰۰ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھے یہ روزے اس کی دس برائیوں کو مٹادیں گے اور اسے گناہوں سے ایسا پاک کریں گے جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۲۴۲۰۱ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

رواہ الطبرانی عن حکیم بن حزام

۲۴۲۰۲ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر (رمضان) اور ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو عرض کیا میرے لیے اضافہ کریں فرمایا: ہر مہینہ میں دو دن رکھو عرض کیا میرے لیے اور اضافہ کیجئے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن کہمس الہلالی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی عقرب

۲۴۲۰۳ ...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں اور وہ یوں ساری عمر افطار بھی کرتا ہے۔

رواہ ابن زنجویہ وابن جریر وابن حبان عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ وقال ابن حبان: قال وکیع عن شعبۃ فی ہذا الخبر والافطارہ وقال

چکا ہو وہ بقیہ دن کھانا کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔ رواہ الطبرانی عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۱ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشوراء کے دن کھانا کھالیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس شخص نے کھانا نہیں کھایا وہ اپنے روزے کو مکمل کرے۔ رواہ الخطیب عن محمد بن صیفی واحمد والطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۲ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو شخص عاشوراء کے دن کھانا کھا چکا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے اور جس نے روزے کی نیت کی ہو وہ روزہ میں رہے۔ رواہ الطبرانی عن خباب

۲۴۲۴۳ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور جو روزہ میں نہ ہو وہ اپنے بقیہ دن کھانے سے رکا رہے یعنی عاشوراء کے دن۔ رواہ البغوی والباوردی وابن قانع والطبرانی وسعید بن المنصور عن زاھر الاسلمی

۲۴۲۴۴ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے صبح روزہ کی حالت میں کی ہو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور جس نے صبح روزہ کی حالت میں نہ کی ہو وہ ہرگز کچھ نہ کھائے چونکہ اسی دن فرعون کے خلاف موسیٰ علیہ السلام کی مدد کی گئی اس دن یہودیوں نے بطور شکر روزہ رکھا اور ہم شکرادا کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۴۵ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے آج کھانا کھایا ہو؟ سو جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ میں ہے اور جس نے کھانا کھایا ہے وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے اور اہل مکہ اہل مدینہ اہل یمن میں اعلان کرو کہ اپنا بقیہ دن مکمل کریں یعنی عاشوراء کا۔

رواہ عبدالرزاق عن محمد بن صیفی الانصاری

۲۴۲۴۶ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ ﷺ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ یہودیوں نے جواب دیا: اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن سے نجات دی تھی چنانچہ (شکرانہ کے طور پر) موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے زیادہ حقدار ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کے طریقہ پر چلوں۔ رواہ البخاری عن ابن عباس

۲۴۲۴۷ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں اور تمہاری نسبت ان کے روزے کا زیادہ حقدار ہوں۔

رواہ ابن حبان عن ابن عباس فی یوم عاشوراء

۲۴۲۴۸ ۔۔۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگ عاشوراء کی تعظیم کرتے ہیں یا اس دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ رواہ البخاری عن ابن موسیٰ

۲۴۲۵۰ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کے دن ایک نبی کی عید ہوتی تھی تم اس دن روزہ رکھو۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۲۴۲۵۱ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود عاشوراء کے دن عید مناتے تھے تم ان کی مخالفت کرو اور اس دن روزہ رکھو۔ رواہ ابن حبان عن ابی موسیٰ

۲۴۲۵۲ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو یوم عاشوراء سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھوں گا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان داؤد بن علی عن ابیہ عن جدہ

۲۴۲۵۳ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم آئندہ سال نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۲۴۲۵۴ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ہم زندہ رہے تو یہودیوں کی مخالفت کریں گے اور نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۲۵۵ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یوم زینت یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے فوت شدہ دنوں کو پالیا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۲۵۶ ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نوح علیہ السلام عاشوراء کے دن کشتی سے جودی پہاڑ پر اترے انہوں نے اپنے متبعین کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر اس دن کا روزہ رکھیں اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، اور یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ بھی عاشوراء کے دن قبول فرمائی اسی دن بنی اسرائیل کے لیے سمندر پھٹا اور ان کے لیے راستہ بنا اور اسی دن ابراہیم علیہ السلام اور ابن مریم یعنی عیسیٰ

رسول اللہ! یہ راتیں لیلۃ القدر کے علاوہ ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔ جس کی مغفرت ماہ رمضان میں نہ ہوئی اس کی مغفرت پھر کس مہینہ میں ہوگی۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں زیاد بن میمون صاحب فا کہ راوی ہے جو کذاب ہے۔

۲۴۲۹۴ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ شعبان کے آخری دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور یہ رمضان کی پہلی رات تھی، آپ ﷺ نے ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے سامنے کیا آنا چاہتا ہے اور تم کس کا سامنا کرنے لگے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا وحی نازل ہوئی ہے یا کوئی دشمن آ گیا ہے یا کوئی اور نیا واقعہ پیش آ گیا ہے؟ فرمایا: یہ ماہ رمضان تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرنے لگے ہو۔ خبردار اللہ تعالیٰ روزہ کی صبح کو اہل قبلہ میں سے کسی آدمی کو نہیں چھوڑتا جس کی بخشش نہ کر چکا ہو۔ لوگوں کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک آدمی پکار کر کہنے لگا: منافقین کے لیے خوشخبری ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ فرمایا: کیا وجہ ہے میں تیرے سینے کو تنگ کیوں پاتا ہوں؟ کہا: یارسول اللہ! آپ نے تو اہل قبلہ کا ذکر کیا ہے اور منافقین بھی تو اہل قبلہ میں سے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ان کے لیے اس انعام عظیم میں کوئی حصہ نہیں چونکہ منافقین ہم میں سے نہیں ہیں کیونکہ وہ تو کافر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۹۵ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ منبر پر چڑھتے فرمایا: آمین دوسرے زینے پر پہنچے فرمایا آمین، پھر تیسرے زینے پر چڑھتے فرمایا آمین۔ جب منبر پر سیدھے کھڑے ہوئے فرمایا آمین۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے کس بات پر آمین کہا ہے؟ فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد! اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو پایا ان میں سے ایک کو پایا اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کر سکے میں نے کہا: آمین پھر کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان شریف پایا لیکن اس نے اپنی بخشش نہ کر لی میں نے کہا: آمین۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۶ ...... سلام طویل، زیاد بن میمون سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان شریف قریب آجاتا رسول کریم ﷺ ہمیں مختصر سے خطاب ارشاد فرماتے کہ تمہارے سامنے رمضان آنا چاہتا ہے اور تم اس کا سامنا کرو گے خبردار اہل قبلہ میں کوئی ایسا نہیں جس کی رمضان کی پہلی رات میں بخشش نہ کی جاتی ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۹۷ ...... خراش حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے بجز روزہ کے چنانچہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الالیٰ ۱/۹۱ ۵۔

۲۴۲۹۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماہ رمضان داخل ہوتا تو رسول کریم ﷺ فرماتے: یہ مہینہ تمہارے اوپر آچکا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہا ہے جو حقیقت میں محروم ہی ہو۔ رواہ ابن النجار

فصل ...... روزہ کے احکام کے بیان میں

رویت ہلال ...... رویت ہلال کی شہادت

۲۴۲۹۹ ...... ابو وائل کہتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا: بسا اوقات پہلی تاریخ کا چاند بڑا ہوتا ہے جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو روزہ مت افطار کرو حتیٰ کہ دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انھوں نے گذشتہ کل شام چاند دیکھ لیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدار قطنی وصححہ

یا اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر و بھلائی فتح و نصرت برکت و رزق نور و پاکیزگی اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس مہینے کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

قضاء روزے کا بیان

۲۴۳۱۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کا کوئی عمل رمضان میں فوت ہو جاتا تو عشرہ ذی الحجہ میں اس کی قضاء کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ذی الحجہ کے مہینے میں اس کی قضاء کرتے تھے۔

رواہ القطیعی فی القطعیات والطبرانی فی الصغری وھو ضعیف والطبرانی فی الاوسط

عشرہ ذی الحجہ میں قضائے رمضان

۲۴۳۱۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عشرہ ذی الحجہ میں رمضان (کے کسی عمل) کی قضاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

رواہ البیہقی

کلام: ... امام بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۳۱۳ ... اسود بن قیس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قضاء رمضان کے متعلق دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے عشرہ ذی الحجہ میں قضاء رمضان کا حکم دیا۔ رواہ مسدد

۲۴۳۱۴ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی رمضان میں بیمار پڑ جائے حتی کہ بحالت مرض دوسرا رمضان آ گیا اور وہ اس دوسرے رمضان کے روزے بھی نہ رکھ سکا تو وہ رمضان کے ہر دن کے بدلے میں ایک مد کھانا کھلائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۱۵ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشرہ میں رمضان کی قضاء میں کوئی حرج نہیں ایک روایت میں ہے عشرہ ذی الحجہ میں۔

رواہ البیہقی مسدد

۲۴۳۱۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذی الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جس میں رمضان کی قضاء کی جائے۔ رواہ البیہقی

۲۴۳۱۷ ... "مسند بریدہ بن خطیب اسلمی" حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میری والدہ کے ذمہ دو مہینوں کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے روزے رکھو مجھے بتاؤ! اگر تمہاری والدہ کے ذمہ قرض ہو تمہاری ادائیگی اس کی طرف سے کافی ہوگی؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: پھر اس کی طرف سے روزے بھی رکھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والضیاء

۲۴۳۱۸ ... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان والوں سے کہا کرتی تھیں کہ جس کے ذمہ رمضان کی کوئی قضاء ہو وہ عید الفطر کے بعد دوسرے دن صبح سے قضاء شروع کر دے وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس نے رمضان میں روزے رکھے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۳۱۹ ... "مسند علی رضی اللہ عنہ" احمد بن منصور کہتے ہیں: مجھے ایک آدمی نے خبر دی ہے جو سفیان بن عیینہ کے پاس حاضر تھا اور سفیان بن عیینہ کے پاس وکیع بن جراح اور یحییٰ بن آدم بھی تھے، ابن عیینہ نے وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اے ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء کو کیوں مکروہ سمجھتے تھے؟ وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چونکہ یہ ایام عظمت ہیں اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا وہ ان دنوں کے روزے رکھیں۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن آدم سے کہا: اے ابوزکریا آپ بھی یہی کہتے ہیں: جواب دیا نہیں کہا: پھر آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کی قضاء لگاتار کی جائے؟ کہا: جی ہاں یحییٰ

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضا کو مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ذی الحجہ میں قربانی کا دن بھی آتا ہے اور اس میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ یہ باب ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا۔ رواہ عبداللہ ابن زیادۃ المکتب فی امالیہ

۲۴۳۲۰ ولید کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۸ دن روزے رکھے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک دن قضا کرنے کا حکم دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہقی فی السنن

۲۴۳۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قضاء رمضان کے بارے میں فرمایا کہ لگاتار روزے رکھے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

روزے کا کفارہ

۲۴۳۲۲ "مسند ابی ہریرۃ" ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟ عرض کیا: میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ کہا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے کہا: میرے پاس کھانا بھی نہیں ہے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ آدمی (آپ ﷺ کے پاس) بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹوکری لائی گئی اس میں کھجوریں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لے جاؤ اور صدقہ کرو۔ عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے اہل مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر زیادہ محتاج کوئی بھی نہیں ہے رسول کریم ﷺ اس کی بات سن کر ہنس دیئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے فرمایا: جاؤ اپنے اہل و عیال کو کھلا دو۔

رواہ البخاری فی کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء والدار قطنی

۲۴۳۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کفارہ صوم میں جو آدمی روزے رکھے تو غلام آزاد کرنے کی گنجائش پا نہ سکے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۲۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ناس ہو تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا: میں رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا۔ حکم ہوا غلام آزاد کرو۔ عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ حکم ہوا پھر لگاتار دو مہینے روزے رکھو کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی اور آخر میں اس آدمی نے کہا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ اس پر ہنس دیئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک بھی دکھائی دینے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (کھجوریں) لے لو اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۳۲۵ "مسند انس رضی اللہ عنہ" ایوب بن ابی تمیمہ روایت کرتے ہیں کہ آخری عمر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت ضعیف ہو گئے تھے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ثرید کی ایک دیگ بنائی اور تیس (۳۰) مسکینوں کو بلا کر کھانا کھلایا۔

رواہ ابو یعلی وابن عساکر

موجب افطار اور روزہ کے مفسدات وغیر مفسدات

۲۴۳۲۶ مسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک مرتبہ بارش کے دن روزہ افطار کیا وہ سمجھے کہ شام ہو چکی ہے اور سورج بھی غروب ہو چکا ہے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین سورج نکل چکا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاملہ معمولی سا ہے اور ہم نے اجتہاد کر لیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی والبیہقی

۲۴۳۲۷۔۔۔ حنظلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کیا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کیا اتنے میں مؤذن اذان دینے کے لیے چھت پر چڑھا اور کہنے لگا اے لوگو! سورج تو ابھی غروب نہیں ہوا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے روزہ افطار کرلیا وہ اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھے۔ رواہ البیہقی

۲۴۳۲۸ ۔۔۔ زید بن وھب کہتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان میں ہم لوگ مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آسمان ابر آلود تھا ہم سمجھے سورج غروب ہوچکا ہے اور شام ہوچکی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی پی لیا اور ہم نے بھی پانی پیا، ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ بادل چھٹ گئے اور سورج ظاہر ہوگیا۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: ہم اس روزہ کی قضاء کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! ہم اس روزہ کی قضاء نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ رواہ ابو عبید فی الغریب والبیہقی

۲۴۳۲۹ ۔۔۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: مجھے ایک چیز کے متعلق فتویٰ دو جو میں نے آج کردی ہے لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین وہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے پاس سے (میری) ایک باندی گزری جو میرے دل کو بھاگئی میں نے اس کے ساتھ ہمبستری کرلی حالانکہ میں روزہ میں تھا۔ چنانچہ لوگ ان پر بڑی بڑی باتیں کرنے لگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم کیا کہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ سے حلال کام سرزد ہوا ہے ایک دن کی جگہ دوسرا دن ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم فتویٰ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو۔

رواہ ابن سعد

۲۴۳۳۰ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بھولے سے کھانا کھائے حالانکہ وہ روزہ میں ہو تو یہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رزق عطا کیا ہے اور جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے اس کے ذمہ قضاء واجب ہوجاتی ہے اور جب خود بخود اسے قے آجائے اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوتی۔ رواہ البیہقی

۲۴۳۳۱ ۔۔۔ "مسند ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ" معدان بن ابی طلحہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے قے کردی اور پھر روزہ توڑ دیا معدان کہتے ہیں میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ بات بیان کی: انہوں نے کہا: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا: میں نے ہی ان کے وضو کے لیے پانی ڈال کے دیا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۲۴۳۳۲ ۔۔۔ "مسند جابر رضی اللہ عنہ" عبید اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے وہ دونوں رمضان میں کسی آدمی کی غیبت کررہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۳ ۔۔۔ فضالہ بن عبید روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے پینے کے لیے پانی منگوایا آپ ﷺ سے کہا گیا: آپ تو اس دن روزہ رکھتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے قے کردی تھی اور روزہ توڑ دیا تھا۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۲۴۳۳۴ ۔۔۔ ایک آدمی بھولے سے کھانا کھا رہا تھا حالانکہ وہ روزہ میں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کا روزہ نہیں ٹوٹا اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا ہے۔

فائدہ: ۔۔۔ حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ یہ حدیث مرفوعاً روایت کی گئی ہے دیکھئے صحیح بخاری باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا عن ابی ھریرۃ

۲۴۳۳۵ ۔۔۔ حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں سینگی لگوا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۳۶ ۔۔۔ "مسند ابی درداء رضی اللہ عنہ" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے (جان بوجھ کر) قے کردی اور روزہ توڑ دیا پھر آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق وقال صحیح

۲۴۳۳۷ ۔۔۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان کی ۱۸ تاریخ کو میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے مقام بقیع میں ایک آدمی کو سینگی لگواتے دیکھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔

رواہ ابن جریر

روزے کی حالت میں بھول کر کھانا

۲۴۳۳۸ ۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے بھول کر کھانا کھالیا ہے اور پانی پی لیا ہے حالانکہ میں روزہ سے تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں کھانا کھلایا ہے اور پانی پلایا ہے اپنا روزہ مکمل کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۴۳۳۹ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آسمان سے اولے برسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ اولے مجھے پکڑاؤ میں نے انہیں اولے تھما دیے اور وہ کھانے لگے حالانکہ وہ روزہ میں تھے، میں نے کہا: آپ اولے کھا رہے ہیں حالانکہ آپ کو روزہ تھا؟ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے بھتیجے! یہ نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی پانی یہ تو آسمان سے اترنے والی برکت ہے جس سے ہم اپنے بطنوں کو پاک کرتے ہیں۔ اس کے بعد میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ سارا واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے چچا کی عادت کو اختیار کرو۔ رواہ الدیلمی

۲۴۳۴۰ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ روزہ دار اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو پھول کا سونگھنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدیلمی

روزہ دار کا سینگی لگوانا

۲۴۳۴۱ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو نکلا، اچانک ایک آدمی سینگی لگوا رہا تھا، جب رسول کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل کرے! میں اس کی گردن پکڑ کر توڑ نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ و تمہارے چاہنے سے زیادہ کفارہ اسے لازم نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: اس دن کی جگہ ایک دن اور روزہ رکھنا۔ میں نے عرض کیا: جب یہ پالے تو؟ فرمایا: تب مجھے کچھ پروا نہیں۔ رواہ ابن جریر

کلام: ۔۔۔ ابن جریر کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے اور دین میں اس حدیث سے حجت پکڑنا کسی طرح جائز نہیں ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے کا مخرج غیر معروف ہے اور صرف اسی طریق سے یہ معروف ہے نیز اس کی سند میں ابوبکر عبسی نامی راوی ہے اور اس کی روایات پر کسی طرح بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا نیز اس حدیث کو نقل کرنے سے حجت لازم نہیں ہوتی۔ نیز ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابوبکر عبسی بن عمر مجہول سند ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۴۹۹۲۔

۲۴۳۴۲ ۔۔۔ ثوبان کہتے ہیں کہ وہ رمضان کی اٹھارھویں تاریخ کو رسول کریم ﷺ کے ساتھ بقیع کی طرف نکلے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۴۳۴۳ ۔۔۔ روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روزہ دار کے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۴ ۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے روزہ دار کو بوسہ لینے اور سینگی لگوانے میں رخصت عنایت فرمائی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۴۵ ۔۔۔ ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا: اگر یہ کام دن کے وقت ہوا؟ جواب دیا: کیا تم مجھے بحالت روزہ خون بہانے کا حکم دیتے ہو؟ حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۴۶ ۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۲۳۴۷ ۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مقام قاحہ جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور احرام بھی باندھ رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۴۸ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوار ہا تھا (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۴۹ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ نے احرام باندھ رکھا تھا اور بحالت روزہ تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۰ ۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سینگی لگانے والے کو بلایا حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تھوڑی دیر انتظار کرو تا کہ سورج غروب ہو جائے نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۱ ۔۔۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مقام قاحہ میں سینگی لگوائی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ غشی طاری ہو گئی تاہم آپ ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگوانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر وسعید بن المنصور فی سننہ

۲۲۳۵۲ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان کی اٹھارویں تاریخ کو نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوار ہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو گیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۲۳۵۳ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۴ ۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص بحالت روزہ حمام میں داخل ہو یا سینگی لگوائے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۵ ۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث بن عبداللہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بحالت روزہ سینگی لگوانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۶ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روزہ کی حالت میں سینگی نہ لگواؤ اور بحالت روزہ حمام میں بھی داخل نہ ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۷ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ مسدد

کلام: ۔۔۔ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دیکھئے۔ التحدیث ۱۵۷ التنکیت والافادۃ ۱۳ جنۃ المرتاب ۳۸۷

فائدہ: ۔۔۔ حاجم سینگی لگانے والا اور محجوم سینگی لگوانے والا۔ حجامہ کو پچھنے سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۲۳۵۸ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اندیشہ ضعف کی وجہ سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۵۹ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے رمضان میں سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ قبل ازیں فرما چکے تھے کہ حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۲۳۶۰ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ پچھنے لگوار ہا تھا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حاجم اور محجوم کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۲۳۶۱ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سینگی لگوائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ میں تھے اور آپ ﷺ کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی تھی۔ رواہ ابن جریر

مباحات روزہ

۲۳۳۶۲ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحالت روزہ مسواک کر لیتے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ تر لکڑی سے مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابو عبید

روزے کی حالت میں مسواک

۲۳۳۶۳ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو بحالت روزہ میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۳۳۶۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی آپ ﷺ اپنے سر مبارک سے پانی کے قطرے جھاڑ رہے تھے چونکہ آپ ﷺ نے رمضان میں غسل جنابت کیا تھا۔ رواہ مسدد وسعید بن المنصور

۲۳۳۶۵ زیاد بن جریر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں سب سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا ہے اور سب سے زیادہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۳۳۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لائے آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے کہ غسل احتلام کی وجہ سے۔ اور پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا۔ رواہ ابن النجار

۲۳۳۶۷ ”مسند اسامہ رضی اللہ عنہ“ عمر بن ابی بکر بن عبدالرحمن اپنے والد و دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے غسل جنابت کی وجہ سے نہ کہ غسل احتلام کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر آپ ﷺ روزہ میں ہوتے۔ چنانچہ یہ حدیث عبدالرحمن نے مروان کو سنائی مروان بولا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی یہ حدیث سناؤ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص کو احتلام ہو جائے یا ہمبستری کرے اور پھر صبح ہو چکنے کے بعد غسل کرے اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیے چنانچہ عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس بارے میں) ہم سے زیادہ جانتی ہیں مجھے تو یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سنائی تھی۔ رواہ النسائی

مسافر کی روزہ داری

۲۳۳۶۸ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رمضان میں دو غزوات کیے ہیں ایک غزوہ بدر اور دوسرا فتح مکہ ہم نے ان دونوں غزوات میں روزہ افطار کر لیا تھا۔ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والترمذی وقال: ھذا حدیث حسن

۲۳۳۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ دوران سفر رمضان میں جو روزے رہ گئے ہیں ان کی قضا کرے۔

رواہ عبدالرزاق وابن شاھین فی السنۃ وجعفر الفریابی فی سننہ

۲۳۳۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں سفر پر ہو اور اسے علم ہو جائے کہ وہ دن کے اول حصہ میں شہر میں داخل ہو جائے گا وہ روزہ کی نیت کر لے۔ رواہ مالک

۲۳۳۷۱ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے آخر میں سفر پر نکلے اور فرمایا مہینے کے تھوڑے سے دن باقی رہ گئے ہیں اگر ہم بقیہ دنوں کے روزے رکھ لیں تو بہت اچھا ہوگا۔ رواہ ابو عبید فی الغریب

۲۳۳۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا درانحالیکہ وہ مقیم تھا پھر اس نے سفر کیا تو اسے روزے لازم

ہو جائیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: فمن شهد منكم الشهر فليصمه یعنی جس شخص نے ماہ رمضان پالیا وہ اس کے روزے رکھے۔

رواه وكيع وعبد ابن حميد وابن جرير وابن ابی حاتم

۲۴۳۷۳ ـــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ بن کعب کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہمارے اوپر رسول ﷺ کے شہسواروں نے غارت گری ڈالی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور یہ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا: میں روزہ میں ہوں، فرمایا: بیٹھ جاؤ میں تمہیں نماز اور روزہ یا فرمایا کہ روزہ کے متعلق بتاتا ہوں چنانچہ اللہ عزوجل نے نماز اور روزے کا آدھا بوجھ مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے ذمے سے ہٹا دیا ہے افسوس صد افسوس! میں اس وقت رسول کریم ﷺ کا کھانا نہ کھا سکا۔ رواه احمد وابو نعيم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۵۵۔

۲۴۳۷۴ ـــــ عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو امیہ! صبح کا انتظار مت کرو۔ میں نے عرض کیا: میں روزہ میں ہوں فرمایا اور میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتاتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے ذمے سے روزہ اور آدھی نماز کو ہٹا دیا ہے۔

رواه الخطيب في المتفق ورواه ابن جرير عن ابی سلمة عن عمرو بن امية الضمری

حالت سفر میں روزے کی رخصت

۲۴۳۷۵ ـــــ حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک سفر میں رسول کریم ﷺ نے ناشتہ کیا میں آپ ﷺ کے قریب بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ ناشتہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے روزہ ہے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسافر کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس کیا آسانی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے سفر میں نصف نماز اور روزہ ہٹا دیا ہے۔ رواه الخطيب في المتفق

۲۴۳۷۶ ـــــ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو افطار کرو۔ رواه ابو نعيم

۲۴۳۷۷ ـــــ حمزہ بن محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد سے دادا حمزہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس سواری ہے میں اسے کھلاتا پلاتا ہوں تاکہ اس پر سفر کروں اور اسے کرایہ پر لگاؤں بسا اوقات مجھے رمضان میں بھی سفر کرنا پڑتا ہے اور میں اس کی قوت بھی رکھتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ میں رمضان میں (دوران سفر) روزہ رکھوں چونکہ بعد میں روزے رکھنے سے رمضان ہی میں روزے رکھ لینا میرے لیے بہت آسان ہے چونکہ بعد میں روزہ رکھنا میرے ذمہ ایک قسم کا قرض ہی ہوگا۔ یا رسول اللہ! اجر عظیم کے لیے میں روزہ رکھوں یا افطار کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! جونسی صورت بھی چاہو کر سکتے ہو۔ رواه ابو نعيم

۲۴۳۷۸ ـــــ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوران سفر روزہ میں رخصت ہے سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اپنایا اس نے بہت اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ رواه ابو نعيم

۲۴۳۷۹ ـــــ ابو عبیدہ بن عقبہ بن نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں صبح کا کھانا پیش کیا اور کہا: اے عقبہ قریب ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سنت نہیں ہی (یعنی حالت سفر میں روزہ رکھنا سنت نہیں ہے) اور عقبہ سفر پر تھے۔ رواه ابن عساكر

۲۴۳۸۰ ـــــ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم (جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم) ۱۸ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے روزہ رکھا جب کہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے افطار کر دیا آپ ﷺ نے

۲۴۲۰۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: میں رمضان میں (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر آپ ﷺ کی پاس دوسرا آدمی آیا اس نے بھی یہی سوال کیا: آپ ﷺ نے اسے بوسہ لینے سے منع فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے آدمی کو اجازت دے دی اور اسے منع کردیا آپ ﷺ نے فرمایا: جسے میں نے اجازت دی ہے وہ بوڑھا شخص ہے وہ اپنی حاجت پر قابو پاسکتا ہے اور جسے میں نے منع کردیا ہے وہ نوجوان آدمی ہے وہ اپنی حاجت پر قابو نہیں پاسکتا۔ رواہ ابن النجار

محظورات متفرقہ

۲۴۲۰۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شام کے وقت مسواک نہ کرے لیکن رات کو مسواک کرسکتا ہے چونکہ قیامت کے دن اس ہونٹوں کی خشکی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی مانند ہوگی۔ رواہ البیہقی

۲۴۲۰۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کرلو اور شام کو مسواک نہ کرو چونکہ روزہ دار کے ہونٹوں کی خشکی قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان نور ہوگا۔ رواہ البیہقی والدارقطنی

کلام: ۔۔۔ بیہقی اور دار قطنی نے یہ حدیث ضعیف قرار دی ہے نیز دیکھئے حسن الاثر ۲۱۰ وضعیف الجامع ۵۷۹

دنوں کے اعتبار سے روزہ کے ممنوعات

۲۴۲۱۰۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ منیٰ میں جا کر اعلان کرو کہ ان دنوں میں روزہ مت رکھو چونکہ یہ کھانے پینے اور ذکر باری تعالیٰ کے دن ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۱۱۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۲۱۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ میں رمضان کی قضاء نہ کرو اور اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو اور بحالت روزہ پچھنے نہ لگواؤ۔ رواہ البیہقی

عیدین کے روز روزہ ممنوع ہے

۲۴۲۱۳۔۔۔ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے یعنی عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن۔ چونکہ عید الفطر روزوں کے بعد افطار کا دن ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن تم لوگ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

رواہ امالک وعبدالرزاق والحمیدی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والعدنی والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن ابی عاصم فی الصوم وابن خزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی و ابو یعلی وابن حبان و البیہقی

۲۴۲۱۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس شخص نے اتنے اور اتنے دنوں سے روزہ افطار نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو غضبناک دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کیسا ہے؟ فرمایا: کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک دن روزہ ایک دن افطار؟ یہ تو میرے بھائی داؤد کا طریقہ ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک دن روزہ اور دو دن افطار فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے میں نے عرض کیا: پیر کے دن کا روزہ کیسا ہے؟ فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عرفہ اور عاشوراء کے دن کا روزہ فرمایا: ان میں سے ایک تو پورے سال کا کفارہ ہے اور دوسرا اگلے

۲۴۲۵۸ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک مسلسل روزہ میں رہتے تھے۔

رواہ احمد بن ابی شیبۃ والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۴۲۵۹ ـــ "مسند بلال رضی اللہ عنہ" ابو اسحاق معاویہ بن قرہ کی سند سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے۔ بلال کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ ﷺ کو نماز فجر کے لیے تشریف لانے کی اطلاع کروں میں نے آپ ﷺ کو پانی پیتے ہوئے پایا پھر آپ ﷺ نے پانی مجھے تھما دیا چنانچہ میں نے بھی پیا پھر ہم نماز کے لیے نکلے اور نماز فجر ادا کی گئی۔ رواہ الخطیب وابن عساکر

کلام: ـــ خطیب بغدادی اور ابن عساکر کا کہنا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسحاق کی عن معاویہ بن قرہ روایت حسن ہے لیکن اس سند میں ارسال ہے چونکہ معاویہ بن قرہ کی ملاقات بلال رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوئی ہے۔

۲۴۲۶۰ ـــ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ میری امت کے لیے سحری کے کھانے میں برکت ڈال دے فرمایا کہ سحری کھاؤ گو کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لو سحری کھاؤ گو کہ کشمش کے چند دانے ہی کیوں نہ کھالو چونکہ فرشتے تمہارے اوپر رحمت نازل کریں گے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۴۲۶۱ ـــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء یہ تین چیزیں بھی ہیں تاخیر سے سحری کھانا افطار میں جلدی کرنا اور نماز میں انگلی سے اشارہ کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ـــ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۹۷ وضعیف الجامع ۱۸۳۶ چونکہ اس کی سند میں عمرو بن راشد ہے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۲۶۲ ـــ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے تھے جونہی آپ ﷺ سحری سے فارغ ہوئے اتنے میں علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے علقمہ سحری کھا ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے لگے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی مہلت دے دو تاکہ علقمہ سحری سے فارغ ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر والدیلمی

۲۴۲۶۳ ـــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کی اطلاع کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال تھوڑی دیر رک جاؤ علقمہ سحری کھا رہا ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۲۴۲۶۴ ـــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بالفرض اگر اذان ہو جائے درانحالیکہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوں تو میں ضرور روزہ رکھوں گا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۲۶۵ ـــ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کی دعوت دیتے سنا ہے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے بابرکت کھانے کی طرف آجاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۲۶۶ ـــ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ماہ رمضان میں ایک رات ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے چنانچہ آپ ﷺ کا آگ کی روشنیوں پر سے گزر ہوا فرمایا: اے انس! یہ کیسی آگ ہے؟ جواب دیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ انصار سحری کھا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میری امت کی سحری میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

فصل...... اعتکاف کے بیان میں

۲۴۲۶۷ ـــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے جعرانہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ ایک دن کا

اعتکاف واجب ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ ایک دن کا اعتکاف کرو اور ساتھ ساتھ روزہ بھی رکھو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف والدارقطنی فی الافراد والبیہقی

کلام:...... دارقطنی کہتے ہیں: عبداللہ بن بدیل (جو اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے) روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے دارقطنی کہتے ہیں میں نے ابوبکر نیشاپوری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے چونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ (قابل اعتماد) شاگردوں میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا چنانچہ ان کے شاگردوں میں ابن جریج، ابن عیینہ، حماد بن سلمہ اور حماد بن زید وغیرھم ہیں جب کہ عبداللہ بن بدیل روایت حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

۲۴۳۶۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دور جاہلیت میں میں نے نذر (منت) مانی تھی کہ میں ایک دن بیت اللہ میں اعتکاف کروں گا چنانچہ آپ ﷺ طائف سے ہوکر واپس ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ ایک منت ہے جو میں نے مانی تھی کہ بیت اللہ کے پاس اعتکاف کروں گا آیا کہ اب میں اعتکاف کروں یا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اعتکاف کرو اور اپنی منت پوری کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۳۶۹...... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے تھے۔ رواہ الطبرانی واحمد والترمذی وقال: حسن صحیح وابن ابی عاصم فی الاعتکاف وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وابو یعلی وابو نعیم فی الحلیۃ وسعید بن المنصور

۲۴۳۷۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ جب آجاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور ازار بند اوپر چڑھا لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی العاصم فی الاعتکاف والبخاری وجعفر الفریابی فی السنن وابن جریر وصححہ

۲۴۳۷۱...... ”مسند“ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے تھے خواہ چھوٹا ہوتا یا بڑا ہر ایک نماز کے لیے تیار ہو جاتا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۴۳۷۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرسکتا ہے نماز جنازہ میں حاضر ہوسکتا ہے جمعہ کے لئے بھی جاسکتا ہے اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آسکتا ہے لیکن ان کے ساتھ مجلس نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۳۷۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۴ والضعیفۃ ۴۷۔

۲۴۳۷۴...... حکم بن عتیبہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہوتا الا یہ کہ وہ خود اپنے اوپر روزہ کی شرط لگادے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۴۳۷۵...... حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا نبی کریم ﷺ ازار چڑھا لیتے تھے اور عورتوں سے الگ ہو جاتے تھے۔ رواہ مسلم والبخاری

۲۴۳۷۶...... عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی حالانکہ اس کے ذمہ اعتکاف تھا عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں پوچھا: انہوں نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کرو اور روزہ بھی رکھو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۴۳۷۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ رواہ البزار

۲۴۳۷۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے پوری رات عبادت کرتے اور اپنا ازار کس کر باندھ لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۳۷۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ آخری عشرہ میں اتنا زیادہ (عبادت میں) مجاہدہ کرتے تھے کہ اس کے

علاوہ اور دنوں میں اتنا زیادہ مجاہدہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۸۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رمضان شریف کا مہینہ داخل ہوتا رسول کریم ﷺ اپنا ازار کس لیتے تھے اور پھر آپ بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے حتیٰ کہ ماہ رمضان گزر جاتا۔ رواہ ابن جریر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۵۹۵

۲۴۴۸۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے پہلے دو عشروں میں نمازیں پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے اور جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو آپ ﷺ ازار کس لیتے اور نماز میں (ہر وقت) مصروف رہتے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۴۸۲ عامر بن مصعب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے اعتکاف کرتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۴۴۸۳ "مسند ابی رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ (ہر سال) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے چنانچہ ایک سال آپ ﷺ سفر پر تشریف لے گئے اور اعتکاف نہ کیا پھر آئندہ سال بیس (۲۰) دن اعتکاف کیا۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابو عوانۃ وابن حبان والحاکم والضیاء المقدسی

۲۴۴۸۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ (ایک سال) نبی کریم ﷺ سفر پر ہونے کی وجہ سے (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف نہ کر سکے پھر آئندہ سال بیس دن اعتکاف کیا۔ رواہ البزار

شب قدر لیلۃ القدر کا بیان

۲۴۴۸۵ روایت ہے کہ زر بن حبیش سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور رسول کریم ﷺ کے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین تھا کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو پھر تم کون سی طاق راتوں میں اسے سمجھتے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ

۲۴۴۸۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

رواہ ابن ابی عاصم فی الاعتکاف

۲۴۴۸۸ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں گھر سے باہر نکلا جس وقت کہ چاند طلوع ہو چکا تھا اور یوں لگتا تھا گویا کہ وہ پیالے کا ٹکڑا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج کی رات شب قدر ہے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۴۴۸۹ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھلا دی گئی تھی پھر بھلا دی گئی البتہ میں نے دیکھا کہ اس رات کی صبح کو میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا چنانچہ تیئسویں رات بارش ہوئی رسول کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر تھا۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ تیئسویں رات تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کا گمان ہے کہ لیلۃ القدر اٹھالی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ بولا۔ رواہ البزار

۲۴۴۹۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پوچھا مہینہ کتنا گزر چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا:

مہینہ کے بائیس (۲۲) دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بائیس (۲۲) دن گزر چکے اور سات (۷) دن باقی رہے لہٰذا شب قدر کو آج کی رات میں تلاش کرو۔ یعنی یہ مہینہ پورا (۳۰ دن کا) نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۲۔۔۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیسویں رات کو شب قدر سمجھتی تھیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۴۹۳۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ رات نہیں دی گئی۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۴۹۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ستائیسویں رات شب قدر ہے۔ رواہ ابن جریر

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۷۹۔

۲۴۴۹۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرے، اگر تم عاجز آجاؤ تو آخری سات راتوں میں مغلوب مت ہو جاؤ، چنانچہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں اپنے اہل خانہ کو بیدار رکھتے تھے۔ رواہ ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ

پورا سال قیام اللیل کا اہتمام

۲۴۴۹۶۔۔۔ "مسند ابی رضی اللہ عنہ" زر بن حبیش روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو منذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: جو شخص پورا سال قیام (اللیل) کرے گا وہ اسے پالے گا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم فرمائے۔ بخدا! انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے انہوں نے اسے ظاہر کرنا اس لیے ناپسند سمجھا کہ کہیں لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں، بخدا شب قدر رمضان میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، زر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو منذر! آپ کو کیسے معلوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ایک نشانی سے اس کا پتہ چلا ہے جو مجھے رسول کریم ﷺ نے بتائی ہوئی ہے میں نے کہا: وہ کونسی نشانی ہے؟ کہا: سورج اس رات کی صبح طشتری کی مانند طلوع ہوتا ہے اور بغیر شعاع کے ہوتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں بلند ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحمیدی ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن خزیمۃ وابن الجارود وابو عوانۃ والطحاوی وابن حبان والبیہقی فی شعب الایمان والدار قطنی فی الافراد

۲۴۴۹۷۔۔۔ زر بن حبیش کہتے ہیں اگر مجھے تمہاری سلطنت (طلب) کا خوف نہ ہوتا میں اپنے کانوں میں ہاتھ رکھ کر اعلان کرتا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے اور ساتویں رات میں ہے بایں طور کے اس کے قبل وبعد تین تین راتیں ہیں مجھے ایک ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جو مجھ سے جھوٹ نہیں بولتا یعنی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی وہ شب قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل ۔۔۔ نماز عید اور صدقہ فطر کے بیان میں

نماز عید

۲۴۴۹۸۔۔۔ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر کمر بند والی عورت کے ذمہ واجب ہے کہ وہ عیدین کے لیے گھر سے باہر آئے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۴۴۹۹۔۔۔ اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اعراب (دیہاتیوں) سے صدقہ فطر میں پنیر

لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۵۰۰۔۔۔ وھب بن کیسان ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔

رواہ مسدد رواہ مالک بلاغا وابن ابی شیبۃ

عیدین کی نماز کی تکبیرات

۲۲۵۰۱۔۔۔ عبدالرحمن بن رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز عیدین میں بارہ (۱۲) تکبیرات کہتے تھے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۵۰۲۔۔۔ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں قراءت کرتے تھے۔ اور یہ دو سورتیں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ" پڑھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۵۰۳۔۔۔ عبیداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عید کے موقع پر بارش ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ اس عیدگاہ کی طرف نہ نکلے جس میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ پڑھی جاتی تھی چنانچہ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے اور وہیں آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! رسول کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ عیدگاہ میں تشریف لاتے اور لوگوں کو نماز عید پڑھاتے تھے چونکہ عیدگاہ ان کے لیے زیادہ موزوں اور کشادہ ہوتی تھی جب کہ مسجد ان کے لیے کشادہ نہیں ہوتی تھی چنانچہ جب بارش ہوجاتی تو مسجد لوگوں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی تھی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۲۵۰۴۔۔۔ وھب بن کیسان کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہوگئیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ تاخیر سے گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ سورج بلند ہوچکا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے طویل خطبہ دیا پھر منبر سے نیچے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی جب کہ لوگوں کے لیے نماز جمعہ نہ پڑھی چنانچہ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور باتیں کرنے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا تذکرہ کیا گیا انہوں نے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سنت کے مطابق کیا ہے پھر لوگوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب اس طرح دو عیدیں جمع ہوجاتی تھیں آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

رواہ مسدد والمروزی فی العیدین وصحح

۲۲۵۰۵۔۔۔ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ اس دن کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ "ق" اور "واقترب"۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۲۵۰۶۔۔۔ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" عبداللہ بن فروخ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز عید پڑھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سات بار پانچ تکبیرات کہیں۔ رواہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ

۲۲۵۰۷۔۔۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف پیدل جایا جائے اور جانے سے قبل کچھ کھالیا جائے۔ رواہ الطبرانی والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ والمروزی فی العیدین

۲۲۵۰۸۔۔۔ "ایضاً" علاء بن بدر کہتے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا اے لوگو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں چنانچہ عید سے قبل یا نبی کریم ﷺ سے قبل کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ایک شخص بولا: اے امیر المومنین کیا میں لوگوں کو منع نہ کروں کہ امام کے نکلنے سے قبل نماز نہ پڑھو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور میں اسے نماز سے روک دوں لیکن نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے جس چیز کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے

وہ تمہیں بتادی ہے۔ رواہ ابن راھویہ والبزاز وزاھر فی تحفۃ عید الفطر

۲۴۵۰۹۔۔۔ حنش بن معتمر کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا گیا: کچھ لوگ جبانہ کی طرف آنے کی طاقت نہیں رکھتے چونکہ ان میں سے بعض بیمل ہیں اور بعض کو مسجد زیادہ دور پڑتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں بھی نماز پڑھو اور مسجد میں بھی پڑھو اور چار رکعات پڑھو دو سنت کی اور دو خروج کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن منیع والمروزی فی العیدین

۲۴۵۱۰۔۔۔ عطاء بن سائب کی روایت ہے کہ میسرہ عید کے دن امام سے قبل نماز پڑھ لیتے تھے ان سے کہا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا نماز عید سے پہلے نماز پڑھنا مکروہ نہیں سمجھتے تھے؟ کہا: جی ہاں۔ رواہ مسدد

۲۴۵۱۱۔۔۔ ابو رزین کہتے ہیں: میں عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور عمامہ کا شملہ پیچھے لٹکا رکھا تھا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۴۵۱۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین میں جو شخص ساتھ ملا ہوا سے مل جائے۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز عید کی چار رکعات پڑھی جائیں دو رکعات سنت کی اور دو رکعت عیدگاہ کی طرف نکلنے کی۔ رواہ الشافعی والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۴۔۔۔ ابو اسحاق روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ کمزور لوگوں کو مسجد میں نماز عید کی دو رکعتیں پڑھا دے۔

رواہ الشافعی وابن جریر والبیھقی فی السنن

۲۴۵۱۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل چل کر جائے۔ فرمایا کہ عیدین کے موقع پر عیدگاہ کی طرف جانا سنت ہے اور مسجد کی طرف عید کے لئے صرف کمزور، ضعیف اور مریض جائے لیکن تم لوگ پہاڑ کی طرف جاؤ اور عورتوں کو مت روکو۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف پیدل چل کر آئے اور واپسی میں سوار ہو جائے۔

رواہ البیھقی فی السنن

عید الفطر سے قبل کچھ کھانا

۲۴۵۱۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف نکلنے سے قبل کچھ کھالے۔

رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۸۔۔۔ حزیل روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ کمزور وضعیف لوگوں کو مسجد میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑھائے اور اسے حکم دیا کہ چار رکعات پڑھائے۔ رواہ البیھقی فی السنن

۲۴۵۱۹۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبہ عید دیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کمان تھی یا عصا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۲۰۔۔۔ "مسند بکر بن مبشر انصاری" کہتے ہیں میں صبح صبح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف جاتا تھا ہم بطحان کے راستہ سے عیدگاہ تک پہنچ جاتے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر براستہ بطحان واپس اپنے گھروں کو لوٹ آتے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وابوداؤد وابن السکن وقال اسنادہ صالح ومالہ غیرہ والباوردی والحاکم وابونعیم

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۴۷ نیز ابن قطان کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف اسحاق بن سالم روایت کرتا ہے اور وہ غیر معروف راوی ہے۔

۲۴۵۲۱۔۔۔ ''مسند ثعلبة بن صعير عذری'' زہری عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے ان کے والد ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سر کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۴۵۲۲۔۔۔ ''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑتے تھے مگر اسے ضرور (عیدگاہ کی طرف) لاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۳۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن (عیدگاہ میں) تشریف لائے اور اذان واقامت کے بغیر نماز شروع کردی اور پھر (نماز کے بعد) خطبہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۲۴۵۲۴۔۔۔ شعبی روایت نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تمہیں ہر وہ کام کرتے دیکھتا ہوں جو رسول کریم ﷺ کو میں نے کرتے ہوئے دیکھا ہے سوائے اس کے کہ تم عیدین کے موقع پر تسنن نہیں کرتے ہو۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال: الصحیح فی هذا الحدیث عن عیاض وقوله زیاد غیر محفوظ

۲۴۵۲۵۔۔۔ ''مسند ابی سعید'' نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی طرف تشریف لے جانے سے قبل کچھ تناول فرمالیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۲۶۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا کی اور نماز عید سے قبل نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار نکال نکال کر دالنے لگیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۲۷۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن عیدگاہ پہنچنے تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

رواہ البیہقی وابن عساکر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۹۸۔

۲۴۵۲۸۔۔۔ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عیدگاہ ایک راستے سے آتے ہوئے اور واپس دوسرے راستے سے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۲۴۵۲۹۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوعثمان نہدی اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اچانک دیکھتے ہیں کہ امام کے تشریف لانے سے قبل لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ ان لوگوں کو نماز سے روکتے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق بن جاؤں گا ''الذی ینهی عبدا اذا صلی'' یعنی وہ جو نماز پڑھنے والے بندہ کو (نماز سے) روک دیتا ہے'' لیکن ہم انہیں وہ حدیث سنائیں گے جس کا ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے مشاہدہ کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے اور نماز عید سے قبل آپ نے نماز پڑھی اور نہ ہی بعد میں۔

رواہ زاهر فی تحفة عید الاضحی

۲۴۵۳۰۔۔۔ جعفر بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز عیدین میں جہراً قراءت کرتے تھے اور صلوٰۃ استسقاء میں بھی جہراً قراءت کرتے تھے خطبہ سے قبل نماز پڑھتے اور سات اور پانچ مرتبہ تکبیرات کہتے تھے۔ رواہ ابوالعباس الاصم فی حدیثه

۲۴۵۳۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بغیر اذان اور اقامت کے نماز عید پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۲۔۔۔ میسرہ ابوجمیلہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں حاضر تھا جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو خطبہ دیا پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۵۳۳۔۔۔ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' یزید ابویعلیٰ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی پھر آپ

عیدین کے راستہ میں تکبیرات

۲۴۵۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے ہم میں سے بعض تکبیر کہتے رہے اور بعض تہلیل چنانچہ تکبیر کہنے والوں نے تہلیل کرنے والوں کو معیوب نہیں سمجھا اور نہ ہی تہلیل کرنے والوں نے تکبیر کہنے والوں کو معیوب سمجھا۔

رواہ ابن جریر

صدقہ فطر کا بیان

۲۴۵۴۹ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابوقلابہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک صاع گندم بطور صدقہ فطر ادا کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی والدار قطنی

۲۴۵۵۰ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" موسیٰ بن طلحہ اور شعبی روایت کرتے ہیں کہ تقفیز حجازی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صاع ہے۔ رواہ ابو عبید

۲۴۵۵۱ سعید بن مسیب کہتے ہیں رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہر شخص کی طرف سے ایک صاع کھجور یا آدھا صاع گندم بطور صدقہ فطر ہوتا تھا چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے مہاجرین نے ان سے بات کی اور کہا ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے غلاموں کی طرف سے جو صاع دیتے ہیں وہ ہم ادا کریں اگر آپ اسے اچھا سمجھتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی یہی چیز دیکھ رہا ہوں اور ہم سمجھتے ہیں کہ کھجور گیہوں سے بہتر ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات تک ان کی یہی رائے رہی۔ رواہ ابو عبید

۲۴۵۵۲ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر کے متعلق فرمایا ہر چھوٹے بڑے آزاد وغلام کی طرف سے نصف صاع گندم اور ایک صاع کھجور ادا کی جائیں۔ رواہ الدار قطنی

۲۴۵۵۳ "ایضاً" حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ فطر کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک صاع جو دیا جائے جو شخص چاہے وہ ایک صاع کھجور سے دے جو چاہے تو ایک صاع کشمش کا دے دے۔ رواہ مسلم الکشی فی عالیہ

۲۴۵۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد وغلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش ہر انسان کی طرف سے فرض کیا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۴۵۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص کا نفقہ تجھ پر واجب ہے اس کی طرف سے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہی ادا کرو۔

رواہ البیہقی فی السنن

۲۴۵۵۶ روایت ہے کہ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کا حکم دیتے سنا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع گندم یا ایک صاع سفید گندم یا کشمش ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۴۵۵۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے جمعہ اور عید الفطر کے دن رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص شہر سے باہر کا رہنے والا ہو وہ جب نکلے تو سوار ہوئے اور جب شہر کے قریب پہنچ جائے تو عیدگاہ تک پیدل چلے چونکہ اس میں اجر عظیم ہے اور عیدگاہ کی طرف سے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرو اور ہر شخص پر ایک مد گندم یا آٹا واجب ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۵۸ "مسند اوس بن حدثان" مالک بن اوس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع طعام ہے۔ ہمارا طعام ان دنوں کھانا (طعام) کھجوریں کشمش اور پنیر تھا۔ رواہ الدار قطنی

کلام: ... اس حدیث کو طبرانی اور ابونعیم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

فصل۔۔۔۔ نفلی روزہ کے بیان میں

نفلی روزہ کی فضیلت

۲۴۵۵۹۔۔۔ مسند حمزہ بن عمرو اسلمی" حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے نفلی روزہ کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں حتی کہ آپ ﷺ مجھ سے بڑھتے رہے اور پھر فرمایا: داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ رواہ الطبرانی عن حمزۃ بن عمرو

۲۴۵۶۰۔۔۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۵۶۱۔۔۔ "مسند شداد بن اوس رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا، دو دن روزہ رکھو اور بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزے رکھو بقیہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا چار دن روزے رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے ثواب ہوگا افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

رواہ ابن زنجویہ والطبرانی عن ابن عمرو

۲۴۵۶۲۔۔۔ "ایضا" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا تین دن روزہ رکھو بقیہ مہینہ میں تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عمرو

۲۴۵۶۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے چنانچہ ایک دن اللہ کے لیے مختص ہوتا ایک دن عورتوں کے لیے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۶۴۔۔۔ "ایضا" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھو پھر ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھو یوں اس طرح سے تم عمر بھر کے روزے رکھنے والے اور افطار بھی کرتے رہو گے۔ رواہ الدیلمی عن مسلم القرشی۔

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۹۔

۲۴۵۶۵۔۔۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: ہم کیسے روزے رکھیں؟ رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے حتی کہ غصہ کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر نمایاں تھے اور آپ ﷺ نے اس کا سوال دہرایا: ہم کیسے روزے رکھیں جب آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ سے بطور رب ہونے کے راضی ہیں اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے راضی ہیں محمد ﷺ سے نبی ہونے کے ناطے راضی ہیں اور بیعت کے اعتبار سے بیعت سے راضی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا تھا جو عمر بھر کا روزہ رکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا آپ ﷺ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے پھر فرمایا: یہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ صوم ہے آپ ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور اسی دن میں پیدا ہوا فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے اور پھر رمضان تا رمضان کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں۔ آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ

میں پیدا ہوا اور سوموار ہی کے دن مجھ پر وحی نازل کی گئی میں نے سوموار کے دن ہجرت کی اور اسی دن میں وفات بھی پاؤں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۷۵۔۔۔۔"مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ ﷺ روزے رکھتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ افطار ہی نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے ہیں یوں لگتا ہے گویا آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں بجز دو دنوں کے وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ ان کا روزہ رکھ لیتے ہیں: فرمایا: کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا: پیر اور جمعرات آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اعمال اللہ رب العزت کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ بحالت روزہ میرے اعمال پیش کیے جائیں۔

رواہ احمد والنسائی وابن زنجویہ والضیاء ولفظ ابن ابی شیبۃ

۲۴۵۷۶۔۔۔۔اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مقام وادی القری میں اپنے مال کی دیکھ بھال کے لیے جایا کرتے تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے میں نے عرض کیا: آپ روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو سوموار اور جمعہ کا روزہ۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ

۲۴۵۷۷۔۔۔۔حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے برابر ہے کہ یہ دن آپ کے روزہ میں آجاتے یا نہ آتے اس کے متعلق آپ سے پوچھا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور انہی دو دنوں میں اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے پسند ہے کہ میرے عمل پیش ہوں اور میں بحالت روزہ ہوں۔ رواہ البارودی

۲۴۵۷۸۔۔۔۔"مسند اسامہ بن شریک" رسول کریم ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کو نہیں دیکھتے کہ آپ ان دو دنوں کے روزے چھوڑتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال کی پیشی ہوتی ہے لہٰذا مجھے محبوب ہے کہ ان دنوں میں میرا عمل صالح پیش کیا جائے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

عشرہ ذی الحجہ

۲۴۵۷۹۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے پورے عشرہ ذی الحجہ کا روزہ رکھا ہو۔ اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ بیت الخلاء سے باہر نکلے ہوں اور وضو نہ کیا ہو۔ رواہ الضیاء المقدسی واخرجہ الترمذی وابوداؤد

ماہ رجب کے روزے

۲۴۵۸۰۔۔۔۔خرشہ بن حر کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رجب کے روزے رکھنے پر لوگوں کی ہتھیلیوں پر مارتے تھے حتیٰ کہ لوگ اس ماہ کے روزے چھوڑ دیتے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رجب اور رجب کیا ہے؟ رجب تو ایک مہینہ ہے جس کی جاہلیت میں تعظیم کی جاتی تھی لیکن جب اسلام آیا تو اس کی عظمت کو ترک کر دیا۔ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط

۲۴۵۸۱۔۔۔۔ابوقلابہ کہتے ہیں: رجب کا روزہ رکھنے والوں کے لیے جنت میں ایک محل ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۸۲۔۔۔۔"مسند انس رضی اللہ عنہ" عامر بن شبل جرمی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حدیث بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں ایک (عالیشان) محل ہے اس میں صرف رجب میں روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔ رواہ ابن شاہین فی الترغیب

ماہ شعبان کے روزے

۲۴۵۸۳۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سال بھر میں کسی مہینہ میں اتنے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان میں رکھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔

رمضان سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا

۲۴۵۹۳ ..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رمضان کے فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں عاشوراء کا حکم نہیں دیا گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۴ ..... قیس بن سعد کہتے ہیں ہم رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور صدقہ فطر بھی ادا کرتے تھے جب رمضان کا حکم نازل ہوا ہمیں اس سے نہیں روکا گیا اور ہم ایسا کرتے بھی رہے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۵۹۵ ..... محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عاشوراء کے دن رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ بعض لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اور بعض نے نفی میں آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن کے بقیہ حصہ کو مکمل کرو نیز آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اہل عرب میں اعلان کرو کہ اس دن کو مکمل کریں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ والبزار

۲۴۵۹۶ ..... محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن اپنے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جو شخص روزہ میں ہو وہ اپنے روزے کو جاری رکھے اور جو شخص کھاپی چکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابونعیم

۲۴۵۹۷ ..... حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں حکم دو کہ اس دن کا روزہ رکھیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں ان کے پاس اس وقت پہنچوں گا جب وہ کھانا کھاچکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے سے رکے رہیں۔ رواہ احمد والطبرانی والحاکم عن اسماء بن حارثۃ

۲۴۵۹۸ ..... "مسند عبداللہ بن ابی اوفی" معبد بن عبداللہ بن بدر جہنی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ آج کا دن یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو، تو عمرو بن عوف میں سے ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم سے آیا ہوں اور میری قوم کے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کو روزہ نہیں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ جو شخص افطار کرچکا ہو وہ بقیہ دن کھانے پینے سے رکا رہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۴۵۹۹ ..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: آج یوم عاشوراء ہے لہٰذا آج روزہ رکھو چونکہ رسول کریم ﷺ اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالیٔ ۲/۱۵۷۔

۲۴۶۰۰ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فضیلت حاصل کرنے کے لیے کسی دن کے روزہ کی تلاش میں نہیں رہتے تھے بجز رمضان اور یوم عاشوراء کے روزے کے۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۴۶۰۱ ..... عطاء کی روایت ہے کہ عروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ ماہ رجب میں روزے رکھتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں اور اسے باعث شرف سمجھتے تھے۔

رواہ ابوالحسن علی بن محمد بن شجاع الربعی فی فضل رجب ورجالہ کلہم ثقات

۲۴۶۰۲ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۰۳ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یوم عاشوراء کے روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس دن روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۰۴ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل جاہلیت یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے رسول کریم ﷺ اور مسلمان بھی رمضان کی فرضیت

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کونسے مہینے کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے کے شروع اور درمیان میں روزے رکھتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب اور آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لیے میرے پاس بلاؤ، چنانچہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آگئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس فلاں دن فلاں وادی میں خرگوش لے کر آیا تھا؟ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو حدیث سناؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی کو حدیث سنانی شروع کی اور کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ فلاں دن فلاں وادی میں اترے، آپ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا جو خرگوش بطور ہدیہ لے کر آیا، پھر کہا: میں اسے خون آلود دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا انہوں نے خرگوش کھایا، دیہاتی نے نہ کھایا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھو اور ان کے ساتھ تم بھی کھاؤ، اس نے کہا: مجھے روزہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا: میں ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھتا ہوں، فرمایا: کونسے تین دن روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا: جیسے بھی جو مہینے کے درمیان اور آخر میں روزہ رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایام بیض کے تین روزے رکھا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمار خشابی ہے، جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۴۶۱۳ ابن حوتکیہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ کو بطور ہدیہ خرگوش پیش کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ ہدیہ ہے، چنانچہ رسول مقبول ﷺ اس وقت تک ہدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ آپ صاحب ہدیہ کو خود کھانے کا حکم نہ دیتے اور وہ کھا نہ لیتا، چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ، اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے، فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ جواب دیا: میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش! ان روزوں کو ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں رکھا کرو۔

رواہ ابن ابی الدنیا وابن جریر وصححہ والبیہقی فی شعب الایمان

ہر ماہ تین روزہ رکھنے کی فضیلت

۲۴۶۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں چونکہ ہر ایک دن دس دنوں کے برابر ہے۔ رواہ ابن مردویہ والخطیب

۲۴۶۱۵ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے روزے کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے اس شخص سے اعراض کرلیا، چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، اس شخص نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے روزہ کے متعلق بتائیے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھو، وہ شخص بولا: اے عبداللہ! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تو کیا چاہتا ہے؟ رمضان کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن زنجویہ وسندہ حسن

۲۴۶۱۶ قتادہ بن ملحان قیسی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ یہ روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ وابن جریر

۲۴۶۱۷ حضرت مجیبہ باہلی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اسلام لانے کی خبر دی، پھر میں سال بھر غائب رہا پھر میں (ایک سال کے بعد) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میرا پیٹ سکڑ چکا تھا اور میرا جسم کمزور ولاغر ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے مجھے ایک نظر دیکھ کر نظر جھکائی اور پھر دوبارہ اٹھائی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گویا کہ آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: جی ہاں، بھلا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں مجیبہ باہلی ہوں جو گزشتہ سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، فرمایا: تم اس حالت کو کیونکر پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول

اتنا کسی وقت سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں اس وقت سے دن کو افطار نہیں کیا اور رات کو سویا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کرنے کیلئے تمہیں کس نے حکم دیا تھا کہ تم اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھو تم ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں ایک دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا میرے لیے اضافہ کیجئے فرمایا ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں لہٰذا میرے لئے اور اضافہ کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔

رواه الطبراني وابن جرير ورواه هذا الحديث ابن الاثير في اسد الغابة ۲۰۰۵ في ترجمة كهمس الهلالي وقال وسمرجه ابن منده وابو نعيم

۲۴۶۱۸ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۱۹ عبدالملک بن منہال اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ مہینہ بھر کے روزے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۰ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اے ابوذر! جب تم روزہ رکھنا چاہو تو مہینہ میں تین دن روزے رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھو۔ رواه الطبراني والترمذي وقال حسن والنسائي والبیہقی عن ابي ذر

۲۴۶۲۱ سلمہ بن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی ان سے ایک آدمی نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے علاوہ عمر بھر روزے رکھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے دوبارہ وہی سوال دہرایا آپ رضی اللہ عنہ نے پھر یہی جواب دیا۔ چنانچہ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ میں عمر بھر کے روزے رکھنے کے حکم میں آجاؤں۔ اس آدمی نے کہا: کیا وہ چیز ہے جس کا حکم آپ کے ساتھی پر تھوپ رہے تھے؟ فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں اور مجھے اپنے رب تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ان کے بدلہ میں مجھے دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور یہ عمر بھر کے روزوں کے مترادف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"

یعنی جو ایک نیکی اپنے ساتھ لایا اسے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۲ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کی طرح ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے قرآن مجید میں سچ فرمایا:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

یعنی جو آدمی ایک نیکی لایا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۳ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے روزہ ہے چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا گیا ان سے کسی نے روزہ دار نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں یہ عمر بھر کے روزے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۴ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۵ ابونوفل بن ابوعقرب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں زیادہ قوت رکھتا ہوں میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں چلو مہینہ میں دو دن روزے رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے اضافہ کیجئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لیے اضافہ کیجئے اضافہ کیجئے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہیں کھانے کی دعوت دی گئی انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے اس کے بعد انہوں نے کھانا کھایا جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۶۲۸ ـــــ ابوعثمان کہتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، کھانا لایا گیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے لوگوں نے انہیں پیغام بھیجا انہوں نے فرمایا: مجھے روزہ ہے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور آ کر دسترخوان پر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے لوگ پیغام رساں کی طرف دیکھنے لگے (کہ شاید اس نے جھوٹ بول دیا ہو) اس نے کہا: میری طرف کیوں دیکھتے ہو انہوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ مجھے روزہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ماہ صبر کے روزے اور پھر ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تضعیف میں روزہ دار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رخصت کے اعتبار سے افطار کرنے والا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۲۴۶۲۹ ـــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے روزہ کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا: میں ضرور تجھے ایک حدیث سناؤں گا جو مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے اگر تم رب تعالیٰ کے خلیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا ارادہ رکھتے ہو تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار سب سے زیادہ بہادر اور دشمن کے ساتھ جنگ کے وقت بھاگتے نہیں تھے اور بہتر (۷۲) آوازوں میں زبور پڑھتے تھے اور جب قراءت کرتے تو بخار زدہ آدمی بھی فرط مسرت سے جھوم اٹھتا تھا اور جب آپ علیہ السلام خود رونا چاہتے تو خشکی و تری کے جانور آپ کی عبادت گاہ کے اردگرد جمع ہو جاتے تھے اور خاموشی سے آپ کی قراءت سنتے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ روتے بھی تھے رات کے آخری حصہ میں اللہ کے حضور گڑگڑا کر سجدہ ریز ہو جاتے تھے اور اپنی حاجت طلب کرتے تھے نیز رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بھائی داؤد کا روزہ افضل ترین روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اگر تم داؤد کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ ہر مہینے کے شروع میں تین روزے وسط میں تین روزے اور آخر میں تین روزے رکھتے تھے چنانچہ سلیمان علیہ السلام مہینہ کو روزوں سے شروع کرتے وسط میں بھی روزے رکھتے اور مہینے کا اختتام بھی روزے سے کرتے تھے اگر تم عیسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ عمر بھر کے روزے رکھتے تھے اور افطار نہیں کرتے تھے پوری رات (عبادت کے لئے) بیدار رہتے اور سوتے نہیں تھے اور بالوں سے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور جو تناول فرماتے تھے شام ہوتے ہی گھر میں داخل ہو جاتے آئندہ کل کے لیے کچھ تھوڑا بہت بچا لیتے تھے جب شکار کا ارادہ کرتے تو تیر اندازی کرتے تھے ان کا نشانہ خطا نہیں ہوتا تھا جب بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس سے گزرتے تو ان میں سے اگر کسی کو آپ سے کوئی کام ہوتا اس کا کام پورا کر دیتے سورج کو دیکھتے اور جب غروب ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کے حضور صف بستہ ہو جاتے حتیٰ کہ سورج کو طلوع ہوتے دیکھ لیتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اگر تم عیسیٰ کی والدہ مریم کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھیں اور ایک دن افطار کرتی تھیں اور اگر تم خیر البشر محمد عربی نبی قریشی ابو القاسم ﷺ کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو آپ ﷺ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمر بھر کے روزے ہیں اور یہ افضل ترین روزے ہیں۔ رواہ ابن زنجویہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوفضالہ بن الفرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔

۲۴۶۳۰ ـــــ یزید بن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں ہم البصرہ میں اونٹوں کے اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا اعرابی بولا: یہ رسول کریم ﷺ کا خط ہے جو آپ ﷺ نے لکھا تھا میں نے وصول کیا اور اپنی قوم کو پڑھ کر سنایا خط کا مضمون یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنوزہیر بن اقیش کو بلا شبہ اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے زکوۃ دو گے مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو گے نبی (ﷺ) کا حصہ دو گے اور صفی (یعنی آپ ﷺ جو چیز مال غنیمت میں سے اپنے لیے پسند فرمالیں) دیتے رہو گے تو تم لوگ امن میں ہو گے اور اللہ و اللہ کے رسول کے امان میں ہو گے۔ اعرابی کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا میں نے آپ ﷺ کا صرف یہی فرمان سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور پھر ہر مہینے کے تین دن روزے رکھو اس طرح تمہارے دل کا کینہ ختم ہو جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۴۶۳۱ ـــــ ابن حوتکیہ کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ گھر کے آنگن میں بیٹھے ہوئے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرما رہے تھے ہم اس وقت موجود تھے جب ایک اعرابی نے نبی ﷺ کو خرگوش ہدیہ میں

پیش کیا گیا تھا چنانچہ آپ ﷺ اس وقت تک ہدیہ کی چیز تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کہ صاحب ہدیہ خود بھی نہ کھا لیتا چونکہ ایک مرتبہ خیبر میں آپ ﷺ کو زہر آلود بکری ہدیہ میں پیش کی گئی تھی نبی کریم ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: تم کھاؤ اس نے جواب دیا: مجھے روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم مہینہ میں کتنے روزے رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا: تین دن آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش یہ روزے ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں رکھو نبی کریم ﷺ نے (بھونے ہوئے) خرگوش سے کچھ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اعرابی بولا: رہی بات میری سو میں نے اسے خون آلود دیکھا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۲۴۹۳۲۔۔۔سعید بن جبیر کہتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دنوں کے روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۹۳۳۔۔۔حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے روزہ کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزے رکھو میں نے رات کو نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: آٹھ رکعات پڑھو اور تین وتر پڑھو میں نے عرض کیا: وتروں میں کیا پڑھا جائے؟ ارشاد فرمایا: ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ ”قل یا ایہا الکافرون“ اور ”قل ہو اللہ احد“۔ رواہ ابن عساکر والبزار

۲۴۹۳۴۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مہینہ میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزے ہیں اور تین دن کے روزے سینہ میں پائے جانے والے کینہ کو ختم کر دیتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۴۹۳۵۔۔۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹی تھی جسے اس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیا پھر اعرابی بولا: میں نے خرگوش پر خون پایا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس میں کچھ ضرر کی بات نہیں (باتر رو) اسے کھاؤ اعرابی سے فرمایا: تم بھی کھاؤ اس نے عرض کیا: مجھے روزہ ہے فرمایا: کیسا روزہ ہے؟ عرض کیا: مہینہ میں تین دن روزہ رکھتا ہوں، حکم ہوا: اگر روزے رکھنا ہی چاہتے ہو تو ایام بیض کے روزے رکھو یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں۔ رواہ النسائی، وابن جریر

کلام:۔۔۔۔۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث دراصل حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کہ روایت میں ابی کا ذکر ہے اس میں مناسب تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ کتابت سے ”ذر“ کا لفظ ساقط ہو گیا اور ”ابی“ باقی رہا سے ”ابی (ذر)“ پڑھنے کی بجائے ابی پڑھا گیا، ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث محدثین کی ایک بڑی جماعت عمار ابی اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہے۔

۲۴۹۳۶۔۔۔”ایضاً“ ابن حوتکیہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ اس نے کہا: مجھے روزہ ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا روزہ ہے؟ اعرابی نے کہا: مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر چاہوں تجھے ایک حدیث سنا سکتا ہوں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہے لیکن ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تمہیں اس اعرابی والی حدیث یاد ہے جو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں خرگوش لے کر حاضر ہوا تھا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین، کیا آپ کو یاد نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں مجھے یاد ہے لیکن تم اسے بیان کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اعرابی آپ ﷺ کے پاس بھونا ہوا خرگوش اور روٹیاں لایا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا: اعرابی بولا: جب میں نے یہ خرگوش پکڑا تھا خون آلود تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اس میں تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں بہرحال اعرابی نے کھانے سے انکار کر دیا۔ رواہ ابن جریر وقد مر ھذا الحدیث برقم ۲۴۹۳۱

حصہ ہشتم ختم شد

❀❀❀❀❀❀❀❀❀